مکارمِ اخلاق

جلد دوم

مؤلّفہ

علّامہ الشیخ رضی الدین الطبرسی

ترجمہ

ڈاکٹر میر ولی الدین

منشی فاضل پنجاب، ایم اے (علیگ) پی، ایچ، ڈی (لندن)
سابق صدر شعبۂ فلسفہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

ندوۃ المصنّفین اردو بازار جامع مسجد دہلی

طبع اوّل

ایک ہزار

جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ مطابق جون ۱۹۷۶ء عیسوی

مطبوعہ

جمال پرنٹنگ پریس جامع مسجد دہلی

فہرست مضامین مکارمِ اخلاق جلد دوم

"مکارم اخلاق" (جلد دوم)

باب دہم

دعائیں اور اُن کے متعلق بعض امور

اس باب کو پانچ فصلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

میرے آقا اور ولی نعمت، میرے والد نے (خدا اُن کی عمر دراز کرے اور مسلمانوں کو ان کی عمر دراز سے مستفید کرے) کچھ دعاؤں کے مجموعے مرتّب فرمائے ہیں۔ ان میں سے بعض اہم اور زیادہ فائدہ مند دعائیں میں نے اس کتاب میں درج کر لی ہیں۔ یہ خود اتنی دعائیں ہو گئیں کہ خدا کے فضل سے ایک اچھا خاصہ باب بن گیا۔ اب ہم خدا سے نیک توفیق کی دعا مانگتے ہیں، وہ سمیع و مجیب ہے۔

فصل (۱) دعا کی فضیلت اور کیفیت

• رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ما من شئ اکرم علی اللہ تعالیٰ من الدعاء	اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند کوئی بات نہیں کہ اس سے دعا کی جائے۔

ایک راوی کا بیان ہے:۔ "میں نے امام باقرؑ سے پوچھا: "کونسی عبادت افضل ہے؟" تو فرمایا: "دعا سے بڑھ کر خدا کے پاس محبوب کوئی چیز نہیں، اور اس کی عبادت سے روگردانی کرنے سے زیادہ ناپسند کوئی چیز نہیں۔"

امام صادق رضؓ فرماتے ہیں :-

من لم یسئل اللہ من فضلہ افتقر۔ — جس شخص نے اللہ کے فضل سے نہیں مانگا وہ محتاج رہا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لایرد القضاء الا الدعاء — قضا کو اگر کوئی چیز پلٹا سکتی ہے تو وہ دعا ہے۔

اور ایک اور حدیث میں آیا ہے :

الدعاء سلاح المؤمن وعمود الدین ونور السمٰوات والارض۔ — دعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے آسمان و زمین کا نور ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے، "کیا میں تم کو ہتھیار بتلاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارا رزق جاری کرائے؟" صحابہ رضؓ نے کہا "ہاں ضرور بتایئے یا رسول اللہؐ!" آپؐ نے فرمایا: "یہ ہے کہ تم دن رات دعا مانگا کرو، مومن کا ہتھیار دعا ہے۔" حسین بن علی رضؓ فرماتے ہیں: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تضرع کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند فرماتے اور ایسی عاجزی سے دعا کرتے، گویا ایک فقیر کسی کے در پر کھانا مانگ رہا ہے۔"

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اعجز الناس من عجز عن الدعاء وابخل الناس من بخل بالسلام۔ — سب لوگوں سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا سے عاجز رہے اور سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

نیز آپ کا یہ ارشاد ہے: "کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے ایسی دعا مانگے جس میں نہ قطع رحم کا سوال ہو، نہ معصیت تو تین چیزوں میں سے ایک چیز اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عطا فرماتے ہیں، یا اس کی دعا قبول فرمانے میں جلدی فرماتے ہیں، یا اس دعا کو

آخرت کا ذخیرہ بنا دیتے ہیں، یا اس کے بدلہ کسی گناہ کو معاف فرما دیتے ہیں،،
امیر المومنین حضرت علیؓ فرماتے ہیں: " کسی کی دعاء کو حقیر نہ سمجھو، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمہارے لئے کسی یہودی کی بھی دعاء قبول کی جاتی ہے۔ اور خود اس کے جان کے لئے اس کی دُعا قبول نہیں کی جاتی" اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

احب الاعمال الی اللہ فی الارض الدعآء وافضل العبادۃ العفاف۔

اس زمین پر محبوب ترین عمل خدا کے پاس دعاء ہے اور افضل ترین عبادت پاکدامنی ہے۔

ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: " دعاء ہی قضاء کو پھیر[1] سکتی ہے۔ چاہے وہ قضاء مبرم ہی کیوں نہ ہو، البتہ اکثر دعا کرنی چاہیئے۔ دُعاء ہر رحمت اور کامیابی کی کنجی ہے، اور اللہ کے پاس جو بھی ہے اگر وہ مل سکتا ہے تو دعاء ہی سے مل سکتا ہے۔ کوئی دروازہ ایسا نہیں جو مسلسل کھٹکھٹایا جائے اور نہ کُھلے،، نیز آپ ہی کا قول ہے:۔

الدعاء کھف الاجابۃ کما ان السحاب کھف المطر۔

دُعا اجابت کا غار ہے جیسا کہ بادل پانی کا غار ہوتا ہے۔

نیز آپ کا ارشاد ہے: "کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ کی طرف اپنا ہاتھ پھیلائے، اور اور اللہ تعالیٰ اس کو خالی پھیر دینے سے شرمندہ نہ ہو، وہ ضرور اپنے فضل و رحمت سے جو چاہے دے سکتا ہے، جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے ہاتھ کو اس وقت تک لوٹا نہ لے، جب تک کہ اپنے چہرہ اور پیشانی کا مسح نہ کرلے،،

ابو عبد اللہؓ نے ایک دن حاضرین سے کہا: "کیا تم جانتے ہو کہ کونسی بلاء طویل اور کونسی مختصر ہوتی ہے؟" لوگوں نے کہا: " ہم نہیں جانتے "

آپؑ نے فرمایا:۔ " جب بلاء کے وقت انسان کو دعاء کی

---

[1] پھیرنے سے مراد یہ ہے کہ دعا سے وہ آسان ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر صبر دیتا ہے، یا قضاء سے مراد وہ آفت ہے جس سے آدمی کو ڈر ہو نہ کہ قضائے ربانی۔ (مترجم)

توفیق ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ بلاء مختصر ہوگی، اور اگر توفیق نہ ہو تو یہ بلاء دراز ہوگی"۔ اور آنحضرت نے فرمایا:۔

ان الدعاء فی الرخاء ینجز الحوائج فی البلاء — چین و آسائش کی حالت میں دعا کرتے رہنے سے بلاء و مصیبت کے وقت حاجتیں پوری ہوتی ہیں،

اور ایک حدیث میں ہے: "خدائے تعالےٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: "تم مجھے نعمتوں کے وقت یاد کرو میں تم کو پریشانیوں کے وقت یاد کیا کروں گا"۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "جو شخص کسی آنے والی بلاء سے ڈرتا ہے اور پہلے ہی سے دعاء میں مصروف ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کبھی اس کو اس بلا میں مبتلا نہیں فرماتا۔

حضرت ابو عبد اللہ اور حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔

لا واللہ، لا یلح عبد علی اللہ الا استجاب له۔ — بخدا کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ کے سامنے الحاح و گریہ و زاری کرے اور اس کی دعا قبول نہ ہو،

حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، اور رکوع و سجود پوری طرح کرے، پھر سلام پھیرے اور ثنا پڑھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر اپنی حاجت طلب کرے تو گویا اس نے خیر کو اس کے مقام میں طلب کیا اور جس نے اس طرح طلب خیر کی کبھی نامراد نہ ہوگا"۔ فردوس دیلمی میں مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلاء ایک قندیل کی طرح آسمان و زمین کے بیچ میں لٹکی ہوی ہوتی ہے، جب بندہ اپنے رب سے عافیت مانگتا ہے تو یہ بلا پلٹا دی جاتی ہے"۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم مانگو اللہ سے جس چیز کی بھی تم کو حاجت ہو حتیٰ کہ تم کو جوتی کے تسموں کی بھی ضرورت ہو تو اس ہی سے مانگو، کیونکہ اگر وہ

نہ دینا چاہے تو کچھ ملے گا بھی نہیں" اور دوسری حدیث میں ہے، آپ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ مانگے اپنے رب سے اپنی پوری حاجتیں، چاہے جوتے کی ڈوری کیوں نہ ہو جب کہ وہ ٹوٹ جائے" امام صادقؑ فرماتے ہیں: "خدا تعالےٰ مومنین کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے، جہاں اس کا ان کو گمان بھی نہیں ہوتا، اور یہ اس لئے ہے کہ جب بندہ اپنے رزق کے اسباب نہیں جانتا تو وہ کثرت سے دعا کرتا ہے" اور آپ فرماتے ہیں:۔ "جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ شدّت اور مصیبت کے وقت اس کی دعا قبول ہو تو اس کو چاہیئے کہ آرام اور آسانی کے وقت بھی ضرور دعا کیا کرے" امام رضا فرماتے ہیں: "دعوۃ العبد سرّاً دعوۃ واحدۃ تعدل سبعین دعوۃ علانیۃ بندہ کی دعا پوشیدگی میں ایک ایسی دعا ہے جو ظاہری ستّر دعاؤں کا وزن اپنے اندر رکھتی ہے"۔ ابوعبداللہؑ فرماتے ہیں: "خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو بندہ کے دل کی آرزو ہے جب وہ دعا کرتا ہے۔ تاہم چاہیئے کہ الفاظ میں بھی حاجتوں کو اس کے آگے پیش کیا جائے اور ہاتھ پھیلایا جائے" نیز آپ فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ اس کی دعا قبولیت کے شرف سے بہت دُور رکھتا ہے جو اُچٹتے ہوئے دعا کرتا ہے، یعنی اس کا دل دعا میں پوری طرح توجہ کے ساتھ نہیں ہوتا، لہٰذا چاہیئے کہ جب تم دعا کرو پوری توجہ کے ساتھ کرو اور قبولیت پر اعتقاد بھی یقین کے درجہ تک رکھو" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ خدائے تعالیٰ کسی معاملہ میں بندوں کی آپس میں الحاح وزاری کو پسند نہیں کرتا۔ البتہ اپنی ذات سے اس چیز کو پسند کرتا ہے یعنی وہ چاہتا ہے کہ بندہ صرف اسی سے عاجزی کے ساتھ مانگے، اور اسی سے طلب کرے" امام رضاؑ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ اپنے دوستوں سے فرمایا کرتے تھے "علیکم بسلاح الانبیاء" تم کو انبیا کا ہتھیار رکھنا واجب ہے لوگوں نے پوچھا: "انبیا کا ہتھیار کیا ہے؟" آپ نے کہا "دُعا" امام صادق کا قول ہے۔ الدعاء انفذ من من السنان" دعا نیزہ کی نوک سے زیادہ دھنس جانے والی

چیز ہے، حماد بن عثمان کہتے ہیں: "میں نے امام صادق رضؓ سے سنا، فرمایا کرتے تھے:" دُعاء قضا کو بھی رَد کر دیتی ہے، اور اس کو اس طرح توڑ دیتی ہے۔ جیسے تاگے کی ڈور توڑ دی جاتی ہے چاہے وہ قضاءِ مبرم کیوں نہ ہو" ابو الحسن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "تم پر دعا کرنا واجب ہے۔ کیونکہ دعاء اور اللہ سے طلب ہی وہ چیز ہے جو بَلا کو لوٹا دیتی ہے چاہے وہ مقدر ہو چکی ہو، اور اس کے بارے میں فرمان ہو چکا ہو، اور اب اس کا صرف نافذ ہونا باقی رہ گیا ہو جب بندہ اللہ سے دعا کرتا اور مانگتا ہے تو خدا تعالےٰ اس بلاء کو اس پر سے پلٹا دیتا ہے" امام صادق رضؓ فرماتے ہیں: "جو شخص دُعا کو مقدم رکھتا ہے، نُزولِ بَلا سے پہلے، اس کی دُعا قبول ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ تو جانی پہچانی آواز ہے جو آسمان والوں سے پردہ میں نہیں رہی، اور جو دعا کو مقدم نہیں رکھتا نزولِ بلا سے پہلے، اس کی دعا قبول نہیں ہوتی، اور ملائکہ کہتے ہیں کہ یہ وہ آواز ہے جس کو ہم نہیں پہچانتے" امام زین العابدین رضؓ سے روایت ہے "نزولِ بلا کے بعد دُعا نفع نہیں دیتی" امام صادق رضؓ فرماتے ہیں: "جب تم دعا کیا کرو تو توجہ دِلی کے ساتھ کیا کرو، اور سمجھ لیا کرو کہ تمہاری حاجت تمہارے دروازہ پر ہے"

اور آپ نے یہ بھی فرمایا: "کوئی بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے الحاح کے ساتھ اپنی حاجت طلب نہیں کرتا، مگر یہ کہ وہ ضرور پوری ہو کر رہتی ہے"۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا اس بندہ پر رحم کرتا ہے جو اس سے اپنی حاجت مانگتا ہے، اور دُعا میں الحاح کرتا ہے چاہے اس کی دُعا فی الوقت قبول ہو یا نہ ہو، اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی:-

وادعوا ربی عسیٰ ان لا اکون بدعاء ربی شقیا[۱] ۔	میں اپنے رب سے دعا کرونگا، امید ہے کہ اپنے رب سے دعا کر کے محروم نہ رہوں گا۔

---

[۱] دیکھو حاشیہ صفحہ گزشتہ صفحہ نمبر ۳ پر

وہ اوقات جن میں دُعا قبول ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے

حضرت ابو عبد اللہ رضؓ فرماتے ہیں "چار اوقات میں ضرور دعا مانگا کرو، تیز ہواؤں کے چلنے کے وقت، سایہ کے ڈھلتے وقت، اور قطروں کے نزول کے وقت، اس وقت جب مومن شہید ہو رہا ہو اور اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گر رہا ہو کیونکہ آسمان کے دروازے ایسے وقتوں میں کھل جاتے ہیں" اور ایک روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:۔ چار وقتوں کی دُعا قبول ہو سکتی ہے، ایک تو وتریں، دوسرے فجر کے بعد، تیسرے ظہر، چوتھے مغرب کے بعد" امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "چار اوقات میں دعا کو غنیمت سمجھو: تلاوت قرآن کے وقت، اذان کے وقت، بارش کے وقت جنگ میں جب لڑنے والوں کی دونوں صفیں باہم رزم آرا ہو جاتی ہیں" ابو جعفر رضؓ کہتے ہیں:۔ میرے والد محترم کو جب کوئی حاجت ہوتی تو دعا کرنے کے لئے جو وقت وہ انتخاب کرتے وہ زوالِ آفتاب کا وقت ہوتا" ابو عبد اللہ رضؓ عنہ کہتے ہیں:۔ "جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو چاہیئے کہ خلوص سے کرے، کیونکہ جب تک خلوص نہ ہو دل نرم نہیں ہوتا" اور آپ فرماتے ہیں:۔ "میرے والدِ مکرم کو کوئی حاجت ہوتی تو وہ زوال شمس کے وقت دعا کیا کرتے تھے" دعا کرنے سے پہلے کچھ خیرات دیدیتے، عطر سونگھ لیتے پھر مسجد کو جاتے اور دُعا میں مشغول ہو جاتے" نیز آپ ہی کا ارشاد ہے:۔ "لوگو جس وقت تمہارے جلد کی روئیں کھڑی ہو جائیں، اور تمہارے آنسو بہنے لگیں، تو لوگو تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے" ابو جعفر رضؓ فرماتے ہیں:۔ خدا تعالےٰ اپنے بندۂ مومن سے دعا کو پسند کرتا ہے، لہٰذا تم کو چاہیئے کہ سحر سے لے کر طلوع آفتاب تک کا وقت دُعا کے لئے منتخب کر لو، یہ ایسا وقت ہے جب آسمان کے دروازے کُھل جاتے ہیں، اور رزق تقسیم ہوتا ہے، بڑی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں:۔" ابو عبد اللہ رضؓ فرماتے ہیں:۔ "رات

میں ایک گھڑی ہے، اگر اس وقت بندۂ مومن نماز پڑھے اور حق تعالے سے دعا کرے، تو اللہ ضرور اس کی دعا قبول کرتا ہے" راوی نے کہا "خدا آپ کو اچھا رکھے، وہ کون سی مُبارک گھڑی ہے؟" آپ نے فرمایا: "وہ گھڑی آدھی رات گذرنے کے بعد کی ہے جب کہ نصف اوّل میں سے سُدس اوّل باقی رہ جائے" اور آپ نے فرمایا: "عاجزی (رغبۃ) کے وقت تم اپنی دونوں ہتھیلیوں کے بطن کو آسمان کی طرف کر دو، اور ڈر (رہبۃ) کے وقت دونوں ہتھیلیوں کی پشت کو آسمان کی طرف کرو، اور اس آیت: تبتّل الیہ تبتیلا۔ کے معنے بیان کرتے ہوئے فرمایا: تبتّل دعا میں یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کر کے دعا کرے، یا ایک بار انگلیوں کو اٹھائے پھر رکھدے پھر اٹھائے، اور تضرّع[1] یہ ہے کہ تم اپنی انگلیوں سے اشارہ کرو اور انہیں حرکت دو، اور "ابتہال" یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دعا کے وقت اٹھائیں اور ان کو دراز کریں گریہ وزاری کیساتھ، نیز روایت ہے کہ جب آپ کے پاس "رغبت" کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کے بطن کو آسمان کی طرف کر کے فرمایا، یہ ہے "رغبت" اور اپنی ہتھیلیوں کی پشت کو آسمان کی طرف کر کے کہا یہ ہے "تضرع" اور اپنی انگلیوں کو سیدھی اور بائیں طرف حرکت دی اور کہا یہ ہے "تبتّل" اور اپنی انگلیوں کو ایک مرتبہ اوپر اُٹھایا دوسری مرتبہ نیچے کیا کہا یہ ہے "ابتہال" اور اپنے دونوں ہاتھوں کو قبلہ کی طرف اپنے چہرے کے بالمقابل رکھا، اور فرمایا جب تک رونا نہ آئے ابتہال نہیں ہوتا" حضرت ابو عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ آپ سے دعا اور دونوں ہاتھوں کے اونچا کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "یہ چار طرح ہوتا ہے:۔

---

[1] التضرع تحریک الاصابع یمیناً و شمالاً:۔ تضرع کیا ہے انگلیوں کا دائیں بائیں طرف ہلانا، دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ کلمہ کی انگلی کا داہنے بائیں طرف ہلانا (یہ امامیہ کی روایت ہے اور امام مالک اور بعض اہل حدیث کے ہاں بھی تشہد کے وقت دعا میں کلمہ کی انگلی کا ہلانا مسنون ہے اور آنحضرت سے ثابت ہے حنفیہ نے اسکا انکار کیا ہے (مترجم)

تعوذ اس میں آسمان کے مقابل دونوں ہتھیلیوں کی پشت کو رکھا جائے۔ رزق کی دعا میں دونوں ہتھیلیوں کو کھولنا چاہیئے، اور ان کے بطن کے ساتھ آسمان کے بالمقابل ہونا چاہیئے "تبتل" میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرنا پڑتا ہے "ابتہال" میں تمہارے دونوں ہاتھ تضرع کے ساتھ سر سے بھی بلند ہو جانے چاہئیں۔

مقدمات دعا

ابن مغیرہ کہتے ہیں "میں نے ابو عبد اللہ رضؓ سے سنا کہا کرتے تھے: "دعا کرنے میں اس کا خیال رکھو کہ سب سے پہلے خدا کی تعریف و ثنا ہو، پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درود ہو، پھر دین و دنیا کی حاجتوں کا ذکر کیا جائے، یہ ترتیب نہایت ضروری ہے، راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ رضؓ نے کہا: "دعا شروع ہونے سے پہلے حمد خدا ہونی چاہیئے، اور ختم پر تمجید یعنی کلمۂ تمجید پڑھنا چاہیئے" اس کلمۂ تمجید کا طریقہ بھی آپ نے بتلایا کہا: "یوں پڑھا جائے:

یا من ھو اقرب من حبل الورید یا من یحول بین المرء وقلبہ۔ یا من ھو بالمنظر الاعلی یا من لیس کمثلہ شیء۔	اے وہ ذات پاک جو میری شہ رگ سے زیادہ قریب ہے، اور وہ ذات پاک جو آدمی اور اسکے دل کے درمیان آڑ بن جاتی ہے۔ اے وہ جو منظر اعلیٰ سے دیکھ رہی ہے، اور جس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ رضؓ نے فرمایا: "جب تم دعا کرنے کا ارادہ کرو تو پہلے اللہ کی تمجید کرو، پھر تحمید کرو، پھر تسبیح و تہلیل و ثنا پڑھو، اسکے بعد درود شریف پڑھ کر مانگو، تم کو دیا جائے گا" اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے جب کوئی اپنی حاجت مانگنی چاہے تو چاہیئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے، اور اس کی مدح کرے، کیونکہ جب کوئی شخص کسی بادشاہ سے جا کر اپنی درخواست کرتا ہے تو اس

کی تعریف میں بہتر سے بہتر الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے، پھر خدائے جبار کی تعریف کی بھی ایسی ہی ضرورت ہے، بہتر ہے کہ یوں کہو:۔

یَا مَنْ اَجْوَدُ مَنْ اَعْطٰی یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ یَا اَرْحَمَ مَنْ اسْتُرْحِمَ یا واحد یا احد یا صمد یا من لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد یا من لم یتخذ صاحبة ولا ولدا یا من یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید ویقضی ما احب، یا من یحول بین المرء وقلبه یا من هو بالمنظر الاعلیٰ یا من لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر۔	اے وہ جو عطا کرنے میں سب سے بہتر عطا کرتا ہے، اے وہ جو سوال کرنے والے کے حق میں خیر محض ہے، اے وہ جو رحم کی درخواست کرنے پر رحم کرتا ہے، اے واحد، اے احد، اے بے نیاز، جو نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا گیا، اور جس کا کوئی ہمسر نہیں، اے وہ جو نہ بیوی رکھتا ہے نہ اولاد، اے وہ جو کرتا ہے جو چاہتا ہے، اور حکم دیتا ہے جسکا ارادہ کرتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے جو اسے منظور ہو، اے وہ جو آدمی اور اسکے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے اے وہ جو منظر اعلےٰ سے سب کچھ دیکھتا رہتا ہے اے وہ جسکی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے،

اور فرمایا: "اللہ کے ناموں کا اکثر ذکر کیا کرو، اللہ کے نام بہت سے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو پھر یوں کہو:۔

اَللّٰھُمَّ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الحلال ما اکف به وجهی و اؤدی به عنی واصل به رحمی ویکون عونا لی علی الحج والعمرة۔	اے خدا مجھ پر اپنا رزق حلال اتنا کشادہ کر جو میری ذات کو قائم کرے، اور اس سے میں حقوق ادا کروں اور صلہ رحم کے لئے خرچ کروں وہ میرے لئے حج وعمرہ ادا کرنے میں بھی معاون ہو"

آپ نے فرمایا: "ایک مرتبہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا، اور دو رکعت نماز پڑھی پھر ساتھ ہی دعا کی اور چلدیا، رسول اللہ صلعم نے یہ دیکھ کر فرمایا: "اس بندہ نے اللہ سے بہت ہی جلد مانگنے کی کوشش کی۔" پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے دو رکعت نماز پڑھی پھر خدا کی ثنا کی اور نبی صلعم پر درود بھیجا، تو یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا "سل تعط" مانگ دیا جائے گا۔" ابو عبداللہؓ کہتے ہیں:" کوئی جماعت جو چالیس آدمیوں پر مشتمل ہو ایسی نہیں کہ وہ سب مل کر ایک مقصد کے لیے دعا کریں اور ان کی دعا قبول نہ ہو، پھر اگر چالیس نہ ہوں تو چار ہی سہی۔ مگر اسی دعا کو دس دس مرتبہ کرنا چاہیئے اور اگر چار نہ ہوں تو ایک سہی مگر اسی دعا کو چالیس مرتبہ کرنا چاہیئے۔" نیز آپ فرماتے ہیں:" میرے والد محترم کی عادت تھی کہ جب کوئی امر مہم پیش آتا تو سب عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے دعا کرتے اور سب لوگ آمین کہتے، حدیث شریف میں ہے:

الداعی والمؤمن فی الاجر شریکان۔ دعا کرنے والا اور آمین کہنے والا دونوں اجر میں برابر کے شریک ہیں۔

ابو عبداللہؓ کا قول ہے:" دعا ہمیشہ محجوب رہتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے، اور آپ فرماتے ہیں:" ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا "یا رسول اللہؐ میں تیسرا حصہ دعا کا آپ کیلئے رکھتا ہوں، پھر کہا، بلکہ آدھا حصہ۔ پھر کہا" اجعلہا کلہا لک" پورا حصہ آپ ہی کے لئے فرمایا:" یہ تیرے لئے دین و دنیا کی حاجتوں کے لئے کافی ہے"۔ ابو بصیر اور ابن حکم کہتے ہیں ہم دونوں نے ابو عبداللہؓ سے پوچھا: اجعلہا کلہا لک کے کیا معنی ہیں؟" آپ نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کو ہر حاجت سے پہلے پیش کرے اور اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال نہ کرے جب تک کہ آپ پر درود نہ پڑھ لے، اس کے بعد ہی اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتوں کا سوال کرے"۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا:-

لا تجعلونی کقدح الراکب ان الراکب یملأ قدحه اذا شاء اجعلونی فی اول الدعاء و آخره و وسطه۔ یعنی تم مجھے سوار کے پیالہ کی طرح مت بناؤ سوار اپنے پیالے کو جب چاہتا بھر لیتا ہے، تم مجھے دعا کے پہلے حصہ میں آخر حصہ میں اور بیچ کے حصہ میں رکھو۔

اور آپ فرماتے ہیں: "جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے حاجت ہو تو اس کی دعا کو درود سے شروع کرے اور درود پر ختم کرے اللہ تعالیٰ کا کرم اس سے بڑھ کر ہے کہ دعا کے پہلے اور آخر حصہ کو تو قبول کرے اور درمیانی حصہ کو چھوڑ دے" ابو عبداللہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر لوگ ایک جگہ جمع ہوں مگر نہ اللہ کا ذکر کریں نہ آپؐ پر درود بھیجیں تو یہ مجلس ان کے لیے حسرت و وبال ہو گی"

کن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں

ابو عبداللہ رضہ کہتے ہیں: "تین آدمیوں کی دعا قبول ہوتی ہے، حاجی کی اس لئے تم اس کی ضرور مدد کرو۔ نمازی کی، تم ہر طرح اس کے ساتھ تعاون کرو۔ مریض کی، اس کی نہ مخالفت کرو اور نہ دل شکنی کرو" اور آپ فرماتے ہیں: "میرے والدؓ کہا کرتے تھے۔ کہ پانچ دعائیں ایسی ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ سے حجاب نہیں (۱) امام عادل کی دعا (۲) مظلوم کی دعا کہ خدائے تعالیٰ کہتا ہے: "میرے عزت و جلال کی قسم میں ضرور تیرے بارے میں انصاف کر کے رہوں گا، چاہے کچھ دیر بعد ہی کیوں نہ ہو" نیک بخت اولاد کی دُعا اپنے والدین کے لئے (۴) نیک بخت باپ کی دعاء اپنی اولاد کے لئے (۵) ایک مومن کی دعا اپنے بھائی مومن کے لئے جو اس کے پیٹھ پیچھے کی جائے، اس کے حق میں کہا جائے گا: "لہ ولک" اسکے لئے بھی اور تیرے لئے بھی "مسند فردوس میں لکھا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، ان کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے: (۱) باپ کی دعا،

مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا" اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اطب کسبك یستجب دعوتك "اپنی کمائی پاک رکھو تو تمہاری دعا بھی قبول ہوگی" فرمایا، جو شخص ایک لقمہ بھی حرام کا اپنے منھ میں ڈالے تو چالیس روز تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی"

ابو جعفرؑ کہتے ہیں: "بہت قریب اور بہت سریع اجابت میں وہ دعا ہے جو بھائی مومن اپنے دوسرے مومن بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے کرتا ہے" ابو عبداللہؑ کہتے ہیں "بھائی مومن کی دعا دوسرے بھائی کے لئے جو پیٹھ پیچھے ہو رزق کو جاری کرتی ہے اور شر کو دفع کرتی ہے" ابو جعفرؓ نے ایک دن ایک شخص سے کہا: "تم اس طرح دعا کرو اور میں اللہ سے تمہاری حاجت دلانے کا ضامن ہوں"

اللھم انت ولی نعمتی وانت	اے خدا تو میرا ولی نعمت ہے تو ہی میری
القادر علی طلبتی وتعلم حاجتی	طلب کے دلانے پر قادر ہے تو میری حاجت کو
فاسالك بحق محمد وآل	جانتا ہے، میں مانگتا ہوں محمدؐ اور آل محمدؐ کے
محمد لما قضیتھا لی۔	وسیلہ سے جو تو نے میرے لئے فیصلہ کیا ہو۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں: "دعا جو اپنے بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے کی گئی ہو، دعا کرنے والے کی طرف رزق کو کھینچتی ہے، اور اس سے بلا کو پلٹا دیتی ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ تجھ کو بھی ویسا ہی ملے گا جیسا کہ اس کو" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اتقوا دعوۃ المظلوم فانھا	بچے رہو مظلوم کی آہ سے کیوں کہ
تصعد الی السماء۔	وہ آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔

نیز آپؐ نے فرمایا: "جب چالیس مسلمان کسی کام کے لئے مل کر دعا کرتے ہیں تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے"۔ آپؐ ہی کا ارشاد ہے: "جو شخص اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے، خدائے تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو کہتا ہے کہ تجھ کو بھی اس کے برابر ہی حصہ ملے گا"

ابو عبداللہ کے دوستوں میں سے ایک کا بیان ہے: "میں نے ایک مرتبہ ابو عبداللہ سے کہا کہ قرآن کریم کی دو آیتیں ہیں جن کے مطابق میں طلب کرتا ہوں لیکن نہیں پاتا۔ انھوں نے کہا وہ کونسی آیتیں ہیں"۔ میں نے کہا: ایک تو یہ ہے: ادعونی استجب لکم (تم مجھ کو پکارو، یا مجھ سے دعا کرو، میں جواب دوں گا یا یہ کہ میں قبول کروں گا) حالانکہ نہ تو جواب ہی ملتا ہے اور نہ اکثر قبولیت ہی سے نوازا جاتا ہے"۔ ابو عبداللہ نے کہا "کیا تم کو خدا کے اس ارشاد کے بارے میں شک ہے، کیا تم خدا کو وعدہ خلاف سمجھنے ہو"۔ میں نے کہا "نہیں"۔ البتہ میں رفعِ تردد کے لیے پوچھتا ہوں، کہ یہ عدم اجابت کیوں ہے، یعنی دعا کا قبول نہ ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟"۔ انھوں نے کہا: "دعا کی پوری شرائط کے ساتھ دعا کی جائے تو پھر کیوں قبول نہ ہوگی؟" میں نے کہا "پھر فرمائیے وہ شرائط کیا ہیں۔ آپ نے کہا "پہلے اللہ کی حمد کرنی چاہیے، پھر اس کی نعمتوں کے ذکر کے ساتھ اس کی تمجید کرنی چاہیے، پھر اس کا شکر کرنا چاہیے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا چاہیے، پھر اپنے گناہوں کا اقرار کرنا چاہیے، پھر اس سے معافی مانگنی چاہیے، یعنی استغفار کرنا چاہیے، یہ ہیں دعا کی بعض خاص شرائط"۔ پھر کہا "دوسری آیت کونسی ہے؟" میں نے کہا وہ یہ ہے کہ:

فما انفقتم من شئی فھو یخلفہ اور جو چیز تم خرچ کرو گے وہ اس کا عوض دے گا۔ مگر میں خرچ کرتا ہوں مجھے اس کا عوض نہیں ملتا" آپ نے کہا "کیا تم نے خدا کو وعدہ خلاف سمجھ رکھا ہے؟" میں نے کہا: "ایسا ہرگز نہیں، البتہ میں رفعِ تردد چاہتا ہوں"۔ کہا: "سنو پہلے تو ہر شخص کو کسبِ حلال کی فکر کرنی چاہیئے۔ پھر کسبِ حلال سے مال پیدا کر کے اس میں سے حقدار کو اس کا حق دو گے تو اس کا عوض ضرور ملے گا"۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اللہ یستحی من العبد ان یرفع الیہ یدیہ فیردھما خائبتین۔ "اللہ تعالیٰ شرماتا ہے اس بات سے کہ اس

کا بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو نامراد پھیر دے۔"

فصل (۲) دن اور رات کے مقررہ اوقات میں پڑھی جانے والی دعائیں

صبح شام کی مختص دعائیں

عبدالکریم بن عتبہ، امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں: "جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے دس بار اور غروب آفتاب سے پہلے دس بار یہ کلمات پڑھے گا تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

"لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وھو حیٌ لا یموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے کہا: "نوح علیہ السلام صبح و شام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللّٰھم انی اشھد لک انہ	اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو نعمت
ما اصبح و امسیٰ بی من	وعافیت دین و دنیا کی مجھے صبح اور شام
نعمۃ وعافیۃ فی دین او	ملتی ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے، تو اکیلا
دنیا فمنک وحدک	ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں یعنی تیری ہی تعریف
لا شریک لک فلک الحمد	ہے اور تیرا ہی شکر ہے یہاں تک کہ
ولک الشکر حتیٰ ترضیٰ۔	تو راضی ہو جائے۔"

خدا جب ان سے راضی ہو گیا تو وہ اس دعا کو صبح میں دس۱۰ مرتبہ اور شام میں دس مرتبہ پڑھا کرتے تھے، اسی لئے ان کو "عبد اشکور" کا لقب دیا گیا۔" راوی کا بیان ہے: "میں نے ابو عبداللہؑ کے ساتھ چالیس دن تک صبح کی نمازیں پڑھیں، اور اس اثناء میں

دیکھا کہ ختم نماز کے بعد ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے۔

اصبحنا واصبح الملك لله ، اللّٰهمّ انا عبيد لك وابناء عبيد لك ، اللّٰهمّ احفظنا من حيث نحتفظ ومن حيث لا نحتفظ ، اللّٰهمّ احرسنا من حيث نحترس ومن حيث لا نحترس اللّٰهمّ استرنا من حيث نستتر ومن حيث لا نستتر۔	ہم نے صبح کیا اور جب کہ ملک اللہ کا ہے اے اللہ میں تیرا ادنیٰ بندہ ہوں تیرے بندوں کی اولاد ، اے اللہ تو ہماری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں سے ہم حفاظت کر سکتے ہیں، اور جہاں سے ہم حفاظت نہیں کر سکتے۔ اے اللہ تو ہماری نگہبانی فرما اس جگہ سے جہاں سے ہم نگہبانی کر سکتے ہیں۔ اور جہاں سے ہم نگہبانی نہیں کر سکتے۔
اللّٰهم استرنا بالغنی والعافية وارزقنا الشكر على العافية۔	اے اللہ، ہمارے عیبوں کو چھپا اس جگہ سے جہاں سے ہم ان کو چھپا سکتے ہیں اور جہاں سے ہم ان کو نہیں چھپا سکتے اے اللہ تو ہم کو ڈھانپ دے دولت سے عافیت سے اور ہمکو عافیت پر شکر کرنے کی توفیق دے۔

خوف کے موقع پر پڑھنے کی ایک دُعاء

ایک راوی کا بیان ہے: "میں نے حضرت ابو الحسن علی بن محمد عسکری سے پوچھا: یا سیدی امام صادق سے ہمکو بعض دعائیں مہینہ کے سعد و نحس تاریخوں میں پڑھنے کے لئے ملی ہیں جنکو ہم نے خوب یاد کر لیا ہے اور لکھ بھی لیا ہے، اس میں تحریف و تبدیلی بھی نہیں ہوئی ہے مگر

جب ہم نحس ایام میں بعض کاموں کا آغاز کرتے ہیں تو ان کے پڑھنے سے ہمارے دلوں میں شک سا پیدا ہوا، بعض ضروریات ایسی ہوتی ہیں کہ ہمیں ان دنوں میں کام شروع کرنا ہی پڑتا ہے، اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہمکو ایسی دعا بتلائی جائے جو ایسے مواقع پر ہمکو خوف اور نحوست کے اندیشہ سے مامون و بے فکر کر دے۔" آپ نے فرمایا: جو شخص خدا پر کامل بھروسہ کرتا ہو، اور اس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل واصحاب کی دوستی کی رسی کو مضبوط پکڑ لیتا ہے، تو وہ چاہے موجوں والے گہرے سمندروں میں کود جائے، چاہے سانپوں اور درندوں سے بھرے ہوئے جنگل میں گھس جائے، چاہے جن وانس سے جنگ کرے، ان سب کے خوف وخطر سے وہ محفوظ ومامون رہے گا، محض نبی اور انکے آل واصحاب طیبین وطاہرین کی دوستی کی وجہ سے۔ بس اللہ پر بھروسہ کرو اور ان حضرات کی دوستی کی خالص نیت کر لو پھر جہاں چاہے جاؤ اور جدھر چاہے رخ کرو اس کے ساتھ یہ دعا یاد رکھ لو، صبح کو تین مرتبہ پڑھ لیا کرو:۔

اصبحت اللّٰھم معتصما	اے اللہ میں نے صبح کی ہے تیری اس
بذمامك المنيع الذی	مضبوط حفاظت وضمانت کے بھروسہ
لا یطاول ولا یحاول	جس پر نہ کوئی غالب آسکتا ہے اور نہ اس
من شر کل غاشم وطارق	کے خلاف حرکت کر سکتاہے، شر سے ہر
من سائر من خلقت	ظالم وغاصب کے اور رات کو آنے والی
وما خلقت من خلقك	آفتوں سے جو سب تیری مخلوق ہیں خواہ وہ
الصامت والناطق متدرعا	گونگی ہوں یا بولنے والی میں نے صبح کی اس کشادہ
بجنة سابغة من حب	سپر کو تھامے ہوئے جو تیرے نبی اور ان
نبيك وآله وصحبه عليه	کے آل واصحاب کی محبت کی سپر ہے
الصلوٰة والسلام محتجبا	(ان پر رحمت وسلام ہو) میں نے صبح کی

من کل قاصد لی باذی فی حرز	ہے ہر اس ارادہ کرنے والے سے حجاب
حصین من الاخلاص فی	میں ہو کر جو میری اذیت کا ارادہ کرتا ہو،
موالاۃ احبابك والتمسك	اس مضبوط پناہ میں اگر جو تیرے دوستوں
بحبلهم جميعًا اوالی	کی محبت کی پناہ گاہ ہے، اور ان سب کی
من والوا واجانب من جانبوا	مضبوط رسّی کو تھام کر میں درخواست
واحارب من حاربوا وصلی	کرتا ہوں کہ میری حفاظت فرمائیں ان
الله علی سیدنا محمد وآله	کو دوست رکھتا ہوں، جن کو انہوں نے
واصحابه وسلم فاعذنی	دوست رکھا، اور ان سے بچتا ہوں، جن
اللهم بهم من شرما اتقیه	سے وہ بچتے رہے ان ہی سے جنگ کرونگا۔
یا عظیم حجزت الاعادی	جن سے انہوں نے جنگ کی، اور رحمت ہو
عنی بدیع السموٰت والارض	ہمارے سردار محمدؐ پر اور ان کے آل واصحاب پر
وجعلنا من بین ایدیهم سدًا	اور سلام ہو ان پر۔ پناہ دے اے
ومن خلفهم سدًا فاغشیناهم	اللہ ان کے طفیل میں مجھے اس سے جس سے
فهم لا یبصرون۔	میں بچنا چاہتا ہوں۔ اے عظیم خدا

جس نے روک دیا ہے مجھ سے دشمنوں کو، جو آسمان و زمین کو نئے طور سے پیدا کرنے والا ہے اور جس نے فرمایا ہے کہ "ہم نے ایک آڑ ان کے سامنے کر دی اور ایک آڑ ان کے پیچھے کر دی جس سے ہم نے ان کو گھیر دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے۔"

اور شام کو بھی اس دعا کو تین مرتبہ پڑھو، خوف کی چیزوں سے بچے رہو گے، اور کامیابی حاصل کرو گے، اگر تم ایسے دن کہیں جانا چاہتے ہو جس دن کہ تم جانا مناسب نہیں سمجھتے تو جانے سے پہلے الحمد اور معوذتین اور اخلاص اور آیۃ الکرسی اور سورۂ قدر اور آل عمران کی پانچویں آخری آیتیں پڑھ لو ان کے بعد یہ پڑھو:۔

اللّٰھمّ بك يصول الصائل
وبقدرتك يطول الطائل
ولا حول لكل ذى حول الا
بك ولا قوة يمتاز بها
ذو قوة الا منك اسألك
بصفوتك من خلقك و
خيرتك من بريتك محمد
نبيك وعترته وصحابته
عليه وعليهم الصلاة والسلام
ان تكفينى ما اهمنى اللّٰھم
اكفنى شر هذا اليوم وضره
وارزقنى خيره ويمنه
واقض لى فى متصرفاتى
بحسن العافية وبلوغ
المحبة والظفر بالامنية
وكفاية الطاغية
الغوية وكل قادر على
اذية حتى اكون فى
جنة وعصمة من كل
بلاء ونقمة وابدلنى
من المخاوف فيه امنا

اے اللہ تیری قوت سے کوئی حملہ کرنے والا
حملہ کر سکتا ہے اور تیری ہی قدرت سے
غالب آنے والا دشمن پر غالب آ سکتا ہے،
ہر حرکت کرنے والے کو تجھ ہی سے حرکت ہوتی
ہے اور کوئی قوت ایسی نہیں جس سے کوئی
قوت والا امتیاز حاصل کر سکتا ہو تو وہ تجھ
ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ میں سوال کرتا
ہوں بطفیل تیرے اس برگزیدہ مخلوق کے
اور عالم میں سب سے زیادہ نیک بندے
محمد کے جو تیرے نبی ہیں اور ان کی آل
اور ان کے صحابہ کے طفیل ہیں، ان پر رحمت
و سلام ہو کہ تو کافی ہو جائے میرے لیے میرے
اہم کاموں میں اے اللہ تو کافی ہو جا میرے
لئے آج کے دن کے شر اور ضرر سے، اور
عطا کر مجھ کو اس کا خیر اور اس کی بھلائی
اور حکم کر میرے لئے ان چیزوں میں جو میرے
قبضہ میں ہیں نیک انجام اور محبت اور
آرزوؤں کی کامیابی کا اور ہر سرکش اور
گمراہ سے حفاظت کا، اور ہر اس شخص سے
بچاؤ کا جو اذیت پہنچانے پر قادر ہو سکتا
ہو، یہاں تک کہ ہو جاؤں میں پناہ میں

ومن العوائق فيه يسر احتى لا يصدنى صاد عن المراد ولا يحل بى طارق من اذى العباد انك على كل شیء قدیر والامور اليك تصير يا من ليس كمثله شیء وهو السميع البصير.

اور حفاظت میں ہر بلا سے اور ہر انتقام سے اور بدل دے تو میرے خوف کی چیزوں کو ان چیزوں سے جن میں امن ہو اور مشکلات کو آسانیوں سے یہاں تک کہ نہ روکے مجھ کو روکنے والا میری مراد سے اور نہ نازل ہو مجھ پر رات کو آنے والی کوئی آفت جو بندوں کو اذیت پہونچاتی ہے، بے شک تو ہر چیز پر قدرت والا ہے، اور سارے معاملات تیری ہی طرف رجوع ہوتے ہیں اے وہ جس کی طرح کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

دُعا جو ہر صبح وشام پڑھی جاتی ہے

امام جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:۔

بسم الله وبالله والى الله ومن الله وفى الله وفى سبيل الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وسلم، اللهم اليك اسلمت نفسى واليك فوضت امرى واليك وجهت وجهى وعليك توكلت يا رب العلمين اللهم احفظنى بحفظ الايمان من بين يدى ومن خلفى

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے اور اللہ سے اور اللہ کی طرف سے اور اللہ سے اور اللہ میں اور اللہ کے راستے میں اور رسول اللہ صلعم کی ملت پر، اے اللہ میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی، اور تیرے سپرد اپنے ہر معاملہ کو کر دیا، اور تیری ہی طرف میں نے اپنا منہ کر لیا، اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا، اے سارے جہانوں کے رب اے اللہ نگہبانی کر میری ایمان کی حفاظت کے ساتھ،

وعن یمینی وعن شمالی	میرے آگے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں
ومن فوقی ومن تحتی لا الٰہ	سے میرے بائیں سے، میرے اوپر سے اور
الا انت لاقوۃ الا باللہ	میرے نیچے سے کوئی نہیں معبود سوائے
اسألك اللھم العفو و	تیرے اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ملتی
العافیۃ من کل سوء	ہے، میں سوال کرتا ہوں اے اللہ عفو و عافیت
فی الدنیا والآخرۃ اللھم	کا ہر برائی سے دنیا میں اور آخرت میں اے
انی اعوذ بك من عذاب	اللہ بے شک میں پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر
القبر ومن ضیق القبر	سے اور تنگئی قبر سے اور ضغطۂ قبر سے، اور پناہ
ومن ضغطۃ القبر واعوذ	مانگتا ہوں میں رات کے غلبوں[1] سے اور دن
بك من سطوات اللیل	کے غلبوں سے اے اللہ اے بزرگ مہینوں
والنھار اللھم رب الشھر	کے رب، اے بزرگ گھر کے رب، اور
الحرام ورب البیت الحرام	اے بزرگ شہر کے رب، میری طرف
ورب البلد الحرام بلغ سیدنا	سے ہمارے سردار محمد کو سلام پہنچا دے
محمدًا عنی السلام اللھم انی	اے اللہ میں تیری مضبوط زرہ کی پناہ مانگتا
اعوذ بدرعك الحصینۃ	ہوں اس سے کہ میں ڈوب کر مروں، یا
ان تمیتنی غرقًا او حرقًا	جل کر یا گلے میں پانی اٹک کر مروں، یا جان کے
او شرقا او قودا او صبرا	بدلے میری جان لی جائے یا لاچار کیا جا کر
او ھضما او تردیا فی بئر او	یا ظلم کیا جا کر، یا کنوئیں میں گر کر یا جانور کا
اکیل السبع او موت الفجاۃ	نوالہ بن کر، یا اچانک موت سے یا کوئی اور قسم
او بشیء من میتۃ السوء	کی بری موت سے سوائے اس کے کہ میری

[1] یعنی رات میں یا دن میں جو گناہ کیے جاتے ہیں ان سے پناہ مانگتا ہوں۔

لکن امتنی علیٰ فراشی فی
طاعتك وطاعة رسولك
صلواتك وسلامك علیه
مصیبا للحق غیر مخطئ
او فی الصف الذی نعت اهله
فی کتابك بقولك کانهم
بنیان مرصوص اعیذ نفسی
ودینی واهلی ومالی وولدی
وجمیع ما رزقنی ربی برب
الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ
شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِنْ
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ
اعیذ نفسی ودینی واهلی
ومالی واولادی وجمیع
ما رزقنی ربی بالله الواحد
الصمد الذی لم یلد ولم
یولد ولم یکن له کفوا احد
اعیذ نفسی واهلی ومالی
وولدی وجمیع ما رزقنی
ربی مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ

موت یا تو تیری اور تیرے حبیب کی اطاعت
کے ساتھ میرے اپنے بستر ہی پر ہو یا ان
لوگوں کی صف میں ہو جن کی تعریف تیری
کتاب میں اس طرح کی گئی ہے کہ وہ میدان
جنگ میں دشمنوں کے مقابل ایسے ڈٹے
رہتے ہیں "گویا کہ وہ ایک عمارت ہے جس
میں سیسہ ملایا گیا ہے" میں پناہ میں دیتا
ہوں اپنی جان، اپنے دین، اپنے گھر والوں،
اپنے مال، اپنی اولاد، اور ان سب کو جو عطا
کیا میرے رب نے اس صبح کے مالک کی تمام
مخلوقات کے شر سے اور اندھیری رات
کے شر سے جب (وہ رات آجائے) اور
گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے
شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے
جب وہ حسد کرنے لگے" اور میں اپنی جان
اور دین اور اپنے گھر والوں، اپنے مال و اولاد
اور ان سب کو جو میرے رب نے عطا کیا
اس واحد بے نیاز کی پناہ میں دیتا ہوں جس
کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے
اور نہ کوئی اس کے برابر ہے، اور ان سب
کو اس کی پناہ میں دیتا ہوں جو آدمیوں کا

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
الحمد للہ مداد کلماتہ
الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد
للہ رضاء نفسہ لا الٰہ الا اللہ
الحلیم الکریم لا الٰہ الا اللہ
العلی العظیم، سبحان اللہ
رب السمٰوٰت والارضین
وما بینھما ورب العرش
العظیم اللھم من درك
الشقاء واعوذ بك من
شماتۃ الاعداء واعوذبك
من الفقر والوقر واعوذ
بك من سوء المنظر فی
الاھل والمال والولد ۔

مالک ہے ــــــ اور آدمیوں کا
بادشاہ ہے، اور آدمیوں کا معبود ہے
وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے کے
شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا
ہے، خواہ وہ جن ہو یا آدمی ہ" الحمد للہ
اتنی بار جتنے بار اس کے کلمات لکھنے کے
لئے سیاہی لینا پڑے، اللہ کی تعریف اس
کے عرش کے وزن میں بیان کرتا ہوں،
اتنی جس سے کہ وہ خود راضی ہو جائے،
کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بردبار
کریم ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ
کے جو بلند و عظیم ہے ۔ پاک ہے اللہ جو
رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا، اور
جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اور
رب عرش عظیم کا، اے اللہ میں تیری پناہ
مانگتا ہوں بدنصیبی کے آلگنے سے میں تیری
پناہ مانگتا ہوں دشمنوں کے میرے
حال پر خوش ہونے سے، اور پناہ مانگتا
ہوں تیری فقر و تنگدستی سے اور پناہ
مانگتا ہوں تیری بہرا ہو جانے سے اور
پناہ مانگتا ہوں ــــــ مال

اور اولاد میں برا منظر دیکھنے سے یعنی ان پر
کسی آفت کے آجانے سے جس کے دیکھنے
سے رنج ہو"۔

پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود پڑھے ۔

فرض نمازوں کے بعد پڑھنے کی خاص دعائیں

حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اپنی نشست بدلنے سے پہلے تسبیح تحمید اور تکبیر تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھے تو وہ بخشدیا جائے گا۔ روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے بنی سعد کے ایک شخص سے کہا: "کیا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تجھے کچھ حالات بیان کروں پھر کہا چکی پیستے ان کے دونوں ہاتھوں کی کھال سخت ہو گئی تھی، ان پر آبلے پڑ گئے تھے جھاڑو دیتے دیتے کپڑے گرد آلود ہو گئے تھے، باورچی خانہ میں بیٹھے رہنے سے ان کے کپڑے دھوئیں سے بھر جاتے تھے، اس سے ان کو سخت تکلیف پہونچتی تھی، میں نے ان سے کہا:۔ کیا تم اپنے والد کے پاس نہیں گئیں؟ تاکہ ایک خادم کا تمہارے لئے انتظام کریں اور تم اس قدر زیادہ محنت سے راحت پاسکو" یہ سن کر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں، وہاں کچھ لوگ بیٹھے تھے، جن سے وہ باتیں کرنے میں مصروف تھے، اس لئے آپ شرم کے مارے ان سے گفتگو نہ کرسکیں، پھر آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، اور ان سے اس کا ذکر کیا، دوسرے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اس وقت ہم سونے کی تیاری کر رہے تھے، آپ کو آتا دیکھ کر ہم کھڑے ہونے لگے، آپ نے فرمایا اپنی جگہ رہو، آپ ہمارے سرہانے بیٹھ گئے اور اپنے دونوں قدم مبارک ہمارے درمیان رکھ دیئے۔ فاطمہ کہتی تھیں کہ میں نے آپ کے قدم شریف کی سردی اپنے سینہ میں محسوس کرنے لگی، آپ نے اس وقت کہا، "کیا میں تم کو بتلادوں وہ چیز جو تمہارے

حق میں ایک خادم سے زیادہ مفید اور بہتر ہو؟ جس وقت تم سونے لگو تو چونتیس مرتبہ تکبیر پڑھو اور تسبیح تینتیس ۳۳ مرتبہ، اور تحمید تینتیس مرتبہ، چنانچہ ہم ایسا ہی کرنے لگے، پس فاطمہ کے لئے چکی چلانا آسان ہوگیا اور کام کی تکلیف ساری سہل ہوگئی۔"

امام کاظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "مومن کو پانچ چیزوں سے خالی نہ ہونا چاہیئے مسواک، کنگھی، جانماز، تسبیح اور عقیق کی انگوٹھی" نیز آپ فرماتے ہیں: "جو شخص چاہتا ہے کہ دنیا سے نکلے اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جیسا کہ آگ میں پڑکر سونا کھوٹ سے پاک ہو جاتا ہے اور کھوٹ کی وجہ سے وہ اپنی عزت کھوچکا تھا، تو اس کو چاہیئے کہ پانچوں نمازوں کے بعد استغفار پڑھا کرے، اور تسبیح تینتیس ۳۳ مرتبہ اور الحمد للہ تینتیس مرتبہ اور تکبیر ۳۴ مرتبہ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر دس ۱۰ مرتبہ درود پڑھے اور کہے:

اللهم انی اسألك باسمك	اے اللہ میں مانگتا ہوں تیرے اس نام
المكنون المخزون الطاهر	کے وسیلے جو چھپا ہوا ہے، خزانہ میں ہے
المطهر المبارك واسألك	پاک اور مطہر اور مبارک ہے، اور مانگتا
باسمك العظيم وسلطانك	ہوں تیرے بزرگ نام کے وسیلے سے تیری
القديم ياواهب العطايا	ازلی حکومت کے نام پر، اے عطیوں کے
يا مطلق الأسارى يا فكاك	بخشنے والے، اے قیدیوں کو آزاد کرنے
الرقاب من النار ان تصلى	والے، اے گردنوں کو آگ سے نجات دینے
على سيدنا محمد صلى الله	والے! بھیج تو درود ہمارے سردار محمد صلے اللہ
عليه وسلم وان تعتق رقبتی	علیہ وسلم پر، اور آزاد کر میری گردن کو
من النار وتخرجنی من	آگ سے، اور مجھے دنیا سے امن والا بنا کر
الدنيا آمنا وتدخلنی	نکال، اور مجھے داخل کر جنت میں صحیح و
الجنة سالما وان تجعل	سالم اور بنا تو میری دعا کے اول کو فلاح

دعائے اولہ فلاحا واوسطہ	کا سبب اور اس کے اوسط کو کامیابی
نجاحا وآخرہ صلاحا	کا سبب اور اس کے آخر کو بھلائی کا بیشک
انت علام العیوب۔	تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔"

حضرت علیؓ نے کہا تھا: "یہ دعا ان پوشیدہ دعاؤں میں سے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلائی اور مجھے حکم دیا کہ میں حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) کو بھی یہ سکھلا دوں۔

دوسری دعا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

مروی ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرے اسکی جان و مال، گھر اور اولاد کی حفاظت کی جائے گی:

اللھم اغفر لی ما قدمت	اے اللہ بخش دے میرے اگلے اور پچھلے گناہ
وما اخرت وما اسررت	اور وہ گناہ جو چھپ کر کئے، اور جو برملا کئے،
وما اعلنت وما اسرفت	اور جو میری غفلت کی وجہ سے ہوئے، اور
وما انت اعلم بہ منی انت	تو ان کے بارے میں خود مجھ سے زیادہ جانتا
المقدم وانت المؤخر	ہے، تو آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے
لا الٰہ الا انت اللھم	والا ہے کوئی معبود نہیں تیرے سوائے
بعلمک الغیب وقدرتک	اے اللہ تیرے علم غیب کے وسیلے سے اور
علی الخلق احینی ما علمت	مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے،
الحیاۃ خیرًا لی وتوفنی	مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک

لے انت المقدم وانت المؤخر۔ تو آگے کرنے والا ہے (یعنی آخرت میں ہم کو پہلے اٹھائے گا اور دنیا میں ہم کو آخر میں پہنچایا کسی کو تو نیکیوں کی توفیق دے کر آگے کر دیتا ہے اور کسی کو پیچھے (وحید اللغات)

ما علمت الوفاة خيرًا لي
اللهم اني اسألك خشيتك
في السرّ والعلانية وكلمة
الحق في الغضب والرضا
والقصد في الفقر والغنى
واسألك نعيمًا لاينفد
وقرة عين لا تنقطع و
الرضا بما قدرت عليَّ
وبرد العيش بعد الموت
ولذة النظر الى وجهك
والشوق الى لقائك
من غير ضراء مضرة ولا
فتنة مضلة، اللهم زيّنا
بزينة الايمان واجعلنا
هداة مهتدين اللهم
اهدنا فيمن هديت
اللهم اني اسألك
شكر نعمتك
وحسن عافيتك واداء
حقك واسألك
يارب قلبا سليما

کر تو جانتا ہے اگر زندگی میں میرے لئے خیر
ہے اور اس وقت موت دے جب تو
جانتا ہو کہ موت میں میرے لئے خیر ہے،
اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے خوف
کا پنہاں و علانیہ، اور فقر و غنی کی درمیانی
حالت اور کہ سچی بات میرے منہ سے نکلے
غصہ کے وقت بھی اور خوشی کے وقت بھی
اور میں مانگتا ہوں وہ نعمت جو کبھی ختم
نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک جو کبھی منقطع نہ
ہو اور رضامندی اس چیز سے جو تو نے
میرے لئے قسمت کی ہے، اور ٹھنڈی
زندگی مرنے کے بعد، اور نظر کی لذت
تیرے چہرے کی طرف، اور شوق تیری
ملاقات کا، بغیر ضرر کے جو تکلیف دینے والا
اور بغیر فتنہ کے جو گمراہ کرنے والا اے اللہ
ہم کو زینت دے ایمان کی زینت اور
ہم کو بنا دے ہدایت پائے ہوئے اور
پانے والے، اے اللہ ہمکو راستہ بتلا اس
کا جس کو تو نے راستہ بتلایا، اے اللہ
میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری نعمتوں پر
شکر اور اچھی عافیت اور تیرے حق کی

وَلِسَانًا صَادِقًا وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔

اداﺋی، اور میں مانگتا ہوں تجھ سے اے رب قلب سلیم، اور سچی زبان اور میں بخشش چاہتا ہوں وہ بخشش جو تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں وہ بھلائی جو تو جانتا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو تو جانتا ہے بیشک تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور تو ہی غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

دوسری دعاء

جو ہر فرض نماز کے بعد پڑھی جائے تو جان و مال اور اولاد اور جائداد کی حفاظت ہو گی :۔

اُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَاَهْلِیْ وَدَارِیْ وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَاَهْلِیْ وَدَارِیْ وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِرَبِّ الْفَلَقِ (اِلٰی آخِرِ) وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَاَهْلِیْ وَدَارِیْ وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِرَبِّ النَّاسِ (اِلَخ)

میں حفاظت میں دیتا ہوں اپنی جان و مال و اولاد اور بیوی اور گھر کو اور جو کچھ میرا ہے، اللہ کی جو ایک ہے تنہا ہے بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنا نہ وہ جنا گیا اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے اور میں حفاظت میں دیتا ہوں اپنی جان و مال، اولاد اور بیوی (یا شوہر) کو اور میری گھر کو جو میرا ہے رب فلق کے لآخر سورت تک اسی طرح رب الناس سورۃ کے آخر تک ملا کے

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے علی ہر فرض

نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرو۔ اس کی مداومت نہیں کرتا مگر صدیق یا شہید۔"

ایک اور دُعا

امام صادق رضؓ فرماتے ہیں، ہر فرض نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے۔ پھر یہ کہے:۔

اللھم انی اسألك من کل	اے اللہ میں مانگتا ہوں ہر وہ خیر جسکو
خیر احاط بہ علمك واعوذ	تیرے علم نے احاطہ کیا ہے، اور پناہ مانگتا
بك من کل شر احاط بہ علمك	ہوں ہر اس شر سے جس کو تیرے علم نے
اللھم انا نسألك عافیتك	احاطہ کیا ہے، اور ہم مانگتے ہیں تجھ سے عافیت
فی امورنا کلھا ونعوذ	ہمارے سارے امور میں اور پناہ مانگتے
بك من خزی الدنیا	ہیں تجھ سے دُنیا کی رسوائی سے اور عذاب
وعذاب الآخرۃ۔	آخرت سے۔"

ایک اور دُعا

حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں:" جب یوسف علیہ السلام قید میں تھے جبرئیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا:"اے یوسفؑ ہر نماز کے بعد اس طرح دعا کرو۔

اللھم اجعل لی من	اے اللہ میرے معاملہ میں کشادگی اور
امری فرجًا ومخرجًا	نکلنے کا راستہ بنا جہاں سے مجھ کو گمان
وارزقنی من حیث	ہے وہاں سے اور جہاں سے گمان
احتسب ومن حیث	نہیں ہے وہاں سے مجھ کو روزی
لا احتسب۔	دے"

ایک اور دعاء

ہر فرض نماز کے بعد پڑھے :۔

اللّٰھُمَّ اھدانی من عندك	اے اللہ ہدایت دے مجھکو اپنے ہاں
وافِضْ عَلَیَّ مِنْ فضلك وانشر	سے اور فیض کر مجھپر اپنے فضل کا اور
عَلَیَّ مِنْ رحمتك	پھیلا مجھ پر اپنی رحمت، اور اتار مجھ پر
وانزل علی من برکاتك ۔	اپنی برکتیں ۔

اور چاہئے کہ فجر کی فرض اور سنت کے درمیان (اور یہ زیادہ تاکیدی ہے) یا فجر کی فرض کے بعد سورج طلوع ہونے تک پڑھتا رہے: سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم استغفر اللّٰہ جو شخص اس کی مواظبت کریگا اسکے پاس دنیا آئے گی باوجودیکہ وہ اس سے بے پرواہ رہے گا۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر فقر و افلاس کی شکایت کی تو آپ نے کہا: "تم فرشتوں کی طرح تسبیح وتحمید کیوں نہیں کرتے ؟"۔ اور ملائکہ کی تسبیح یہی سبحان اللہ وبحمدہٖ الخ ہے۔

ایک اور دعاء

اللّٰھم انی اسئالك ان تصلی علی سیدنا	اے اللہ، رحمت نازل کر تو ہمارے سردار محمدؐ پر
محمد وآل سیدنا محمد واسئالك من	اور ان کی آل پر، اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سے
خیر ما ارجوا ومن خیر ما لا ارجوا	خیر اس چیز کا جس کی میں تمنا کرتا ہوں اور خیر اس
واعوذبك من شر ما احذر ومن شر	چیز کا جس کی میں تمنا نہیں کرتا۔ اور پناہ مانگتا ہوں

ما لا احذر ۔ میں اس شر سے جس سے میں پرہیز کرتا ہوں اور اس شر سے بھی جس سے میں پرہیز نہیں کرتا ۔

اس کے بعد الحمد، آیۃ الکرسی، شھد اللّٰہ اور آیت تسخیر پڑھے ان ربکم اللّٰہ

الذی الخ اور تین مرتبہ یہ پڑھے: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اور تین مرتبہ یہ پڑھے: اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارزقنی من حیث لا احتسب۔

ایک اور دعا

روایت ہے کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے اور اس کا وظیفہ رکھے تو وہ اپنے مولا کی لقار کا شایق ہوگا۔ اور اس کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رویت کا بھی شرف حاصل ہوگا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آلِ سیدنا محمد ان رسولك الصادق المصدق صلوٰتك علیه وعلیٰ اٰله، انك قلت ما ترددت فی شیٔ انا فاعله کترددی فی قبض روح عبدی المومن یکرہ الموت واکرہ مسأته فصل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وعجل لاولیائك الفرج والنصر والعافیه ولا تسئونی فی نفسی ولا فلان۔

اے اللہ محمد پر اپنی رحمت اتار اور ان کی آل پر بھی اے اللہ تیرے رسول سچے ہیں اور سچے کئے گئے ہیں (یعنی لوگ آپ کو سچا کہے ہیں) تیری رحمت ہو ان پر اور ان کی آل پر اور تو نے کہا ہے: میں اپنے کام میں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا کہ بندہ کی قبض روح کے وقت جو موت سے کراہت کرتا ہے اور میں اس کا رنجیدہ ہونا پسند نہیں کرتا پس رحمت بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر اور تعجیل فرما اپنے دوستوں کو خوشی اور مدد و عافیت دینے میں اور بنہ رنجیدہ کر مجھے اور نہ فلاں کو

(تذکر من شئت) (یہاں نام لو جس کا تم چاہتے ہو)

ایک اور دعا

یہ دعا تین مرتبہ پڑھو اس وقت اپنی داڑھی کو سیدھے ہاتھ سے پکڑ لو اور بائیں ہاتھ کی ہتھیلی آسمان کی طرف کھلی رہے۔

یا ذا الجلال والاکرام صل	اے بزرگ برتر اور فضل کرنے والے رحمت بھیج
علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل	ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر اور مجھے
سیدنا محمد واجرنی من النار۔	دوزخ سے پناہ دے۔

پھر سیدھا ہاتھ بھی اوپر آسمان کے مقابل کرے اور تین مرتبہ کہے: یا عزیز یا کریم یا غفور یا رحیم، پھر اس کی پیٹھ آسمان کی طرف کر کے تین مرتبہ کہے۔

صل علی محمد وعلی آل محمد واجرنی من	اے اللہ رحمت بھیج محمد پر اور محمد کی آل
العذاب الالیم ووفقنی فی الدارین و	پر اور مجھے توفیق دے دونوں جہاں میں
حببنی الی المسلمین، واجعل لی لسان	اور دوست کر مجھے مسلمانوں میں اور میرا
صدق فی الآخرین وارزقنی ھیئة المتقین	ذکر آئندہ آنے والوں میں جاری رکھ اور
یا اللہ یا اللہ یا اللہ، اسألك بحق من حقه	مجھے متقیوں کی ہیئت نصیب فرما۔ اے
علیك عظیم ان تصلی علیٰ سیدنا محمد	اللہ، اے اللہ، اے اللہ، میں مانگتا ہوں
وآل محمد وان تستعملنی بما عرفتنی	حق سے اس کے جس کا حق ہے تجھ پر یہ

من حقك وان تبسط علی من حلال رزقك۔ کہ کشادہ کر مجھ پر اپنے رزق حلال کو۔

ایک اور دعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ کے جو

حسبی اللہ لدینی حسبی اللہ	رحمٰن و رحیم ہے، کافی ہے اللہ میرے
لدنیای حسبی اللہ لما اھمنی	دین کے لئے، کافی ہے اللہ میری دنیا
حسبی اللہ لمن بغیٰ علیّ	کے لئے کافی ہے اللہ میری آخرت کے
حسبی اللہ عند مسئلۃ القبر	لئے، کافی ہے اللہ اس کے لئے جو میرا
حسبی اللہ عند الموت	ارادہ کرے کافی ہے اللہ اس کے لئے
حسبی اللہ عند المیزان	جو مجھ پر سرکشی کرے کافی ہے اللہ میرے
حسبی اللہ عند الصراط	لئے قبر میں سوال جواب کے وقت، کافی
حسبی اللہ لا الٰہ	ہے اللہ مجھے میری موت کے وقت
الا ھو علیہ توکلت و	کافی ہے اللہ میزان کے وقت، کافی ہے
ھو رب العرشِ	اللہ صراط پر، کافی ہے اللہ کوئی معبود
العظیم۔	نہیں سوائے اللہ کے میں نے اس پر
	توکل کیا اور وہ مالک عرشِ عظیم کا ہے

ایک اور دُعاء

جو شخص چاہتا ہے کہ اپنی نماز کا ثواب دگنا حاصل کرے تو اس کو چاہیئے کہ ہر فریضہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرے:

یا مبدئ الاسرار، یا	اے ظاہر کرنے والے بھیدوں کے، اے
مبین الکتاب، یا شارع	روشن کرنے والے کتاب کے اے جاری
الاحکام و یا باری الانعام	کرنے والے شریعت کے احکام کے، اے
یا خالق الانسان و یا خالق الایام و یا	پیدا کرنے والے چارپایوں کے اے
فارض الطاعۃ، و یا ملزم الجماعۃ	پیدا کرنے والے آدمیوں کے، اور

ویا موجب التعبد اسألك	اے پیدا کرنے والے دنوں کے، اور
بحق تزکیة کل صلاة	اے فرض کرنے والے طاعت کے اور
زکیتها وبحق من زکیتها	اے لازم کرنے والے جماعت کے میں
له ان تجعل صلوتی هذا	مانگتا ہوں وسیلہ سے ہر نماز کی پاکی
زاکیة متقبلة لدیك	کے جس کو تو نے پاک کیا، اور وسیلہ سے
وتصیر دینی بها زاکیا و	اس کے جس کے لئے تو نے اس کو پاک
ان تلهم قلبی حسن المحافظة	کیا بنا دے تو میری نماز کو پاک اور مقبول
علیها حتی تجعلنی من اهلها	اپنے پاس، اس کی وجہ سے میرا دین پاک
الذین ذکرتهم فیها بالخشوع	ہو جائے اور تو الہام کر میرے دل میں
وانت ولی الحمد کله وکل	اس پر اچھی محافظت کا یہاں تک کر بنادے
موحد انت له ولی وانت	تو مجھکو ان لوگوں میں سے جن کا تو نے
ولی التهلیل کله فلا اله	قرآن میں ذکر کیا ہے کہ وہ خشوع والے
الا انت لك التهلیل کله	ہیں اور تو ہی سزاوار ہے حمد کا اور ہر
کل مهلل انت له ولی و	موحد کا تو ہی ولی ہے اور تو ہی سزاوار
انت ولی التکبیر کله کل	ہے ساری تہلیل کا پس کوئی نہیں معبود
مکبر انت له ولی وانت	ہے سوائے تیرے تیرے ہی لئے تہلیل
ولی التسبیح کله فلا اله	ہے ساری، ہر تہلیل کہنے والے کا تو ہی
الا انت لك التسبیح کله	ولی (دوست) ہے، اور تو ہی سزاوار ہو
کل مسبح انت له ولی رب	ساری تکبیر کا پس کوئی معبود نہیں سوائے
عد علی فی صلواتنا برفعکها	تیرے ساری تکبیر تیرے ہی لئے ہے ہر
زاکیة متقبلة	تکبیر کہنے والے کا تو ہی ولی ہے اور تو ہی

انك انت السميع العليم۔

سزاوار ہے ساری تسبیح کا پس کوئی نہیں
معبود سوائے تیرے، تیرے ہی لئے
ہے ساری تسبیح، ہر تسبیح کرنے والے کا
تو ہی ولی ہے اے رب اعادہ کر مجھ پر
ان رحمتوں کا ان کو بلند مقبول، اور پاک
کر کے بے شک تو ہی سننے والا جاننے
والا ہے۔"

جو شخص یہ دعا کرے گا اس کی نماز دگنے ثواب کے ساتھ بلند کی جائے گی اور محمد بن مسلم سے روایت ہے: "اس دعا کی فضیلت ہر فرض کے بعد بہ نسبت اس دعا کی فضیلت کے جو نفل نماز کے بعد ہو اتنی ہے جتنی کہ زیادہ فضیلت فرض نماز کی نفل نماز پر ہے
امام باقرؑ سے روایت ہے: "فرض نماز کے بعد دعا نفل نماز سے بھی افضل ہے
حضرت علیؑ فرماتے ہیں: "جو شخص خاص اللہ تعالےٰ کے لئے فرض نماز پڑھے تو جو دعا اس کے بعد وہ کرے گا مستجاب ہو گی۔"

سجدۂ شکر

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب وہ نماز (فرض) پڑھتے تو اس کے بعد بہت دیر تک عجز انکسار کے ساتھ اپنا بایاں گال پھر داہنا گال، زمین سے چپکائے رکھتے، اور پھر نفل پڑھتے،
ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "خدائے تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی:۔ کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے اپنی ہم کلامی کے لئے کیوں اختیار کیا، حالانکہ کسی اور مخلوق کو یہ شرف نہ مل سکا؟" موسیٰ نے کہا: "نہیں مجھے نہیں معلوم، اے رب!" خدائے

تعالےٰ نے کہا: "اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کو خوب الٹ پلٹ کر دیکھا، مگر تجھ سے زیادہ منکسر کسی کو نہ پایا، تو نماز کے بعد میرے آگے زمین پر عاجزی سے گال لگا رکھتا ہے" امام صادق رضؓ کہتے ہیں: "جب بندہ سجدہ کرتا ہے اور کہتا ہے: "یارب! یارب!" یہاں تک کہ اس کی سانس ٹوٹنے لگتی ہے تو خدائے تعالےٰ کہتا ہے: "لبیک موجود ہوں) بول تیری کیا حاجت ہے؟" ابو عبداللہ کہتے ہیں: "سجدۂ شکر ہر مسلمان پر واجب ہے، وہ تمہاری نماز کو مکمل کرتا ہے، اور اس سے تمہارا رب راضی ہوتا ہے اور فرشتے تم سے خوش ہوتے ہیں، جب بندہ نماز پڑھتا ہے، پھر سجدۂ شکر کرتا ہے تو خدا اس بندے اور فرشتوں کے درمیان کے پردے اٹھا دیتا ہے اور کہتا ہے: فرشتو! دیکھو میرے بندے نے اپنا فرض ادا کیا، اور اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کیا، پھر میرے لیے سجدۂ شکر کیا، ان نعمتوں پر شکر گزار ہوا جو میں نے اس کو عطا کی ہیں، دیکھو تو وہ کیا مانگتا ہے؟" فرشتے جواب دیتے ہیں: "اے ہمارے پروردگار، وہ تیری رحمت کا طلبگار ہے" پھر خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے: "اور کیا؟" فرشتے کہتے ہیں: "چاہتا ہے کہ اس کی فکریں دور کر دی جائیں" پھر پوچھا جاتا ہے: "اور کیا" فرشتے پھر کسی اور خیر کا ذکر کرتے ہیں، یہاں تک کہ کوئی خیر ایسی باقی نہیں رہتی جس کا ذکر کیا جائے جب پھر خدائے تعالےٰ کہتا ہے: "اور کیا" تو اس کے جواب میں فرشتے حیران ہو کر کہتے ہیں: "اے پروردگار! اب ہم کچھ نہیں جانتے۔" خدائے ذوالجلال والاکرام کہتا ہے: فرشتو، میں بھی اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح اس نے میرا شکر ادا کیا اور اپنے فضل سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اور اپنے چہرے کی نقاب بھی اس کے سامنے الٹ دیتا ہوں۔"

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

اللّٰھم ان کنت قد عصیتك فانی　　اے اللہ! اگرچہ کہ میں نے تیری نافرمانی

اطعتك فی احب الاشیاء
الیك، وھو الایمان بك، منًّا
منك علیّ لا منًّا منّی علیك،
وتركت معصیتك فی ابغض
الاشیاء الیك وھو ان لا
ادعوا لك ولداً ولا شریكا،
منًّا منك علیّ لا منًّا منی
علیك، وعصیتك فی اشیاء
لا علی وجه مكابرة ولا
معاندة ولا استكبار
عن عبادتك ولا جحود
لربوبیتك، ولكن
اتبعت ھوای، واستزلنی
الشیطان بعد الحجة
والبرھان، فان تعذبنی
فبذنوبی غیر ظالم،
وان تغفر لی وترحمنی
فبجودك یا ارحم
الرّاحمین ٥

کی ہے، مگر تیری اطاعت اس بات
میں تو کی ہے جو تجھے سب سے زیادہ
محبوب ہے (یعنی تجھ پر ایمان لایا
ہوں) یہ تیرا مجھ پر احسان ہے نہ کہ
میرا احسان تجھ پر، اور میں نے اس بات
میں تو تیری معصیت چھوڑ دی ہے جو
تجھے سب سے زیادہ ناپسند ہے
یعنی یہ کہ میں نے تیرے لیئے کوئی بیٹا
نہیں ٹھہرایا اور نہ کوئی تیرا شریک
مقرر کیا، یہ تیرا مجھ پر احسان ہے
نہ کہ میرا احسان تجھ پر، میں نے بہت
سی باتوں میں تیری عدول حکمی کی ہے
مگر نہ تو غرور کی بنا پر اور نہ دشمنی کی
بنا پر، نہ تیری عبادت سے بے پروا
ہو کر، اور نہ تیری ربوبیت سے انکار
کی بنا پر، البتہ میں نے اپنی خواہشوں
کی پیروی کی ہے اور مجھے شیطان نے
باوجود حجت و برہان کے پھسلا دیا،
پس اگر تو مجھ کو عذاب دے تو یہ میرے
گناہوں کی وجہ سے ہوگا اور تو ظالم نہیں
ہوگا اور اگر تو مجھ کو بخش دے اور مجھ

پر رحم کرے، تو یہ تیرا فضل و احسان
ہو گا، اے سب رحم کرنے والوں
سے زیادہ رحم کرنے والے!"

ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت جعفر صادقؑ نے ایک شخص سے فرمایا: "جب تجھے کوئی فکر و رنج لاحق ہو تو پہلے تو اپنے ہاتھ کو اپنے سجدہ کی جگہ لگا کر پھر اپنے بائیں رخسار کی جانب سے اپنے منہ پر پھیر، پھر اپنے سیدھے رخسار کی جانب سے پیشانی پر پھیر اور کہہ: "بسم اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ الرحمٰن الرحیم اللّٰھم اذھب عنّی الحزن والھم" یہ تین مرتبہ کہہ" اور ایک روایت میں ہے جو سجدہ کرتے ہوئے کہے: "یا ربّاہ۔ یا سیّداہ" یہاں تک کہ اس کی سانس ٹوٹ جائے تو اس سے کہا جائے گا: "سَلْ حاجتک، مانگ کیا مانگتا ہے؟"

کہتے ہیں ایک بزرگ کی عادت تھی کہ سجدہ میں جا کر کہتے تھے:

سجدت لک یا ربّ طالبًا	اے رب! میں تجھ سے ثواب کا طالب
من ثوابک سجدت لک	ہو کر سجدہ کر رہا ہوں، اے رب! میں
یا ربّ ھاربًا من عقابک	تجھے تیرے عذاب سے ڈر کر سجدہ کر رہا ہوں
سجدت لک خائفًا من	اے رب! میں تجھے تیرے غصہ سے ڈر کر
سخطک	سجدہ کر رہا ہوں۔

پھر مسلسل کہتے "یا اللہ یا ربّاہ" یہاں تک کہ ان کی سانس ٹوٹ جاتی پھر دعا کرتے، امام صادقؑ سے روایت ہے: رسول اللہؐ کا گذر ایک شخص کی طرف ہوا جو سجدہ میں کہہ رہا تھا:-

یا ربّ ماذا علیک ان ترضی	اے رب میرے، تیرے لیے کون سی
کل من کان لہ عندی تبعۃ،	بڑی بات ہے کہ تو ہر اس شخص کو جس

وان تغفرلی ذنوبی وان	کا مجھ پر حق ہے مجھ سے راضی کردے
تدخلنی الجنۃ برحمتك	اور مجھے بخش دے اور مجھے اپنی رحمت
فانما عفوك عن الظالمین	سے جنت میں داخل کر دے، کیوں کہ
وانا من الظالمین فلتسعنی	تو ظالموں کو معاف کرتا ہے اور میں تو
رحمتك یا ارحم الراحمین۔	ظالموں ہی میں سے ہوں، پس تو میرے
	لیے اپنی رحمت کو وسیع فرما، اے
	رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: سر اٹھا خدا نے تیری درخواست قبول کر لی ہے، تو نے وہ دعا کی ہے جو قوم عاد کے زمانے کے ایک پیغمبر نے کی تھی۔

سونے اور جاگنے کی حالت میں پڑھنے کی دعائیں

سوتے اور جاگتے وقت

امام صادق فرماتے ہیں:- " ان اللّٰہ تبارك و تعالیٰ یبغض کثرۃ النوم و کثرۃ الفراغ " خدائے تبارک و تعالےٰ زیادہ سونے کو اور بہت بیکاری کو بُرا جانتا ہے (یعنی بطالت و بے شغلی کو) اور یہ بھی فرمایا: " زیادہ سونا دین اور دنیا دونوں کو تباہ کر دیتا ہے۔" نیز فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: " دن کے ابتدائی حصہ میں نیند نقصان دہ ہے، اور دوپہر کی نیند نعمت ہے اور عصر کے بعد سونا حمق یا بیوقوفی و نادانی ہے، اور دو عشاؤں کے درمیان (یعنی مغرب و عشا کے مابین) نیند رزق سے محروم کرتی ہے۔" امام صادق فرماتے ہیں: " جو شخص طہارت کے ساتھ بستر پر آ کر سو رہے تو اس کا بستر گویا اس کی مسجد ہے اور وہ نماز میں ہے۔" نیز آپ نے فرمایا: " جب تمہارے سامنے چراغ لایا جائے تو یہ دعا پڑھو۔

اللّٰھم اجعل لنا نوراً نمشی	اے اللہ ہمیں نور عطا کر کہ اس کی
بہ فی الناس ولا تحرمنا	روشنی میں ہم لوگوں کے درمیان چلیں
نورک یوم تلقاک، انک	اور ہمیں اپنے نور سے اس روز جب
نور السموات والارض	ہم تجھ سے ملیں گے محروم نہ فرما
لا الٰہ الا انت۔	بے شک تو آسمان وزمین کا نور ہے
	کوئی معبود تیرے سوا نہیں۔

اور جب چراغ بجھے تو یہ پڑھو:۔

اللّٰھم اخرجنا من الظلمات	اے اللہ! تو ہمیں اندھیرے سے
الی النور۔	نکال کر روشنی میں لے آ۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں "ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا جب کوئی شخص بستر پر دراز ہو جائے اور سیدھے پہلو پر لیٹے تو یہ پڑھے۔

بسم اللہ، اللّٰھم انی اسلمت	یعنے شروع کرتا ہوں میں نام سے
نفسی الیک، ووجھت وجھی	اللہ کے، اے اللہ میں نے اپنی جان
الیک وفوضت امری	تیرے سپرد کی اور اپنا منہ تیری طرف
الیک، والجأت ظھری	کیا۔ اپنے معاملہ کو تیرے حوالے کیا
الیک وتوکلت علیک،	اور میں نے اپنی پشت تجھ پر لگادی
رھبۃً منک ورغبۃ	(یعنے تجھ پر بھروسہ اور اعتماد کیا)
الیک، لا ملجأ ولا	میں نے تجھ پر توکل کیا، تیرے خوف
منجأ منک الا الیک	سے، تیری ہی طرف رغبت کرتے
اٰمنت بکتابک الذی	ہوئے، تجھ سے بھاگ کر کوئی پناہ یا
انزلت ونبیک الذی	نجات کی جگہ نہیں مگر تیری ہی طرف

ا ر سلت | میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اُتاری، ایمان لایا، اور تیرے نبی پر بھی جس کو تو نے بھیجا ہے۔

اس کے بعد تسبیح، تحمید، اور تکبیر تینتیس تینتیس بار پڑھے۔

اور جس کو سوتے وقت گھبراہٹ ہو تو بستر پر لیٹ کر معوذتین اور آیت الکرسی پڑھ لیا کرے۔" امام صادق فرماتے ہیں: "قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون سوتے وقت پڑھنا شرک سے برارت ہے" اور فرمایا: "قل ہو اللہ کا سورہ خاص اللہ تبارک و تعالیٰ شانہٗ ہی سے متعلق ہے۔" امیر المومنین حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "میں نے تمہارے نبی کو خطبہ کے منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے تو موت کے سوا اس کو جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہ روک سکے گی اور اس پر مواظبت وہی کرتا ہے جو صدیق یا عابد ہو اور جو شخص آیۃ الکرسی بستر پر جا کر سونے سے پہلے پڑھے تو خدائے تعالیٰ اس کی جان کو اور اس کے پڑوسی کو بلکہ اس کے پڑوسی کے پڑوسی کو، بلکہ اس کے اطراف کے سارے گھروں کو بھی امن میں رکھے گا۔" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سونے سے پہلے سورہ قل ہو اللہ پڑھے تو خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔" اور ایک روایت میں آیا ہے: "جو شخص سوتے وقت کہے:

اعیذ نفسی و ذریتی واھل بیتی و مالی بکلمٰت اللہ التامۃ من کل شیطانٍ وھامۃٍ ومن کل عین لامۃ۔	میں اللہ کے پورے کلموں کے ذریعہ اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنی بیوی یا شوہر اور اپنے مال و جائداد کی اللہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ ہر شیطان سے، اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر قسم کی نظر سے جو ملامت

کرنے والی ہے۔

تو اللہ تعالےٰ اس کو امن میں رکھے گا، یہ وہ تعوذ ہے جو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما پر پڑھ کر پھونکا تھا۔

امام صادقؓ نے کہا: جو شخص بستر پر جاتے وقت تین مرتبہ پڑھے:

الحمد للہ الذی علا فقہر،	شکر اس خدا کا جو بلند ہوا اور سب پر
الحمد للہ الذی بطن	غالب ہوا شکر اس خدا کا جو چھپا پس
فخبر، الحمد للہ الذی	حیران کیا۔ شکر اس خدا کا جو مالک بنا
ملک فقدر، والحمد	پس مقدر کیا اور شکر اس خدا کا جو
للہ الذی یحیی الموتیٰ و یمیت	مردہ کو جلاتا اور زندوں کو مارتا ہے اور
الاحیاء وھو علیٰ کلّ شیءٍ قدیر۔	وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

تو وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس وقت جب اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سوتے وقت اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھا کرے گا وہ عذاب قبر کی آزمائش سے بچا رہے گا۔

فزع یعنی خوف کا بیان

اگر رات میں تمہیں گھبراہٹ یا خوف ہو تو دس مرتبہ پڑھو:

اعوذ بکلمات اللہ من	پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے کلمات
غضبہ وعقابہ وشرّ	کے ذریعے اس کے غضب سے اور اس
عبادہ ومن ھمزات	کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے
الشیاطین وان	شر سے اور شیطان کے کوچوں (وسوسوں)

یحضرون ۔ سے، اور یہ کہ وہ میرے پاس ہی آئیں۔

چوروں کا ڈر

امیر المومنین حضرت علیؑ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ اپنا سیدھا ہاتھ اپنے سیدھے رخسار کے نیچے رکھے اور کہے:

باسم اللّٰہ، وضعت جنبی للّٰہ، علیٰ ملۃ ابراھیم و دین محمد۔	اللہ کے نام سے، میں نے اللہ ہی کے لیے اپنا بازو رکھا، ملت ابراہیم اور دین محمد پر،
وولایۃ من افترض اللّٰہ طاعتہ ماشاء اللّٰہ کان وما لم یشأ لم یکن اشھد ان اللّٰہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔	اور اس کی ولایت پر جس کی اطاعت کو اللہ نے فرض کیا ہے جو اللہ نے چاہا وہ ہوا، اور جو اس نے نہ چاہا وہ نہ ہوا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جو شخص اس دعا کو سوتے وقت پڑھے تو وہ چور سے، دیوار یا مکان سر پر گرنے سے محفوظ رہے گا۔ اور اس کے لیے فرشتے استغفار کرتے رہیں گے۔ اور جو شخص قل ہو اللہ احد سوتے وقت پڑھے تو خدائے تعالےٰ اس پر پچاس فرشتوں کو مقرر کرے گا جو رات بھر اس کی پاسبانی کریں گے۔" اور روایت کی گئی ہے کہ جو شخص چوروں سے ڈرے تو سونے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

قل ادعوا اللّٰہ اَوِادعوا الرحمٰن ایًّا مَّا تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ ولا تجھر بصلاتک	آپ فرما دیجیے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو گے اس کے بہت اچھے اچھے نام ہیں۔

ولا تخافت بہا وابتغ	اور اپنی نماز میں نہ بہت پکار کر پڑھیے
بین ذالک سبیلاً وقل	اور نہ بالکل ہی چپکے چپکے پڑھیے اور
الحمد للہ الذی لم	دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار
یتخذ ولداً ولم یکن لہ	کیجیے اور کہہ دیجیے کہ تمام خوبیاں اسی
شریک فی الملک ولم یکن	اللہ کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے
لہ ولی من الذل، وکبرہ	اور نہ اسکا کوئی سلطنت میں شریک ہے
تکبیراً۔ (پ ۱۵ ع ۱۲)	اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار
	ہے اور اس کی خوب بڑائیاں بیان کیجیے

احتلام

امام صادق سے مروی ہے کہ جب تمہیں جنابت کا اندیشہ ہو تو اپنے بستر پر جاتے وقت پڑھو:

اللّٰھم انی اعوذ بک من	اے اللہ، میں پناہ مانگتا ہوں احتلام
الاحتلام ومن سوء	سے اور برے خوابوں سے اور اس
الاحلام وان یتلاعب	سے کہ شیطان جاگتے ہیں یا سوتے
بی الشیطان فی الیقظۃ والمنام۔	میں مجھے کھلونا بنائے۔

بے خوابی کا دفعیہ

جب تم کو بے خوابی ستائے تو یہ سوتے وقت پڑھا کرو:

سبحان اللہ ذی الشان	پاک ہے اللہ شان والا، ہمیشہ کی حکومت
دائم السلطان عظیم البرہان	والا، عظیم برہان والا، ہر روز اس کی
کل یوم ھو فی شأن،	ایک شان ہے۔ اے بھوکے پیٹوں کو

یامشبّع البطون الجائعۃ ویاکاسی الجنوب العاریۃ ویامسکّن العروق الضاربۃ ویامنوّم العیون الساھرۃ سکّن عروق الضاربۃ وأذن لعینی ان تنام عاجلاً۔	کوبھرنے والے اور اے ننگے جسموں کو پہنانے والے اور اے بے چین رگوں کو تسکین دینے والے اور اے بیخواب آنکھوں کو نیند دینے والے، میری بے چین رگوں کو تسکین عطا فرما، اور میری آنکھوں کو حکم دے کہ جلدی سے سو جائیں۔

دیگر

پہلے آیۃ الکرسی پڑھو اس کے بعد یہ پڑھو:

اذ یغشیکم النعاس امنۃ منہ وجعلنا نومکم سباتا۔ (پ ۹ ع ۱۶)	جب اللہ تم پر اونگھ کو طاری کر رہا تھا اپنی طرف سے چین دینے کے لیے، اور ہم نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا۔

مکان گرنے کا خوف

اگر رات میں زلزلہ یا اور کسی وجہ سے مکان کے گرنے کا خوف ہو تو سوتے وقت ان آیتوں کو پڑھ لو:۔

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ان تزولا ولئن زالتا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّن بعدہ انہ کان حلیمًا غفورًا۔ (پ ۲۲ ع ۱۷)	بیشک اللہ تھام رہا ہے آسمانوں کو اور زمین کو کہ ٹل نہ جائیں اور اگر ٹل جائیں تو کوئی نہ تھام سکے گا۔ ان کو ان کے سوا وہ ہے تحمل والا اور بخشنے والا۔

مطلوبہ وقت پر جاگ اٹھنا

ابوعبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو سورہ کہف کی آخری آیت سوتے وقت پڑھ لے اور وقت مطلوبہ پر جاگ نہ اٹھے:

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ، فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔

آپ کہہ دیجیے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں، میرے پاس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو کرتا ہے تو نیک کام کرتا رہے اور اس رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

بچھو کا عمل

حضرت ابوجعفر رضؓ کہتے ہیں کہ جو شخص رات میں ان کلمات کو پڑھے تو میں اس امر کا ضامن ہوتا ہوں کہ اس کو کوئی بچھو چھوئے گا اور نہ کوئی دوسرا زہریلا جانور، یہاں تک کہ صبح ہو جائے، وہ کلمات یہ ہیں:

أعوذ بكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما ذرأ ومن شر ما برأ، ومن شر كل دابة هو آخذ بناصيتها

میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے ان پورے کلموں سے (یعنی اس کے علم سے یا کلام سے) جن سے کوئی نیک و بد باہر نہیں ہو سکتا، ان چیزوں کی برائی سے جن کو اس نے پیدا کیا اور نکالا، اور برائی سے ہر جانور کے جس کی چوٹی کو پکڑے ہوئے

اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔	بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

کہتے ہیں کہ ابوالحسن رضا رضی اللہ عنہ جب ان ستاروں کو دیکھتے جن کو بنات النعش میں "سہا" کہتے ہیں تو پڑھا کرتے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھُوْدِ بْنِ آسِیَةَ آمِنِّیْ شَرَّ کُلِّ عَقْرَبٍ وَّحَیَّةٍ۔	اے اللہ ہود بن آسیہ کے پروردگار ہر بچھو اور سانپ کے شر سے امن میں رکھ۔

فرمایا جو ان کلمات کو "سہا" پر نظر رکھ کر تین مرتبہ پڑھ لے تو اس کو بچھو یا سانپ نہیں کاٹے گا۔ ابوعبداللہ سے ایک دن اسحاق بن عمار نے کہا کہ میں بچھوؤں سے ڈرتا ہوں، فرمایا: "تم بنات النعش کی طرف دیکھا کرو، ان میں جو تین تارے ہوتے ہیں۔ ان میں سے درمیانی تارے کے بازو ہی ایک چھوٹا تارا ہوتا ہے جو اس کے قریب ہی ہوتا ہے، عرب اس کا نام "سہا" رکھتے ہیں اور ہم لوگ اس کو 'اسلم' کہتے ہیں، تم اس کی طرف ہر رات تیز نظر سے دیکھا کرو اور یہ پڑھ لیا کرو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ اَسْلَمَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ وَسَلِّمْنَا مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ۔	اے اللہ، اسلم کے پروردگار، رحمت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر، ان کے رنج و غم کو جلد دور فرما اور ہم کو ہر شر والے کے شر سے سلامتی میں رکھ۔

اسحاق نے کہا: میں نے اس عمل کو کبھی ناغہ نہیں کیا اور جس رات ناغہ کیا اسی رات بچھو نے کاٹا۔

نماز کے لیئے بیدار ہونے کی دعاء

امام صادقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص رات

کے قیام کا ارادہ کرے اور بستر پر جائے تو کہے:

اللّٰھم لا تؤمنّی مکرك ولا تنسنی ذکرك ولا تجعلنی من الغافلین، فایقظنی ساعة کذا وکذا۔	اے اللہ مجھ کو اپنے مکر سے بے ڈر مت کر، اور اپنا ذکر مجھے مت بھلادے، مجھ کو غافلوں میں سے نہ کر اور مجھے فلاں وقت جگادے۔

تو خدائے تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دے گا جو اس کو اسی وقت پر اٹھادے گا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے دائیں بازو پر لیٹ جاتے اور اپنا دایاں ہاتھ دائیں گال کے نیچے رکھ لیتے۔ ابو ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں: "جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر آئے تو اپنے تہمد کے کونے سے اس کو جھاڑے کیونکہ نہ معلوم اس پر کیا الابلا ہے۔ اس کے بعد کہے:

اللّٰھم ان امسکت نفسی فی منامی فاغفر لھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ به عبادك الصالحین۔	اے اللہ اگر تو اس نیند ہی میں میری روح کو روک لے (قبض کر لے)، تو اس کو بخش دے اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی روح کو محفوظ رکھتا ہے، اس کو بھی محفوظ رکھ۔

نیند سے جاگنے کے وقت کی دعا

ابوعبداللہ رضؓ جب آخر شب میں اُٹھتے تھے تو اس دعا کو بلند آواز سے اس طرح پڑھتے کہ سب گھر والے اس کو سن لیتے۔

اللّٰھم اعنّی علیٰ ھولِ	اے اللہ مدد کر میری اس وقت کے

المطلع ووسع علیّ المضطجع	ہول سے جو مرنے کے بعد ہوگا۔ (میدان
وارزقنی خیر ما قبل الموت	حشر کا ہول)، اور میرے لیے قبر کو کشادہ
وارزقنی خیر ما بعد	کر اور موت کے پہلے بھی میرے لیے خیر نصیب کر
الموت۔	اور موت کے بعد بھی مجھے خیر نصیب کر"

اور آپ ہی سے روایت کی گئی ہے: "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی نیند سے بیدار ہوتے تو پہلا کام آپ کا پابندی کے ساتھ یہ ہوتا کہ خدائے عزوجل کے حضور میں سجدہ فرماتے۔" اور آپ نے فرمایا: "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آرام فرماتے تو صرف آپ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل آپ کا ہمیشہ بیدار رہتا اور فرماتے کہ میرا دل وحی کا منتظر رہتا ہے۔" اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب نیند میں کوئی شے خوفزدہ کرتی تو فرماتے: ھُوَ اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ اور آپ اکثر خواب دیکھتے اور آپ کو خواب رات کے آخر حصے میں دکھائی پڑتے اور رسول اللہ صلعم جب نیند سے اٹھتے تو فرماتے: "سُبْحَانَ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" پاک ہے وہ ذات جو مُردے کو جلاتی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والی ہے۔" اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اٹھتے تو فرماتے:۔

الحمد للہ نور السمٰوٰت	ساری تعریف اللہ تعالےٰ کے لیے ہے
والارض والحمد للہ قیوم	جو نور ہے آسمان وزمین کا اور ساری
السمٰوٰت والارض والحمد	تعریف ہے اللہ تعالےٰ کے لیے جو قایم
للہ رب السموات والارض	رکھنے والا ہے آسمان وزمین کا، اور
ومن فیھن، انت الحق و	ساری تعریف اللہ تعالےٰ کے لیے ہے
قولک الحق۔	جو پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا
ولقاؤک حق والجنۃ حقٌ،	اور جو ان کے درمیان ہے تو ہی حق
والنار حق، والساعۃ حق،	ہے اور تیرا قول ہی حق ہے، اور تیری

اللّٰھم لک اسلمت وبک امنتُ وعلیک توکّلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمّت وآخرّت وما اسررت وما اعلنتُ لا الٰہ الا انت۔	ملاقات ہی حق ہے اور جنت بھی حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے اور قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ میں تیرا ہی تابع ہوا تیرے امر ونہی کو میں نے قبول کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع ہوا اور تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہوں اور اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں پس ان ساری خطاؤں کو بخش دے۔ جو میں نے قریبی زمانے میں کی تھیں یا پچھلے زمانے میں اور جو میں نے چھپ کر کیں اور جو علانیہ کیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے بعد وضو سے پہلے آپ مسواک کرتے" امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیند سے اٹھتے تو فرماتے:

الحمد للہ الذی بعثنی من مرقدنا ھذا ولو شاء لجعل الی یوم القیمۃ۔ الحمد للہ الذی جعل اللیل والنھار خلفۃ لمن اراد ان یذکّر اواراد شکورًا۔	ساری تعریف اللہ تعالٰے کے لیے ہے جس نے مجھکو اس قبر سے اٹھایا، اگر وہ چاہتا تو قیامت تک مجھے اسی پر سویا رکھتا، ساری تعریف ہے اس خدا کے لیے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے لیے پیچھے آنے والا بنایا اس شخص کے لیے جو سمجھنا چاہیے یا شکر کرنا

الحمد للہ الذی جعل	چاہے، ساری تعریف اس اللہ کے
اللیل لباساً والنوم سباتاً	لیے ہے جس نے رات کو لباس اور نیند
وجعل النھار نشوراً لا	کو راحت اور دن کو پھیلنے کا وقت
الٰہ الا انت سبحانک انی	بنایا، کوئی قابلِ عبادت نہیں سوائے
کنت من الظّٰلمین، الحمد	تیرے، پاک ہے تو بیشک میں ہی
للہ الذی لا یجن منہ النوم	ظالموں میں سے ہوں، ساری تعریف
ولا یکنّ منہ النشور	اس اللہ کے لیے ہے جس سے نیند و بیداری نہیں چھپ
ولا یخفی علیہ ما فی الصدور۔	سکتی اور اس سے وہ باتیں بھی چھپ
	نہیں سکتیں جو سینوں کے اندر ہیں۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے اٹھے تو یہ پڑھے۔

لا الٰہ الا اللہ الحی القیوم	کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو زندہ
وھو علی کل شیءٍ قدیر سبحٰن	رہنے والا اور قایم رکھنے والا ہے اور
رب النبیین والمرسلین	وہ ہر چیز پر قادر ہے، پاک ہے پروردگار
سبحان رب السمٰوات	نبیوں کا اور معبود پیغمبروں کا، پاک ہے
السبع وما فیھن ورب	پروردگار سات آسمانوں کا اور جو ان کے
العرش العظیم، والحمد	درمیان ہے، اور پروردگار عرش عظیم
للہ رب العالمین۔	کا اور ساری تعریف ہے اللہ کے
	لیے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا۔

اور جب بیٹھے تو اٹھنے سے پہلے یہ پڑھے:

حسبی الرب من العباد،	بندوں کی طرف سے میرا پروردگار
حسبی الذی ھو حسبی	مجھے کافی ہے، وہ جو کافی ہے مجھ کو جب

منذ خلقنی حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ — سے کہ مجھ کو پیدا کیا، کافی ہے اللہ اور وہ بہترین کارساز ہے۔

دوسری دُعاء

الحمد للہ الذی احیانی بعد ما اماتنی والیہ النشور والحمد للہ الذی رد علیّ روحی لاحمدہ واعبدہ۔ — ساری تعریف اس اللہ کی ہے جس نے جِلایا مجھکو بعد اس کے کہ مار دیا تھا اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے اور ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے میری روح کو لوٹایا تاکہ میں اس کی حمد کروں اور اس کی عبادت کروں۔

جب تم آسمان کی طرف دیکھو تو کہو:

یانور النور یا مُدبّر الامور، یا من یبلی التدبیر ویمضی المقادیر امض مقادیر یومی ھذا الی السلامۃ والعافیۃ۔ — اے نور نور، اے کاموں کی تدبیر کرنے والے، اے وہ جو تدبیر کے قریب رہتا ہے اور تقدیر کو چلاتا ہے۔ میرے آج کے دن کی تقدیروں کو سلامتی اور عافیت کی طرف لے چل۔

اس کے بعد آل عمران کی پانچ آیتیں پڑھے۔ اِنَّ فِی خَلقِ السمٰوات والاَرض سے اِنَّکَ لاتُخلِفُ المیعاد تک۔

مُرغ کی بانگ سُنکر

امام صادقؑ فرماتے ہیں: "جب تم مرغ کی بانگ سنو تو کہو:

سبوح قدوس	ہر عیب سے پاک اور مخلوق کی مشابہت
رب الملائکۃ	سے میرّا اور برکت والا ہے اللہ، وہ رب
والروح، سبقت	ہے فرشتوں کا اور روح کا، بیشک
رحمتک غضبک	تیری رحمت تیرے غضب سے سبقت
لا الٰہ الا انت سبحنک	لے گئی، کوئی معبود نہیں سوائے تیرے
وبحمدک عملت سوءً	تو پاک ہے اور یہ پاکی تیری تعریف
وظلمت نفسی فاغفرلی	کے ساتھ ہے، میں نے اپنی جان پر
فانہ لا یغفر	برائی اور زیادتی کی ہے، بخشدے
الذنوب	مجھ کو بیشک گناہوں کو سوائے تیرے
الا انت۔	کوئی نہیں بخشتا۔

اور فرمایا مرغ سے پانچ خصلتیں سیکھو: (۱) نماز کے وقتوں کی پابندی (۲) غیرت (۳) سخاوت (۴) شجاعت (۵) اور بہت سی بیویاں رکھنا۔" اور کوے سے تین خصلتیں سیکھو: اپنے بھائی کے عیب کو چھپانا (اشارہ ہے دوسرے کوے کی لاش کو گڑھا کھود کر دفن کرنے کی طرف)، طلب رزق کے لیے علی الصباح بیدار ہو جانا اور خوف کی ذرا سی آہٹ پاتے ہی اس سے گریز کرنا۔

آدھی رات کے وقت پڑھنے کی دُعاء

روایت ہے کہ جناب علی بن حسین جب آدھی رات کو بیدار ہوتے تو اس طرح دعا کرتے جب دنیا کے سارے لوگ سوئے ہوتے۔

الٰھی غارت نجوم	اے خدا تیرے آسمان کے تارے
سمائک ونامت عیون	ڈوبتے جاتے ہیں اور لوگوں کی آنکھیں

انا ملك، وهدأت اصوات
عبادك والغاملك وغلقت
الملوك ابوابها وطاف عليها
حراسها، واحتجبوا عمن
يسألهم حاجة او يطلب
منهم فائدة، وانت الٰهی
حی قیوم، لا تاخذك
سنة ولا نوم، ولا
يشغلك شئ عن شئ ابواب
سماؤك لمن دعاك مفتحات
وخزائنك غير مغلقة، و
رحماتك عمن سألك
غير محجوبة، وفوائدك
على من سألها غير
محظورات، بل هی مبذولات
وانت الٰهی الكريم الذی
لا يرد سائلا من المومنين
سألك ولا تحتجب
عن احد منهم اردك
وعزتك وجلالك لا
تختزل حوائجهم

نیند کی گہرائی میں غوطہ لگاتی جا رہی ہیں
تیرے بندوں کی آوازیں تھم گئیں ہیں۔ اسی
طرح جانوروں کی بھی، بادشاہوں کے
محلوں کے دروازے بند کر دیئے گئے
اور ان پر پاسبان اور چوکیدار گردش
کرتے ہوئے پہرہ دے رہے ہیں، اور
وہ ان سے جنہیں ان سے حاجت ہے
یا جو ان سے اپنے فائدہ کا سوال کرنے
آئے، حجاب میں ہو گئے۔ مگر تو اے
میرے خدا حیّ القیوم ہے، تجھے نہ اونگھ
آتی ہے نہ نیند اور نہ کوئی چیز تجھ کو کسی
دوسری چیز سے بے توجہ کرتی ہے
تیرے آسمان کے دروازے ان کے لئے
کھلے ہوئے ہیں جو تجھے پکارتے ہیں، اور
تیرے خزانے مقفل نہیں، مانگنے والوں
سے تیری رحمتیں پردہ نہیں کرتیں،
سوال کرنے والوں سے تیرے فائدے
ممنوع نہیں، بلکہ ان سب پر تیری بخشش
عام ہے اور تو اے اللہ وہ کریم ہے
جو ایمان والوں میں سے کسی سائل کو
واپس نہیں کرتا، اور نہ ان میں سے

دونك، ولا يقضيها
غيرك، اللهم قد ترى
وقوفي وذل مقامي
بين يديك وتعلم
سريرتي وتطلع ما في
قلبي وما يصلح به امر
آخرتي ودنياي، اللهم
ان ذكرت الموت و
هول المطلع والوقوف
بين يديك نغص عليّ
مطعمي ومشربي، واغصني
بريقي واقلقني عن وسادي
ومنعني رقادي، كيف
ينام من يخاف بيات
ملك الموت في
طوارق الليل
وطوارق النهار
ام كيف ينام العاقل
وملك الموت لا
لاينام لا بالليل
ولا بالنهار يطلب قبض

کسی سے تو حجاب میں ہوتا ہے جو تیرا
ارادہ کرتا ہے، قسم ہے تیری عزت وجلال
کی ان کو اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر
ان کی حاجتیں تیرے سوائے کوئی نہیں
پوری کر سکتا، اے اللہ تو مجھ کو دیکھتا
ہے، میرا اقرار و قیام تیرے ہی آگے
ہے، تو میرے دل کی بات جانتا ہے اور
میری چھپی باتوں کو بھی جانتا ہے اور ان
سب کو بھی جن سے میری آخرت اور
دنیا کے کام سنور سکتے ہیں، اے اللہ
جب میں موت کو اور میدان حشر کی
ہولناکیوں کو یاد کرتا ہوں تو تیرے روبرو
کھڑا ہونے کا خیال میری غذا کو حلق سے
اترنے نہیں دیتا، میرا منہ خشک ہو جاتا
ہے، وہ مجھے نیند سے آرام سے روک
دیتا ہے کیسے سوئے گا وہ شخص جس کو
ملک الموت کے اچانک چلے آنے کا
خواہ وہ رات کی گھڑیوں میں آئے یا
دن کی گھڑیوں میں؟ کیسے سوئے گا
عقلمند آدمی جب ملک الموت دن کو
سوتا ہے نہ رات کو، وہ ہر گھڑی اور

ودحی آناء الساعات — ہر ساعت ہماری روح قبض کرنے کا طالب رہتا ہے۔

اس کے بعد وہ سجدہ کرتے اور اپنا گال مٹی پر رکھتے اور اس کے بعد کہتے:

اسالک الروح والراحۃ عند الموت والعفو عنّی حین القاک۔ — اے اللہ میں موت کے وقت تجھ سے آرام اور راحت چاہتا ہوں، اور چاہتا ہوں کہ تو مجھے معاف کردے جب میں تجھ سے ملوں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ایک وصیت میں کہا تھا: "اے علی رض رات میں نماز پڑھا کرو چاہے بکری کا دودھ دوہنے کے برابر وقت ہی میں کیوں نہ ہو۔ اور صبح میں دعا کرو، تمہاری دعا رد نہیں جائے گی، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"والمستغفرین بالاسحار"

دعاء وتر

ابو جعفرؓ سے یا ابو عبداللہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے اس وقت یہ دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی:

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان اللہ رب السموات السبع وما فیھن وما بینھن ورب العرش العظیم سبحان اللہ رب الارضین السبع وما فیھن وما بینھن — کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بردبار وکریم ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بلند اور بڑا ہے، پاک ہے اللہ رب سات آسمانوں کا اور جو ان کے اندر ہے اور جو ان کے بیچ میں ہے، اور رب عرش عظیم کا پاک ہے پروردگار ساتوں زمینوں کا اور جو ان کے اندر ہے، اور رب عرش عظیم کا،

ورب العرش العظيم،
اللهم انت الله نور السموات
والارض وانت الله
زين السموات والارض
وانت الله جمال السموات
والارض، وانت الله عماد
السموات والارض، و
انت الله صريخ المستصرخين
وانت الله غياث المستغيثين
وانت الله المفرج عن المكروبين
وانت الله المروح عن المغمومين
وانت الله مجيب دعوة
المضطرين، وانت الله اله
العالمين، وانت الله الرحمن
الرحيم، وانت الله كاشف
السوء، وانت الله الذى
بك تنزل كل حاجة، يا الله
ليس يرد غضبك الا حلمك، ولا
ينجى من عقابك الا رحمتك
ولا ينجى منك الا التضرع
اليك، فهب لى من لدنك

اے اللہ تو اللہ ہے، نور آسمانوں اور زمین
کا اور تو اللہ ہے زینت آسمانوں اور زمین
کی، اور تو اللہ ہے حسن آسمانوں اور زمین
کا، اور تو اللہ ہے، ستون آسمانوں اور
زمین کا، اور تو اللہ ہے چیخ سننے والا
چیخنے والوں کی، اور تو اللہ ہے فریاد کو
پہونچنے والا فریاد کرنے والوں کی اور
تو اللہ ہے کھول دینے والا مصیبت زدوں
کی مصیبتوں کو، اور تو اللہ ہے راحت
دینے والا غم زدہ دلوں کو، اور تو اللہ ہے
جواب دینے والا مضطر لوگوں کی دعا کا،
اور تو اللہ ہے سارے عالموں کا معبود
اور تو اللہ ہے رحمان و رحیم، اور تو اللہ
ہے دفع کرنے والا برائی (تکلیف) کا اور
تو اللہ ہے جس کے آگے ہر حاجت لائی
جاتی ہے۔ اے اللہ کوئی رد نہیں کر سکتا
تیرے غصہ کے سوائے تیرے حلم کے اور
کوئی نجات نہیں دے سکتا تیرے عذاب
سے سوائے تیری رحمت کے، اور کوئی
نجات نہیں دے سکتا تجھ سے سوائے
تضرع کے جو تیرے آگے ہو، پس بخشش

رحمة تغنيني بها عن رحمة
من سواك بالقدرة
التي احييت جميع مافي
البلاد، وبها تنشر
ميت العباد ولا تهلكني
غمًّا حتّٰى تغفر لي وترحمني
وتعرفني الاجابة في
دعائي وارزقني العافية
الى منتهى اجلي، واقلني
عثرتي ولا تشمت بي
عدوّي ولا تمكنه من
رقبتي - اللّٰهمّ ان
رفعتني فمن ذا الذي
يضعني، وان وضعتني فمن
ذا الذي يرفعني وان اهلكتني
فمن ذا الذي يحول بينك
وبيني ويتعرض لي في شيءٍ
من امري، وقد علمت ان
ليس في حكمك ظلم، ولا
في نقمتك عُجلة، انما
يعجّل من يخاف الفوت

کر مجھ پر کچھ اپنی رحمت سے جس کی وجہ سے
ہم مستغنی ہو جائیں، تیرے سوائے کسی اور
کی رحمت سے، تیری اس قدرت کے
صدقہ سے جس کی ذریعہ تو نے زندہ کیا، ان
لوگوں کو جو ملکوں میں بستے ہیں اور اسی کے
ذریعہ تو حشر و نشر کرے گا، مجھ کو غم سے
ہلاک نہ کر، یہاں تک کہ تو مجھے بخش دے
اور مجھ پر رحم کرے، مجھے دعا میں قبولیت
کا راستہ بتا دے اور مجھے موت کے
وقت تک عافیت دے اور میری
لغزشوں کو معاف فرما، اور میرے دشمن
کو مجھ پر خوش ہونے کا موقع نہ دے
اور اس کو میری گردن پر اختیار مت
دے، اے اللہ اگر تو مجھ کو بلند فرمادے
تو پھر کون پست کر سکتا ہے، اور اگر
تو پست کرے تو کون بلند کر سکتا ہے
اگر تو مجھ کو ہلاک کرنا چاہے تو کون میرے
اور تیرے درمیان حائل ہو سکتا ہے،
اور کون اس سے مانع ہو سکتا ہے؟
مجھے معلوم ہے کہ تیرا فیصلہ کبھی ظلم کا
نہیں ہو سکتا، اور نہ تیرے انتقام لینے

وانما یحتاج الظلم الضعیف	ہیں عجلت ہی ہوتی ہے عجلت تو وہ
وقد تعالیت عن ذالک	کرتا ہے جس کو موقع ہاتھ سے نکل جانے
یا الٰھی فلا تجعلنی	کا اندیشہ ہو ظلم کا محتاج وہ ہوتا ہے جو خود
للبلاء عرضا و لا	کمزور ہو اور تو ان سب باتوں سے برتر
لنقمتک نصبا ولا تکلنی	و بلند ہے، یا الٰہی تو مجھ کو کسی بلاء کا نشانہ
لنفسی واقلنی عثرتی	مت بنا اور نہ اپنے انتقام کا ہدف، اور
ولا تتبعنی ببلاء علیٰ	میری ذات کو میرے نفس کے ہاتھوں
اثر بلاء، فقد تریٰ ضعفی	نہ سونپ، اور میری خطاء سے درگزر فرما،
وقلۃ حیلتی واستعین	اور مجھ پر پے درپے آزمائش نہ ڈال، تو
بک من البلاء فاعذنی	جانتا ہے میری کمزوری کو، اور میری
واستجیر بک من النار	کم تدبیری کو، میں پناہ مانگتا ہوں تیری
فاجرنی، واسالک الجنۃ	بلاؤں سے، پس پناہ دے مجھکو اور میں
فلا تحرمنی۔"	تیرے دامن کو آگ سے بچنے کے لیے تھام
	لینا چاہتا ہوں پس مجھے اپنے دامن میں
	لے لے، اور میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں
	مجھے اس سے محروم مت کر۔"

اس کے بعد جو تم چاہتے ہو مانگو اور کم از کم ستر مرتبہ استغفار پڑھو، اور جہاں تک ہو سکے استغفار کیا کرو اور عموماً استغفار کے یہ الفاظ ہوتے چاہئیں :۔

اللّٰھم انی استغفرک واتوب	اے اللہ بیشک میں معافی چاہتا ہوں
الیک من مظالم کثیرۃ	اور توبہ کرتا ہوں ان مظالم سے جو تیرے
لعبادک عندی فایما عبد	بندوں پر میرے ہاتھوں سے ہو گئے

من عبيدك كانت له	پس تیرے بندوں میں سے کسی بھی بندہ
من قبلی مظلمة ظلمتها	کا میرے ہاتھوں حق مارا گیا ہو، چاہے اس
اياه في بدنه او عرضه	کے بدن کا حق ہو یا اس کی عزت کا یا اس کے
او ماله لا استطيع اداء	مال کا، میں اس کے ادا کرنے کی استطاعت
ذالك ولا تحللتها منه	نہیں رکھتا اور نہ میں اس سے بری ہوا
فارضه عني بما شئت	ہوں، تو تو اس کو مجھ سے راضی کردے
وكيف شئت واني شئت	جس سے بھی تو چاہے، جیسا تو چاہے اور
وهبهالي، وما تصنع	جہاں تو چاہے، اے رب تو مجھے عذاب
بعذابي يارب وقد	دیکر کیا کرے گا؟ کیوں کہ تیری رحمت
وسعت رحمتك كل شئ	تیرے عذاب سے بہت بڑھی ہوئی ہے
وما عليك يارب ان	اور وہ ہر چیز کو ڈھانکے ہوئی ہے اور تیرا
تكرمني برحمتك ولا تهنّي	کوئی نقصان نہ ہوگا، اے میرے رب تو
بعذابك وما ينقصك	عزت کرے میری اپنی رحمت سے اور میری
يارب ان تفعل بي ماسالتك	اہانت نہ کرے اپنے عذاب سے اور میرے
وانت موجد لكل	ساتھ وہ سلوک کرے جس کا میں طلبگار
خير۔»	ہوں اور تو ہر خیر کا ایجاد کرنیوالا ہے"

اور ایک اعرابی نے سنا کہ آپ کعبہ کے پردہ کو تھامے ہوئے اس طرح دعا کر رہے ہیں:

اللّٰهم ان استغفاري اليك	اے اللہ گناہ پر اصرار کے باوجود میرا تجھ
مع اصراري للؤم وان	سے طلب مغفرت کرنا کمینہ پن ہے، اور باوجود
تركي الاستغفار لك	تیری وسعت رحمت کے میرا استغفار کو چھوڑ

مع سعة رحمتك لعجزٍ اللهم كم تتحبب الیّ و انت غنیٌّ عنی، وكم اتبغض الیك وانا الیك فقیر، یا من اذا وعد وفی، واذا توعد عفا، ادخل عظیم جرمی فی عظیم عفوك، یا ارحم الراحمین۔

دینا بھی عاجزی ہے اے اللہ تیری کتنی محبتوں سے میں نے فیض نہیں اٹھایا ہے حالانکہ تو مجھ سے بے نیاز ہے اور کتنی دوری تجھ سے برتی میں نے، حالانکہ میں تیرا محتاج ہوں، تو نے جب کبھی وعدہ کیا پورا کیا اور جب کبھی وعید فرمائی معاف کر دیا، میرے جرم عظیم کو اپنے عفو عظیم میں داخل فرما اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے خدا۔

دعائے حزین

یہ وہ دعا ہے جو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ رات میں نماز کے بعد کیا کرتے تھے:-

اناجیك یا موجودًا فی كل مكان، لعلك تسمع ندائی فقد عظم جرمی وقل حیائی، مولائی، یا مولائی ایّ الاهوال اتذكر و ایها انسیٰ، ولو لم یكن الا الموت لكفی، كیف وما بعد الموت اعظم وادهیٰ، مولای یا مولائی

سرگوشی کرتا ہوں میں تجھ سے اے وہ جو ہر جگہ موجود ہے امید کہ تو میری پکار کو سنے گا، بیشک میرا جرم بہت بڑا ہے اور میری شرم بہت کم، اے میرے آقا، اے میرے آقا کون سی ہولناکی کا میں خیال کروں اور کس کو بھول جاؤں، اگر صرف ایک موت ہی خوفزدہ کرنے کے لیے ہوتی تو بھی کافی تھی، مگر کیا حال ہو گا ہمارا موت کے بعد، جب اس وقت کی مصیبتیں

حتیٰ منی والی متیٰ اقول
لک العتبیٰ ، مرۃ بعد
اخریٰ ثم لا تجد عندی
صدقاً و لا وفاء ، فیا غوثاہ
ثم یا غوثاہ بک یا اللہ
من ھوی غلبنی ، و من
عدوٍّ قد استکلب علیّ ،
و من دنیا قد تزینت
لی ، و من نفس امارۃ
بالسوء الا ما رحم
ربی ، مولای یا مولای
ان کنت رحمت مثلی ،
فارحمنی و ان کنت قبلت
مثلی ، فاقبلنی یا قابل
السحرۃ ، اقبلنی یا من
لم ازل اتعرف منہ
الحسنیٰ یا من یغذینی
بالنعم صباحاً و مساءً ،
ارحمنی یوم اٰتیک
فرداً ، شاخصاً الیک
بصری مقلداً عملی ،

بہت زیادہ بڑی اور زیادہ سخت ہوں
گی۔ اے میرے آقا، میرے آقا، کب تک
اور کہاں تک میں تجھ سے عذر کرتا رہوں
گا، ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ، یہاں
تک کہ تو میرے اندر نہ صدق پائے اور نہ وفا
پس تجھ سے میری فریاد ہے۔ اے میرے
اللہ، ان خواہشات نفسانی کے ہاتھوں
فریاد جو مجھ پر چھا گئی ہیں میرے دشمن کے
ہاتھوں فریاد جو کتا بنا ہوا میرے پیچھے لپک
رہا ہے، اس دنیا سے فریاد جو اپنی چمک
دمک بتلا کر مجھے مائل کر رہی ہے، اس
نفس امارہ سے فریاد، جو برائیوں کا حکم دیتا
رہتا ہے، سوائے اس کے کہ میرا رب مجھ پہ رحم
کرے، اے میرے مولا، اے میرے مولا اگر تو نے مجھ
جیسے پر رحم کیا ہے تو مجھ پر بھی رحم فرما، اگر تو نے مجھ
جیسے کسی کو قبول کیا ہے تو مجھے بھی قبول فرما، صبح کے وقت
کی دعائیں قبول کرنے والے، میری
دعا قبول فرما، اے وہ جس کے احسانات
اور نیکیوں سے میں ہمیشہ سے واقف
ہوں، جو ہر صبح و شام اپنی نعمتوں سے
میری پرورش کرتا رہتا ہے۔ رحم کر

وقد تبرأ مني جميع الخلق
حتى ابي وامي ومن كان
له كدي وسعي، فان
لم ترحمني فمن الآن
يرحمني، ومن يؤنس
في القبر وحشتي ومن ينطق
لساني اذا خلوت بعملي،
وسألتني عما انت اعلم
به مني، فان قلت نعم
فاين المهرب من عدلك،
وان قلت لم افعل قلت الم اكن
شاهداً عليك، فعفوك
فعفوك يا مولاي قبل
سرابيل القطران، عفوك
عفوك يا مولاي قبل
جهنم والنيران، عفوك
عفوك قبل ان تغل
الايدي الى الاعناق
يا ارحم الراحمين
ويا خير الغافرين۔

مجھ پر اس روز جب میں تیرے پاس اکیلا
ہو کر آؤں گا، جب میری گھبرائی گھبرائی
آنکھیں صرف تیری ہی طرف اٹھیں گی، اپنے
اعمال کی فہرست گلے میں باندھا ہوا آؤں
گا اور سب مجھ سے دور دور اور الگ
الگ رہیں گے۔ حتیٰ کہ میرے ماں باپ
بھی، اور وہ بھی جن کے لیے میں نے دنیا
بھر کی محنتیں اٹھائیں اور کوششیں کیں
پس اگر تو مجھ پر رحم نہ کریگا تو پھر اس وقت
کون رحم کرے گا؟ قبر کی وحشت میں کون
میرا مونس ہوگا؟ اور کون میری زبان سے
گفتگو کر سکے گا؟ جب میں عمل سے خالی
ہو کر آؤں گا تو تو مجھ سے سوال کرے گا۔ ان
باتوں سے سوال کرے گا جن کو مجھ سے زیادہ
تو خود ہی جانتا ہے۔ اگر میں ہاں کہدوں تو
پھر تیرے انصاف سے گریز کہاں ہوگا۔ اور
اگر میں کہدوں کہ میں نے ایسا نہیں کیا
تو تو مجھ سے کہے گا کہ کیا ہم خود اسکے گواہ
نہیں ہیں؟ پس مجھے معاف فرما، معاف
فرما، اس سے پہلے کہ قطران، کے پاجامے
ہمیں پہنائے جائیں، عفو فرما، عفو فرما،

میرے مولا اس سے پہلے کہ جہنم کی آگ میں ہم کو جھونک دیا جائے، اس سے پہلے کہ ہمارے ہاتھ گردنوں سے باندھ دیئے جائیں، اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے اے بخشنے والوں سے بہتر بخشنے والے۔

دُعائے اضطجاع

جب تم سنت فجر کے بعد سلام پھیر دو تو تھوڑی دیر سیدھی کروٹ لیٹ جاؤ اور اپنا دایاں گال اپنے سیدھے ہاتھ پر رکھو اور کہو:

استمسکت بعروة اللہ الوثقیٰ لا انفصام لہا واعتصمت بحبل اللہ المتین، واعوذ باللہ من شر فسقة العرب والعجم، وشر فسقة الجن والانس، ربی اللہ ربی اللہ، آمنت باللہ، توکلتُ علی اللہ، الجأت ظہری الی اللہ، فوّضتُ امری الی اللہ، اطلب حاجتی من اللہ، لاحول ولا قوة الا باللہ،

تھام لیا میں نے اللہ کا مضبوط حلقہ جس کو کسی طرح شکستگی نہیں، اور پکڑلی اللہ کی رسی مضبوط اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے عرب و عجم کے تمام فاسقوں کی شرارت سے اور جن و انس کے فاسقوں کی شرارت سے، میرا رب اللہ ہے، میرا رب اللہ ہے میں ایمان لایا اللہ پر، توکل کیا اللہ پر۔ اللہ ہی سے مدد کا طالب ہوں اور میں نے اپنے معاملہ کو اللہ کے ہاتھ سونپ دیا، اپنی حاجت مانگتا ہوں تو صرف اللہ سے، اللہ کے سوا نہ کسی میں حرکت ہے نہ قوت۔ جو اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کے لیے کافی ہے

وَمن يتوكل على الله فهو
حسبه ان الله بالغ امره
قد جعل الله لكل شيءٍ
قدراً، حسبي الله ونعم الوكيل
اللهم من اصبح وله حاجة
الى مخلوق - فان حاجتي
ورغبتي اليك وحدك
لاشريك لك الحمد لله
رب الصباح الحمد
لفالق الاصباح الحمد
لناشر الارواح الحمد
لقاسم المعاش، الحمد
لجاعل الليل سكنا والشمس
والقمر حسبانا ذالك
تقدير العزيز العليم
اللهم صل على محمدٍ
وعلى آل محمد واجعل
في قلبي نوراً وفي بصري
نوراً وعلى لساني نوراً
ومن بين يدي نوراً ومن
خلفي نوراً وعن يميني

اللہ تعالٰی اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے
اللہ نے ہر شے کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے
کافی ہے میرے لیے اللہ جو میرا بہترین کارساز
ہے، اے اللہ جس نے صبح کی اس کو مخلوق سے
حاجت پڑ جاتی ہے، مگر میری حاجت و رغبت
صرف تیری طرف ہے، تو اکیلا ہے کوئی تیرا
شریک نہیں، ساری تعریف صبح کے رب
کے لیے ہے، ساری تعریف صبح کی روشنی نکالنے
والے ہی کے لیے ہے، ساری تعریف روحوں
کو پھیلانے والے کے لئے ہے، ساری تعریف کمائی
کو تقسیم کرنیوالے کے لیے ہے، ساری تعریف
ہے اس کے لیے جس نے رات کو راحت کی
چیز بنائی اور سورج اور چاند کو حساب سے
رکھا ہے، اور یہ اندازہ باندھا ہوا ہے اس
کا جو زبردست علم والا ہے، اے اللہ رحمت
نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر اور کر دے
میرے دل میں نور اور میری آنکھوں میں نور
اور میری زبان پر نور اور میرے سامنے
نور، اور میرے پیچھے نور، اور میرے دائیں
نور اور میرے بائیں نور، اور میرے نیچے نور
اور عظیم کر دے میرے لیے نور کو، اور میرے

نوراً وعن شمالی نوراً ومن فوقی نوراً ومن تحتی نوراً وعظم لی النور واجعل لی نوراً امشی بہ فی الناس ولا تحرمنی نورک یوم القاک۔

لیے ایسا نور بنا دے جس کی مدد سے میں لوگوں میں چلوں اور مجھے اپنے نور سے محروم نہ فرما۔ اس روز جب کہ میں تجھ سے ملوں۔

پھر آیۃ الکرسی اور معوذتین اور آل عمران کی پانچ آیتیں پڑھنی چاہییں۔ اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادِ تک پھر سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ اور تسبیح و تحمید و تکبیر تینتیس تینتیس مرتبہ پڑھنے کے بعد محمد اور آپ کی آل پر سو مرتبہ درود پڑھو اور جو شخص سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے تو خدائے تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور جو شخص اس کو چالیس مرتبہ پڑھے تو خدا اس کو بخش دے گا۔ نیز یہ پڑھنا چاہیے:

اللّٰھم افتح لی باب الامر الذی فیہ الیسر والعافیۃ اللّٰھم ھیّیٔ لی سبیلہ وبصّرنی مخرجہٗ اللّٰھم وان قضیت لاحدٍ من خلقک مقدرۃ علیّ بسوء فخذہ عنی من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ ومن تحت قدمیہ ومن فوق راسہ واکفنیہ بما شئت۔

اے اللہ میرے لیے اس کام کا دروازہ کھول دے جس میں آسانی اور عافیت ہو، اے اللہ میرے لیے اس کا راستہ ہموار کر دے اور مجھے نکلنے کی جگہ دکھلا دے اے اللہ اگر اپنی مخلوق میں سے کسی کو مقدر دی ہے کہ میرے ساتھ بُرائی کرے تو اس کو اپنے قبضہ میں کر لے اس کے سامنے سے بھی اور پیچھے سے بھی اور دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی، پاؤں کے نیچے سے بھی اور سر کے اوپر سے بھی اور میری طرف سے اس کے لیے کافی ہو جا جیسا کہ تو چاہے۔

اور سات مرتبہ کہو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اس کے بعد سجدہ کرو، لیٹنے کے بعد، یا اس کے پہلے سجدہ میں کہو:

یا خیر المسئولین و یا اجود المعطین، صل علی محمد و علی آل محمد واغفرلی وارحمنی وارزقنی وارزق عیالی من فضلک، انک ذو فضل عظیم۔

اے سب سے بہترین سوال کیے جانیوالے اور اے بہترین عطا کرنیوالے، رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر، اور بخش مجھ کو اور مجھ پر رحم کر اور رزق دے مجھ کو اور میری اولاد کو اپنے فضل سے، بیشک تو بہت بڑے فضل والا ہے۔

اور مستحب ہے کہ سجدہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی دعا کرے اور کہے:

اللھم رب الفجر واللیالی العشر والشفع والوتر واللیل اذا یسر، ورب کل شئ والہ کل شئ وملیک کل شئ وخالق کل شئ صل علی محمد وعلی آلہ وافعل بی وبفلان ما انت اھلہ ولا تفعل بنا ما نحن اھلہ فانک اھل التقویٰ واھل المغفرۃ۔

اے اللہ پروردگار فجر کے اور دس راتوں کے اور طاق وجفت کے اور رات کے جب وہ چلنے لگے۔ اور اے رب ہر چیز کے، اور معبود ہر چیز کے مالک ہر چیز کے، پیدا کرنیوالے ہر چیز کے رحمت نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر اور کر میرے ساتھ اور فلاں کے ساتھ سلوک جو تیرے لائق ہے اور ہمارے ساتھ وہ سلوک نہ کر جس کے ہم لائق ہیں بیشک تو ہی تقویٰ اور مغفرت کے لائق ہے

پھر مسجد کی طرف جانے کے لیے نکلیں، کیوں کہ فرض نماز مسجد ہی میں افضل ہے اور نفل نمازیں گھر میں۔

دعاء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اللھم انی اسألک بمحمد نبیک
وابراھیم خلیلک وموسیٰ
نجیک وعیسیٰ کلمتک وروحک
وبتوراۃ موسیٰ وانجیل عیسیٰ
وزبور داؤد وفرقان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم و
علیھم اجمعین) وبکل وحی
اوحیتہ او قضاء قضیتہ
او سائل اعطیتہ اوغنی
افقرتہ اوفقیر اغنیتہ او
ضال ھدیتہ واسألک
باسمک الذی انزلتہ علیٰ
موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
واسألک باسمک الذی
وضعتہ علی الارض فاستقرت
واسألک باسمک الذی وضعتہ
علی السمٰوٰت فاستقرت، واسألک
باسمک الذی وضعتہ علی الجبال
فرست، واسألک باسمک الذی

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بطفیل
محمدؐ جو تیرے نبی ہیں اور بطفیل ابراہیم جو
تیرے خلیل ہیں، اور بطفیل موسےٰ جن سے
تونے باتیں کیں، اور بطفیل عیسیٰ جو تیرا کلمہ
اور روح ہیں، اور بطفیل تورات موسیٰ و
انجیل عیسیٰ اور زبور داؤد و قرآن مجید (ان
سب پر رحمت وسلام ہو)، اور تیری ہر وحی
کا صدقہ جو تونے بھیجی، اور ہر فیصلہ کا جو تونے
کیا، ہر بخشش کا جو کسی سائل کو دیا یا کسی غنی کو
فقیر یا فقیر کو غنی کر دیا اور گمراہ کو ہدایت دی
اور حرمت سے تیرے اس نام کے جو تونے
حضرت موسیٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اتارا اور
حرمت سے اس نام کے جو تونے زمین پر
رکھا تو وہ ٹھیر گئی اور حرمت سے اس نام
کے جو تونے آسمان پر رکھا تو ان کو قرار ہوا
اور حرمت سے اس نام کے جو تونے پہاڑوں
پر رکھا تو ان کو سکون ہوا، اور حرمت سے
اس نام کے جس سے تیرے عرش کو استقلال
ملا، اور حرمت سے تیرے اس نام پاک

استقل به عرشك، واسألك
باسمك الطاهر المطهر الأحد
الصمد الوتر المنزل فی کتابك
من لدنك من النور المبین
واسألك باسمك الذی
وضعته علی النهار فاستنار،
وعلی اللیل فاظلم، وبعظمتك
وکبریائك وبنور وجهك
الکریم، ان ترزقنی القرآن
والعلم به وتخلطه بلحمی
ودمی وسمعی وبصری وتستعمل
به جسدی بحولك و
قوتك لاحول ولا قوة
الا بك یا ارحم
الراحمین۔

کے جو واحد اور بے نیاز اور وتر رطاق،
ہے، وہ جو نازل ہوا ہے تیری کتاب میں
تیری طرف سے، نور مبین سے اور حرمت
سے تیرے نام کے جو تو نے دن پر رکھا تو
وہ روشن ہوا، اور جو رات پر رکھا تو وہ
تاریک ہوئی اور طفیل میں تیری عظمت و
کبریار کے اور طفیل میں تیرے وجہ کریم
کے نور کے، میں مانگتا ہوں تجھ سے کہ عطا
کرے تو مجھ کو قرآن اور اس کا علم اور
کر دے تو اس کو مخلوط میرے گوشت
میں، میرے خون میں، میرے کان میں،
میری آنکھ میں اور اسی سے کام لے تو میرے
جسد کے لیے، تیری حول و قوت سے، بیشک
کوئی حول و قوت نہیں مگر تیری طرف
سے، اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ
رحم کرنیوالے۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد کی طرف روانہ ہوتا ہے تو خشک و تر جس چیز پر بھی وہ قدم رکھتا ہے وہ اس کے لیے تسبیح کرتی ہے اور ساتوں زمینیں بھی تسبیح کرتی ہیں، توریت میں لکھا ہوا ہے: "خوشخبری دو ان لوگوں کو اندھیرے میں چل کر مسجد کو

جاتے ہیں کہ آخرت میں ان کو پوری روشنی ملے گی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ زمین پر میرے گھر مسجدیں ہیں جو آسمان والوں کے روبرو ایسی چمکتی ہیں جیسے زمین والوں کے سامنے تارے چمکتے ہیں، بشارت ہے ان کے لیے جو مسجدوں کو اپنا گھر بنا لیتے ہیں، اور بشارت دو اس شخص کو، جو وضو کرتا ہے اور پھر میرے گھر کی زیارت کرتا ہے اور قاعدہ ہے کہ گھر والے پر زیارت کرنے والے کی تکریم واجب ہوتی ہے۔ بشارت دو ان کو جو رات کے اندھیرے میں چل کر مسجدوں کو جاتے ہیں کہ آخرت میں ان کو پوری روشنی ملے گی۔" جب تم مسجد میں داخل ہو تو پہلے داہنا پاؤں دہلیز پر رکھو اور کہو:

بسم اللہ و باللہ ومن اللہ والی اللہ وخیر الاسماء کلھا للہ، توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ، اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد، وافتح لی ابواب رحمتک وتوبتک وغلق عنی ابواب معصیتک و اجعلنی من زوارک، و عمار مساجدک، وممن یناجیک باللیل والنھار ومن الذین ھم فی صلاتھم خاشعون وادحر عنی	شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ کے اور اللہ کے ساتھ اور اللہ سے اور اللہ کی طرف، اور سارے بہترین نام اسی اللہ کے لیے ہیں، میں نے اللہ پر توکل کیا، کوئی حول و قوت نہیں مگر اللہ کے لیے، اے اللہ رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر، اور میرے لیے اپنی رحمت کا اور توبہ کا دروازہ کھول دے اور مجھ پر اپنی نافرمانی اور گناہوں کے دروازے کو بند فرما، اور مجھ کو تیری زیارت کرنے والوں میں سے کر دے اور اپنی مسجدوں کی تعمیر کرنیوالوں میں سے اور ان لوگوں میں سے جو آہستگی کے ساتھ تجھے راتوں میں پکارتے ہیں اور دن میں بھی!

الشیطان الرجیم وجنود ابلیس اجمعین۔	اور ان لوگوں میں سے کر دے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور مجھ سے شیطان رجیم اور ابلیس کی ساری فوج کو دفع کر دے۔

اس کے بعد آیۃ الکرسی پڑھو، پھر معوّذتین پھر سات مرتبہ تسبیح، سات مرتبہ تحمید، اور سات مرتبہ تکبیر، پھر یہ پڑھو:

اللھم لک الحمد علی ما ھدیتنی، ولک الحمد علی ما فضلتنی، ولک الحمد علی ما شرفتنی، ولک الحمد علی کل بلاء حسن ابلیتنی، اللّٰھم تقبّل صلاتی ودعائی وطھر قلبی واشرح صدری وتب علیّ انک انت التوّاب الرحیم۔	اے اللہ شکر ہے تیرا تو نے ہدایت دی اور شکر ہے تیرا کہ تو نے مجھ کو بزرگی دی، شکر ہے تیرا کہ تو نے مجھ کو شرف بخشا اور شکر ہے تیرا کہ تو نے ہر اچھی نعمت مجھ کو عطا کی، اے اللہ میری نماز اور میری دعا کو قبول فرما اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے۔

اور مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کے ضرور پڑھو، اگر اتنا وقت نہ ہو تو تم صرف دو رکعت فجر کے فرض کے پڑھ سکتے ہو یہی دو رکعت تحیۃ المسجد کے بھی محسوب ہوں گے۔

قبلہ کی طرف منہ کرتے وقت

یہ دعا پڑھنا چاہیے:

اللّٰھم الیک توجھت و رضاک طلبت و ثوابک ابتغیت، و بک اٰمنت علیک	اے اللہ میں نے تیری طرف منہ کیا، اور تیری رضا طلب کی، اور تیرا ثواب چاہا اور تجھ پر

توکلت اللّٰھم صل علیٰ محمد	ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا، اے اللہ!
وعلیٰ آل محمد، وافتح	رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر اور میرے
مسامع قلبی لذکرک و	دل کے کانوں کو اپنے ذکر اور شکر کے لیے
شکرک وثبتنی علیٰ دینک	کھول دے اور اپنے دین پر ثابت رکھ
ولا تزغ قلبی بعد اذھدیتنی	اور میرے دل کو ہدایت کے بعد مت پھیر
وھب لی من لدنک رحمۃ	دے، اور مجھ پر رحمت کی بخشش فرما بیشک
انک انت الوھاب۔	تو بہت بخشش کرنے والا ہے۔

اذان سننے کے وقت

جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو تم بھی وہی کہو، اور جب وہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو تم بھی اُسی کی تکرار کرو اور اس کے بعد کہو: اکفی بھا کل من ابیٰ وجحد و اعین بھا من اقر۔ یعنی میں اس کلمہ سے ان سب کو دفع کرتا ہوں جو اس کا انکار کریں اور ان کی مدد کرتا ہوں جو اس کا اقرار کریں اور جب مؤذن کہے اشھد ان محمداً رسول اللہ تو کہو: ۔ اشھد ان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ الطیبین الطاھرین، اللّٰھم اجعل عملی براً ومودۃ محمد وآلہ وصحبہ فی قلبی مستقراً وادر علیّ الرزق درّاً ۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ خدا اُن پر رحمت وسلام نازل فرمائے اور ان کے آل واصحاب پر جو پاک وطاہر ہیں، اے اللہ میرے عمل کو نیک بنا، اور محمدؐ اور ان کے آل واصحاب کی محبت کو میرے دل میں مستقل کر اور میرا رزق خوب فراواں کر دے۔" اور جب کہے "حی علی الصلوٰۃ" تو کہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ایسا ہی حی علی الفلاح" کے جواب میں بھی کہو۔ اور روایت کی گئی ہے کہ جو شخص مؤذن کی آواز سن کر ویسے ہی الفاظ جواباً کہے

تو اس کے رزق میں ترقی ہو گی۔

طلوع فجر کے وقت

جب صبح ہونے لگے اور تم اس کو دیکھو تو آسمان کی طرف سر اٹھاتے ہوئے کہو:

اللّٰھم انت ربنا وولینا و صاحبنا فصل علی محمد و آل محمد و تفضل علینا بما انت اھلہ وانقذنا مما نحن اھلہ، اللھم بنعمتک تتم الصالحات فصل علی محمد و علی آل محمد واتمھا علینا:

اے اللہ تو ہمارا رب ہے اور ہمارا ولی اور ہمارا ساتھی ہے، پس رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پر، اور ہم پر احسان فرما جس کے تو لائق ہے اور ہم کو نجات دے اس سے جس کے ہم لائق ہیں، اے اللہ تیری ہی نعمت سے نیک عمل کمال کو پہونچتے ہیں پس رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پر، اور ان کو ہم پر پوری کر۔

اس کے بعد تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگو پھر کہو:

یا فالقہ من حیث لا اری و مخرجہ من حیث اری، صل علی محمد و علی آل محمد، واجعل اول یومنا ھذا اصلاحا واوسطہ نجاحا وآخرہ فلاحا۔

اے صبح کی روشنی کو نمودار کرنے والے جہاں سے میں نہیں دیکھتا اور اس کے یوں نکالنے والے جہاں سے میں دیکھتا ہوں، رحمت نازل فرما محمد پر اور ان کی آل پر، اور اس دن کے شروع کو ہمارے دین کے لیے بہترین کر (صبح کی نماز و عبادت میں مصروف رہیں)، اور اس کے درمیانی حصہ کو ہماری حاجت روی کا سبب بنا دینا کے مقصد اس

میں پورے ہوں اور رزق ملے) اور اس کے
آخری حصّہ کو کامیابی کا سبب کر (خاتمہ
اچھا ہو، بہشت ملے اور دوزخ سے نجات
حاصل ہو)

اس کے بعد کہو:

سبحان اللہ فالق الاصباح سبحان اللہ رب المساء والصباح، اللھم کما صبحت محمدًا وآل محمد ببرکۃ وعافیۃ وسرور وقرۃ عین ورزق واسع فصبحنی واھلی ببرکۃ انک تنزل فی اللیل والنھار من برکۃ السموات والارض ما تشاء فانزل علیّ وعلی اھل بیتی رزقًا واسعًا تغنینی بہ عن جمیع خلقک۔

پاک ہے اللہ، جو صبح کو نمودار کرتا ہے، پاک ہے اللہ جو شام و صبح کا پروردگار ہے۔ اے اللہ جیسا کہ تو نے صبح کی محمد اور محمد کی آل کی برکت اور عافیت کے ساتھ، خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک اور رزق وسیع کے ساتھ اسی طرح صبح کر میری اور میرے گھر والوں کی برکت و عافیت کے ساتھ، خوشی، آنکھوں کی ٹھنڈک اور وسیع رزق کے ساتھ، اے اللہ بیشک تو رات اور دن آسمان و زمین سے برکت جیسی چاہے اُتارتا ہے، پس اُتار مجھ پر اور میرے گھر والوں پر رزق وسیع کر کہ مستغنی رہوں میں تیری تمام مخلوق سے۔

اذان اقامت کے وقت یہ پڑھو:۔

اللّٰھمّ انی اسألک باقبال نھارک وادبار لیلک وحضور

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں وسیلہ سے تیرے دن کے آنے اور رات کے

صلواتك واصوات دعاتك ان تصلّی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد۔

جانے اور نماز کے حضور اور نماز کے لیے بلانے والوں کے تو رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر۔

اذان واقامت کے مابین

جب تم اذان سے فارغ ہو تو سجدہ کرو اور کہو:

لا الٰہ الا انت ربّی سجدت لک خاضعاً خاشعاً ذلیلاً فصلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد واغفرلی وارحمنی وتب علیّ انک انت التواب الرحیم۔

نہیں معبود کوئی سوائے تیرے، تو میرا رب ہے، میں تجھے سجدہ کرتا ہوں، خضوع و خشوع کے ساتھ ذلیل ہو کر، پس رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر اور بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور میری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

دوسری دعاء

اللھم اجعل قلبی باراً وعیشی قاراً وحالی ساراً ورزقی داراً واجعل لی عند قبر رسولک صلواتک علیہ وعلیٰ آلہ مستقراً وقراراً۔

اے اللہ میرے دل کو نیک کر اور میری زندگی کو آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرا حال خوشی و سرور کا۔ اور میری روزی خوب بہتی ہوئی کر دے (یعنی روزانہ برابر کثرت کے ساتھ ملتی رہے)، اور اپنے پیغمبر کی قبر کے پاس میرا ٹھکانہ کر دے (وہیں رہوں اور وہیں دفن ہوں)

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گھڑیاں ایسی ہیں کہ اس وقت آسمان کے دروازے

کھل جاتے ہیں اور اس وقت دعا بہت کم ہوتی ہے، وہ دو گھڑیاں ہیں، ایک تو نماز کے لیے اذان ہوتے وقت، دوسری جہاد کے وقت جب صفیں باندھی جاتی ہیں۔

سجدہ کے بعد تسبیح

جب تم سجدہ سے سر اٹھاؤ تو یہ تسبیح پڑھا کرو:

سبحان من لا تبید معالمہ سبحان من لا ینسی من ذکرہ سبحان من لا یخیب سائلہ سبحان من لیس لہ حاجب یغشی، ولا بواب یرشی، ولا ترجمان یناجی، سبحان من اختار لنفسہ احسن الاسماء سبحٰن من فلق البحر لموسیٰ علیہ السلام، سبحٰن من لا یزداد علیٰ کثرۃ العطاء الا کرمًا وجودًا سبحان من ھو ھکذا لاغیرہ۔

پاک ہے جو برباد نہیں کرتا اپنے پہچاننے والے کو، پاک ہے جو نہیں بھولتا اپنے یاد کرنیوالے کو پاک ہے جو نامراد نہیں کرتا اپنے مانگنے والے کو، پاک ہے وہ جس کے لیے نہ کوئی پردا لاہے جو ڈھانپ لے اور نہ کوئی دربان ہے جو رشوت لے، اور نہ کوئی ترجمان ہے جس سے آہستہ آہستہ گفتگو کی جاتی ہو، پاک ہے جس نے پسند کئے اپنے لیے اچھے نام، پاک ہے وہ جس نے سمندر کو موسیٰ علیہ السلام کے لیے چیرا، پاک ہے وہ جو کثرت عطار پر کرم وجود کے سوا زیادہ نہیں کرتا، پاک ہے وہ جو ایسا ہے اور اس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے۔

نماز کی فضیلت

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اے لوگو! اٹھو اور ادھر چلو جدھر تمہاری

پیٹھوں کی طرف، تمہارے لیے دوزخ کی آگ دہک رہی ہے۔ اب تم اس کو نماز کے ذریعہ سے بجھا سکتے ہو۔" ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب تم نماز پڑھو تو اس طرح سے پڑھو گویا کہ یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے، اور ہمیشہ نماز میں سجدہ کی جگہ نظر رکھا کرو، اگر تم کو یہ نہ معلوم ہو سکے کہ تمہارے دائیں بائیں کیا ہو رہا ہے اور کون ہے تو سمجھو کہ تمہاری نماز ٹھیک ہوئی، یاد رکھو کہ تم ایک ایسی ہستی کے آگے کھڑے ہو جو تمہیں دیکھ رہی ہے، مگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے۔" اور آپ نے فرمایا: "نماز پڑھنے والے کے حق میں تین خاص باتیں ہوتی ہیں: (۱) رحمت کا نزول آسمان کی چھت سے سیدھا اس کے سر تک ہوتا ہے (۲) فرشتوں کے گروہ کے گروہ اس کے پاؤں کے تلے سے لے کر آسمان کی چھت تک اس کو گھیرے ہوتے ہیں (۳) اور ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے: اے نمازی اگر تو جانتا ہوتا کہ تو کس سے باتیں کر رہا ہے تو تیرا خیال کسی اور طرف نہ جا سکتا۔" اور آپ فرماتے ہیں: "جو شخص دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور جانتا ہے جو ان میں وہ پڑھتا جاتا ہے تو وہ اس حال میں لوٹتا ہے کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان کوئی ایسا گناہ نہیں جو بخشا نہ جاتا ہو۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو ہی رکعتیں ہلکی اور مختصر، مگر سوچ سمجھ کر پڑھی ہوئیں، رات بھر کھڑے ہو کر نمازیں پڑھنے سے زیادہ ثواب والی ہوتی ہیں۔" امام صادق فرماتے ہیں: "جب بندہ اپنی نماز کا افتتاح کرتا ہے تو خدا اس پر اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو قرآن کے حرفوں کو اس کے منہ سے چنتا جاتا ہے۔ اگر بندہ اپنی نماز سے اعراض کرے تو خدا بھی اس سے اعراض کرتا ہے اور اس کو ایک فرشتہ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے، اور اگر وہ اپنی نماز میں پوری طرح متوجہ ہو، تو خدا بھی اس کی طرف اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور اس کی یہ کامل نماز اٹھائی جاتی ہے، اور اگر وہ اس میں سہو یا غفلت کرے، یا کھیلے یا کسی چیز میں اپنا

دل مصروف کر دے تو اس کی صرف اتنی ہی نماز اٹھا کر اوپر لیجائی جاتی ہے جتنی نماز کہ اس نے عمدگی سے پڑھی ہے، باقی نماز پھینک دی جاتی ہے، اس لیے یاد رکھو کہ قلبِ غافل کو کچھ نہیں ملتا۔" اور ایک حدیث کا آپ ذکر فرماتے ہیں: "نماز کا اوّل وقت مومن کے لیے اس کی اولاد اس کے مال اور اس کی جان سے زیادہ بہتر ہے۔" نیز آپ فرماتے ہیں: "نماز کے اوّل وقت کی فضیلت آخر وقت پر ایسی ہے جیسی آخرت کی فضیلت دنیا پر۔"

نمازِ فجر کے بعد کے اوراد و وظائف

حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے سُنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی مردِ مسلمان نمازِ صبح پڑھ کر اپنے مصلّے ہی پر اللہ کا ذکر کرتا ہوا بیٹھا رہے تو اس کو حج بیت اللہ کا ثواب دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، اور اگر وہ اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں کو ایک نماز پڑھی جاتی ہو اور اس کے بعد نمازِ اشراق کے دو یا چار رکعت بھی پڑھ لے، تو اس کے پچھلے گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کو ایک حج کا ثواب مل جاتا ہے۔" جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے، تو مجھے دوپہر کے بعد ایک گھڑی اور عصر کے بعد ایک گھڑی یاد کر، میں تیری ضرورتوں کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔" ایک حدیث میں آیا ہے: "جب تم صبح کی نماز کا سلام پھیرو تو تین مرتبہ تکبیر کہو اور پھر کہو:

لا الٰہ الا اللہ الٰھًا واحدًا — کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور وہ ایک
نحن لہ مسلمون، لا الٰہ الا اللہ — ہے اور ہم اس کے تابعدار ہیں، کوئی معبود نہیں
الٰھًا واحدًا ونحن لہ مخلصون — سوائے اللہ کے، وہ ایک ہے اور ہم اس

لا اله الا الله ولا نعبد الا
اياه مخلصين له الدين
ولو كره الكافرون، لا
اله الا الله ربنا ورب
آبائنا الاولين، لا اله
الا الله وحده صدق وعده
وانجز وعده ونصر
عبده واعز جنده، و
غلب الاحزاب وحده
لا اله الا الله له الملك
وله الحمد يحيي ويميت
وهو حي لا يموت بيده
الخير وهو على كل شي
قدير، اللهم اهدني
من عندك وافض علي
من فضلك وانشر علي من
رحمتك وانزل علي من
بركاتك سبحنك لا اله
الا انت، فاغفرلي ذنوبي
كلها جميعًا، فانه لا
يغفر الذنوب كلها جميعًا

کے اخلاص والے بندے ہیں، کوئی معبود نہیں
سوائے اللہ کے اور ہم صرف اسی کی عبادت
کرتے ہیں، اور اس عبادت کو خالص اللہ
کے واسطے رکھتے ہیں چاہے کافروں کو برا
لگے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ ہمارا
رب ہے، اور ہمارے آباؤ واجداد کا رب
ہے جو گذر چکے، کوئی معبود نہیں سوائے
اللہ کے جو اکیلا ہے، اس کا وعدہ سچا ہے
وہ اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے، اور اپنے بندہ
کی مدد کرتا ہے اور اپنی فوج کو عزت دیتا
ہے اور اپنی جماعت کو غلبہ دیتا ہے، اکیلا
ہے۔ اسی کے لیے حکومت ہے اور اسی کے
لیے تعریف ہے، وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے
وہ زندہ ہے .. مرتا نہیں، اسی کے ہاتھ میں
خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے
اللہ مجھے اپنے ہاں سے ہدایت عطا فرما
اور اپنا فضل مجھ پر کشادہ فرما، اور اپنی رحمت
مجھ پر پھیلا، اور اپنی برکتیں مجھ پر نازل
فرما۔ تو پاک ہے اور تیرے سوا کوئی معبود
نہیں، میرے سارے گناہ معاف کردے
کیونکہ تیرے سوا کوئی سارے گناہ معاف

الا انت ، اللّٰهم انی اسئلك
من کل خیر احاط به علمك
واعوذ بك من کل شر احاط
به علمك ، اللّٰهم انی اسألك
عافیتك فی اموری ، واعوذ
بك من خزی الدنیا وعذاب
الاٰخرة ، واعوذ بوجهك
الکریم وعزتك التی لا ترام
وقدرتك التی لا یمتنع
منها شیء ، من شر الدنیا
والاٰخرة ومن شر الاوجاع
کلها ولا حول ولا قوة
الا باللّٰه العلی العظیم ، توکلت
علی الحی الذی لا یموت ،
والحمد للّٰه الذی لم
یتخذ ولدًا ولم یکن
له شریك فی الملك ولم
یکن له ولی من الذل
وکبره تکبیرًا۔

نہیں کر سکتا ، اے اللہ میں اس سب خیر کا
تجھ سے سوال کرتا ہوں جن پر تیرا علم محیط
ہے اور اس تمام شر سے تیری پناہ مانگتا
ہوں جس پر تیرا علم محیط ہے ، اے اللہ میں
اپنے امور میں تیری عافیت چاہتا ہوں
اور دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب
سے تیری پناہ مانگتا ہوں ، تیرے وجہ کریم
اور تیری اس عزت کی پناہ مانگتا ہوں جس
پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور تری اس
قدرت کی بھی پناہ مانگتا ہوں جس کو کوئی شے
روک نہیں سکتی ، دنیا کے شر سے اور آخرت
کے شر سے ، اور تمام دردوں کے شر سے اور
سوائے خدا کے نہ کسی میں حرکت ہے نہ
قوت اور میں نے بھروسہ کیا اس ذات
پر جو مرتی نہیں ، تمام خوبیاں اسی اللہ کے
لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے ، اور نہ
سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے
اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی
مددگار ہے ، اور اس کی خوب بڑائیاں
بیان کیا کیجیے۔"

پھر تین مرتبہ پڑھو :-

"استغفر اللہ العظیم الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ذوالجلال والاکرام واتوب الیہ" پھر کہو:- اللّٰھم اھدنی من عندک وافض علیّ من فضلک، وانشر علیّ من رحمتک وانزل علیّ من برکاتک، سبحانک لا الٰہ الا انت اغفرلی ذنوبی کلھا جمیعًا فانہ لا یغفر الذنوب کلھا جمیعا الا انت، اللّٰھم انی اسئلک من کل خیر احاط بہ علمک واعوذ بک من کل شر احاط بہ علمک اللّٰھم انی اسألک عافیتک فی اموری کلّھا واعوذ بک من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ و اعوذ بوجھک الکریم وعزّتک التی لا ترام وقدرتک التی لا یمتنع منھا شیٔ من شر الدنیا والآخرۃ۔

پھر سبحان اللہ تینتیس مرتبہ پڑھو، اور الحمد للہ تینتیس مرتبہ، اور اللہ اکبر تینتیس مرتبہ اور یہ کلمہ ایک بار پڑھو:-

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر۔

دوسری دعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا
الحمد للہ رب العٰلمین	مہربان اور نہایت رحم والا ہے، ساری تعریف
وصلی اللہ علی سیدنا محمد	اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا مربّی ہے
وعلی آلہ وصحبہ وسلم	اور رحمت وسلام ہو ہمارے سردار محمد پر اور
افوض امری الی اللہ ان اللہ	ان کی آل پر واصحاب پر اور میں اپنے تمام امور کو اللہ
بصیرٌ بالعباد وما توفیقی	کے سپرد کرتا ہوں اور بیشک اللہ اپنے بندوں
الا باللہ علیہ توکلت والیہ	کو دیکھتا ہے، مجھے توفیق اللہ ہی سے ملتی ہے

اینب ومن یتوکل علی اللہ
فھو حسبہ ، ان اللہ بالغ
امرہٖ قد جعل اللہ لکل شیٔ
قدرًا ماشاء اللہ کان حسبنا
اللہ ونعم الوکیل واعوذ باللہ
السمیع العلیم من الشیطان
الرجیم۔ رب اعوذ بک
من ھمزات الشیاطین واعوذ
بک رب ان یحضرون ولا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم الحمد للہ رب العالمین
حمدًا کثیرًا کما ھو
اھلہ ومستحقہ وکما ینبغی
لکرم وجھہ وعز جلالہ
الحمد للہ علی ادبار اللیل
واقبال النھار الحمد للہ الذی
اذھب اللیل مظلما بقدرتہ
وجاء النھار مبصرًا برحمتہ
خلقا جدیدًا ونحن فی
عافیتہ وسلامتہ
وسترتہ وکفایتہ

میں نے اسی پر توکل کیا، اور اسی کی طرف
رجوع ہوتا ہوں، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا
ہے تو اللہ اس کے اللہ کافی ہے، اللہ اپنا کام
پورا کر کے رہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر شے
کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے، جو اللہ چاہتا
ہے وہی ہوتا ہے، کافی ہے ہمارے لیے اللہ
اور وہ بہترین وکیل ہے، اور میں اللہ سمیع وعلیم
کی شیطان رجیم سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے
رب میں شیطان کے کونچوں سے (یعنی وسوسوں
سے)، پناہ مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے پناہ
مانگتا ہوں ان کے حاضر ہونے سے، اور حرکت
وقوت صرف اللہ ہی کی مدد سے مل سکتی ہے
جو بلند اور بڑا ہے، ساری تعریف اللہ کے
ہے جو سارے جہاں کا مربی ہے، بہت زیادہ تعریف
جس کا کہ وہ اہل ہے اور مستحق ہے اور جیسی تعریف
کہ اس کی ذات کی بزرگی اور عزت وجلال کے لیئے
چاہیئے، ساری تعریف اللہ کے لئے ہے دن رات
کے آتے رہنے پر ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی قدرت
سے رات کا اندھیرا دور کیا اور اپنی رحمت سے
دن کو روشن بنایا جو ایک خلق جدید ہے
اور ہم اسی کی عافیت وسلامتی اور اسی کی

وجميل صنعته مرحبا بخلق
الله الجديد واليوم العتيد
والملك الشهيد مرحبا بكما
من ملكين كريمين وحيّا
كما الله من كاتبين حافظين
اشهدكما فاشهد الى
واكتبا شهادتي هذه
معكما حتى القى بها ربي و
اني اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له و
اشهد ان سيدنا محمداً
عبده و رسوله ارسله
بالهدى و دين الحق ليظهره
على الدين كله ولو كره
المشركون وان الدين
كما شرع والاسلام
كما وصف والقول كما
حدث وان الله هو الحق
المبين والرسول حق
والقرآن حق والموت
حق ومسئلة منكر و

ستر حفاظت میں، اور اس کی صنعت جمیل
میں ہیں آفریں ہے اللہ کی تخلیق پر نئی نئی
اور یوم قیامت پر اور جب فرشتے گواہ بن کر
آئیں گے، مرحبا اے دو نو فرشتو، عزت والو،
اللہ تم کو خوش و خرم رکھے تم جو اعمال ناموں کے
لکھنے والے ہو، عزت والے ہو اور حفاظت
کرتے ہو، میں تمہارے لیے گواہی دیتا ہوں
پس تم میرے لیے گواہی دو، اور میری یہ
گواہی اپنی گواہی کے ساتھ لکھ لو تاکہ میں
ان کو اپنے رب کے آگے پیش کروں کہ میں
گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود
نہیں جو اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں،
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار
محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول
ہیں، خدا نے ان کو ہدایت اور سچا دین دیکر
بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے
گو مشرکین اس پر کیسے ہی ناخوش ہوں اور
دین ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے اس کو
مشروع کیا ہے، اور اسلام ویسا ہی ہے
جیسا کہ اس نے تعریف کی ہے، اور قول ویسا
ہی ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے، اور بیشک،

نکیر فی القبر حق و
البعث حق والنشور حق
والصراط حق والمیزان
حق والجنۃ حق والنار
حق وان الساعۃ آتیۃ
لاریب فیھا وان اللہ
یبعث من فی القبور صلِّ
اللھم علی سیدنا محمد
وعلی آل سیدنا محمد
واکتب اللھم شھادتی عندک
شھادۃ اولوا العلم بک
یارب ومن ابی ان یشھد
لک بھذہ الشھادۃ و
زعم ان لک ندًا او لک
ولدًا او لک صاحبۃ او
لک شریکا او لک خالقا
او لک رازقا فانا برئ منہ
لا الہ الا انت تعالیت عما
یقول الظالمون علوًا
کبیرًا۔ فاکتب اللھم
شھادتی مکان شھادتھم

اللہ ہی حق اور ظاہر کرنیوالا ہے، اور رسول
حق ہیں اور قرآن حق ہے، اور موت حق ہے
اور قبر میں منکر نکیر کا سوال حق ہے، اور مرنے
کے بعد اٹھائے جانا حق ہے، اور مرنے کے
بعد جی اٹھ کر تیرے پاس آنا حق ہے، پلصراط
حق ہے، میزان حق ہے، بہشت حق ہے، دوزخ
حق ہے، اور بیشک قیامت کی گھڑی آنیوالی
ہے، اس میں کوئی شک نہیں، اور بیشک اللہ
اٹھانیوالا ہے ان کو جو قبروں میں ہیں، پس
رحمت نازل فرما، اے اللہ ہمارے سردار محمدؐ
پر اور ہمارے سردار محمدؐ کی آل پر، اور
اے اللہ تو ہماری گواہی اپنے پاس لکھ رکھ ویسی
ہی گواہی جو اہل علم تیرے لیئے دیتے ہیں،
میرے رب، جس نے ایسی گواہی دینے سے
انکار کیا اور دعویٰ کیا کہ تیرا کوئی جوڑ یا
تیری کوئی اولاد ہے، یا تیری کوئی بیوی ہے
یا تیرا کوئی شریک ہے، یا تیرا کوئی خالق ہے
یا تیرا کوئی رازق ہے تو میں اس سے بری ہوں، سوائے تیرے
کوئی معبود نہیں، تو ان باتوں سے جو یہ ظالم
کہا کرتے ہیں پاک اور بہت زیادہ برتر
ہے۔ پس اے اللہ میری گواہی ان کی

واحینى على ذٰلك وامتنى
عليه وابعثنى عـليه
وادخلنى برحمتك فى عبادك
الصّالحين اللّٰهم صلّ على
سيّدنا محمد وعلىٰ آل
سيدنا محمد واجعل
لى اول يومى هذا صلاحًا
واوسطه فلاحًا وآخره
نجاحًا واعوذبك من
يوم اوله فزع واوسطه
جزع وآخره وجع
اللّٰهمّ صلّ على سيّدنا محمّدٍ
وّعلىٰ آلِ سيّدِنا محمّدٍ وارزقنى
خير يومى هٰذا وخير مافيه و
خير ما قبله وخير مابعده ـ
وَاَعُوْذُبك من شرّ يومى هٰذا
وشرّ ما فيه وشرّ ما قبله وشرّ ما
بعده ـ اللّٰهم صلّ على محمدٍ وعلىٰ
آل سيدنا محمدٍ وافتح لى باب كلّ خير
فتحته على احد من اهل الخير
ولا تغلقه علىّ ابدًا ، اللّٰهُمّ

گواہی کی جگہ پر لکھ لے، اور مجھے اس پر
زندہ رکھ اور اسی پر مار، اور پھر سے اسی
پر اٹھا اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک
بندوں میں داخل کر۔ اے اللہ رحمت نازل
فرما ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد
کی آل پر، اور اس دن کے شروع کو میرے
دین کے لیے بہتر کر اور اس کے درمیانی
حصّہ کو میرے لیے حاجت روائی کا سبب کر،
اور اس کے آخری حصّہ کو کامیابی کا سبب
کر، اور میں پناہ مانگتا ہوں اس دن سے
جس دن کے پہلے حصّہ میں ڈر ہو اور اس
کے درمیانی حصّہ میں بے صبری، اور اس
کے آخری حصّہ میں درد ہو، اے اللہ رحمت
نازل فرما ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے
سردار محمد کی آل پر، اور مجھ کو آج کے دن
کی بھلائی نصیب کر، وہ بھلائی جو اس
کے اندر ہے، اور وہ بھلائی جو اس کے پہلے
ہے، اور وہ بھلائی جو اس کے بعد ہے اور
میں پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو اس
کے اندر ہے اور جو شر کہ اس کے پہلے ہے
اور جو شر کہ اس کے بعد ہے، اے اللہ

صل علیٰ سیدنا محمد
و علیٰ آل سیدنا محمد
و اغلق عنی باب کل شر
فتحتہ علیٰ احد من اھل
الشر ولا تفتحہ علیّ ابدًا
اللھم صل علیٰ سیدنا محمد
و علیٰ آل سیدنا محمد
و اجعلنی مع سیدنا محمد
و آل سیدنا محمد فی
کل موطن و مشھد و مقام
و محل و مرتحل و فی کل
شدۃ و رخاء و فی
کل عافیۃ و بلاء اللھم
صل علیٰ سیدنا محمد و
علیٰ آل سیدنا محمد
و اغفرلی مغفرۃ عزمًا
و جزمًا لا تغادر لی ذنبًا
ولا خطیئۃ ولا اثمًا اللھم
انی استغفرک من کل ذنب
تبت الیک منہ ثم عدت
فیہ و استغفرک لما اردت

رحمت نازل فرما، ہمارے سردار محمد پر اور
ہمارے سردار محمد صلعم کی آل پر، اور مجھ پر
بھلائی کا دروازہ کھول دے جو تو نے کسی اہل
خیر پر کھولا ہے، اور مجھ پر اس کو کبھی بند نہ
فرما، اور مجھ پر ہر شر کا دروازہ بند فرما دے
جو تو نے کسی اہل شر پر کھولا ہے، اس کو کبھی
مجھ پر مفتوح نہ فرما، اے اللہ رحمت فرما ہمارے
سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر
اور کر دے مجھ کو ہمارے سردار محمد کے ساتھ
اور ہمارے سردار محمد کی آل کے ساتھ ہر
وطن میں، ہر مقام گواہی میں (یا مقام حاضری)
میں اور ٹھہرنے کی جگہ اور کوچ کرنے کی
جگہ میں، اور ہر سختی اور نرمی میں، اور ہر
عافیت و بلا میں۔ اے اللہ رحمت نازل
فرما ہمارے سردار محمد اور ان کی آل پر،
اور بخش دے مجھ کو بخشش عزم و جزم والی
جو نہ میرے لیے کوئی گناہ چھوڑے اور نہ
کوئی خطا، اور نہ کوئی قصور، اے اللہ میں
ہر گناہ سے مغفرت چاہتا ہوں، ہر اس
گناہ سے جس سے میں نے توبہ کی تھی لیکن
پھر اس کا ارتکاب کیا اور مغفرت چاہتا ہوں

به وجهك فخالطه
ماليس لك فيه رضا
وصل على سيدنا محمد
وعلى آل سيدنا محمد
واغفر لي يارب وللمؤمنين
والمومنات والمسلمين و
المسلمات الاحياء منهم
والاموات ولاخواننا
الذين سبقونا بالايمان
ولا تجعل في قلوبنا غلا
للذين آمنوا ربنا انك
لرؤف رحيم الحمد لله
الذي قضى عني صلاة
كانت على المومنين كتابا
موقوتا ولم يجعلني
من الغافلين۔

اس سے کہ میں نے کسی اچھے کام کا محض
تیری خوشنودی کے لیے ارادہ کیا تھا پھر
اس میں کوئی ایسی چیز شامل ہو گئی جس
کی وجہ سے اس میں تیری خوشنودی نہ رہی
اور رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد اور
ہمارے سردار محمد کی آل پر اور بخش دے
مجھ کو اور تمام ایمان والے مردوں، اور
ایمان والی عورتوں کو، اور مسلمان مردوں
اور مسلمان عورتوں کو، جو ان میں سے زندہ
ہیں یا مر گئے، اور بخش دے ہمارے بھائیوں
کو جو ہم پر ایمان لانے میں سبقت لے
گئے، اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کی
طرف سے کینہ مت رکھ جو ایمان لے آئے
اے رب ہمارے بیشک تو رافت و رحمت
والا ہے۔ ساری تعریف ہے اس اللہ کے
لیے جس نے مجھ سے نماز ادا کروائی، جو
مسلمانوں پر فرض ہے، اور وقت کے
ساتھ محدود ہے اور مجھے غافلوں میں سے
نہ کیا۔

فجر کے بعد بات کرنے سے پہلے تین یا چار مرتبہ پڑھو:

الحمد لله ملأ الميزان

میں اللہ کی اتنی تعریف کرتا ہوں جو اعمال کی

ومنتھی العلم ومبلغ
الرضا وزنة العرش
واللہ اکبر ملأ
المیزان ومنتھی العلم
ومبلغ الرضا وزنة
العرش۔

ترازو کو بھر دے، اتنی تعریف جہاں تک
کہ اس کا علم پہنچے، جہاں تک اس کی مرضی
ہو، اور جو اس کے عرش کے وزن میں ہو،
(اسی طرح) میں اللہ کی بڑائی اتنی بیان
کرتا ہوں جو اعمال کی ترازو کو بھر دے اتنی
بڑائی جہاں تک کہ علم پہنچے، جہاں تک اس کی
مرضی ہو اور جو اس کے عرش کے وزن میں ہو۔

اس کے بعد کہو:

اللھم انی اسألك مسألة
العبد الذلیل ان تصلی
علی سیدنا محمد وعلی
آل سیدنا محمد وان
تغفر لنا ذنوبنا وتقضی لنا
حوائجنا فی الدنیا والآخرة فی یسر منك
وعافیة۔

اے اللہ میں تجھ سے ایک ذلیل بندے کی
طرح مانگتا ہوں کہ رحمت نازل فرما تو ہمارے
سردار محمد اور ہمارے سردار محمد کی آل پر
اور بخش دے ہمارے گناہوں کو اور
ہماری حاجتوں کو دنیا اور آخرت میں
آسانی سے اور عافیت کے ساتھ پورا فرما۔

دیگر اذکار بعد فجر

جب تم نماز سے فارغ ہو تو پڑھو: قل ھو اللہ احد سو مرتبہ، اور لا الہ الا اللہ الملك الحق المبین سو مرتبہ اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سو مرتبہ، ما شاء اللہ کان لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ سو مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم سو مرتبہ: اسأل اللہ العافیة سو مرتبہ، استجیر باللہ من النار سو مرتبہ اسأل اللہ الجنة

سوؔ مرتبہ اسأل اللّٰہ الحور العین سوؔ مرتبہ

اللّٰھم قد رضیت بقضائک و سلّمت لامرک اللّٰھم اقض لی بالحسنیٰ و اکفنی ما اھمّنی سو مرتبہ. اللّٰھم اوسع علی فی رزقی و مدّ لی فی عمری واغفر لی ذنبی واجعلنی ممن تنتصر بہ لدینک سو مرتبہ۔ اگر سوؔ سو مرتبہ نہ ہو سکے تو دس دس مرتبہ پڑھ لو، اور پندرہ مرتبہ پڑھو: لا الٰہ الا اللّٰہ حقاً حقاً لا الٰہ الا اللّٰہ ایماناً و صدقاً لا الٰہ الا اللّٰہ عبودیۃً ورقاً۔ اور جتنا ہو سکے یہ پڑھو:—— سبحٰن اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم استغفر اللّٰہ واسألہ من فضلہ۔ کیونکہ یہ رزق کو جلب کرتا ہے۔

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مہاجر عورتوں سے فرمایا تھا: "تم کو تسبیح تہلیل و تقدیس کرنی چاہیے اور ان سے غفلت نہ کرنی چاہیے ورنہ تم خدا کی رحمت سے بھلا دی جاؤ گی، اور ان کا شمار انگلیوں سے کرنا چاہیے، بیشک یہ انگلیاں پوچھی جائیں گی اور بات کریں گی۔" امام صادقؑ نے فرمایا: "جو شخص نماز فجر پڑھ کر اتنی دیر بیٹھا رہے کہ سورج نکل آئے تو وہ بہ نسبت اس شخص کے جو طلب رزق میں ایک مہینہ کی مدت تک مارا مارا پھرتا ہے زیادہ کامیاب ہو گا۔

مسجد سے باہر نکلتے وقت

جب تم مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کرو تو کہو:۔

اللّٰھم دعوتنی فاجبت دعوتک و صلیت مکتوبتک و انتشرت فی ارضک کما امرتنی فاسألک من	اے اللہ تو نے مجھے بلایا، میں نے تیرے بلانے کو قبول کیا، اور میں نے تیری فرض نماز پڑھی اور تیری زمین پر نکل پڑا جیسا کہ تو نے مجھے حکم دیا، اب میں تیرے فضل سے

فضلك العمل بطاعتك	سوال کرتا ہوں، کہ مجھے اس قابل بنا کہ
واجتناب معصيتك و	میں تیری اطاعت بجالاؤں اور تیری نافرمانی
الكفاف من الرزق	سے پرہیز کروں اور اپنی رحمت سے کفاف
برحمتك۔	رزق عطا فرما۔

جانماز سے اُٹھنے کے وقت

اور جب تم اس نماز کے ختم پر یا کسی دوسری نماز کو ختم کر کے اٹھنا چاہو تو کہو:
سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العلمين۔
امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا ناپ بھرپور ہو تو جس وقت وہ مسجد سے باہر نکل رہا ہو اور سیدھا پیر دہلیز سے باہر نکال رہا ہو تو اس کا آخری قول یہ ہونا چاہیئے:۔ اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد وافتح لنا باب فضلك ورحمتك يا ارحم الراحمين۔
اور تم کوشش کرو کہ طلوعِ آفتاب سے پہلے بات نہ کرو اور دعا اور قرآن شریف پڑھنے میں مصروف رہو۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے: "جو شخص نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک جانماز ہی پر بیٹھا رہے تو اللہ تعالےٰ اس کو دوزخ کی آگ سے پردہ میں رکھے گا" امیر المومنین حضرت علیؓ فرماتے ہیں: "قسم ہے خدا کی کہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر کرنا طلب رزق کے لیے زمین ناپتے ہوئے پھرنے کی بہ نسبت بہت زیادہ مؤثر ہے۔" ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ابلیس اپنی رات کی فوجوں کو غروب آفتاب کے بعد سے صبح کی شفق ظاہر ہونے تک، اور دن کی فوجوں کو طلوع فجر کے بعد سے غروب آفتاب تک پھیلا دیتا ہے۔" اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "ان دونوں گھڑیوں میں زیادہ ذکر کرو کیونکہ یہ دونوں گھڑیاں غفلت کی ہیں" امام

صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "صبح کا سونا منحوس ہے کیونکہ یہ رزق کو ہانک دیتا ہے چہرہ کا رنگ زرد کر دیتا ہے اور اس کو خراب و متغیر کر دیتا ہے، اور وہ ہر منحوس شخص کی نیند ہے۔ اللہ تعالیٰ روزیوں کو طلوع فجر اور طلوع آفتاب کی درمیانی گھڑی میں تقسیم کرتا ہے، لہذا اس وقت کے سونے سے پرہیز کرو۔" امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "دن کے پہلے حصّہ کی نیند توڑ ہے برکت کا، اور دوپہر کی نیند نعمت ہے اور عصر کے بعد کی نیند بیوقوفی پیدا کرتی ہے اور دو عشاؤں (یعنے مغرب و عشاء کے درمیان) کی نیند رزق سے محروم کرتی ہے۔" امام رضا فرماتے ہیں کہ خدائے تعالےٰ کا یہ جو ارشاد ہے۔" فالمقسمات امراً اس کا مطلب ہے کہ فرشتے بنی آدم کا رزق تقسیم کرتے ہیں، طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک، تو جو شخص اس گھڑی سوتا رہا وہ رزق سے محروم رہا۔" امام رضا کی عادت تھی کہ جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اپنے مصلّے پر بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج نکل آتا، پھر آپ کے پاس گندر (ایک قسم کا لوبان) لایا جاتا ہے آپ چباتے پھر اس کے بعد آپ قرآن شریف کی تلاوت فرماتے۔

فصل (۳)

ذکر و درود و استغفار، و گریہ و تسبیح و تحمید و تہلیل وغیرہ کا بیان

ابو عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "سپر سنبھالو" لوگوں نے کہا: "یا رسول اللہ کون دشمن ہے؟ ہم تو کنارے پر ہیں۔" آپ نے فرمایا: "تمہاری دشمن دوزخ کی آگ ہے۔" اور فرمایا: اس کی سپر تسبیح ہے اس لیے کہا کرو: سبحٰن اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔" اور نیز آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر۔" بکثرت پڑھا کرو۔

کیونکہ یہ اذکار قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ تمہارے آگے آگے پیچھے پیچھے اور دائیں بائیں رہیں گے اور انہی کا نام ہے "باقیات الصالحات" اور آپ ہی کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ایک دن فرمایا: "کیا تمہارے پاس اتنے کپڑے اور برتن ہیں کہ اگر تم ان کو ایک پر ایک جوڑتے چلے جاؤ تو اوپر کے برتن کا سر آسمان سے جا لگے؟" لوگوں نے کہا: "نہیں یا رسول اللہ" آپ نے فرمایا: "تو پھر کیا میں ایسی چیز بتلاؤں جس کی جڑ زمین میں ہے اور اس کی شاخیں آسمان پر!" کہا: "ہاں، یا رسول اللہ" فرمایا: "تم میں سے ہر شخص ہر فرض نماز کے بعد پڑھا کرے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تیس تیس مرتبہ انہی کی جڑیں زمین میں اور شاخیں آسمان پر ہیں۔ اور یہی بری قسم کی موت کو دفع کرتی ہیں، اور جو شخص جس روز انہیں پڑھتا ہے اس روز اس سے یہ اذکار، آسمان سے اترنے والی ہر بلا کو دفع کر دیتے ہیں اور یہی "باقیات الصالحات" ہیں" اور آپ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "چار باتیں ایسی ہیں کہ اگر تم میں سے کسی شخص میں یہ پائی جائیں تو وہ ضرور اہل جنت سے ہوگا: جس کا بچاؤ یہ گواہی ہو۔ لا الٰہ الا اللہ (یعنے قیامت کے دن ہلاکت و عذاب سے بچانے والا یہ کلمہ ہو)، اور جب پر خدا نے کوئی نعمت انعام کی ہو اور وہ کہا کرے 'الحمد للہ'، اور جو کوئی گناہ کرے تو کہے: استغفر اللہ، اور جس شخص پر کوئی مصیبت آئے تو کہے "انا للہ وانا الیہ راجعون"، نیز آپ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ فقیر آئے اور کہنے لگے "یا رسول اللہ مالداروں کے پاس تو غلام ہوتے ہیں جن کو آزاد کر سکتے ہیں، پیسہ ہوتا ہے وہ لوگ حج کو جاتے ہیں، خیرات کرتے ہیں، ان سب باتوں کا ثواب ان کو مل جاتا ہے، اور ہم مجبوری کی وجہ سے اس قسم کے ثواب سے محروم ہیں"

رسول اللہ نے فرمایا: "میں تم کو ترکیب بتلاؤں کہ تم بھی بغیر کسی خرچ کے اسی قسم کے

ثواب کے مستحق ہوجاؤ؟" کہا: "ہاں، یارسول اللہ!" آپ نے فرمایا: "جو شخص سو مرتبہ تکبیر کہے، اس کو غلام آزاد کرنے سے بڑھکر ثواب ملتا ہے، جو اللہ کی تسبیح سو مرتبہ کرے وہ سو اونٹ قربانی کرنیوالے سے بڑھ کر ثواب پالیتا ہے جو اللہ کی تحمید سو مرتبہ کرے وہ سو گھوڑوں پر زین اور لگام لگاکر جہاد کرنیوالوں سے زیادہ ثواب کا مستحق ٹھہرجاتا ہے، اور پھر اس کے ساتھ لاالہ الااللہ ایک مرتبہ کہے تو اب اس کا عمل ایسا ہوتا ہے کہ اس سے افضل عمل والا اس دن نہ ہونا چاہیے سوائے اس کے کہ جو اس سے زیادہ ایسا کرے۔" راوی کہتا ہے کہ مالداروں کو یہ خبر پہونچی تو وہ بھی یہ عمل کرنے لگے، پھر فقراء آنحضرت کے پاس آئے اور کہا: "یارسول اللہ مالدار بھی ہمارے طرح ثواب لوٹ رہے ہیں۔" آپ نے فرمایا: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔" روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب میں کہا کروں سبحان اللہ والحمد للہ لاالہ الااللہ واللہ اکبر تو یہ میرے پاس ان ساری چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔"

تحمید کا بیان

روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین سو ساٹھ مرتبہ یہ تحمید پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اور جب شام ہوتی تو پھر اس کو اتنے ہی مرتبہ پڑھتے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے: "جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے وہ لوگ ہیں جو تحمید کیا کرتے ہیں خوشی میں بھی اور رنج میں بھی۔" اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے: "اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا" "جب تم بہشت کی کیاریوں میں گزرو تو خوب چرو، خوب کھاؤ پیو" یعنے خوب اللہ کی یاد کرو جو بہشت کی کیاریوں میں جھک کر کھانے پینے کا سبب ہے

فرمایا: "اگر وہ مجھے واپس مل جائے تو میں خدا کا شکر ادا کروں گا، جیسا کہ اس کا حق ہے" جب وہ مل گیا تو آپ نے صرف دو مرتبہ فرمایا: الحمد للہ رب العالمین اور تیسری مرتبہ کہا: الحمد للہ شکرًا۔ اس نے کہا: "ضرور" آپ نے کہا: "کہا کرو:

اللھم لک الحمد بمحامدک کلھا علی جمیع نعمک کلھا حتی ینتھی الحمد الی ما تحب دبنا و ترضی۔	اے اللہ تیری ساری نعمتوں پر تیرے سارے محامد کا شکر ہے، یہاں تک کہ یہ شکر اس درجے تک پہنچ جائے جس کو تو پسند کرتا ہو اور اس سے راضی ہو۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے: "جو شخص صبح کو چار مرتبہ الحمد للہ رب العالمین کہے تو اس دن کا شکر ادا ہو جائے گا۔"، اور جب اسی طرح شام کو کہے تو رات کا شکر ادا ہو جائے گا" اور آپ فرماتے ہیں: "جس شخص نے کہا الحمد للہ کما ھو اھلہ کہا تو اس نے آسمان کے کاتبوں کو مشغول رکھا"۔ میں نے کہا: "اس کا کیا مطلب ہے؟" آپ نے فرمایا: "فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم غیب کو نہیں جانتے۔" تو خدا کہے گا: جیسا کہ میرے بندے نے کہا تم لکھ لو اور مجھ پر اس کا ثواب ہے۔" آپ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ پڑھا کرے:

الحمد للہ بمحامدہ کلھا ما علمنا منھا و ما لم نعلم، علی کل حال حمدًا یوافی نعمہ و یکافئ مزیدہ عدد جمیع خلقہ۔	شکر اللہ کے سارے محامد کا اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر شکر (لاتعداد) ہر حال میں، وہ جو ہم جانتے ہیں اور وہ بھی جو ہم نہیں جانتے، ایسا شکر جو اس کی نعمتوں کو پورا کرے اور اس کی مزید نعمتوں کو کافی ہو جائے۔

توخدائے تبارک وتعالےٰ کا ارشاد ہے: "جس طرح میری بندے نے خود کو میری رضا تک پہنچا دیا، اسی طرح میں اس کو جنت تک پہنچا دوں گا"۔ ایک شخص ابوعبداللہ کے پاس آئے اور کہا: "میں آپ پر سے فدا، میں ایک بوڑھا آدمی ہوں مجھے کوئی جامع دعا تعلیم فرمائیے۔" آپ نے کہا: تم خدا کی تعریف کیا کرو اور جب تم اس کی تعریف کرتے ہو تو کوئی نمازی ایسا باقی نہیں جو تمہارے لیے دعا نہ کرتا ہو کیونکہ وہ ہر نماز میں کہا کرتا ہے: سمع اللّٰہ لمن حمدہ۔

تمجید کا بیان

ایک راوی کا بیان ہے: "میں نے ایک دن ابوجعفرؓ سے کہا کہ خدا کے پاس کون سے اعمال زیادہ محبوب ہیں؟" فرمایا: "اس کی تمجید" ابوعبداللہؓ فرماتے ہیں "اللہ ہر روز اور ہر رات، تین تین مرتبہ اپنی تمجید کرتا ہے، تو تم بھی ویسی تمجید کرو جیسی کہ وہ اپنے لیے کرتا ہے، کیونکہ جو اللہ کی تمجید کرتا ہے اگر وہ شقاوت کی حالت میں ہو تو سعادت کی حالت میں متبدّل ہو جائے گا۔" نیز آپ فرماتے ہیں: "ہر وہ دُعا جس کے پہلے تمجید نہ ہو "ابتر ہے" (یعنے دُم بُریدہ) اور فرمایا: "تمجید دعا سے پہلے ہونی چاہیے۔" لوگوں نے پوچھا: "کون سی تمجید مختصر اور جامع ہے؟" آپ نے فرمایا: "یوں کہا کرو:

اللّٰھم انت الاوّل فلیس قبلک	اے اللہ تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی
شیٔ وانت الآخر فلیس بعدک	چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے، تیرے بعد
شیٔ وانت الظاھر فلیس	کوئی چیز نہیں، اور تو ہی ظاہر ہے۔ تجھ
قبلک شیٔ وانت الباطن	سے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو ہی باطن
فلیس دونک شیٔ وانت	ہے تیرے سوا کوئی چیز نہیں، اور تو ہی غالب

العزیز العلیم۔ اور جاننے والا ہے۔"

تسبیح کا بیان

ایک راوی کا بیان ہے: "میں نے ابو عبداللہؓ سے کہا: "جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو کیا وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو خدا کا بہت ذکر کرتے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "ہاں" ابو جعفر سے روایت ہے کہ فرمایا: "جو شخص سبحان اللہ اکثر پڑھا کرے تو خدائے تعالےٰ ایک پرندہ پیدا کرے گا جس کی ایک زبان اور دو بازو ہوں گے، وہ اس کے لیے قیامت تک استغفار کرتا رہے گا، اور یہی اثر ہے الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا" نیز آپ نے فرمایا: "جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھا کرے: سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموٰت والارض وعشیا وحین تظھرون، تو اس رات کی کوئی بھلائی ایسی نہ ہوگی جو اس کو نہ پہونچے اور کوئی برائی ایسی نہ ہوگی جو اس سے نہ ٹلے۔"

تہلیل کا بیان

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی کلام اللہ تعالےٰ کے پاس لا الہ الا اللہ سے زیادہ محبوب نہیں، اور کوئی بندہ ایسا نہیں جو آواز سے اس کا ذکر کرے اور اس کے گناہ ایسے نہ جھڑ جائیں جیسے پت جھڑ میں درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔" اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے: "خدائے تعالےٰ نے قول لا الہ الا اللہ کو بہترین عبادت قرار دیا ہے۔" نیز فرمایا رسول اللہؐ نے: اللہ تعالےٰ نے یاقوت کا ایک ستون بنایا ہے جس کے اوپر کا سرا عرش کے نیچے اور اس کے

نیچے کا سرا زمین کی مچھلی کی پیٹھ پر لگا ہوا ہے۔ پس جب بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو عرش ہلنے لگتا ہے اور یہ ستون بھی ہلتا ہے، اور مچھلی بھی ہلتی ہے، اللہ تعالےٰ کہتا ہے "اے میرے عرش ساکن ہو جا"، تو وہ کہتا ہے: "میں نہیں ساکن ہوں گا، میرے آقا، جب تک کہ تو اس شخص کے گناہ بخش نہ دے جو اس کلمہ کا کہنے والا ہے۔" خدائے تعالےٰ کہتا ہے: "گواہ رہو اے میرے آسمانوں کے رہنے والو، میں نے اس کے کہنے والے کو بخش دیا۔" بعضوں نے کہا ہے لا الہ الا اللہ (ثمن الجنۃ) جنت کی قیمت ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم ان لوگوں کو جو مرنے کے قریب ہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ کیونکہ یہ کلمہ گناہوں کو منہدم کرتا ہے۔" لوگ کہنے لگے: "یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اس کو اپنی صحت کے زمانے میں کہے؟" آپؐ نے فرمایا: "اس کا یہی اثر ہے، لا الہ الا اللہ کا کہنا مومن کے لیے زندگی میں امن ہے، موت کے وقت امن ہے، اور اس وقت بھی جب وہ مر کر اٹھے گا۔" ابو عبد اللہؑ سے روایت ہے: "جو شخص سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے۔ وہ شخص عمل کے لحاظ سے اس روز سب سے افضل ہوگا، سوائے اس کے کہ اس سے زیادہ کہے۔" زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ اپنے دل سے خالص و مخلص ہو کر کہے اور اسی پر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے لا الہ الا اللہ کے مانند کوئی اور بات نہیں کہی۔" رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ما من مومن یقول لا الٰہ الا اللہ الا محت ما فی صحیفتہ من السیئات۔	جب کوئی مومن لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے صحیفۂ اعمال سے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں۔

تکبیر وغیرہ کا بیان

ایک راوی کا بیان ہے: "میں نے علی بن حسینؓ سے سُنا، فرماتے تھے: "جو شخص شام کے وقت سو مرتبہ تکبیر کہا کرے تو گویا اس نے سو غلام آزاد کیے" امام رضا کہتے ہیں کہ میرے والد فرماتے تھے: "جو شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے تو اللہ تعالےٰ اس سے دنیا کی ننانوے قسم کی بلائیں دفع کر دیتا ہے۔" نیز آپ فرماتے ہیں: "جو شخص صبح اپنے گھر سے نکلتے وقت کہے: بسم اللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ توکلت علی اللہ، تو دو فرشتے کہتے ہیں: کفیت ووقیت وھدیت یعنے تو کفایت کیا گیا، بچایا گیا اور ہدایت کیا گیا۔" اور شیطان کہتا ہے: "مجھے اس بندہ پر کیسے قابو مل سکتا ہے جس نے کفایت، بچاؤ اور ہدایت حاصل کر لی۔" اور فرمایا جو شخص کہے "یا اللہ، یا اللہ" تو اس کو کہا جائے گا: "لبیک لبیک، کیا ضرورت ہے تجھ کو؟" اور جو شخص کہے: "یا رب، دس مرتبہ تو اس سے کہا جائے گا: "لبیک، کیا ضرورت ہے تجھ کو؟" اور جو شخص کہے: "ما شاء اللہ لاقوۃ الا باللہ، ستر مرتبہ، تو خدا اس سے ستر بلائیں رد کر دے گا جس میں سے سب سے ہلکی بلا گلا گھٹ کر مرنا ہے۔" ایک شخص نے کہا: "میں فدا ہوں آپ پر، یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ گلا کس طرح گھٹے گا؟" آپ نے فرمایا: "اکثر صرع بیماری میں خود بخود ہی گلا گھٹتا ہے۔" نیز آپ فرماتے ہیں: "جو شخص روزانہ تیس مرتبہ یہ پڑھے: "لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین" تو دولت مندی اس کی طرف اپنا منہ کر لیتی ہے اور فقر و افلاس اس کو پیٹھ بتلا کر بھاگتے ہیں اور جنت کا دروازہ کھٹکٹایا جاتا ہے" اور حضور صلعم نے فرمایا ان مکانوں کی مثال جن میں اللہ کا ذکر ہوتا اور جن میں نہیں ہوتا زندہ اور مردہ کی سی ہے۔" نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی لوگ ایسے نہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھے ہوں اور ان کو فرشتے نہ

گھیر لیتے ہوں۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ نہ لیتی ہو۔ اور ان پر سکینت نہ نازل ہوتی ہو اور خدائے تعالےٰ ان کا ذکر ان لوگوں سے کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔"
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا: "آپ اسلام کے کن فرائض وسنن وآداب کے بارے میں حکم فرماتے ہیں۔" تو آپ نے فرمایا: لا یزال لسانک رطبا بذکر اللہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہے۔" اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ریاض جنت کی طرف جانے میں جلدی کرو۔" لوگوں نے پوچھا: "ریاض جنت کیا ہیں؟" آپ نے فرمایا: "ذکر کے حلقے۔" مسند فردوس میں مذکور ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اکثروا ذکر اللہ حتیٰ یقولوا مجنون۔ اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تم کو مجنوں کہنے لگیں۔" اور بعض روایات کی رو سے: "ذکر کرنیوالے پر بجلی نہیں گرتی۔" لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی: "جب تم کسی مجلس سے گذرو تو دیکھو کہ کیا وہاں لوگ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو وہاں بیٹھ جاؤ کیونکہ اگر تم عالم ہو تو تم کو تمہارا علم بھی نفع دے گا اور یہ لوگ بھی تمہارے علم میں اضافہ کریں گے، اور اگر تم جاہل ہو تو یہ لوگ تمہیں تعلیم دیں گے اور شاید اللہ اپنی رحمت ان پر سب پر نازل فرمائے اور تم بھی اس میں شریک ہو جاؤ، اور اگر تم یہ دیکھو کہ وہاں اللہ کا ذکر نہیں ہو رہا ہے تو ان کے ساتھ مت بیٹھو کیونکہ اگر تم عالم بھی ہو تو تمہارا علم بھی تمہیں نفع نہ دے گا اور اگر تم جاہل ہو تو یہ لوگ تمہارے جہل میں اور اضافہ کریں گے، اور شاید ان سب پر خدا اپنا غضب نازل فرمائے تو تم بھی ان ہی میں سے ہو۔"
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتی ہے تو ایک پکارنیوالا اس کو آسمان سے پکار کر کہتا ہے: "اے اللہ کے بندو! بیشک تمہاری بدیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں اور تم سب کو بخش دیا گیا، اور اہل زمین میں سے جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھتی ہے تو اس کو فرشتے گھیر لیتے

ہیں اور اللہ تعالےٰ ان لوگوں کا ذکر ان سے کرتا ہے۔ جو اس کے نزدیک ہوتے ہیں۔"
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ریاض جنت کیا ہیں تو آپ نے فرمایا: مجالس ذکر، پس صبح اور شام اللہ کے ذکر میں رہو۔" اعمش حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالےٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں سیاحت کرتے ہیں۔ یہ ان کے علاوہ ہیں جو لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں، جب لوگوں کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ تمہاری مراد حاصل ہو گئی، وہ سب اس جگہ جمع ہو جاتے ہیں:۔

...... پھر جب وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو خدائے تعالےٰ ان سے دریافت کرتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: "ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ تیری حمد کر رہے تھے، تمجید کر رہے تھے تسبیح پڑھ رہے تھے۔" خدائے تبارک و تعالےٰ ان سے پوچھتا ہے: "کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے" فرشتے کہتے ہیں: "نہیں" پھر خدائے جل جلالہ کہتا ہے: "اگر انہوں نے مجھے دیکھا ہوتا تو؟" فرشتے کہتے ہیں: "اگر ایسا ہوتا تو وہ اور زیادہ تسبیح و تحمید و تمجید کرتے۔" پھر حق تعالےٰ فرماتا ہے: "وہ کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں؟" فرشتے کہتے ہیں: "وہ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔" "کیا انہوں نے دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟" فرشتے کہتے ہیں "نہیں" "اگر وہ دیکھے ہوتے؟" فرشتے کہتے ہیں: "وہ اور زیادہ اس سے گریز کرتے اور زیادہ اس سے پناہ مانگتے۔" پھر وہ کون سی چیز طلب کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: "وہ جنت کے طلب گار ہیں۔" "کیا انھوں نے کبھی جنت دیکھی ہے؟" فرشتے کہتے ہیں: "نہیں" "اگر وہ دیکھے ہوتے؟" فرشتے کہتے ہیں "تو ان کو اس کا اور زیادہ شوق ہوتا۔" پھر جل جلالہ فرماتا ہے: "تم گواہ رہو میں نے ان کو بخش دیا۔" فرشتے کہتے ہیں: "ان کی صف میں ایک اور شخص بھی تو بیٹھا تھا جو کسی اور کام کی غرض سے ان میں شریک

ہوگیا تھا۔" تو خدائے تعالےٰ فرماتا ہے: "ھم القوم لایشقی جلیسھم" یہ وہ قوم ہے جن کا ہم صحبت بد نصیب نہ ہوگا۔"

نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا بیان

خدائے تعالےٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

(پ ۲۲ ع ۴)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر، اے ایمان والو، تم بھی ان پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے، آپ کے چہرۂ مبارک سے خوشی کے آثار نمایاں تھے اور فرمایا: "آج جبریل نازل ہوئے اور کہا کہ حق تعالےٰ مجھ سے فرماتا ہے: "اے محمد کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ آپ کی امت سے کوئی شخص ایک مرتبہ آپ پر رحمت بھیجے اور میں اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں اور وہ آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے اور میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں؟" جعفر صادقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں قیامت کے دن میزان کے قریب رہوں گا، جس شخص کی برائیاں اس کی نیکیوں سے زیادہ ہوجائیں گی تو میں اس کا درود لے آؤں گا۔ یہاں تک کہ اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوجائے گا۔" علیؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: "کوئی دُعاء آسمان تک نہیں پہونچتی ہے جب تک کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت نہ بھیجی جائے" اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے بہتر وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرتا ہے۔" اور ایک حدیث میں آیا ہے: "میری امت میں سے

جو شخص خلوص دل کے ساتھ مجھ پر رحمت بھیجے تو خدا اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور اس کے اعمال نامے میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔" امام صادقؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھ پر درود آواز سے پڑھو کیونکہ اس سے نفاق دور ہو جاتا ہے۔"

استغفار و گریہ وزاری

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، قرآن مجید میں دو آیتیں ایسی ہیں جن کو اگر کوئی گنہگار پڑھ کر خدا سے بخشش چاہے تو یقین ہے کہ وہ ضرور بخشا جائے گا، وہ دو آیتیں یہ ہیں:۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پ۵ ع ۶)
وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ (پ۵ ع ۱۳)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "استغفار و گریہ وزاری زیادہ کرو کہ اس سے ہر غم سے رہائی اور ہر تنگی سے نجات ملتی ہے اور ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے جہاں سے ملنے کا کسی کو گمان بھی نہ ہو۔" نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر بیماری کی ایک دوا ہوتی ہے اور گناہوں کے مرض کی دوا استغفار ہے۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "تعجب ہے اس شخص پر جو خدا کی رحمت سے مایوس ہو اور اس کو نجات بھی ملے۔" لوگوں نے پوچھا "یہ کس طرح؟" فرمایا "جو استغفار سے مغفرت طلب کرے۔" مسند فردوس میں مذکور ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین آوازیں ایسی ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے:" (۱) مرغ کی بانگ کی آواز (۲) قرآن پڑھنے کی آواز (۳) صبح کے وقت استغفار کرنے والوں کی آواز۔" ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو شخص سوتے وقت استغفر اللہ سو مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے

جھڑتے ہوں، اور وہ صبح کو ایسی حالت میں اٹھے گا کہ اس پر کوئی گناہ کا بوجھ باقی نہ رہے گا۔" نیز آپ فرماتے ہیں: "جو شخص عصر کے بعد ستر مرتبہ استغفار کرے تو خدائے تعالےٰ اس روز اس کے سات سو گناہ بخش دے گا۔ اگر خود اس کے گناہ نہ ہوں تو اس کے باپ کے، اگر باپ کے بھی نہ ہوں تو ماں کے، اگر ماں کے بھی نہ ہوں تو کسی اور قرابت دار کے۔" امام صادقؑ فرماتے ہیں: "جب کوئی بندہ زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کا صحیفۂ اعمال بلند کیا جاتا ہے اور وہ چمکتا ہوا ہوتا ہے۔" نیز آپ فرماتے ہیں: "رسول اللہؐ کسی مجلس سے چاہے وہ معمولی کیوں نہ ہو اس وقت تک نہ اُٹھتے جب تک کہ استغفار نہ کر لیتے۔" اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے:

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ والمقیم علی الذنب وھو یستغفر کالمستھزی۔	گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا اور گناہ پر قایم رہتے ہوئے استغفار کرنیوالا گویا مسخرہ پن کرتا ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: "اگر کسی ایماندار کو کچھ اوپر بیس سال تک گناہ کرنے کے بعد بھی استغفار کا خیال آجائے اور وہ سچے دل سے استغفار کرے تو بخشدیا جائے گا۔" کسی صاحب حال شاعر نے کہا ہے:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صدبار اگر توبہ شکستی باز آ

رسول اللہؐ نے فرمایا: "استغفار اور قول لا الہ الا اللہ بہترین عبادت ہیں۔ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے:- "فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک" حضرت علیؓ فرماتے ہیں: "استغفار ایک اسم ہے جس کے چھ معانی ہیں: (۱) ندامت گذشتہ پر (۲) عزم، یعنے اب اس گناہ کی طرف ہمیشہ کے لیے رُخ نہیں کیا جائے گا (۳) مخلوق کے

حقوق کی ادائی، اور وہ اس حال میں اللہ سے ملے کہ اس پر کوئی بوجھ نہ ہو (۴) ضائع شدہ فرض کی ادائی کا ارادہ (۵) اس گوشت کو گلانے کی فکر جو حرام کی کمائی سے اگا ہے۔ اس کو رنج و غم سے گلانا ہوگا (۶) جسم کو الم طاعت چکھانا جیسا کہ اس کو لذت معصیت چکھائی گئی تھی۔ اور اب کہے استغفر اللہ" حضرت علیؓ ہی کا ارشاد ہے: "زمین پر عذاب الٰہی سے دو امن" نازل ہوئے جس سے ایک تو اٹھا لیا گیا دوسرا تمہارے لیے قیامت تک کیلیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ امن جو اٹھا لیا گیا وہ آنحضرت صلعم ہی کی ذات گرامی تھی اور جو چھوڑ دیا گیا ہے وہ استغفار ہے۔" خدائے تعالےٰ فرماتا ہے: "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (پ۹ ع۱۸) اللہ تعالیٰ ایسا نہ کریں گے کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دیں۔" پھر فرماتا ہے: "وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (ایضاً) اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہ دیں گے جس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے رہیں۔" اور حضرت علیؓ نے یہ بھی فرمایا: "دنیا میں دو شخصوں کے سوا کسی کے لیے خیر نہیں ایک شخص وہ ہے جو بہت سے گناہ کرتا ہے اور پھر توبہ سے اس کا تدراک کر لیتا ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو نیکیوں کے لوٹنے میں جلدی کرتا ہے، جس کو توبہ کی توفیق ہوئی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہا اور جس کو استغفار کی توفیق ملی وہ مغفرت سے محروم نہیں رہا۔ اس کی تصدیق کتاب اللہ سے ہوتی ہے:-

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا[۱] اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ (پ ۵ ع ۱۴)	اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ سے معافی چاہے تو وہ اللہ کو بڑی مغفرت والا اور بڑی رحمت والا پائے گا۔

اور فرمایا:-

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ	توبہ جس کا قبول کرنا اللہ کا ذمہ ہے

[۱] سوء سے مراد گناہ کبیرہ ہیں اور ظلم صغیرہ گناہ ہیں ان لوگوں کو حکم ہے کہ توبہ کریں توبہ قبول کی جائے گی۔

يَعْمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔ (پ ۴ ع ۱۴)	وہ تو ان ہی کی ہے جو حماقت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں تو ایسوں پر خدائے تعالےٰ توجہ فرماتا ہے اور اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔

امام صادق فرماتے ہیں: "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اپنی بیٹھک بدلنے سے پہلے تین مرتبہ کہے :- استغفر اللّٰہ العظیم الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ذالجلال والاکرام واتوب الیہ۔ تو اللہ تعالےٰ اسکے گناہوں کو بخشدے گا چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

گریہ وزاری

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر آنکھ قیامت کے دن رونے والی ہوگی۔ سوائے ان تین آنکھوں کے: (۱) وہ جو اللہ کی خشیت سے روئی ہو۔ (۲) جو محرمات پر نظر پڑنے کے بعد نیچی ہو گئی ہو۔ (۳) وہ جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے راتوں کو جاگی ہو۔" موسےٰ علیہ السلام نے کہا تھا: "یا الٰہی اس آنکھ کی کیا جزا ہے جو تیری خشیت میں آنسو بہاتی رہے؟" حق تعالےٰ نے فرمایا: "اے موسےٰ میں اس کے چہرہ کو آگ کی گرمی سے بچاؤں گا اور اس کو فزع اکبر (سب سے بڑی گھبراہٹ) سے امن میں رکھوں گا۔" نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- "جو شخص اپنے پر روئے، حق تعالیٰ اس کے منہ کو آگ پر حرام کر دیں گے۔" رسول اللہ صلعم نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی خشیت میں اپنی آنکھوں سے مکھی کے برابر بھی آنسو بہائے خدا اس کو قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ سے امن میں رکھے گا۔" اور ایک روایت میں ہے "خدائے تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی۔ "میرے بندے اپنی

تین خصلتوں کی وجہ سے (جو میرے پاس سب سے زیادہ محبوب ہیں)، میری نزدیکی حاصل کرسکیں گے۔" موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: "وہ کیا خصلتیں ہیں؟" فرمایا: "زہد (دنیا سے پرہیز) معاصی سے، اور گریہ و زاری میری خشیت سے۔" موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: "اے پروردگار، پھر ان خصلت والوں کا تو نے کیا بدلہ رکھا ہے؟" فرمایا: "زاہدوں کے لیے تو میں نے جنّت رکھی ہے، اور میری خشیت سے رونے والے "رفیق اعلیٰ" میں رہیں گے، اور جو معاصی سے پرہیز کرتے ہیں تو میں ان سے نہ جھگڑوں گا جب کہ میں دوسروں سے جھگڑوں گا۔" ایک روایت میں آیا ہے: "یحییٰ پیغمبر علیہ السلام خدا کی خشیت میں اتنا روتے تھے کہ ان کے رخساروں کا گوشت ختم ہو گیا تھا اور ان پر وہ روئی کے پھائے رکھا کرتے تھے تاکہ ان پر سے آنسو بہیں۔" اس سے ان کے والد زکریا علیہ السلام نے کہا: "اے میرے بیٹے، جب میں نے خدا سے یہ دعا مانگی تھی کہ وہ میرے بیٹے کی صورت میں مجھے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کرے، تو تم پیدا ہوئے۔" یحییٰ نے کہا: "ہاں، اے میرے باپ ہمارے پروردگار کے پاس جو دوزخ ہے اس پر سے گذرنے کے لیے پُل بنے ہوئے ہیں اور اس پر سے وہی شخص پار ہو سکتا ہے جو اس کی خشیت سے روتا ہو، اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے قدم ڈگمگا نہ جائیں۔" یہ سن کر زکریا پیغمبر بھی اتنا روئے کہ بیہوش ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "آنکھوں کا رونا اور دلوں کی خشیت، اللہ کی رحمت ہے، جب تم ان کو پاؤ تو دعا کو غنیمت سمجھو، جس امت میں ایک شخص بھی روتا ہے، خدائے تعالےٰ اس کی وجہ سے ساری امت پر رحم فرماتا ہے۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں: "اگر تجھے رونا نہ بھی آئے تو بہ تکلف رونے کی کوشش کر، چاہے ایک مکھی برابر آنسو تیری آنکھ سے بہہ نکلے۔" ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ہر چیز کا وزن اور پیمانہ ہوتا ہے سوائے آنکھوں کے آنسوؤں کے، کیونکہ جب آنکھیں خدا کی خشیت سے آنسو بہاتی ہیں تو خدائے تعالےٰ ان پر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے، جس رخسار پر یہ آنسو بہتے ہیں ان پر قیامت کے

دن ذلت وخوف کی سیاہی نہ چھا سکے گی، اور آنسو کا ایک قطرہ سمندر کے برابر آگ کو بجھا سکے گا۔" ابراہیمؑ نے پوچھا: "بارالہا! تو نے اس شخص کے لیے کیا بدل رکھا ہے جس نے تیرے خوف سے رو کر اپنے چہرے کو تر کیا ہو؟" خدا تعالیٰ نے کہا: "اس کا بدل میرے پاس مغفرت و رضوان ہے۔" ابو جعفرؓ کہتے ہیں: "ان اوقات میں اجابت دعا کی امید رکھو: (۱) جس وقت خدا کے خوف سے جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں (۲) جب آنسو بہنے لگیں، (۳) جب بارش کے قطرے گرنے لگیں (۴) جب سورج آسمان کے جگر میں آجائے (یعنی نصف النہار پر کچھ دیر گذرنے کے بعد)، اور فرمایا: "تضرع اور اللہ کی رحمت ایک مکان میں آکر ملتے ہیں۔" "جب بندہ آنسو بہاتا ہے تو خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے، تم اس گھڑی سوال کو غنیمت سمجھو اور اپنی حاجت طلب کرو، مگر ضرورت سے زیادہ چیزیں نہ مانگو کیونکہ خدا نے اپنی تقدیر (یعنی ایک مناسب اندازہ) بھی ہر ایک کے لیے رکھا ہے، جو تم کو ملتا ہے اس کو حقیر نہ سمجھو، ہاں یہ سچ ہے کہ خدا سے لگاتار مانگتے رہنا اس کو محبوب ضرور ہے۔" روایت ہے کہ ایک دن ابو جعفرؓ اپنے والد امام زین العابدین کے پاس آئے، امام موصوف نہایت عبادت گزار تھے، آپ کی نظیر نہیں تھی، راتوں کے جاگنے سے آپکا رنگ پیلا پڑ گیا تھا، روتے روتے آنکھیں سوکھ گئیں تھیں، پیشانی پر سے بال اُڑ گئے تھے، اور پاؤں اور پنڈلیوں پر ورم آگیا تھا، جو نماز میں بہت زیادہ کھڑے رہنے کا نتیجہ تھا۔ ابو جعفرؓ کہتے ہیں کہ آپ کی یہ حالت دیکھ کر فرط رحم سے میں رونا ضبط نہ کر سکا، اس وقت آپ کچھ سوچ میں بیٹھے تھے، میری طرف نظر کی اور کہنے لگے: "اے فرزند جو دوزخ سے ڈرتا ہے اس کا قرار و چین باقی نہیں رہتا۔" اور حضرت کی یہ حالت تھی کہ جب وضو کرتے تو آپ کا چہرہ زرد پڑ جاتا، لوگ جب اس کی وجہ پوچھتے تو آپ فرماتے: "معلوم بھی ہے، کس کے سامنے اب ہم کو کھڑا رہنا ہے؟" روایت کی گئی ہے کہ حضرت امام کاظمؒ اللہ کی خشیت میں روتے تھے کہ آنسوؤں کی وجہ سے آپ

کی داڑھی کا رنگ ہرا ہو گیا تھا۔

فصل (۴۴)، نماز کے نوادر، نماز استخارہ و استشارہ

استشارہ

صادقؑ فرماتے ہیں: "جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس معاملہ میں کسی سے مشورہ نہ لو، جب تک کہ اپنے رب سے مشورہ نہ کر لو۔" لوگوں نے کہا: "رب سے کس طرح مشورہ کیا جا سکتا ہے؟" آپ نے فرمایا: "اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم استخیر اللہ سو مرتبہ پڑھو پھر دیکھو تمہیں کیا جواب ملتا ہے؟" اس کے بعد لوگوں سے مشورہ لو۔ اب تم کو صحیح مشورہ ملے گا۔" ابو عبداللہ کہتے ہیں: "مشورہ لینے کے چار اصول ہیں، ان کا لحاظ نہ کرنے سے مشورہ لینے والے کو فائدہ سے زیادہ نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے: (۱) پہلا اصول یہ ہے کہ وہ شخص جس سے مشورہ لیا جائے عقلمند ہو، دوسرے وہ آزاد اور دیانت دار ہو، تیسرے وہ پکا دوست ہو جو تمکو اپنا بھائی سمجھے، چوتھے یہ کہ وہ تمہارا محرم راز ہو، تمہارے معاملات سے اس کا علم بھی تمہارے ہی علم کی طرح ہو اور وہ اس کو راز میں بھی رکھ سکتا ہو، کیونکہ اگر وہ عقلمند ہوگا تو تم کو اس کے مشورے سے فائدہ ہوگا۔ اگر وہ آزاد و دیانت دار ہوگا تو نصیحت کے لیے پوری کوشش کرے گا، اگر وہ دوست اور بھائی سمجھنے والا ہوگا تو تمہارا راز چھپا کر رکھ سکے گا، جب تم اس کو اپنی راز کی باتیں بتلاؤ اور اگر اس کا علم تمہارے بارے میں تمہارے علم ہی کی طرح ہو تو اس کا مشورہ کامل ہوگا اور نصیحت درست ہوگی۔" نیز آپ کا ارشاد ہے: "مشورہ کرو تو ایسے شخص سے کرو جو صاحب ورع بھی ہو، کیونکہ وہ جس بات کی نصیحت کرے گا وہ نیکی ہی کی بات ہوگی، اس کی مخالفت سے پرہیز کرو کہ اس میں دین و دنیا کا فساد ہے۔" رسول اللہ صلعم نے فرمایا:

"مردِ عاقل و ناصح سے مشورہ اللہ عزوجل کی طرف سے برکت ہدایت و توفیق ہے، جب ایسا شخص تمہیں مشورہ دے تو اس کی مخالفت سے پرہیز کرو، کیونکہ اس میں ہلاکت ہے۔" اور ایک راوی کا بیان ہے: "ایک روز ہم امام موسیٰ رضاؑ کے پاس تھے ہم نے ان کے پاس ان کے والد کا ذکر کیا تو کہنے لگے: "ان کی عقل ایسی تھی جس کا بہت سی عقلیں جواب نہیں دے سکتیں، بعض کالے رنگ کے لوگ بھی اپنے رنگ کے بارے میں ان سے رائے لیتے تھے۔" لوگوں نے کہا: "امام صاحب کیا آپ سے بھی لوگ ایسے مشورے لیتے ہیں؟" آپ نے کہا: "ان میں جو بات تھی وہ کسی میں نہیں آسکتی، لوگ ان سے آگر یہ تک پوچھا کرتے تھے کہ باغ اور زمین میں کیا کام کرنا چاہیے جس سے اچھا اور وافر، ثمرہ ملے۔" امام صادق فرماتے ہیں: "کسی نے رسول اللہؐ سے آگر پوچھا: "حزم (احتیاط) کیا چیز ہے؟" آپؐ نے فرمایا: "ہوشیار آدمی کو اپنا مشیر بنانا اور اس کی پیروی کرنا۔" نیز آپ فرماتے ہیں: "کوئی مظاہرہ (یعنی مدد حاصل کرنا یا دینا) مشاورت سے بڑھ کر نہیں، تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل مندی نہیں۔" اور آپ کا ارشاد ہے: "کسی کام کے مضبوط ہو جانے سے پہلے غیر ضروری طور پر لوگوں پر اس کو ظاہر کرنا اس کام کے بگاڑ کے اسباب میں سے ایک ہے" "ابو عبداللہؑ سے پوچھا گیا تھا کہ خدا کے پاس سب سے پسندیدہ شخص کون ہے؟" آپؑ نے فرمایا: "وہ جو سب سے زیادہ خدا کی اطاعت کرنے والا ہے۔" اور جب پوچھا گیا کہ خدا کے پاس سب سے ناپسند کون ہے؟ تو فرمایا: "جو خدا پر تہمت باندھے۔" لوگوں نے کہا: "کیا کوئی شخص خدا پر بھی تہمت باندھ سکتا ہے؟" آپ نے کہا: "ہاں جو شخص اللہ سے استخارہ کرے، اور اس کا جواب ایسا ملے جو اس کو ناپسند ہو تو اس پر غصہ کرے، ایسا شخص خدا پر تہمت رکھتا ہے۔" امام صادقؑ فرماتے استخارہ کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز کے آخری سجدے میں سو مرتبہ "استخیر اللہ" کہے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور نبی کریمؐ پر رحمت بھیجے، پھر پچاس مرتبہ استخیر اللہ کہے، پھر اللہ تعا

کی حمد کرے اور نبی کریم پر رحمت بھیجے' اور پھر ۱۵ مرتبہ الحمد للہ کہے' پھر نماز پوری کرے۔"
ایک اور روایت میں استخارہ کا یہ طریقہ بتایا گیا ہے: "رات کی نماز کی آخری رکعت کے سجدے میں سو مرتبہ استخیر اللہ برحمتہ کہے۔" حضرت علیؓ کے استخارہ کا طریقہ یہ تھا: "دو رکعت نماز پڑھتے اور آخر میں استخیر اللہ سو مرتبہ کہتے' اس کے بعد کہتے:

اللھمّ انی ھممت بامر قد علمتہ	اے اللہ میں نے ایک کام کا ارادہ کر لیا ہے
فان کنت تعلم انہ خیر لی فی	جس کو تو جانتا ہے' اگر تجھے معلوم ہے کہ اس
دینی و دنیای وآخرتی فیسرہ	میں میرے دین اور دنیا و آخرت کے لیے
لی وان کنت تعلم انہ شرٌّ لی	خیر ہے تو اسکو میرے لئے آسان کردے اور اگر تجھے
فی دینی و دنیای وآخرتی فاصرفہ	معلوم ہے کہ یہ میرے لئے شر ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے'
عنی، کرھت نفسی ذالک ام احببت	چاہے مجھے وہ برا لگے یا بھلا لگے' کیونکہ میری مصلحت سے
فانک تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب۔	جیسا تو واقف ہے میں نہیں' تو غیب کی باتوں کو جانتا ہے۔'

پھر نماز ختم کرتے۔" روایت ہے کہ ایک شخص حضرت ابو عبداللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: "میں آپ پر سے فدا ہو جاؤں' کیا آپ مجھے استخارہ کا طریقہ بتلا سکیں گے؟" آپ نے کہا: "جب تم صبح کی نماز پڑھو تو چہرہ کے مقابل ہاتھ اٹھانے سے پہلے کہو:

اللھمّ انک تعلم ولا اعلم وانت علام	اے خدا تو میری بھلائی کو خوب جانتا ہے جس کو
الغیوب فصل علی محمد وعلی	میں خود نہیں جانتا۔ کیونکہ تو غیب کے امور سے
آل محمد وخرلی فی جمیع ما	آگاہ ہے پس رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ
عزمت بہ من اموری خیرۃ و	پر' ان تمام امور میں جن کا میں نے عزم کر لیا ہو
برکۃ وعافیۃ۔	بھلا کرنا کہ اس میں بھلائی برکت اور عافیت ہو

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص اس صیغہ استخارہ کو ستر مرتبہ کہے گا تو خدائے تعالٰے ضرور اس کے کام کی بھلائی کے ساتھ تکمیل کر دے گا۔ وہ یہ ہے:

یا ابصر الناظرین، ویا اسمع السامعین ویا اسرع الحاسبین، ویا ارحم الراحمین ویا احکم الحاکمین صل علیٰ محمدؐ وعلیٰ آلہ وصحبہ وخرلی فی کذا وکذا۔	اے سب دیکھنے والوں سے زیادہ دیکھنے والے اور سب سننے والوں سے زیادہ سننے والے، اور اے سب حساب لینے والوں سے زیادہ تیز حساب لینے والے، اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان، اور اے سب حاکموں کے حاکم، رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل واصحاب پر اور میرا فلاں فلاں کام کا بھلا کر دے۔"

اس کے بعد سجدہ کرے اور سو مرتبہ پڑھے :۔

استخیر اللّٰہ برحمتہ استقدر اللّٰہ فی عافیۃ بقدرتہ۔	میں نے طلب خیر کیا اللہ کی رحمت سے اور اس کی قدرت اس کی عافیت کے ساتھ طلب کی۔

اس کے بعد اپنی حاجت بیان کرے۔ تو ہر حال میں اس کے لیے خیر ہوگا اور وہ اپنے رب پر اس چیز میں جو اس سے منصرف ہو جائے تہمت نہ رکھے گا۔"

نمازِ استخارہ

کسی نے ابوالحسنؑ سے پوچھا: "میں سفر کرنا چاہتا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے لیے دریا سے سفر کرنے میں خیر ہے یا خشکی کے راستے سے جانے میں؟" آپ نے فرمایا: "میں تم کو استخارہ بتلاتا ہوں: "تم ایسے وقت مسجد کو جاؤ جب کسی فرض نماز کا وقت نہ ہو، پھر دو رکعت نماز پڑھو اور سو مرتبہ "استخیر اللہ" کہو، دیکھو دل میں کیا بات القا ہوتی ہے؟ پھر اسی پر عمل کرو، پھر آپ نے فرمایا: "خشکی کا راستہ مجھے زیادہ پسند

ہے۔" اس نے کہا: "مجھے بھی۔" امام باقر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب علی بن حسین رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ یا کچھ خرید و فروخت کے لیے نکلنا چاہتے یا کسی کو آزاد کرنا چاہتے تو وضو کرتے اور دو رکعت نماز استخارہ پڑھتے، اور ان میں سورہ حشر، سورہ رحمٰن، معوذتین اور قل ہو اللہ پڑھتے، پھر اس طرح دعا کرتے:۔

اللھم ان کان کذا و کذا لی خیرا فی دینی و خیرا لی فی دنیای و آخرتی وعاجل امری و آجلہ فیسرہ لی وان کرھت ذلک، وان کان شرا لی فی دینی و دنیای فاصرفہ عنی واصرف نفسی عن ناحیتہ انک علی کل شئی قدیر۔	اے خدا اگر فلاں کام میں میرے دین و دنیا کی بھلائی ہے تو چاہے وہ مجھے تکلیف دے میرے لیے تو اس کو آسان کر، اور اگر اس میں میرے دنیا و دین کی برائی ہے تو اس کو مجھ سے دور کر دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ، جب کوئی غلام یا جانور یا کوئی چیز خریدنے کا ارادہ کرتے یا کوئی چھوٹا سا کام بھی کرنا چاہتے تو استخارہ کی دعا پڑھتے اور بڑے کام کے لئے تو ستّر مرتبہ پڑھتے۔

دوسری نماز

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو پہلے دو رکعت نماز پڑھو، پھر خدا کی تعریف و ثنا کرو، پھر درود پڑھو نبی و آل نبی پر، پھر کہو:

اللھم ان کان ھذا الامر خیرا لی فی دینی و دنیای فیسرہ لی وقدرہ وان کان ھذا الامر علی غیر ذالک فاصرفہ عنی۔	اے اللہ اگر اس کام میں میرے لیے دین و دنیا کی بھلائی ہے تو میرے لیے آسان کر، اور اس کو مقدر کر، ایسا نہیں ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ ان رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیئے تو فرمایا: "جو چاہو پڑھو، چاہو تو قُلْ هُوَاللهُ اور قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ لیا کرو۔"

دوسری نماز

ایک راوی کا بیان ہے:۔ "میں نے ابو عبداللہؑ سے پوچھا کہ جب میں کسی بات کا ارادہ کرتا ہوں تو لوگ اس کے بارے میں مختلف رائیں دیتے ہیں کوئی کرنے کو کہتا ہے تو کوئی نہ کرنے کو۔" آپ نے فرمایا: "جب ایسا ہو تو تم دو رکعت پڑھو، اور ۱۰۱ مرتبہ " استخیر اللہ " کہو، پھر غور کرو کہ تمہارے دل میں کیا بات آتی ہے، اسی پر عمل کرو، اس میں بھلائی ہوگی، انشاء اللہ، کیونکہ جو کام کہ استخارہ کی بنا پر ہوتا ہے وہ شرع کے موافق بھی ہے، خدا کی مرضی کے موافق بھی، اور اس میں تمہارا فائدہ بھی ہوگا۔"

دوسری نماز

ابو عبداللہؑ فرماتے ہیں، "جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو چھ رقعے لو، ان میں سے تین پر لکھو: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، خیرة من الله العزیز الحکیم لفلان بن فلانة، افعل، اور باقی تین رقعوں پر لکھو خیرة من الله العزیز الحکیم لفلان بن فلانة لا تفعل ان کو مصلّے کے نیچے رکھ دو۔ پھر دو رکعت پڑھو، نماز ختم ہونے کے بعد ایک سجدہ کرو اور اس میں سو مرتبہ کہو: استخیر الله برحمته خیرة فی عافیة۔ اس کے بعد سیدھے بیٹھ جاؤ پھر کہو: اللهم خر لی فی جمیع اموری فی یسر منك وعافیه۔ اس کے بعد سب رقعوں کو ایک جگہ رکھ کر انہیں باہم ملا دو۔ اس کے بعد ایک ایک نکالو، اگر تین مسلسل ایسے نکلیں جس میں

"کر" ہو تو وہ کام کرو۔ اور تین مسلسل ایسے نکلیں جس میں ہو "نہ کر" تو وہ کام نہ کرو، اگر ایک ایسا اور ایک ویسا نکلے تو پانچ نکالو، ان میں سے اکثر میں جو رائے ہو اس کو کرو۔ اور اقل کی رائے چھوڑ دو۔ چھٹے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ ابو جعفر محمد بن علی رض فرماتے ہیں کہ جب علی بن حسین رض حج یا عمرہ یا غلام کے خریدنے یا بیچنے یا آزاد کرنے کا ارادہ کرتے تو وضو کرکے دو رکعت نماز استخارہ پڑھتے دونوں میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ حج پڑھتے۔ نماز کے بعد سو مرتبہ "استخیر اللہ" پڑھتے، اس کے بعد قل ہو اللہ احد اور معوذتین، ایک ایک مرتبہ پڑھتے، اس کے بعد اس طرح دعا کرتے :۔

اللّٰھم قد ھممت بامر قد علمتہ فان کنت تعلم انہ خیر لی فی دینی ودنیای وآخرتی فاقدرہ لی ویسرہ لی وان کنت تعلم انہ شر لی فی دینی ودنیای وآخرتی فاصرفہ عنی وھب لی رشدی کرھت ذلک نفسی او احبتہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ماشاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

اے اللہ! میں نے ایک ایسے کام کا ارادہ کرلیا ہے جس کو تو جانتا ہے، اگر تو یہ جانتا ہے کہ اس میں میرے لیے دین و دنیا و آخرت کا فائدہ ہے تو اس کو مقدر کر اور اس کو میرے لئے آسان کردے اور اگر اس میں میرے لئے شر ہے، دین و دنیا اور آخرت کا تو اس کو مجھ سے ہٹا دے چاہے مجھے برا لگے یا بھلا، برکت سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الخ۔

اس کے بعد دل کی آواز پر غور کرتے اور اس پر عمل کرتے۔

دوسری نماز

ایک راوی کا بیان ہے: "میں نے ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی

شخص کسی معاملے میں پریشان ہو کہ اس کو انجام دے یا نہ دے، یا کوئی اچھا مشیر بھی اسے نہ مل رہا ہو تو اس کو کیا کرنا چاہیئے؟" ان بزرگ نے کہا: "وہ اپنے رب سے مشورہ کرے"۔ اور رب سے مشورہ کرنے کا طریقہ یہ بتایا کہ اپنے دل میں پہلے اس معاملے کے متعلق خوب سوچ لے جو وہ اپنے رب سے دریافت کر رہا ہے، اس کے بعد کاغذ کے دو پرزے لے لے، ایک پر لکھے "ہاں" دوسرے پر "نہ" پھر ان دونوں کو ایک ہی شکل کی مٹی کی دو گولیوں میں پوشیدہ کر دے اور ان کو اس طرح خلط ملط کر دے کہ پہچان نہ سکیں، دو رکعت نماز کے بعد ان میں سے ایک گولی نکالے اور اس کے اندر کا کاغذ پڑھ کر دیکھے، اگر "ہاں" نکلے تو وہ کام کرے ورنہ نہ کرے۔ یہ ہے رب سے مشورہ کرنے کا طریقہ

دوسری نماز

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز استخارہ کا طریقہ اس طرح سکھلاتے تھے، جس طرح کہ قرآن کی سورتیں سکھائی جاتی ہیں، فرماتے: "جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نماز پڑھو، جو فرض نماز نہ ہو، پھر اس طرح دعا کرو۔

اللّٰھمّ انی استخیرك بعلمك و استقدرك بقدرتك واسألك من فضلك العظیم فانك تقدر ولا اقدر، وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب، اللّٰھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں، اور تیری قدرت سے تقدیر کی درخواست کرتا ہوں، اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو غیب کی

(و یسمیه) خیر لی فی دینی و دنیای ومعاشی و عاقبة امری فاقدره لی و یسره لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان هذا الامر (و یسمیه) شر لی فی دینی و دنیای ومعاشی و عاقبة امری فاصرفه عنی، واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی به یا کریم۔

باتوں کا جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اور اس کا نام لے) میرے لئے خیر ہے، میرے دین و دنیا اور میری معاش اور میری عاقبت کے لئے تو اس کو میری تقدیر میں کر دے اور آسان کر دے اور اس میں میرے لئے برکت دے، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اور اس کا نام لے) میرے دین و دنیا اور میری معاش اور میری عاقبت کے لئے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے، اور مجھ کو اس پھیر دے اور میرے لئے خیر کو مقدر کر جیسا بھی ہو، پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے، اے صاحبِ کرم۔

حضرت امام جعفر بن محمدؓ کی دُعائے استخارہ یہ تھی:

اللھم انی استخیرك برحمتك واستقدرك الخیر بقدرتك علیه انك عالم الغیب والشھادة الرحمٰن الرحیم فاسألك ان تصلی علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انك حمید مجید اللھم ان کان ھذا الامر الذی ارید ه خیرا لی فی دینی و دنیای و آخرتی فیسره لی وان کان غیر ذالك فاصرفه عنی واصرفنی عنه۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اجداد میں سے کوئی بزرگ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:۔

اللّٰھم لک الحمد کلہ وبیدک الخیر کلہ اللّٰھم انی استخیرک برحمتک واستقدرک الخیر بقدرتک علیہ انک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللّٰھم فما کان من امر ھو اقرب من طاعتک و ابعد من معصیتک وارضی لنفسک و اقضی لحقک فیسرہ لی وما کان من غیر ذٰلک فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ فانک الفاعل لذالک والقادر علیہ۔

اے اللہ! ساری تعریف تیرے ہی لئے ہے، اور تیرے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے، اے اللہ میں تیری رحمت سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے تقدیر کی درخواست کرتا ہوں تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو اس کو جانتا ہے میں نہیں جانتا، اور تو غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے، اے اللہ جو کام میرے لئے ایسا ہو جو تیری طاعت سے زیادہ قریب اور تیری نافرمانی سے بہت دور اور تجھ کو زیادہ راضی کرنے والا اور تیرے حق کو زیادہ ادا کرانے والا ہو، تو اس کو میرے لئے سہل کر اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے۔ کیونکہ تو ہی اس کا کرنے والا اور اس پر قدرت رکھنے والا ہے۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں "دو رکعتیں پڑھ کر اللہ سے استخارہ کیا کرو، قسم ہے، اللہ تعالیٰ کی جو مرد مومن اللہ سے اپنے کام میں طلب خیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ضرور اس کے کام کو بہتر کر دیتے ہیں۔"

نماز حاجت

ابو عبد اللہ فرماتے ہیں: "جب تم بیمار پڑتے ہو تو طبیب کو بلاتے ہو، اس کو کچھ دیتے ہو، اور جب کسی سرکاری دفتر میں تمہارا کوئی کام ہوتا ہے تو وہاں

جاکر حاکم کو شاید رشوت دیتے ہو، یا اس کو راضی کرتے ہو، تم کو کوئی سخت کام آپڑے تو تمہیں خدا کی ہی طرف اضطرار کے ساتھ رجوع ہو جانا چاہیئے اور وہ اس طرح کہ وضو کرو، پھر کچھ صدقہ دو اور مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھو، خدا کی تعریف و ثنا کرو، اور نبیؐ و آل نبی پر رحمت بھیجو، پھر اس طرح دعا کرو۔

اللھم عافنی فی نفسی ودینی واھلی ومالی مما اخاف من کذا وکذا۔	اے اللہ! میری جان اور دین اور گھر اور مال میں اس چیز سے جس سے کہ مجھے خوف پیدا ہوا ہے، عافیت عطا فرما (اور اس جگہ اس مصیبت یا پریشانی کا نام لے)

دوسری نماز

آدھی رات کے وقت غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھو، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پانسو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھو اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرو مگر اس رکعت میں سورۂ اخلاص کے ختم پر سورۂ حشر کی آخری آیتیں اور سورۂ حدید کے شروع کی چھ آیتیں بھی پڑھو، پھر قیام میں ایک ہزار مرتبہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کہو، پھر رکوع اور سجدہ کرو، پھر تشہد کے بعد اللہ کی ثنا کرو۔ اور اپنی حاجت طلب کرو۔ اگر پوری ہو جائے تو فبہا ورنہ دوسری اور تیسری رات نماز کی تکرار کرو۔

دوسری نماز

جب تمہیں کوئی اہم ضرورت درپیش ہو تو تین دن تک متواتر روزے رکھو یہ دن بدھ، جمعرات اور جمعہ کے ہوں پھر جمعہ کے دن غسل کرو، اور نئے کپڑے پہنو، پھر گھر کی سب سے

اونچی جگہ پر چڑھ جاؤ اور وہاں دو رکعت نماز پڑھو، اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھو۔

اللّٰھم انی حللت بساحتك	اے اللہ! میں تیری وحدانیت اور صمدیت
بمعرفتی بوحدانیتك و	کو جان کر تیرے میدان میں نکل آیا ہوں
صمدانیتك وانہ لاقادر	میری احتیاج پوری کرنے پر تیرے سوائے
علی حاجتی غیرك، فقد علمت	کوئی قادر نہیں ہے، اے رب، تیری
یارب انہ کلما تظاهرت	نعمتوں نے جب مجھے پیٹھ دکھائی، تو میری
نعمتك علیّ اشتدت فاقتی	احتیاج نہایت شدید ہوگئی اور مجھے
الیك وقد طرقنی هم کذا	غم نے آ لیا (اور اس کا نام لے) اور
وانت بکشفه عالم غیر معلم	تو ہی اس کا دفع کرنا جانتا ہے، بغیر کسی
واسع غیر متکلف، فاسئلك	استاد کی مدد کے، تو ہی کشادگی دے
باسمك المکنون الذی	سکتا ہے، بغیر تکلیف کے، میں سوال کرتا
وضعته علی الجبال فنسفت	ہوں تیرے اس چھپے ہوئے نام کے
وعلی السماء فانشقت، وعلی	طفیل، جس کو تو نے پہاڑوں پر رکھا
النجوم فانتثرت وعلی الارض	تو وہ چور چور ہوگئے۔ آسمان پر رکھا تو
فسطحت، ان تصلی علی سیدنا	وہ شق ہوگیا، ستاروں پر رکھا تو وہ
محمدؐ وعلی اٰل محمد و	بکھر گئے، زمین پر رکھا تو وہ مسطح ہوگئی
ان تقضی حاجتی وان تیسر لی	رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمدؐ پر اور
عسیرها و تکفینی مهمها	محمدؐ کی آل پر، اور میری حاجت کو پورا کر
فان فعلت فلك الحمد وان	اور اس مشکل کو آسان کردے، اس مہم
لم تفعل فلك الحمد غیر	میں کفایت فرما اگر تو ایسا کرے تو تیری

جائر فی حکمک ولا متھم فی قضائک ولا خائف فی عدلک۔	تعریف ہے، اور اگر نہ کرے تو بھی تیری تعریف ہے، تیرے حکم میں کسی کا اجارہ نہیں تیری تقدیر پر کوئی الزام نہیں دھر سکتا اور تیرے عدل پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد اپنا گال زمین پر لگا کر تضرع کے ساتھ کہو۔

اللھم یونس بن متی عبدک دعاک فی بطن الحوت فا ستجبت لہ وانا عبدک ادعوک فاستجب لی۔	اے خدا جب تیرے بندے یونس بن متی علیہ السلام نے تجھے مچھلی کے پیٹ میں سے پکارا تو تو نے ان کی دعا قبول کی اسی طرح میں جو تیرا بندہ ہوں تجھے پکار رہا ہوں، تو میری دعا بھی قبول فرما۔

(ہر کسے بجہاں کسے دارد — من ترا دارم و ترا و ترا)

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ کوئی ایسی احتیاج نہ ہوگی جو اس طرح سے دعا کرنے کے بعد پوری نہ ہو۔

دوسری نماز

موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔ " اگر تم کو کوئی امر عظیم در پیش ہو تو دن میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ہر مسکین کو نبی کریمؐ کے صاع[1] کھجور، گیہوں یا جو کا دو۔ اور جب رات ہو تو اس کے ثلث اخیر میں نہاؤ پھر ایسے کپڑے پہنو جس سے ذل وانکسار کا اظہار ہو۔ تاہم یہ ایسے بھی نہ ہوں کہ ستر عورت نہ کر سکیں، اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھو، دونوں میں سورۂ کافروں اور سورۂ اخلاص پڑھو، اور جب آخری رکعت میں تمہاری پیشانی سجدہ کے لئے رکھی ہو

[1] تقریباً تین سیر انگریزی (م)

تو اللہ کی تہلیل و تقدیس و تعظیم و تمجید کرو، پھر اپنے گناہوں کا اقرار کرو، اپنی بعض خطاؤں کا نام لے کر اقرار کرو۔ پھر یہ بھی کہو کہ اے خدا میں اپنے گناہوں کو خود بھی نہیں جانتا ہوں تو جانتا ہے پھر اپنا سر اٹھاؤ، پھر دوسرے سجدہ میں جا کر سو مرتبہ کہو:۔ اللّٰھم انی استخیرك بعلمك، پھر اللہ کو اس کے اسماء حسنیٰ میں سے جس نام سے چاہو یاد کرو اور کہو:

یا کائنا قبل کل شئ ویامکون کل شئ و یا کائنا بعد کل شئ افعل لی کذا وکذا واعطنی کذا وکذا۔	اے ہونے والے ہر چیز سے پہلے، اور اے پیدا کرنے والے ہر چیز کے، اور اے ہونیوالے ہر چیز کے بعد، میرا یہ یہ کام کر دے یا مجھے یہ یہ دے۔ (اپنے کام کا نام لے)

بے شک تمہاری حاجت کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو امید ہے کہ پوری ہو گی اور ہاں دعا سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔

دوسری نماز

ایک راوی کا بیان ہے: "میں نے ایک مرتبہ امام رضاؑ سے کہا:" میں آپ پر سے فدا، مجھے قضائے حوائج کی کوئی دعا سکھلائیے"۔ آپ نے کہا:" جب تمہیں کوئی اہم ضرورت پیش آئے تو غسل کرو، صاف و پاک کپڑے پہنو، خوشبو لگاؤ، اور آسمان کے نیچے آکر دو رکعت نماز پڑھو، جس میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ہو اللہ پندرہ مرتبہ پڑھنا چاہیئے پھر سجدہ میں جا کر کہو:۔

اللّٰھم ان کل معبود من لدن عرشك الی قرار ارضك فھو باطل سواك فانك	اے اللہ! عرش کے نیچے سے لے کر تیری زمین تک سارے معبود تیرے سوا باطل ہیں، بے شک تو ہی اللہ

انت اللّٰہ الحق المبین، اقض لی حاجتی کذا وکذا، الساعۃ الساعۃ — ہے حق اور ظاہر، میری یہ حاجت پوری کردے۔

اور اس میں الحاح وزاری کرے، گڑگڑائے، پھر جب حاجت پوری ہوجائے تو نماز شکر ادا کرے۔ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز شکر کے بارے میں فرماتے ہیں: "جب خدا تم پر کوئی انعام کرے تو دو رکعت نماز پڑھو، پہلی میں سورۂ فاتحہ اور قل یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ۔ اور دوسری میں سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ، اور پہلی رکعت کے رکوع اور سجدہ میں کہو:۔

الحمد للّٰہ شکرا شکرا وحمدًا لا کفرا۔ — ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور شکر کا بھی وہی مستحق ہے شکر کا ناشکری کا نہیں۔

اور دوسری رکعت کے سجدہ میں:۔

الحمد للّٰہ الذی استجاب دعائی واعطانی مسئلتی۔ — ساری تعریف ہے، اللہ کے لیے جس نے میری دعا قبول کی اور جو میں مانگتا تھا دیا۔

امام صادق رضؓ فرماتے ہیں:۔

العافیۃ نعمۃ خفیۃ اذا وجدت نسیت واذا فقدت ذکرت۔ — عافیت ایک پوشیدہ نعمت ہے جب تو اس کو پاتا ہے تو بھول جاتا ہے اور جب اُسے گم کرتا ہے تو یاد کرتا ہے۔

اور فرماتے ہیں: "عافیت ایسی نعمت ہے جس کے شکر سے ہم عاجز ہیں۔" امام زین العابدین رضؓ فرماتے ہیں: "جو شخص " الحمد للّٰہ " کہے تو قابل قدر ہر نعمت کا شکر ادا ہوجاتا ہے۔

نمازِ عفو

تم سے جب کوئی قصور سرزد ہو جائے تو یہ نماز پڑھو، جو نمازِ عفو کہلاتی ہے دو رکعت، اور ہر رکعت میں الحمد اور انا انزلنا ایک ایک مرتبہ۔ اور قرأت کے بعد (۱۵) بار کہو: رب عفوك عفوك، پھر رکوع میں جاکر دس مرتبہ یہی کہو، پھر اسی طرح نماز پوری کرلو۔

وسوسوں سے نجات کے لئے نماز

امام صادقؑ فرماتے ہیں: "مومن پر چالیس دن ایسے نہیں گذرتے کہ وساوس نہ پیدا ہوتے ہوں، اس لئے دو رکعت پڑھنا چاہیئے اور ان سے پناہ مانگنی چاہیئے"۔ نیز آپ فرماتے ہیں:۔ "آدمؑ نے خدا تعالیٰ سے وساوس کی شکایت کی تو جبریل نازل ہوئے اور آدم کو یہ کلمہ سکھایا:۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ، آدمؑ نے اس کو پڑھا تو ان کی یہ شکایت دور ہوگئی، اور اسی وقت سے لاحول پڑھنے کا طریقہ جاری ہوا۔"

امام باقر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وسوسوں کے متعلق شکایت کی اور اس کے ساتھ افلاس و تنگدستی کی بھی شکایت کی، آنحضرتؐ نے فرمایا:" تو کہا کر۔

توکلت علی الحیّ الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی وکبّرہ تکبیرا[1]۔ چنانچہ وہ مسلسل اس کا ورد کرنے لگا، چند ہی روز بعد حاضر ہو کر

---

[1] اس کا ترجمہ سابق میں گذر چکا ہے۔

عرض کیا، "یا رسول اللہ، نہ صرف وسوسے ہی میرے دل سے دُور ہو گئے بلکہ میرا افلاس بھی دفع ہو گیا۔

نماز استغفار و طلب رزق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "جب تو اپنے روزگار میں تنگی دیکھے، اور اپنے کام میں ڈھیل پائے تو اپنی حاجت کو خدا کے حضور میں پیش کر، اور نماز استغفار پڑھ، جو دو رکعت ہے۔ ہر ایک میں الحمد اور انا انزلنا ایک ایک مرتبہ، پھر قرات کے بعد استغفر اللہ پندرہ مرتبہ پھر رکوع میں دس مرتبہ اور تشہد کے پہلے دس مرتبہ، خدائے تعالیٰ تیرے کام میں درستگی پیدا کر دے گا۔

رنج و غم کے دفع کرنے اور تکمیل حاجات کے لئے نماز

دُو رکعت پڑھے، ہر رکعت میں الحمد ایک بار، اور سورۂ انا انزلناہ تیرہ مرتبہ، نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرے اور کہے:۔

اللّٰھم یا فارج الھم ویا کاشف	اے اللہ، دور کرنے والے رنج کے اور
الغم ویا مجیب دعوۃ	دفع کرنے والے غم کے اور مضطر لوگوں
المضطرین ویا رحمٰن الدنیا	کی دعا قبول کرنے والے، اور اے رحم
رحیم الآخرۃ صل علی سیّدنا	کرنے والے دنیا میں، اور مہربان آخرت
محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد	میں رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر
وارحمنی رحمۃ تطفئ بھا	اور ہمارے سردار محمد کی آل پر اور مجھ پر
عنی غضبک وسخطک وتغنینی	ایسی رحمت فرما جو تیرے غضب اور غصے کو

بہا عمن سواک۔ | بجھا دے اور اپنے ماسوا رسے مجھے غنی کر دے۔

اس کے بعد اپنے چہرے کے سیدھے گال کو زمین پر لگا دے اور کہے۔

یامذل کل جبار ویا معز کل ذلیل وحقک قد بلغ المجھود منی امر کذا ففرج عنی۔

اے ہر زبردست اور ظالم کے ذلیل کرنے والے اور ہر ذلیل کو عزت دینے والے، قسم ہے تیرے حق کی (فلاں کام میں) میری کوشش اپنی آخری حد تک پہنچ گئی، میری اس تکلیف کو رفع فرما۔

اس کے بعد بایاں گال زمین پر رکھے اور وہی کہے، پھر اور ایک بار سجدہ کرے اور اسی طرح سے کہے تو یقین ہے کہ خدائے تعالیٰ اس کا غم دفع کر دے گا اور اس کی حاجت روا کرے گا۔

نماز فرج

روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "دو رکعت نماز پڑھو، پہلی میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص ایک ہزار مرتبہ، دوسری میں الحمد کے بعد سورۂ اخلاص ایک مرتبہ پھر نماز ختم کرنے کے بعد یہ دعا فرج پڑھو:

- اللھم یا من لا تراہ العیون ولا تخالطہ الظنون، یا من لا تصفہ الواصفون یا من لا تغیرہ الدھور یا من لا یخشی الدوائر یا من لا یذوق الموت، یا من لا یخشی الفوت یا من لا تضرہ

اے وہ خدا کہ تجھے آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور نہ گمان پا سکتے ہیں، اے وہ جس کی تعریف سے تعریف کرنے والے عاجز ہیں، اے وہ جس کو زمانے کے انقلابات متغیر نہیں کر سکتے، اے وہ جسکو مصیبتوں کا خوف نہیں جو موت کبھی

الذنوب، ولا تنقصه المغفرة
یا من یعلم مثاقیل الجبال،
وکیل البحور، وعدد الأمطار
وورق الأشجار ودبیب
النمل ولا یواری منہ سماء
ولا ارض ولا بحر ما فی
قعرہ ولا جبل ما فی وعرہ
تعلم خائنة الاعین وما
تخفی الصدور وما اظلم
علیہ اللیل واشرق علیہ النہار
باسمک المخزون المکنون
الذی فی علم الغیب عندک
اختصصت بہ نفسک وشققت
منہ اسمک، فانک انت اللہ
لا الہ الا انت وحدک لا
شریک لک وباسمک الذی
اذا دعیت بہ اجبت واذا
سئلت بہ اعطیت واسئلک
بحق انبیاءک المرسلین
وبحق حملة عرشک وبحق
ملائکتک المقربین وبحق

نہیں جھکے گا، جس کو فوت ہونے کا کبھی
اندیشہ نہیں، اے وہ جس کو گناہ کرنیوالوں
کے گناہ ضرر نہیں پہنچا سکتے، اور نہ بخشش
کرنے سے اس میں کوئی نقص پیدا ہو سکتا
ہے اے وہ جو پہاڑوں کے وزن کو اور سمندر
کے پانی کے ناپ کو اور بارش کے قطروں کو
اور درختوں کے پتوں کو اور چیونٹی کے کھسکنے
کو جانتا ہے، اور نہ اس سے آسمان نہ زمین
نہ اور جس سے آسمان و زمین اپنے کو نہیں
چھپا سکتے اور نہ سمندر اس سے اپنی گہرائی
کی کوئی چیز چھپا سکتا ہے اور نہ پہاڑ اپنے
غاروں کے اندر کی کوئی شے چھپا سکتا ہے
آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان کو بھی
جو سینوں میں پوشیدہ ہیں اور جن جن
چیزوں پر کہ رات کی تاریکی چھا گئی اور جن
جن چیزوں پر دن کی روشنی چمکی ان کو بھی
جانتا ہے، تیرے اس نام کے صدقے جو
خزانے میں محفوظ اور پوشیدہ ہے، جو
تیرے علم غیب میں ہے جس کو تو نے خاص اپنے
ہی لئے مخصوص کیا ہے، اور اسی سے
تو نے اپنے نام کو مشتق کیا ہے، بیشک تو

جبرئیل ومیکائیل
واسرافیل وعزرائیل
وبحق محمد وآلہ و
صحبہ وعترتہ صلوٰتک
علیہ وعلیھم ان تصلی
علی سیدنا محمد وعلی
آلِ سیدنا محمد ان تجعل
خیر عمری آخرہ وخیر
اعمالی خواتیمھا واسالک
مغفرتک ورضوانک
یاارحم الراحمین۔

ہی اللہ ہے تیرے سوائے کوئی معبود نہیں، تو ایک ہے، کوئی تیرا شریک نہیں اور تیرے اس نام کے صدقے جس کے وسیلے میں دعا کروں تو قبول کیا جاؤں، سوال کروں تو دیا جاؤں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں طفیل میں تیرے انبیاء ومرسلین کے اور طفیل میں تیرے عرش اٹھانے والوں کے اور طفیل میں تیرے مقرب فرشتوں کے، اور جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل کے طفیل محمدؐ اور ان کی آل واصحاب کے اور ان کی عترت (اولاد) کے طفیل، رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمدؐ اور ان کی آل پر، میری عمر کے آخری زمانہ کو بہترین زمانہ فرما اور آخری اعمال کو بہترین اعمال کردے اور میں تیری مغفرت اور رضا کا سائل ہوں اے ارحم الراحمین۔

نمازِ استغاثہ

جب تم پر کوئی غم یا تنگی آپڑے، یا اسی قسم کی کوئی چیز تو اللہ سے استغاثہ کرو۔ اور اس کے آگے عاجزی کرو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ رات کے اخیر حصہ میں بیدار ہوکر اچھی طرح وضو کرو، اور اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت چاہو پھر دو رکعت نماز پڑھو۔ ہر رکعت میں جتنا ہوسکے قرآن پڑھو، پھر کہو یاغیاث المستغیثین ۲۵ مرتبہ پھر رکوع کرو اور اسی طرح کہو، پھر سر اٹھاکر

اسی طرح کہو، اور سجدہ کرو تو ایسا ہی کہو، پھر بیٹھو اور ایسا ہی کہو، پھر سجدہ کرو اور ایسا ہی کہو، پھر دوسری رکعت کے لیے اٹھو اور یہ بھی اسی طرح پڑھو، اور سلام پھیرو اس طرح تم 'یاغیاث المستغیثین' کو تین سو مرتبہ پڑھو، پھر سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھو اور تیس مرتبہ کہو: 'من العبد الذلیل الی المولی الجلیل رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین'، پھر اپنی حاجت بیان کرو، اللہ کے حکم سے یہ جلد پوری ہوگی۔

نماز دفع فقر و جلب غنا

دو رکعت اچھی طرح سے ادا کرو پھر سجدہ میں جا کر کہو:-

یا واجد یا ماجد یا واحد یا احد یا کریم، اتوجه الیك بنبیك نبی الرحمة یا رسول الله انی اتوجه بك الی الله ربی و ربك ورب کل شئ اسألك یا الله ان تصلی علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وان تنفحنی نفحة من نفحاتك واسألك فتحا وتیسیرا و رزقا واسعا الم به شعثی واقضی به دینی واستعین به علی عیالی بفضلك وکرمك

اے مستغنی و بے پرواہ بہت احسان کرنیوالے اے واحد و احد، اے کریم، میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے پیغمبر محمدؐ کے ذریعہ جو نبی کریم ہیں، یا رسول اللہ میں آپ کے ذریعہ اپنے پروردگار اور آپ کے پروردگار اور ہر شے کے پروردگار کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے اللہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما محمدؐ اور ان کے آل و اصحاب پر، اور اپنے فیوض سے مجھے فیض پہنچا، اور میں تجھ سے کشادگی آسانی اور وسیع رزق مانگتا ہوں جن سے میں اپنی پراگندگی دور کروں، اور اپنے قرض کو ادا کروں اور اپنے بال بچوں کی مدد

یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علٰے کروں یہ سب اپنے فضل وکرم سے عطا کر اے
سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

نماز مکروب

ابو عبد اللہؑ فرماتے ہیں: "جس شخص پر کوئی رنج آ پڑے تو اس کو چاہیئے کہ پہلے غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے، پھر لیٹ جاوے اور اپنا سیدھا گال اپنے سیدھے ہاتھ پر رکھے پھر کہے:۔ یا معزّ کل ذلیل ویا مذل کل عزیز وحقك لقد شق علیّ کذا وکذا (یہاں اپنی اس مشکل کا نام لے جو اس پر آ پڑی ہے) فازلہ عنی برحمتك یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم اسی طرح کئی مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس رنج وغم کی گرہ کھول دے گا۔

ظالم کے ظلم کو دفع کرنے کیلئے

جب کوئی شخص تم پر ظلم کرے تو آدھی رات کے وقت اٹھو اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو، رکوع وسجود کامل طور پر ادا ہوں، جب نماز سے فارغ ہو تو اپنے دونوں گال ایک کے بعد ایک زمین پر رگڑو، پھر کہو:۔

یا من اهلك عادن الاولیٰ و اے وہ جس نے قدیم قوم عاد کو ہلاک کیا اور
ثمود فما ابقی وقوم نوح ثمود کو بھی کہ کسی کو باقی نہ چھوڑا اور ان سے
من قبل انهم کانوا هم پہلے قوم نوح کو، بے شک وہ سب سے بڑھ کر
اظلم واطغیٰ والمؤتفکۃ ظالم اور شریر تھے اور الٹی ہوئی بستیوں
اهوی فغشاها ما غشیٰ ان کو بھی پھینک مارا تھا، پھر ان بستیوں کو گھیر لیا

كان فلان بن فلان ظالما لی	جس چیز نے کہ گھیر لیا - اگر فلاں بن فلاں نے
فیما فعله بی فانزل به وعیدك	مجھ پر ظلم کیا ہے تو اس پر اپنا عذاب نازل فرما
ولا تجعل له فی حلمك نصیبا	اور اس کو اپنے حلم میں سے کوئی حصہ نہ دے
یا اقرب الاقربین وصلی الله	اے سب نزدیکوں سے زیادہ نزدیک، اور رحمت
علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آله	ہو ہمارے سردار محمدؐ اور ان کی آل واصحاب پر
وصحبه وسلم۔	اور سلام ہو آپ پر۔

نماز دفعِ ظلم

اپنے اوپر سے پانی بہاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو، پھر آسمان کی طرف سر اٹھاؤ اور دونوں ہاتھوں کو پھیلاؤ اور کہو:-

اللّٰھم رب محمد وآل محمد	اے اللہ اے محمد اور آل محمد کے رب، محمد اور آل محمد
صل علیٰ محمد وآل محمد	پر رحمت نازل فرما اور میرے دشمن کو ہلاک کر اے
واهلك عدوی، اللهم ان فلان	اللہ بے شک فلان ابن فلان نے مجھ پر ظلم کیا
بن فلان قد ظلمنی ولیس لی	ہے اور میرے لیے تیرے سوا کوئی اور نہیں
احد اصول به غیرك فاستوف	کہ اس کی مدد سے اپنے دشمن پر حملہ کروں پس
لی منه ظلامتی، الساعة الساعة	تو اس سے میرے ظلم کا بدلہ لے، اسی وقت
بحق انبیائك واصفیائك	اور اسی وقت طفیل میں اپنے انبیا و اصفیا
وخیرتك من خلقك الافعلت	کے اور تیری مخلوق میں سے نیک لوگوں کے
لی ذالك یا ذالاخذ العزیز	ایسا ہی کر اے زبردست پکڑنے والے
یا ذا البطش الشدید و	اے مضبوطی سے پکڑنے والے اور رحمت نازل فرما ہمارے
صلی الله علیٰ سیدنا محمد	سردار محمد اور ان کے آل و اصحاب پر اور سلام ہو۔

وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

نماز انتصار از ظالم

ابو عبداللہؑ فرماتے ہیں: " اگر تم پر کوئی ظلم کرے تو تمہیں ظالم کو بددعا دینے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اگر مظلوم لگاتار بددعا کرتا ہے تو وہ بھی ظالم گنا جائے گا، جب تم پر ظلم کیا جائے تو تم پہلے غسل کرو پھر زیر سما کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھو، پھر اس طرح دعا کرو:

اللّٰھم ان فلان بن فلان ظلمنی ولیس لی احد اصول بہ غیرک فاستوف لی ظلامتی الساعۃ الساعۃ بالاسم الذی سألک بہ المضطر فکشفت ما بہ من ضر ومکنت لہ فی الارض وجعلتہ خلیفتک علیٰ خلقک فاسألک ان تصلی علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلِ سیدنا محمد وان تستوفی لی ظلامتی الساعۃ الساعۃ۔

اے اللہ فلاں ابن فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور میرے لیے تیرے سوا کوئی دوسرا نہیں کہ اس کی مدد سے اپنے دشمن پر حملہ کروں پس تو اس سے میرا بھرپور بدلہ لے، اسی وقت اسی وقت، تیرے اس اسم مبارک کے صدقے جس کے وسیلے سے کوئی مضطر و بیقرار دعا کرتا ہے تو تو اس کا ضرر دور ہو جاتا ہے اور اس کے لئے زمین میں جگہ محفوظ ہو جاتی ہے اور تو اس کو اپنی مخلوق کے لیے اپنا خلیفہ بنا دیتا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ اور انکی آل پر رحمت نازل فرما اور میرے دشمن سے اس کے ظلم کا پورا بدلہ لے اسی وقت اسی وقت۔

زیادہ دیر نہ گذرے گی کہ تو دیکھے گا جو تو چاہتا ہے۔

دوسری نماز

ایک بزرگ فرماتے ہیں: "میں نے ابو عبد اللہ رضؓ کے پاس ایک شخص کی شکایت کی جو مجھے ستاتا تھا، آپ نے فرمایا: "اس پر بد دعا کرو" میں نے بد دعا دی، فرمایا: "ایسا نہیں، بلکہ تم گناہوں سے باز آجاؤ، پھر روزہ رکھو، اور نماز پڑھو، اور خیرات دو، اور جب رات کا اخیر حصہ ہو تو اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھو، پھر سجدہ میں جاکر اس طرح دعا کرو۔

اللھم ان فلان بن فلان قد آذانی اللھم اسقم بدنہ واقطع اثرہ وانقص اجلہ وعجل لہ ذالک فی عامہ ھذا۔	اے اللہ فلاں بن فلاں نے جو مجھے ستایا ہے، اے اللہ تو اس کے جسم کو بیمار کردے اور اس کو لولا لنجا کردے، اور اس کی عمر کم کردے اور اسی سال کے اندر اس کو موت دے۔

چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور وہ شخص بہت جلد مر گیا۔

نماز عسرت

ابو عبد اللہ رضؓ فرماتے ہیں: "جب تم پر کوئی مشکل آن پڑے تو زوال کے وقت دو رکعت نماز پڑھو، پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ اور انا فتحنا میں سے شروع سورہ سے وینصرک اللہ نصراً عزیزاً۔ تک، ایک مرتبہ پڑھو اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ اور الم نشرح، اس کے بعد اپنی مراد مانگو، اگر حاصل نہ ہو تو مکرر پڑھو، یہاں تک کہ کامیابی حاصل ہو، انشاء اللہ تعالیٰ۔

نماز مہمات

حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا قاعدہ تھا کہ چار رکعت نماز پڑھتے جس میں اچھی طرح خشوع و خضوع فرماتے، اس کے ارکان بھی عمدگی سے ادا فرماتے اور پہلی رکعت میں الحمد کے بعد پڑھتے۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل (سات مرتبہ) اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ان ترن انا اقل منك مالاً وَّ وَلَدًا (الخ رپ ۱۵ ع ۱۷) سات مرتبہ، اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سات مرتبہ پڑھتے اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیرٌم بالعباد سات مرتبہ پڑھتے۔ اس کے بعد اپنی حاجت چاہتے۔

نماز دفع مصیبت

چار رکعت پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ، اور آیۃ الکرسی ایک مرتبہ، پھر جب سلام پھیریں تو یہ پڑھیں:-

صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہ وسلم

اس کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر و تہلیل پڑھیں۔ اور اسی پر مداومت کرتا چلا جائے، یہاں تک کہ آئی ہوئی مصیبت دور ہو جائے۔

نمازِ رزق

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو توسیعِ رزق کے لیے جو نماز سکھلائی وہ اس طرح تھی۔ رزق کی کشادگی چاہنے والا

دو رکعت پڑھے پہلی میں الحمد ایک مرتبہ اور انا اعطینا تین مرتبہ اور اخلاص تین مرتبہ، اور دوسری میں الحمد ایک مرتبہ اور معوذتین میں سے ہر ایک تین تین مرتبہ، اور اس پر مداومت کرے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ رزق میں توسیع دے۔

نماز دفعِ فقر

ایک شخص ابو عبداللہؓ کے پاس آیا اور کہا: "میری جان آپ پر سے فدا ہو میں ایک فقیر آدمی ہوں۔"

ابو عبداللہ نے اس سے کہا: "تم چہارشنبہ کے روز روزہ رکھو، اس کے بعد جمعرات اور جمعہ کو بھی رکھو، جمعہ کی صبح کو تم اپنے گھر کی اونچی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ یا ایسی کوئی جگہ نہ ہو تو جنگل میں نکل جاؤ اور کسی جگہ جہاں کوئی نہ دیکھ سکے دو رکعت پڑھو، اس کے بعد گھٹنوں کے سہارے قبلہ رو بیٹھو اور اپنا سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھو اور کہو:۔

اللّٰھمّ یا من یکتفی عن خلقہ	اے اللہ، اے وہ جو اپنی مخلوق کے لیے کافی ہے
جمیعًا ولا یکتفی عنہ احد	اور مخلوق اس کے لیے کافی نہیں، اے اکیلے
من خلقہ یا احد من لا احد	جو ہمیشہ سے اکیلا ہی رہا ہے، میری امیدیں
لہ انقطع الرجاء الا منك	کٹ گئیں، تیرے سوا سب سے نامراد ہو کر
وخابت الآمال الا فیك	تیرے پاس آیا ہوں، اے معتبر جس کے لیے
یا ثقۃ من لا ثقۃ لہ لا ثقۃ	کوئی معتبر نہیں اور میرے لئے تیرے سوائے
لی غیرك، اجعل لی من	کوئی معتبر نہیں، میرے کاموں میں کشائش
امری فرجا و مخرجا وارزقنی	عطا فرما اور میرے لئے نجات کا راستہ نکال،

من حیث احتسب ومن حیث لا احتسب۔ اور جہاں سے مجھے گمان ہے اور جہاں سے مجھے گمان نہیں وہاں سے مجھ کو روزی دے۔

اس کے بعد کوئی سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرو اور کہو: یامغیث اجعل لی رزقاً من فضلک ہفتہ کے دن تیرے لئے صبح روشن نہ ہوگی مگر کسی کشادگی کی خبر لیے ہوئے۔

باپ کی نماز اپنے لڑکے کے لئے

چار رکعت نماز پڑھیں اس طرح کہ پہلی میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور دس بار رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مسلمین لک ومن ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمِ۔ (پ ۱ ع ۱۴) اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور دس بار رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ ومن ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الحساب ۝ (پ ... ...) اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور دس بار رَبَّنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ (پ ۱۹ ع ۱۷) اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار ——— اور دس بار رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (پ ۲۶ ع ۲)

پھر سلام پھیر کر کہے: رَبَّنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا الخ (پ ۱۹ ع ۴)

اور اس پر مداومت کرے بے شک اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کو ہدایت دے گا اور ان کا رزق بھی وسیع کرے گا۔

بیٹے کی نماز باپ کیلئے

دو رکعت نماز پڑھے، پہلی میں سورۂ فاتحہ اور دس مرتبہ یہ دعا پڑھے :۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (پ ۱۴ ع ۱۸) اور دوسری میں سورۂ فاتحہ اور دس بار یہ دعا، رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (پ ۲۹ ع ۱۰) اور جب سلام پھیرے تو دس بار رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا (پ ۱۵ ع ۳)

دوسری نماز

دو رکعت پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایکبار اور دس بار قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ الآیۃ (پ ۳ ع ۱۱) جب سلام پھیریں تو پڑھیں: رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین (دس بار اور درود شریف دس بار اس کے بعد سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کریں اور پڑھیں رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ (پ ۲۳ ع ۱۲)

دوسری نماز

یہ دو رکعت ہیں ہر ایک میں سورۂ فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ سورۂ قریش اور سلام کے بعد درود شریف دس مرتبہ، اس کے بعد دس مرتبہ: اللّٰھم اغننی بفضلك عن خلقك۔

نماز ادائے قرض

چار رکعت پڑھیں، دو تشہد سے۔ پہلی میں الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی دس مرتبہ اور قُل یا ایُّھا الکٰفِرون دس مرتبہ اور آمن الرسول دس مرتبہ، پھر سلام کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر تینتیس تینتیس بار پڑھیں اور تیسری رکعت میں الحمد ایک مرتبہ، الھاکم التکاثر تین مرتبہ۔ والعصر تین مرتبہ اور انّا اعطینا تین مرتبہ اور چوتھی رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور انّا انزلناہُ تین مرتبہ اور اذا زُلزِلَت تین مرتبہ۔

دوسری نماز

چار رکعت پڑھیں، پہلی میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورۂ فلق دس مرتبہ اور دوسری میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل یا ایہا الکافرون، دس مرتبہ اور آیۃ الکرسی دس مرتبہ، ان پہلی دو رکعتوں سے سلام پھیرنے کے بعد دس بار پڑھے: سبحان اللہ ابد الابد۔ سبحان اللہ الواحد الاحد سبحان اللہ الفرد الصمد سبحان اللہ الذی رفع السمٰوٰت بغیر عمد سبحان المنفرد بلا صاحبۃ ولا ولد۔ پھر دوسرا دوگانہ شروع کرے اور پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور الھٰکم التکاثر تین بار اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور انا انزلناہ اور اذا زلزلت تین تین بار پڑھے، اور فارغ ہونے کے بعد ایک سجدہ کرے جس میں سات بار اللّٰھمّ اِنّی اسألك التیسیر فی کل عسیر فان تیسیر العسیر علیك یسیر اس کے بعد سر اٹھا کر دس مرتبہ پڑھے فللّٰہ الحمد رب السمٰوات ورب الارض

آخر سورۃ تک۔

نمازِ جائع

ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص بھوکا ہو، تو دُو رکعت پڑھے ختم نماز کے بعد دعا کرے: رَبِّ اَطْعِمْنِیْ فَاِنِّیْ جَائِعٌ۔"اے رب مجھے کھلا میں بھوکا ہوں"۔ خدائے تعالیٰ اس کو اسی وقت کھانا کھلائے گا۔ نیز آپ فرماتے ہیں: "کسی آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے جو پیٹھ پیچھے ہو دُعا کرنے والے کی طرف روزی کھینچ لاتی ہے۔ اور اس سے بلا کو رفع کرتی ہے۔

نمازِ استجلابُ الرزق

روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، "یا رسول اللہ! میں کثیر العیال ہوں، پھر قرضدار بھی ہوں مجھ پر سختی آ پڑی ہے، مجھے کوئی ایسی دعا سکھلایئے، جس سے مجھے روزی ملے اور میرا قرض ادا ہو اور میرے بچوں کی پرورش ہو۔" آپ نے فرمایا:۔ "اے خدا کے بندے اچھی طرح سے وضو کر، پھر دُو رکعت پڑھ اور اس کے رکوع و سجود عمدگی سے بجا لا کر، نماز پوری کرنے کے بعد اس طرح دعا کر: یا واجد یا ماجد یا واحد یا احد یا کریم اتوجه الیك بمحمد نبی الرحمة یا محمد یا رسول الله صلی الله علیك و سلم انی اتوجه بك الی ربی و ربك ورب کل شیٔ و اسألك اللّٰهم ان تصلی علی سیدنا محمد و علی اھل بیته و اسألك نفحة کریمة من نفحاتك و فتحا و تیسیرا و رزقا واسعا الم به شعثی واقضی به دینی و استعین به علی عیالی

وَصلی اللہ علیٰ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔ ؎

دوسری نماز حاجت

ابو عبداللہؓ فرماتے ہیں:۔ ”جب رات کا تیسرا حصہ گذر جائے تو اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو، اور سورۂ ملک اور تنزیل السجدہ کے ساتھ پھر اس طرح دعا کرو:۔

یا ربّ قد نامت العیون و غارت النجوم وانت الحی القیوم لا تأخذك سنة ولا نوم لن یواری عنك لیل داج ولا سماء ذات ابراج ولا ارض ذات مهاد ولا بحر لجی وظلمت بعضها فوق بعض یا صریخ الابرار ویا غیاث المستغیثین برحمتك استغیث فصل علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه واقض لی حاجتہ کذا وکذا۔ لا تردنی خائبا ولا محروما یا ارحم الراحمین۔

اے رب اب جبکہ آنکھیں سو گئی ہیں اور تارے ڈوب گئے ہیں اور تو زندہ اور قائم موجود ہے، تجھے نہ تو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ تجھ سے چھپی ہوئی نہیں گھری تاریک رات، اور نہ برجوں والا آسمان نہ فرش والی زمین اور نہ عمیق و بے پایاں سمندر اور نہ اندھیریاں جو ایک دوسرے پر بڑھی چلی آتی ہیں، اے نیک لوگوں کی فریاد سننے والے، اے فریادیوں کی پکار کو پہنچنے والے، تیری رحمت سے میں فریاد کرتا ہوں، پس رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمدؐ اور ان کی آل پر میری فلاں حاجت کو (یہاں حاجت کا نام لیا جائے) پوری فرما، مجھے نامراد اور محروم واپس نہ کر اے ارحم الراحمین۔

؎ اس کا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے (مترجم)

یہ نماز و دعا قضائے حاجت کے لئے ایسی ہیں گویا کہ اس نے مراد کو ہاتھ سے پکڑ لیا۔

نمازِ شدّت

امام کاظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔" تم نماز پڑھو جیسی ہو سکے، اس کے بعد اپنا دایاں رُخسار زمین پر رکھو اور کہو:۔

یا قوۃ کل ضعیف یا مذل	اے ہر ضعیف کی قوت، اے ہر ظالم کے ذلیل
کل جبّار، یا معزّ کل ذلیل	کرنے والے، اور ہر ذلیل کو عزت دینے والے
قد وحقك اعیا صبری	بے شک تیرے حق کی قسم میرے صبر کا پیمانہ
ففرّج عنّی۔	بھر گیا اب میری مشکلوں کو کھول دے۔

تین مرتبہ کہو پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھو اور اسی طرح تین مرتبہ کہو، پھر اپنی پیشانی زمین پر رکھو اور تین بار کہو:۔

اشهد ان كل معبود من	میں گواہی دیتا ہوں کہ ہر معبود تیرے عرش
تحت عرشك الی قرار ارضك	کے نیچے سے لیکر قرار زمین تک سب کے سب
باطل الا وجهك الكريم	باطل ہیں، سوائے تیری ذات کریم کے تو میری
تعلم كربتی ففرّج عنّی	تکلیف کو جانتا ہے تو اس کو دور فرما۔

اس کے بعد بیٹھ کر تین بار کہو:۔

اللّٰھم انت الحی القیوم العلی العظیم الخالق البارئ المحیی الممیت المبدئ البدیع لك الكرم ولك الحمد ولك المن ولك الجود وحدك لا شریك لك یا احد یا احد یا صمد یا من لم یلد ولم یولد ولم یكن له كفواً احد اللّٰه ربّی۔ اس کے بعد درود شریف اس طرح پڑھ کر دعا کرو۔ صل اللّٰھم علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وصحبه

الصادقین، افعل بی کذا و کذا۔

صلاۃ المظلوم

دو رکعت پڑھو، جس میں قرآن کی جو آیتیں چاہو پڑھو، اس کے بعد جتنا ممکن ہو سکے درود شریف پڑھو، اس کے بعد اس طرح دعا کرو:۔

اللّٰھم ان لک یوما تنتقم فیہ	اے اللہ بے شک ایک دن آنیوالا ہے
للمظلوم من الظالم، لکن ھلعی	جب تو مظلوم کا ظالم سے بدلہ لے گا لیکن
وجزعی لا یبلغان بی الصبر	میری بے قراری اور بے صبری تیرے
علی اناتک وحلمک وقد	حلم و بردباری کی متحمل نہیں اور تو جانتا
علمت ان فلانا ظلمنی واعتدیٰ	ہے کہ فلاں ظالم نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور
بقوتہ علی ضعفی فاسئلک	میں تجھ سے التجا کرتا ہوں اے رب العزت
یا رب العزۃ وقاصم	اے ظالموں کے توڑنے والے اور مظلوم کی
الجبابرۃ وناصر المظلومین	مدد کرنے والے تو اس کو اپنی قدرت دکھلا
ان تری قدرتک اقسمت علیک	اے رب العزت تجھے قسم ہے اسی وقت میرا
یا رب العزّۃ الساعۃ الساعۃ۔	بدلہ اس سے لے۔

دوسری نماز

اچھی طرح وضو کرو دو رکعت نماز پڑھو۔ نماز ختم کرکے خدا کی ثنا کرو اور درود پڑھو، پھر اس طرح دعا کرو:۔

اللّٰھم ان فلانا ظلمنی وبغی	اے اللہ فلاں شخص نے مجھ پر ظلم کیا ہے
علیّ فابلہ بفقر لا تجبرہ	اور مجھ پر زیادتی کی، تو اس پر ایسی محتاجی

وبسوء لا تسترة نازل کر جس سے اسکو پناہ نہ ملے، اور ایسی برائی سے کہ جس سے اس کو آڑ نہ ملے۔

ایک روایت میں ہے جب کوئی مومن اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد یہ دعا کرے۔

اللّٰھمّ انی مظلومٌ فَانتَصِرْ تو خدا اس کی مدد کرنے اور اس کو دشمن پر فتحیاب کرنے میں دیر نہ کریگا۔

نماز مہمات

روایت ہے کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کو جب کوئی اہم کام پیش آتا تو آپ صاف ستھرے کپڑے پہن لیتے، پھر اچھی طرح وضو کرتے، پھر گھر کی کسی اونچی جگہ پر چڑھ کر چار رکعت نماز پڑھتے، پہلی رکعت میں الحمد اور اذا زلزلت دوسری میں الحمد اور اذا جاء، تیسری میں الحمد اور قل یا ایہا الکافرون، چوتھی میں الحمد اور قل ہو اللہ، پھر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر پڑھتے۔

اللّٰھم انی اسئالك باسمائك	اے اللہ! میں تیرے ان ناموں کے وسیلے
التی اذا دعی بھا علی مغالق	سے مانگتا ہوں جن سے اگر آسمان کے قفلوں
ابواب السماء للفتح انفتحت	کو کھلنے کے لئے پکارا جائے تو وہ کھل
واذا دعی بھا علی مضایق	جائیں اور اگر زمین کی تنگیوں کو کشادہ
الأرض للفرج انفرجت و	ہونے کے لئے پکارا جائے تو وہ کشادہ ہو جائیں،
اسئالك باسمائك التی اذا	اور اگر مشکل دروازوں کو آسان ہونے کا
دعی بھا علی ابواب العسر	کے لئے پکارا جائے تو وہ آسان ہو جائیں اگر قبر سے
للتیسیر تیسرت واسئالك	مردوں کو اٹھانے کے لئے کہیں تو مردے اٹھ

باسمائك التی اذا دعی بها علی القبور لنشر الاموات انتشر ان تصلی علی محمد وعلی آل محمد وتقابلنی بقضاء حاجتی۔	جائیں رحمت نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمد پہ اور میری حاجت کو پوری کر۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی کہ اس دعا کے کرنے والے ابھی قدم دور نہیں بڑھیں گے کہ اس کی آرزو پوری ہو جائیگی۔

دوسری نماز

دو رکعتیں پڑھ کر اس طرح دعا کرو :۔

اللّٰھمّ ثبّت رجاءك فی قلبی واقطع رجاءك من سواك حتی لا ارجوا الا ایاك ولا اثق الا بك۔	اے اللہ میرے قلب میں اپنی امید مضبوط کر اور دوسرے کی امید میرے قلب سے قطع فرمادے، صرف تجھ ہی سے امید رکھوں اور صرف تجھ ہی پر بھروسہ کروں۔

نماز برائے طلب اولاد

• اولاد مانگنے کی غرض سے اچھی طرح وضو کر کے عمدگی اور سہولت کے ساتھ دو رکعت پڑھو، اس کے بعد سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرو اور استغفر اللہ (۱۷) بار پڑھو، پھر اپنی بیوی سے ہم بستر ہو اور یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰھمّ ارزقنی ولدا اُسمیہ باسم نبیك محمد علیہ الصّلوٰة والسلام۔	اے اللہ مجھے لڑکا عنایت کر جس کا نام میں تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم نام رکھوں گا۔

بے شک اللہ تعالیٰ بیٹا دے گا۔ اس میں شک نہ کرو، کیونکہ میں نے تم کو پاکی اور طہارت کی نصیحت کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و یحب المتطھرین وہ پاکی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے، اور میں نے تم کو نماز کی نصیحت کی ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، بندہ اس وقت اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے جب وہ رکوع اور سجدے میں ہوتا ہے اور میں نے تم کو استغفار کی نصیحت کی ہے، خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

استغفروا ربکم انہ کان غفاراً یرسل السماء علیکم مدراراً و یمددکم باموال و بنین۔	تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ، بیشک وہ بڑا بخشنے والا، کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تیرے مال اور اولاد میں ترقی دے گا۔

نماز خوف از ظالم

اگر کسی ظالم سے تم کو خوف ہو تو غسل کرو، اور دو رکعت نماز پڑھو اور ایک سو مرتبہ یہ پڑھو:۔

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث لا الٰہ الا انت فصل علی محمد و علی آل محمد و ان تلطف بی و ان تغلب لی و ان تمکرنی و ان تخدع لی و ان تکید لی و ان تکفینی مؤنۃ فلان ابن فلانۃ۔	اے زندہ و قائم رکھنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری رحمت سے میں استغاثہ کرتا ہوں، رحمت نازل فرما محمدؐ اور آل محمدؐ پر اور مجھ پر لطف فرما اور مجھ کو غلبہ عنایت فرما، اور میرے لئے حیلہ و تدبیر پیدا کر اور فلاں بن فلاں کے ظلم سے محفوظ رکھ۔

نماز کفایہ

جس کو حق تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو تو اس کو چاہیئے کہ جمعہ کی رات، آدھی رات کے بعد غسل کرے، پھر جا نماز پر آ کر دو رکعت پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ الحمد پڑھتے وقت جب "ایاک نعبد و ایاک نستعین" پر پہونچے تو اس کو سو مرتبہ کہے، اسی طرح دوسری رکعت میں بھی کرے اس کے بعد سورۂ اخلاص ایک بار پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرے اور ان میں سات سات مرتبہ تسبیح پڑھے، نماز ختم کرنے کے بعد اس طرح دعا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مہم کیسی ہی مشکل ہو ضرور پوری ہوگی اور وہ یقیناً کامیاب ہوگا:۔

اللّٰھمّ فان اطعتك فالمحمدة لك وان عصيتك فالحجة لك، منك الروح ومنك الفرج سبحان من انعم وشكر سبحان من قدر وغفر الٰهی ان کنت قد عصیتك فانی قد اطعتك فی احب الاشياء اليك وهو الايمان بك لم اتخذ لك ولدا ولم ادع لك شريكا منًّا منك به علیّ لا منًّا منی به علیك وقد عصیتك یا الٰهی علیٰ

الٰہی اگر میں نے تیری اطاعت کی ہے تو تعریف صرف تیرے ہی لئے ہے اور اگر میں نے تیری نافرمانی کی ہے تو میرے خلاف حجت تیرے ہاتھ ہے، تجھ ہی سے راحت ہے اور تجھ ہی سے کشادگی و آسائش، پاک ہے وہ ذات جو انعام کرتی ہے، اور نیک اعمال کی قدر دان ہے، پاک ہے وہ ذات جو فیصلہ کرتی ہے اور معاف کرتی ہے، الٰہی اگر میں نے تیری نافرمانی کی ہے تو میں نے تیری سب سے زیادہ محبوب شے میں اطاعت بھی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں تجھ پر ایمان لایا، نہ تیرا کوئی بیٹا ٹھہرایا،

غیر وجه المکابرة ولا	ہے اور نہ کوئی شریک، یہ تیرا مجھ پر احسان
الخروج عن عبودیتك ولا	ہے، تجھ پر میرا احسان نہیں۔ اور میں نے
الجحود بربوبیتك ولکن	تیری نافرمانی مکابرہ کے طور پر یا تیری
اطعت هوای وازلنی الشیطان	عبودیت سے خارج ہونے یا تیری ربوبیت
فلك الحجة علی والبیان فان	کے انکار کی وجہ سے نہیں کی۔ لیکن ہوا یہ کہ
تعذبنی فبذنوبی غیر	میں نے اپنے خواہش نفس کی اطاعت کی
ظالم وان تغفرلی وترحمنی	اور شیطان نے مجھے گمراہ کر دیا، مجھ پر تیری
فانك جواد کریم یا کریم	حجت قائم ہے، اگر تو مجھے عذاب دے تو یہ
یا کریم۔	میرے گناہ کی وجہ سے ہوگا اور تو ظالم نہ ہوگا اور
	اگر تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرمائے تو بیشک
	تو جواد ہے، کریم ہے، اے کریم، اے کریم۔

یہ دعا اسی طرح دیر تک کرے کہ سانس پھولنے لگے اس کے بعد یہ کہے۔

یا آمنا من کل شئ وکل شی	اے ہر شے سے امن دینے والے، اور ہر شے
منك خائف حذر ام سألك	تجھ سے خائف ہے، تیرے امن کے وسیلہ
بامنك ان تصلی علی سیدنا	میں سوال کرتا ہوں کہ ہمارے
محمد وعلی آله وان تعطینی	سردار محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل
امانا لنفسی واهلی وولدی	فرما، اور میری ذات کے لئے، میرے اہل و
وسائر ما انعمت به علی حتی	عیال کے لئے اور ان تمام کے لئے بھی جو
لا اخاف احدا ولا احذر	تو نے مجھے انعام کیے ہیں امان عطا فرما
من شئ ابدا انك علی کل	یہاں تک کہ میں نہ کسی چیز سے ڈروں
شئ قدیر وحسبنا الله نعم	اور نہ خوف کروں، تو ہر شے پر قادر ہے،

الوکیل یا کافی ابراھیم نمرود | اور ہمارے لئے اللہ کافی ہے، جو بہترین
ویا کافی موسیٰ فرعون | کارساز ہے، اے اللہ، جس نے ابراہیمؑ کو
اسألك ان تصلی علیٰ سیدنا | نمرود سے بچایا اور موسیٰؑ کو فرعون سے، سوال
محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد | کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمدؐ اور
وان تکفینی شر فلان بن | ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور
فلان۔ | فُلان ابن فلاں کے شر سے محفوظ رکھ مجھکو

یہ دُعا تجھ کو اس شخص کے شر سے محفوظ رکھے گی جس سے تو خوف کرتا ہے (باذن اللہ تعالیٰ)۔ ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مومن یا مومنہ اس نماز کو پڑھے اور اس طرح خلوص کے ساتھ دعا کرے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور اسی وقت اس کو قبول کر لیا جاتا ہے اور یہ ہم پر اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

تیزیٔ ذہن اور حافظہ کے لئے نماز

الحمد اور آیۃ الکرسی اور انا انزلناہ اور یٰس، سورۂ واقعہ، سورۂ حشر، سبح اسم اور تبارک اور قل ہو اللہ اور معوذتین کو کسی پاک وصاف برتن زعفران اور گلاب کے پانی سے لکھو پھر اس کو زمزم کے یا بارش کے یا کسی شیریں پانی سے دھولو اور اس میں دو مثقال[1] لوبان، اور دس مثقال شکر اور دس مثقال شہد ملاؤ، اور اس کو رات بھر آسمان کے تلے رکھو، اور اس کے سر پر کوئی لوہے کی چیز رکھ دو، پھر رات کے اخیر حصہ میں دو رکعت نماز پڑھو، ہر رکعت میں الحمد کے بعد قل ہو اللہ پچاس بار پڑھو، نماز سے فارغ ہو کر یہ پانی پی لو یہ حافظہ بڑھانے کا

[1] مثقال بیس قیراط کا وزن (ایک قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے)۔

مجرّب عمل ہے۔

حفظ قرآن کے لئے نماز

جمعہ کی رات میں یا دن کو چار رکعت پڑھو پہلی میں سورۂ فاتحہ اور یٰس اور دوسری میں حٰم الدخان اور تیسری میں حٰم السجدہ چوتھی میں سورۃ الملک، سلام پھیرنے کے بعد پھر خدا کی حمد و ثنا کرو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو پھر مومنین و مومنات کے استغفار سو مرتبہ پھر پڑھو۔

اللھم ارحمنی بترک معاصیک ابدا ما ابقیتنی وارحمنی من ان انکلف طلب مالا یعیننی و ارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم بدیع السموات والارض یاذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم اسئلک بجلالک و بنور وجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک القرآن المنزل علی رسولک وان ترزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یرضیک عنی اللھم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعز الذی

الٰہی تو مجھ پر رحم کر کہ ہمیشہ گناہوں کو چھوڑ دوں جب تک کہ تو مجھے زندہ رکھے اور مجھ پر رحم فرما کہ ایسی چیز کی طلب میں تکلف نہ کروں جو مجھے فائدہ نہ دے اور مجھے وہ حسن نظر عطا فرما جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دے۔ اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے، بزرگی اور بخشش والے اللہ، ایسی عزت دے کہ جس عزت کا قصد نہیں کیا جاسکتا یعنی کسی دوسرے کو اس عزت کی آرزو کرنا صحیح نہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ، اے رحمٰن و رحیم تری بزرگی اور ذات کے نور کے وسیلے کہ تو میرے دل میں اپنی اس کتاب کا حفظ کرنا لازم کردے جس کو تو نے اپنے رسولؐ پر

لا یرام یا اللہ یا رحمٰن اسألك بجلالك وبنور وجهك ان تنوّر بكتابك بصري وتطلق به لساني وتفرج به قلبي وتشرح صدري وتغسل به بدني وتقويني على ذلك وتعينني عليه فانه لا يعين على الخير غيرك ولا يوفّقني له الا انت لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔

نازل فرمایا، اور مجھے یہ بات نصیب فرما کہ اس طرح پڑھوں جو تجھ کو مجھ سے راضی کر دے، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنیوالے اے بزرگی و بخشش والے اللہ اور اے ایسی عزت والے اللہ کہ جس عزت کا گمان نہیں کیا جاتا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ، اے رحمٰن، تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو میری بینائی کو اپنی کتاب کی برکت سے منوّر کر دے اس کو میری زبان پر جاری کر دے، میرے دل کے غم کو اس کی برکت سے ہلکا کر دے میرے سینے کو کھول دے اور میرے بدن کو دھو دے، (یعنی گناہ سے اس کو پاک فرما) اور اس کام کے لئے مجھے قوت عطا فرما اور میری مدد کر کیونکہ اس کام میں تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا اور نہ اس کی توفیق دے سکتا ہے۔ نہیں ہے حرکت و قوت مگر تجھ سے جو بلند و عظیم ہے۔

گمشدہ کی واپسی کے لئے نماز و دعا

اگر تم پر کوئی مصیبت نازل ہو یا بادشاہ کے ظلم سے تم کو خوف ہو یا تمہاری کوئی عزیز چیز گم ہو گئی ہو تو اچھی طرح وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو، اس کے بعد دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اس طرح دعا کرو:

یا عالم الغیب والسرائر یا مطاع یا عظیم یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ یا هازم الاحزاب لمحمد یا

اے غیب اور پوشیدہ کے جاننے والے، اے وہ جس کی اطاعت کی جاتی ہے، اے بزرگ و برتر اللہ، اے اللہ، اے اللہ، جس نے محمد (صلعم) کے لیے کافروں

كاشف فرعون لموسیٰ یا منجی عیسیٰ
من ایدی الظلمة یا مخلص
قوم نوح من الغرق یا راحم
عبده یعقوب یا کاشف ضر
ایوب یا منجی ذالنون من
الظلمت یا فاعل کل خیر یا
ھادیا الی کل خیر یا دالاً علی
کل خیر یا آمراً بکل خیر یا خالق
الخیر انت الله رغبت الیك
فیما قد علمت وانت علام الغیوب
اسألك ان تصلی علی سیدنا
محمد وعلی آل محمد۔

کو شکست دی، جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لیے
فرعون کے خلاف تدبیر کی جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو
ظالموں کے ہاتھ سے نجات دی، جس نے نوح علیہ السلام
کی قوم کو ڈوبنے سے بچایا، جس نے اپنے بندہ یعقوب
علیہ السلام پر رحم فرمایا، جس نے ایوب
علیہ السلام کی سختی و بدحالی کو دور فرمایا، جس نے
ذوالنون علیہ السلام کو تاریکیوں سے نجات بخشی، اے
ہر خیر کے کرنیوالے، ہر چیز کی طرف ہدایت کرنیوالے
ہر چیز کی طرف رہبری کرنے والے، ہر چیز کا حکم کرنیوالے
اور خیر کے پیدا کرنے والے ـ تو ہی اللہ ہے
جو کچھ میں جانتا ہوں اس میں تیری ہی طرف میں نے
توجہ کی، اور تو غیب کا جاننے والا ہے، میں تجھ
سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور
ان کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

اس کے بعد اپنی حاجت مانگو ضرور قبول کی جائے گی۔

رویت ہلال کے وقت

تم اپنے بائیں ہاتھ پر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے لکھو: قل ھو اللہ احد، آخیر تک پھر کہو:۔

اللھم ان الناس اذا نظروا الی
الھلال نظر بعضھم الی وجوہ

اے اللہ جب لوگ چاند دیکھتے ہیں تو وہ ایک
دوسرے کا منھ دیکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے

بعض وتبرك بعضھم ببعض	برکت حاصل کرتے ہیں لیکن میں نے تیرے
وانی نظرت الی اسمائک والی	اسمار کو اور تیری کتاب کو دیکھا ہے، پس مجھے
کتابك فاعطنی کل الذی احب	تو وہ سب کچھ عطا فرما جو میں چاہتا ہوں کہ
ان تعطینه من الخیر واصرف	تو مجھے خیر سے عطا فرمائے اور اس تمام شر کو
عنی کل الذی احب ان تصرفه	مجھ سے دور فرما جو میں جانتا ہوں کہ تو مجھ سے
عنی من الشرور من فضلك	دور رکھے، یہ اپنے اس فضل سے کر جس کا تو
ما انت اهله ولاحول ولا	اہل ہے۔ اور تیرے سوا نہ کسی میں حرکت
قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔	ہے اور نہ قوت۔

اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ قلم سے اس طرح لکھے کہ اس مکتوب جاحیت کے سطور کے درمیان کوئی چیز نہ ہو اور کوئی سطر ان حروف کے کسی حرف سے خالی نہ ہو۔

محمد وخضر علیھما السلام	محمد و خضر علیہما السلام، شروع کرتا ہوں
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰه	اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے کوئی معبود
الا اللہ الملك الحق المبین	نہیں سوائے اس اللہ کے جو حق و ظاہر ہے۔
ان اللہ وعد الصابرین مخرجا	اللہ نے صبر کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے
مما یکرھون ورزقا من حیث	کہ ان کو ان تمام چیزوں سے نکال لیں گے
لا یحتسبون ان اللہ ھو السمیع	جن کو وہ پسند نہیں کرتے اور برا جانتے ہیں
العلیم جعلنا اللہ وایاکم من	اور ایسی جگہ سے ان کو رزق عطا کریں گے جس
الذین لا خوف علیھم ولا ھم	کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے، بیشک صرف
یحزنون اللھم انی اسألك	اللہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے، اللہ ہمیں
بحق محمد وآله ان تصلی	ان لوگوں میں سے کر دے جنہیں نہ خوف ہے
علی سیدنا محمد وعلی آل	اور نہ وہ غم کرتے ہیں، اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ

سیدنا محمد وان تیسر امری وتسهله لی وترزقنی خیره وتصرف عنی شره برحمتك یا ارحم الراحمین۔

اور ان کی آل کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور میرے کام کو آسان کر اور اس کو میرے لئے سہل فرمادے اور اس کی خیر مجھے عطا کر اور اس کے شر کو مجھ سے دور رکھ، اپنی رحمت سے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اللہ۔

ختم قرآن کے وقت پڑھنے کے کلمات

اللّٰهم انی اسألك اخبات المخبتین واخلاص الموقنین ومرافقة الابرار واستحقاق حقائق الایمان والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم ووجوب رحمتك وعزائم مغفرتك والفوز بالجنة والنجاة من النار وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه وسلم

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں عاجزی و تواضع کرنے والوں کا سا عجز و تواضع، یقین رکھنے والوں کا سا اخلاص، نیکوں کی رفاقت اور ایمان کے حقائق کا مستحق ہونا، ہر نیکی کی لوٹ اور تمام گناہوں سے بچاؤ، تیری رحمت کا وجوب اور وہ کام جن سے تیری مغفرت اور بخشش مضبوط ہوتی ہے (یعنی جو تیری مغفرت کے موجب ہوتے ہیں) جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات اور اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمدؐ اور ان کی آل اور ان کے اصحابؓ پر۔

فصل (۵) نادر دعائیں :-

قرآن تلاوت کرنے کے وقت کی دعائیں

ابو عبداللہ کی عادت تھی کہ جب قرآن مجید کی تلاوت کرنا چاہتے تو مصحف شریف کو ہاتھ میں لینے کے بعد اس طرح دعا کرتے :-

اَللّٰھمّ انی اشھدُ انّ ھذا	اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیری وہ
کتابك المنزّل من عندك	کتاب ہے جو تو نے اپنے رسول محمد بن عبداللہ
علیٰ رسولك محمد بن عبداللہ	پر نازل فرمائی اور یہ تیرا وہ کلام ناطق ہے جو
وکلامك الناطق علیٰ لسان	تیرے نبیؐ کی زبان پر جاری ہوا، جس کو
نبیك جعلته ھادیا منك	تو نے اپنی مخلوق کی طرف ہادی بنا کر بھیجا
الیٰ خلقك وحبلا متصلا	اور یہ ایک ایسی رسی ہے جو تجھ سے تیرے بندوں
فیما بینك وبین عبادك	کو باندھ دیتی ہے۔ اے خدا میں نے تیری کتاب کو جو
اللّٰھمّ انی نشرت کتابك	نشر کیا (پھیلایا) پس اس پر میری نظر
فاجعل اللّٰھم نظری فیه عبادۃ	کو عبادت اور اس کی تلاوت کو فکر اور اس کی
وقرأتی فیه فکرًا وفکری فیه	فکر کو عبرت کا ذریعہ بنا دے اور مجھے ان لوگوں
اعتبارًا واجعلنی ممن اتعظ	میں سے کر دے جو تیری نصیحتوں کو سن کر قبول
ببیان مواعظك فیه واجتنب	کر لیتے ہیں اور تیری نافرمانی سے بچتے ہیں اور
معاصیك ولا تطبع عند قرأتی	اس کی تلاوت کے وقت میرے کانوں
علیٰ سمعی ولا تجعل علیٰ	پر مہر مت کر۔ میری آنکھوں پر پردہ
بصری غشاوۃ ولا تجعل قرأتی	نہ ڈال اور میری تلاوت کو ایسی تلاوت

قرأۃ لا تدبر فیہا بل اجعلنی	نہ کہ جس کے اندر سوچ نہ ہو، بلکہ ایسا کر
ان اُدبر آیاتہ واحکامہ	کہ تیری آیتوں اور احکام پر غور و خوض
آخذاً بشرائع دینک ولا	کروں، تیرے دین کی شریعتوں کو ان سے
تجعل نظری فیہ غفلۃ	حاصل کروں، میری نظر کو اس میں غافل
ولا قرأتی ھذرا انک	نہ کر اور اس کی تلاوت کو بیہودہ
انک انت الرؤف الرحیم	نہ کر دے، بیشک تو مہربان اور رحم کرنیوالا ہے۔

تلاوت قرآن کے بعد کی دعا

اللھم انی قد قرأت ما	اے اللہ میں نے تیری کتاب سے جتنا تو نے
قضیت من کتابک الذی	میرے لئے فیصلہ کیا تھا پڑھا یہ وہ کتاب ہے
انزلت علی نبیک الصادق	جس کو تو نے اپنے نبی صادق صلی اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلک	وسلم پہ نازل فرمایا تھا، اس پر تیرا شکر
الحمد ربنا اللھم اجعلنی	ہے، اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے کر جو تیرے
ممن یحل حلالہ ویحرم	حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتے ہیں
حرامہ ویومن بمحکمہ	اور اس کے محکمات و متشابہات پر ایمان
ومتشابھہ واجعلہ لی	لاتے ہیں، اور اس کو میری قبر میں انیس اور
انیسا فی قبری ومونسا فی حشری	حشر میں مونس کر دے اور ان بزرگوں میں فرما
واجعلنی ممن ترقیہ بکل	جو اسکی ہر آیت پڑھ کر ایک درجہ اعلیٰ علیین میں
آیۃ قرأھا درجۃ فی اعلیٰ	حاصل کریں گے،
علیین آمین یارب	آمین اے سارے جہانوں کے
العالمین۔	پروردگار۔

جب تم کوئی ایسی چیز قرآن میں سے سنو جس سے سجدہ واجب ہوتا ہے تو سجدۂ تلاوت کے بعد کہو:

لا اِلٰہَ اِلاّ اللہ ایماناً وتصدیقاً	میں ایمان لاتا اور تصدیق کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا
لا اِلٰہَ اِلاّ اللہ عبودیۃ ورقاً	کوئی معبود نہیں، بندگی اور غلامی اختیار کرکے،
لا مستنکفا ولا مُستکبِرًا	نہ کہ منہ موڑ کر اور کبر سے، تصدیق کرتا ہوں کہ
انا عبد ذلیل، ضعیف،	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں ایک ذلیل بندہ
خائف مستجیر،	ہوں، کمزور ہوں، خوف زدہ ہوں، پناہ مانگنے والا ہوں۔

امام صادقؓ فرماتے ہیں: "جو شخص قرآن کی کوئی سی سو آیتیں پڑھ کر "یا اللہ" سات بار کہے، اور پھر دعا کرے تو اگر وہ پتھر کے ٹکڑے ہو جانے کی دعا کرے تو وہ بھی قطعاً ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔"

وہ دُعا جس میں اللہ کا نام وارد ہے

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت آپ کے پاس بہت سے صحابی جمع تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مخاطب ہو کر کہا:-

"اے عبداللہ، اے عبداللہ، بعض کلمات ایسے ہیں جنہیں خدائے تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس روز سکھلایا تھا جب وہ آگ میں پھینکے جانے والے تھے۔ اس میں اللہ کا وہ اسم اعظم موجود ہے جو اللہ نے صرف ان ہی کو بنایا تھا، کیا تم نے اس کے پڑھنے کا ثواب توریت میں لکھا نہیں دیکھا؟ اس کے ثواب کا ذکر توریت میں اس طرح آیا ہے: یہ وہ کلمات ہیں جن کو یاد کر لینے والے

کی آنکھوں میں روشنی اور دل میں یقین پیدا ہوگا، ایمان کے لیے اس کا سینہ کھل جائے گا۔ اس کے بیٹھنے کی جگہ سے لے کر عرش تک ایک نور پیدا ہوگا جو چمکتا رہے گا، اس پر فرشتے روزانہ دو مرتبہ فخر کریں گے، اس کی زبان پر حکمت جاری کی جائے گی، اس کو کتاب اللہ کا حفظ نصیب ہوگا چاہے وہ اس کا شوقین نہ بھی ہو، اس کو علم دین حاصل ہوگا، اس کے دل میں خدا کے بندوں کی محبت پیدا ہوگی، اسے عذاب قبر اور فتنۂ دجال سے امن میں رکھا جائے گا، قیامت کے دن وہ فزع اکبر سے محفوظ رہے گا اور شہیدوں کے زمرے میں محشور ہوگا۔ خدائے تعالیٰ اس کی عزت و تکریم کرے گا اور اس کو وہ عزت و کرامت عطا ہوگی جو انبیاء کو دی گئی اس وقت بھی اس کو کوئی خوف نہ ہوگا جب سب لوگ خوف زدہ ہوں گے، نہ ہی کوئی غم ہوگا جب سب لوگ غم میں مبتلا ہوں گے، وہ اللہ کے نزدیک صدیق سمجھا جائے گا اور قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے دل میں کامل سکون ہوگا اور جو بھی سوال وہ ان دعاؤں کے وسیلے سے کرے گا رد نہیں ہوگا، ضرور عطا ہوگا۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھالے تو ضرور اس کی قسم پوری ہوگی، وہ دار الجلال میں مجاورِ رحمان رہے گا، اور اس کو ان سو شہیدوں کا اجر ملے گا جو ابتدا سے قیامت تک شہید ہوئے ہیں۔" پھر ابن سلام نے عرض کی: "یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ یہ کلمات ہمیں سکھلائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ یہ کلمات یہ ہیں:۔

يا الله يا الله يا الله انت الموهوب منك، يا نور النور، انت الذى احتجبت دون خلقك فلا يدرك نورك نور يا الله يا الله يا الله

اے اللہ، اے اللہ، اے اللہ تجھی سے خوف کیا جاتا ہے اے نور کے بھی نور، تو وہ ہے جو اپنی مخلوق سے پوشیدہ ہے تیرے نور کا ادراک نہیں کیا جا سکتا، اے اللہ، اے اللہ

انت الرفیع الذی ارتفعت
فوق عرشك من فوق سماءك
فلا یصف عظمتك احد من
خلقك، یا نور النور، قد
استنار بنورك اهل السماء
واستضاء.... بضوء لك
اهل الارض یا الله یا الله
یا الله، انت الله الذی
لا اله غیرك تعالیت عن
ان یكون لك شریك وتعاظمت
ان یكون لك ولد وتكرمت
ان یكون لك شبیه، و
تنزهت عن ان یكون لك
ضد فانت الله المحمود
بكل لسان وانت المعبود
فی كل مكان، وانت
المذكور فی كل اوان
یا نور النور، كل ذی نور
حامد لنورك یا ملك كل
ملك، یفنی غیرك یا دائم
كل حی یموت غیرك یا الله

اے اللہ تو وہ بلند مرتبت ہے جو اپنے عرش
سے بھی بلند ہے اور اپنے آسمان سے بھی
بلند ہے، تیری مخلوق میں سے کوئی تیری
عظمت کی توصیف نہیں کر سکتا، اے نور النور
تیرے نور سے آسمان والے منور ہیں اور
تیری روشنی سے زمین والے روشن، اے اللہ،
اے اللہ، اے اللہ، تو وہ ہے کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں، تو اس امر سے ماوراء ہے
کہ تیرا کوئی شریک ہو اور ایسی عظمت والا
کہ تیری کوئی اولاد نہیں، اور ایسی بزرگی
والا کہ تیری کوئی شبیہ نہیں، تو اس سے
منزہ ہے کہ تیرا کوئی ضد یا مقابل ہو سکے
تو ہی وہ اللہ ہے جس کی حمد ہر زبان پر ہے،
اور ہر جگہ تو ہی معبود ہے اور ہر وقت
تیرا ہی ذکر کیا جاتا ہے، اے نور النور، ہر
نور والا تیرے نور کی ستائش کرتا ہے،
اے تمام بادشاہوں کے بادشاہ، تیرا غیر
فنا ہو جائے گا، اے ہمیشہ رہنے والے،
تیرے سوا ہر زندہ مر جائے گا، اے اللہ اے
اللہ، اے اللہ، تو ہی رحمن و رحیم ہے، مجھ
پر رحم فرما، ایسی رحمت سے جو تیرے غضب

يا الله يا الله انت الرحمٰن الرحيم
ارحمني رحمة تطفئ بها
غضبك وتكف بها عذابك
وترزقني بها سعادة من عندك
وتحلني بها دارك التي تسكنها
خيرتك من خلقك يا ارحم
الراحمين، يا من اظهر الجميل
وستر القبيح يا من لم يؤاخذ
بالجريرة ولم يهتك الستر
يا عظيم العفو يا حسن التجاوز
يا واسع المغفرة يا باسط اليدين
بالرحمة يا صاحب كل نجوى
ويا منتهى كل شكوى، يا كريم
الصفح، يا عظيم المنة قبل
استحقها يا ربّاه ويا سيّداه
ويا املاه ويا غاية رغبتاه،
اسألك يا الله يا الله ان لا
تشوّه خلقي بالنار، وان تفعل
بي ما انت اهله ولا تفعل بي ما
انا اهله وان تغفر لي ولوالدي
برحمتك يا ارحم الراحمين

کو بجھا دے، اور تیرے عذاب سے مجھے نجات
دے، اور اپنی رحمت سے مجھے سعادت عطا
فرما اور اس مکان میں لا بسا جس میں تیرے
نیک بندے بستے ہیں اے سب سے زیادہ
رحم کرنے والے، اے اللہ جس نے خوبصورت
چیزوں کو ظاہر کیا اور بدشکل کو پوشیدہ
کیا، جو قصور کا مواخذہ نہیں کرتا، اور
جو پردے کو نہیں پھاڑتا، معاف کرنے
میں بہت بڑا درگذر کرنے میں بہت اچھا
وسیع بخشش والا، رحمت کے دونوں ہاتھ
پھیلانے والا، سرگوشی کرنیوالوں کا ساتھی
ہر شکایت کو پہنچنے والا، درگذر اور معاف
کرنے والا کریم، استحقاق سے پہلے ہی بڑی
بخشش کرنے والا، اے پروردگار، اے
سردار، اے ہماری امید اور اے ہماری
خواہشوں کی غایت، اے اللہ، اے اللہ
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری شکل
کو دوزخ کی آگ سے بدنما مت کر، اور میرے
ساتھ وہ کر جو تجھ کو زیب دیتا ہے، وہ نہ کر
جس کا میں مستحق ہوں، مجھے اور میرے
والدین کو اپنی رحمت سے بخش دے، اے سب سے

وان تعطینی خیرۃ الدنیا والآخرۃ انک علی کل شیٔ قدیر وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔	زیادہ رحم کرنے والے، دنیا و آخرت کی بھلائی مجھے نصیب فرما تو ہر چیز پر قادر ہے اور ہمارے سردار محمدؐ پر اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر رحمت نازل فرما۔

طلب حاجت

جو شخص اپنے گھر سے نکلنے کا ارادہ کرے تو نکلتے وقت پڑھے: بسم اللّٰہ وباللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ توکلت علی اللّٰہ۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ معوذتین اور قل ہو اللّٰہ اور آیۃ الکرسی پڑھے اور تھوک نہ آنے پر بھی تین تین مرتبہ اپنے سامنے، پیچھے، سیدھے اور بائیں طرف اوپر اور نیچے تھوکے اور جب گھر واپس آئے تو داخل ہوتے وقت کہے:۔

بسم اللّٰہ واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے اگر گھر میں ایک شخص بھی ہو، اگر کوئی نہ ہو تو دونوں شہادتوں کے بعد کہے: السلام علی سیدنا محمد بن عبد اللّٰہ خاتم النبیین، السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصّٰلحین۔ جب بازار میں داخل ہو تو کہے: اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ

یہ دعا طلب حاجت کے لئے حضرت امیر المومنین علی کرم اللّٰہ وجہہ کی ہے:

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ الحلیم الکریم لا الٰہ	اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حلیم و کریم ہے

الا الله وحده لاشریک له العلی العظیم الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات یا ھو یامن ھو لیس ھو الا ھو یا من لا ھو الا ھو۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بلند و برتر ہے، اس اللہ ہی کے لئے تعریف ہے جس کی نعمت کی وجہ سے اچھے کاموں کی تکمیل ہوتی ہے، اے وہ ذات منزہ جسکے سوا کوئی اور نہیں۔

ابو عبداللہؓ کے متعلق مروی ہے کہ جب ان کو کوئی حاجت پیش آتی تو پہلے سجدہ کی کوئی آیت پڑھ کر سجدہ کرتے، پھر "یا ارحم الراحمین" سات مرتبہ کہہ کر اپنی حاجت حق تعالیٰ سے مانگتے۔

حضرت موصوف فرمایا کرتے تھے: جب کوئی بندۂ مومن اس طرح پکارتا ہے تو خدائے تعالیٰ کہتا ہے: "میں ارحم الراحمین ہوں، مجھ سے اپنی حاجت طلب کر۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے کہا تھا: "اے علیؓ جب تم اپنے گھر سے نکلو اور تم کو کوئی حاجت ہو تو آیۃ الکرسی پڑھ لو، انشاء اللہ تمہاری حاجت پوری کی جائے گی، امام صادقؓ فرماتے ہیں: "جو شخص بے وضو باہر نکلتا ہے تو اس کی حاجت پوری نہ ہو تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔" امام رضاؓ فرماتے ہیں: "حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر تم میں سے کسی کو حاجت پیش آئے تو وہ جمعرات کے دن علی الصباح اٹھے، اور باہر نکلتے وقت سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں، آیۃ الکرسی اور انا انزلناہ اور ام الکتاب پڑھ لے، کیونکہ ان کے اندر دین و دنیا کی حاجت روائی ہے۔"

مہمات

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے لڑکے سے فرمایا: "جب تم کو دین یا دنیا کا

کوئی امرِ عظیم پیش آئے تو وضو کرو، اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور کہو: یا اللہ یا اللہ یا اللہ، (سات مرتبہ) پھر اپنی حاجت مانگو وہ مستجاب ہوتی ہے"۔

ابوالحسن اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو کوئی غم و مصیبت آپڑے تو وہ اپنا سر آسمان کی طرف اونچا کرے، پھر تین مرتبہ کہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو ضرور اس کا غم کھل جائے گا اور پریشانی دفع ہو جائے گی انشاء اللہ"۔

ادائیِ قرض

حسین بن خالدؓ نے فرمایا: "مجھ پر بغداد میں تین لاکھ درہم کا قرض ہو گیا تھا۔ قرضدار بہت تنگ کرنے لگے تھے، اور میرے پاس کچھ نہ تھا کہ ان کو کچھ دے دلا کر سمجھاؤں۔ موسمِ حج قریب آگیا، میں نے حج کا خیال کیا مگر نہیں جا سکتا تھا۔ ابوالحسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا مگر نہ جا سکا، آخر کار میں نے ایک خط لکھ کر آپ کے پاس بھیجا اور اپنی اس پریشانی کا ذکر کیا، آپ نے جواب میں مجھے خط لکھا اور اس میں تاکید کی کہ میں ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا تین ۳ مرتبہ پڑھا کروں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اسألك یا من لا الٰہ الّا انت بحق لا الٰہ الا انت ان ترحمنی بلا الٰہ الا انت اللھم انی اسألك یا من لا الٰہ الا انت بحق لا الٰہ الا انت ان ترضی عنی بلا الٰہ الّا انت۔	اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کلمہ کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اے وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کلمہ کے صدقہ میں مجھ سے راضی ہو جا۔

حسین رض کہتے ہیں: "میں نے اس پر مداومت کی، خدا کی قسم چار مہینے بھی نہ گذرے کہ میں نے اپنا پورا قرض ادا کر دیا اور ایک لاکھ درہم مجھے فاضل بھی ملے۔"

ظالم کے حق میں بد دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم کو کسی شخص سے خوف ہو اور تم چاہتے ہو کہ اس کے شر سے محفوظ رہو تو مہینہ کی پہلی تاریخ کے چاند کا انتظار کرو، جب تم اسے دیکھ لو تو اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ اور اس کی طرف گویا اشارہ کرتے ہوئے کہو:۔

ایود احدکم ان تکون لہ جنۃ من نخیل واعناب تجری من تحتہا الانہار لہ فیہا من کل الثمرات و اصابہ الکبر ولہ ذریۃ ضعفاء فاصابہا اعصار فیہ نار فاحترقت۔

بھلا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ اس کا ایک باغ ہو کھجوروں کا انگوروں کا اس کے نیچے نہریں چلتی ہوں اس شخص کے یہاں اس باغ میں اور بھی ہر قسم کے میوے ہوں اور اس شخص کا بڑھاپا آگیا ہو اور اسکے اہل و عیال بھی ہوں جن میں قوت نہیں تو اس باغ پر ایک بگولا آئے جسمیں آگ ہو پھر وہ باغ جل جائے۔

یہ پڑھتے ہوئے اس شخص کی طرف اشارہ کرو جس کا تم کو خوف ہو پھر کہو:

فاحترقت فاحترقت فاحترقت اللهم طمہ بالبلاء طما وغمہ بالغماء وارمہ بحجارۃ من سجیل وطیرك الابابیل یا علی یا عظیم۔

جل جائے جل جائے جل جائے، اے اللہ اس کو بلاؤں سے ڈھانپ لے، اور غم سے ڈھانپ لے اور اس پر کنکر کی پتھریاں پھینک، اور ان پر غول کے غول پرندے بھیج، اے بلند اے برتر خدا۔

پھر اسی طریقہ سے دوسری رات کو پھر تیسری رات کو بھی پڑھو، اگر تم کامیاب ہو جاؤ اور تمہاری بد دعا لگ جائے تو ٹھیک ورنہ دوسرے مہینہ پھر تیسرے مہینہ میں بھی عمل کرو انشاء اللہ اس سے زیادہ ضرورت در پیش نہ ہو گی۔

دوسرا عمل

ایک شخص امام صادق رض کے پاس آیا، اور کسی ظالم شخص کی شکایت کی، آپ نے اس کو یہ دُعا سکھلائی:

یا ناصر المظلوم المبغی علیہ ان کان فلان بن فلان ظلمنی و بغی علی فابتلہ بفقر لا تجبرہ و بلاء لا تسترہ	اے مظلوم کی مدد کرنیوالے، اگر فلاں بن فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے، اور مجھ سے سرکشی کی ہے، تو اس کو ایسے فقر میں مبتلا کر جو اس کی تلافی نہ کرے اور ایسی بلا میں ڈال کہ اسکی پردہ پوشی نہ کرے۔

اس شخص نے تین ہی مرتبہ ظالم پر اس طرح بد دعا کی اور اس ظالم کی پیشانی پر برص کی سفیدی نکل آئی اور اس کے بعد وہ قلاش ہو گیا۔

دوسری دعا

جب تم کسی بادشاہ کے پاس جاؤ تو کہو:

خیرک بین عینیک و شرک تحت قدمیک انا استعین باللہ علیک	تیری بھلائی تیرے دونوں آنکھوں کے درمیان اور تیرا شر تیرے دونوں قدموں کے نیچے اور میں تیرے خلاف اللہ سے استعانت کرتا ہوں۔

دوسری دعا

امام رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب تم میں سے کوئی شخص دشمن کو

بد دعا دینا چاہے تو یوں کہا کرے:

اللھم اطرقه ببلیلة لا اخت لها یا من یکفی کل شئ ولا یکفی منه شئ صل علی محمد وعلی آل محمد واکفنی مؤنته،

اے میرے خدا اس کو ایسی اندھیری رات میں ڈال جس کی مثال نہ ہو۔ اے وہ ذاتِ پاک جو ہر شے کے لیے کافی ہے اور اس سے کوئی چیز کافی نہیں، رحمت نازل ہو محمدؐ اور ان کی آل پر، اور اس شخص کے شر سے مجھے بچا۔

دوسری دعاء

جب تم کسی شخص کے ہاتھوں نقصان اٹھاؤ تو کہو:

حسبی اللّٰہ لا الٰہ الا ھو علیه توکلت وھو رب العرش العظیم امتنع بحول اللّٰہ وقوته من حولهم وقوتهم وامتنع برب الفلق من شر ما خلق ما شاء اللّٰہ لا حول ولا قوة الا باللّٰہ۔

اللہ میرے لیے کافی ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے، ان کی حرکت وقوۃ کو میں اللہ تعالیٰ کی حرکت وقوت سے دفع کرتا ہوں اور تمام مخلوقات کے شر کو صبح کے مالک کی قوت سے دفع کرتا ہوں، وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہے، اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں۔

طلب رزق

امام رضاؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آکر فقیری اور تنگدستی کی شکایت کی آپ نے کہا: ”میں تم کو اس کا ایک علاج بتلاتا ہوں، جب اذان سننے لگو تو وہی الفاظ جو مؤذن کہتا ہے تم بھی دہراؤ۔“

امام صادقؓ فرماتے ہیں طلب رزق کی مقبول دعاؤں میں سے ایک یہ ہے:

اللھم ان کان رزقی فی السماء فانزله وان کان فی الارض فاظهره وان

اے اللہ، اگر میرا رزق آسمان پر ہے تو (وہیں سے) نازل فرما اور اگر وہ زمین پر ہے تو اس کو ظاہر فرما اگر

مکان بعید انغص بہ وان مکان قریبًا فاعطنیہ وان اعطیتہ فبارك لی فیہ وجنّبنی علیہ المعاصی والردی۔

وہ دور ہے تو نزدیک کر، اگر وہ قریب ہے تو اس کو مجھے عطا فرما، اگر مجھے عطا فرمانا ہے تو اس میں مجھے برکت دے اور اس میں مجھے گناہوں اور ہلاکت سے بچا۔

خوف کی دعا

امام صادق رضؓ فرماتے ہیں: "جب تم سفر میں ہو یا جنگل میں جا رہے ہو اور کسی جن یا آدمی یا درندے کا تم کو خوف ہو رہا ہو تو تم اپنا سیدھا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھو، اور ذرا آواز سے کہو:

افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السمٰوٰت والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون۔

(پ ۳ ع ۱۷)

کیا پھر دین خداوندی کے سوا اور کسی طریقہ کو جانتے ہیں حالانکہ حق تعؔ کے سامنے سب اگکندہ ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے اور بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اس آیت کے بارہ میں روایت کی گئی ہے کہ جانور کے کان میں بھی اس کو پڑھ کر پھونکیں تو وہ راہِ راست پر آجاتا ہے (جیسے گھوڑا وغیرہ) یہ دعا بھی اسی غرض کے لیے پڑھی جا سکتی ہے:

اللھم سخرھا وبارك لی فیھا بحق محمد وآلہ۔

اس کے بعد انا انزلنا پڑھیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: "میرے جانور نے کبھی ٹھوکر نہیں کھائی۔" لوگوں نے پوچھا: "کیوں۔؟" فرمایا: "میں کبھی اس کو لیکر کسی کھیت سے نہیں گزرا۔"

جب کسی کو شیر سے اپنی جان یا اپنی بکریوں کیلئے خوف ہو

ابو عبداللہؓ کہتے ہیں: "اگر کسی شخص کو جنگل وغیرہ میں شیر سے اپنی جان یا اپنے گھریلو جانوروں کا خوف ہو تو وہ کچھ قدم آگے بڑھے اور کہے:

اللھم رب دانیال والجب ورب کل اسد علیھا مستاوسل احفظنی والحفظ علی غنمی۔

اے دانیالؑ اور کنوئیں کے رب، (اشارہ ہے دانیال کے قصہ کیطرف جبکہ وہ کنوئیں میں بند کر دیئے گئے تھے)۔ اور ہر شیر کے پروردگار جو اس پر اپنی سیادت رکھتا ہے، حفاظت کر میری، اور میری بکریوں کی حفاظت فرما۔"

روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا: "اے علی جب تم کسی شیر کو دیکھو اور معاملہ نازک ہو جائے تو تین مرتبہ تکبیر کہو پھر کہو:

اللہ اکبر واجل واعز واعظم من کل شئ اللہ اکبر واعز من خلقہ واقدر اعوذ باللہ من شر ما اخاف واحذر۔

اللہ ہر شئی سے بڑا، بزرگ، عزت والا اور برتر ہے، اللہ اپنی مخلوقات سے بڑا اور عزت اور قدرت والا ہے، میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اس شئی کے شر سے جس سے میں خوف کرتا اور بچتا ہوں

کتوں اور درندوں سے خوف کے وقت

اس وقت پڑھو:

قل للذین آمنو یغفرو اللذین لا یرجون ایام اللہ لیجزی قوما

آپ ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ ان لوگوں سے درگزریں جو خدائے تعالیٰ کے معاملات کا یقین

بما كانوا يكسبون۔ (پ ۲۵ ع ۱۸) و
اذا قرأت القرآن جعلنا بينك
وبين الذين لا يؤمنون بالآخرة
حجابا مستورا۔ (پ ۱۵ ع ۵) وجعلنا
على قلوبهم اكنة ان يفقهوه
وفي آذانهم وقرا وان يروا كل
آية لا يومنوا بها حتى اذا
جاؤك يجادلونك يقول الذين
كفروا ان هذا الا اساطير
الاولين۔

(پ ۷ ع ۹)

نہیں رکھتے تاکہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو ان کے عمل کا
صلہ دے اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ
کے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انکے
درمیان میں ایک پردہ حائل کر دیتے ہیں اور ہم ان
کے دلوں پر حجاب ڈالتے ہیں اس سے کہ وہ
اس کو سمجھیں اور انکے کانوں میں ڈاٹ دیدیتے
ہیں۔ اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ لیں ان پر ایمان
نہ لائیں یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپکے پاس آتے ہیں
تو آپ سے خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں یہ لوگ جو کافر ہیں یوں
کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں
ہیں جو پہلوں سے چلی آرہی ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اچھے فال پسند کرتے تھے، البتہ شگون بد کو ناپسند فرماتے تھے، اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مکروہ شے دیکھے اور اس سے شگون بد سمجھے تو یہ کہے:۔

اللهم لا يوتي الخير الا انت
ولا يدفع السيآت الا انت
ولا حول ولا قوة الا بك

اے اللہ آپکے سوا کوئی بھلائی کا عطا کرنیوالا
نہیں اور آپکے سوا کوئی برائیوں کا دور کرنیوالا نہیں
صرف آپ ہی سے حرکت بھی ہے اور قوت بھی۔

دوسری دعا

حضرت امام صادق رضؓ نے یہ دعا اس وقت پڑھی تھی جب آپ منصور خلیفہ کے دربار میں تشریف لے جارہے تھے۔ گو اس وقت خلیفہ شدت غضب میں

تھا مگر اس کا غصہ اسی وقت ٹھنڈا ہو گیا دعا یہ ہے :

یا عدّتی عند شدّتی ویا غوثی عند کربتی احرسنی بعینک التی لا تنام واکنفنی بکنفک الّذی لا یرام۔

اے میری سختی کے وقت میرے سازوسامان، اور اے میرے غم کے وقت میرے مددگار ان آنکھوں سے میری نگہبانی فرما جو سوتی نہیں اور اپنے اس حصار میں مجھے لے جسکا قصد نہیں کیا جا سکتا۔

جب چور کا کھٹکا ہو

قفل اور زنجیر پر یہ پڑھکر پھونکے :

قل ادعوا اللہ او ادعوا الرّحمٰن ایاً ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ لا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذالک سبیلا۔ قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریکاً فی الملک ولم یکن لہ ولیّ من الذلّ وکبّرہ تکبیراً۔

(پ ۱۵ ع ۱۲)

آپ فرما دیجیے کہ خواہ اللہ کہکر پکارو یا رحمٰن کہکر پکارو جس نام سے بھی پکارو گے سو اسکے بہت سے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھیے اور نہ بالکل ہی چپکے چپکے پڑھیے اور دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کر لیجیے اور کہہ دیجیے کہ تمام خوبیاں اس اللہ کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ اسکا کوئی سلطنت میں شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی خوب بڑائیاں بیان کیا کیجیے۔

غصّہ کے وقت

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں

ہو تو اگر اس وقت کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اس سے شیطان کا قابو دور ہو جائیگا اور آپ فرماتے ہیں:۔ غصہ کی تیزی کے وقت یہ دعا پڑھنا چاہیئے انشاءاللہ غصہ اُتر جائے گا:

اللّٰھم اذھب عنی غیظ قلبی	اے اللہ مجھ سے میرا غصہ دور کر دے اور میرا گناہ بخشدے
واغفر لی ذنبی واجرنی من	اور مجھکو فتنہ میں پڑ کر گمراہ ہونے سے بچا، میں تجھ سے
مضلّات الفتن، اسألك برضاك	تیری رضامندی کو مانگتا ہوں، اور پناہ مانگتا ہوں
واعوذ بك من سخطك اسألك	تیرے غصہ سے، میں تجھ سے تیری جنّت مانگتا ہوں،
جنتك واعوذ بك من نارك	اور پناہ مانگتا ہوں تیری آگ سے، میں مانگتا ہوں
اسالك الخیر كله واعوذ بك	خیر ساری، اور پناہ مانگتا ہوں شر سے سارے،
من الشر كله، اللّٰھم ثبّتنی علی	اے اللہ ثابت رکھ مجھکو ہدایت پر اور رحمتوں پر،
الھدیٰ والصلوات واجعلنی	اور مجھ کو راضی اور رضامند رکھنے والا بنادے بغیر
راضیا مرضیًا غیر ضال ولا مضل	گمراہ ہونے اور بغیر گمراہ کرنے کے"۔

آپ فرماتے ہیں: "خدائے تعالےٰ فرماتا ہے ابن آدم جب تجھے غصہ آجائے تو مجھے یاد کرلے، جب مجھے غصہ آئے گا تو میں تجھے یاد رکھوں گا، اور ان لوگوں میں سے تجھ کو ہلاک نہ کروں گا جن کو میں ہلاک کرتا ہوں"۔ ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جو اپنے غصہ کو لوگوں سے روکے تو خدائے تعالےٰ بھی قیامت کے دن اس سے اپنے غصّہ کو روک لے گا۔

غصّہ کے دفعیہ کے لیے ایک عمل

نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور کہے:

اللّٰھم اغفر لی ذنبی واذھب	اے اللہ میرے گناہ معاف فرما، اور میرے غصہ کو

غیظ قلبی واجرنی من الشیطان الرّجیم ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دفع فرما اور مجھے شیطان مردود سے پناہ میں رکھ، حرکت و قوت سوائے خدائے برتر و بزرگ کے کسی میں نہیں۔

وحشت کے وقت

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر وحشت کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: "تم یہ کلمات اکثر کہا کرو، جو شخص ایسا کریگا اس کی وحشت ضرور دور ہوجائے گی۔

سبحان اللہ الملك القدوس رب الملائکۃ والروح خالق السموات والارض ذی العزۃ والجبروت۔

پاک ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے اور پاک ہے، فرشتوں اور جبرئیلؑ کا پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ عزت و طاقت والا ہے۔

رنج و غم میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اس دعا کو غم و رنج کے وقت پڑھا کرے۔ خدائے تعالےٰ اس کے دل سے اس کو دور کردے گا اور اس کی جگہ خوشی اور فرحت عطا کرے گا:۔

اللّٰھم انی عبدك وابن عبدك وابن امتك ناصیتی بیدك ماض فی حکمك عدل فی قضاءك اساءلك بکل اسم ھولك سمیت

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے، میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے اور تیرا فیصلہ میرے حق میں عدل ہے اور میں تجھ سے ہر اس نام کے صدقے میں مانگتا

به نفسك او انزلته فی كتابك او علمته احدا من خلقك او استاثرت به فی علم الغيب عندك ان تجعل القرآن ربيع قلبی وجلاء حزنی وذهاب همی۔	ہوں جو تو نے اپنی ذات کے لیے رکھا ہے یا اپنی کتاب میں اتارا ہے، یا اسکو اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا ہے یا اسکو اپنے علم غیب میں رکھ چھوڑا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور میرے سینہ کا نور میرے رنج کی خلاصی اور میرے غم کا دفعیہ کرے۔ بلا کے وقت۔

جب اہل بلا کو دیکھو تو آہستہ سے کہو:

الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاه به ولو شاء فعل بی مثله وفضلنی علی كثير ممن خلق تفضيلا۔	ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس سے بچا لیا جسمیں مجھکو مبتلا کیا اگر وہ چاہتا تو میرے ساتھ بھی یہی کرتا' اور مجھے اپنی مخلوقات میں سے بہتوں پر فضیلت دی۔

ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اگر تم کسی بلا یا عیب میں مبتلا شخص کو دیکھو تو یہ دعا تین مرتبہ اس طرح پڑھو کہ وہ شخص سن نہ سکے:

الحمد لله الذی عافانی مما ابتلاك ولو شاء فعل۔

آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے گا کبھی اس بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم اہل بلا کو دیکھو تو خدا کی حمد اس طرح کرو کہ وہ سن نہ سکیں، ورنہ ان کے دل کو برا لگے گا۔!

جنازے کے وقت

علی بن حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما جب کسی جنازہ کو دیکھتے تھے تو اسطرح دعا کرتے:

الحمد للہ الذی لم یجعلنی من السواد المخترم۔
خدا کا شکر ہے اس نے مجھے اس گروہ میں نہیں کیا جو تباہ و برباد ہو گیا۔

اور کبھی یہ پڑھے:

الحمد للہ الذی تعزز بالقدرۃ و قھر عبادہ بالموت
خدا کا شکر ہے جو اپنی قدرت سے معزز ہوا اور اپنے بندوں پر موت کی وجہ سے غالب ہوا۔

امرِ مشکل کے وقت

روایت کی گئی ہے کہ: "اگر کسی شخص کو کوئی امر مہم پیش آئے اور وہ اس سے نکلنے کا حیلہ دریافت کرنا چاہے تو وہ اپنے بستر پر جائے اور یہ دونوں سورتیں سات سات مرتبہ پڑھے: والشمس وضحٰھا اور واللیل اذا یغشیٰ، وہ کسی شخص کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھے گا جو اس کو اس مہم کے حل کرنے کی تدبیر یا حیلہ بتلائے گا۔" نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے موقع پر اسطرح دعا کرتے:

اللھم انی اسئلك العافیۃ و شکر العافیۃ و تمام العافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ۔
اے اللہ میں تجھ سے عافیت اور عافیت پر شکر اور ساری عافیت، جو دین میں بھی ہو اور دنیا میں بھی، مانگتا ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی یہودی یا عیسائی یا مجوسی یا کسی غیر مسلم کو دیکھتے تھے تو اس طرح دعا کرتے:

الحمد للہ الذی فضلنی علیك بالاسلام دینًا و بالقرآن کتابًا و بمحمد نبیا و بالمؤمنین اخوانا و بالکعبۃ قبلتہ لم یجعل اللہ
ساری تعریف خدائے تعالےٰ کے لیے ہے جس نے مجھے تجھ پر فضیلت دی، اسلام کو میرا دین اور قرآن کو کتاب اور محمد کو نبی بنا کر اور سارے مومنین کو میرا بھائی اور کعبہ کو قبلہ بنا کر، اللہ

بینہ وبینی فی النار۔ مجھکو اور اسکو دوزخ میں ہرگز جمع نہیں کریگا۔

عزیمت وسوال والتجا

دعا کرنے والے کو عزیمت سوال کا خیال رکھنا مستحب ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی دعا میں کبھی نہ کہا کرے: "اے خدا اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے یا چاہے تو مجھ پر رحم کر، بلکہ سوال میں عزیمت ہونی چاہیئے، اس میں کوئی کراہت نہیں ہے اور جب اللہ کسی کی دعا قبول کرلے تو یوں بولنا چاہیئے:

الحمد للہ الذی تتم الصالحات ساری تعریف اللہ کیلئے ہے جسکے انعام سے نیک عمل کمال کو پہنچتے ہیں۔

اور جب قبولیت میں دیر ہو جائے تو یوں کہے: الحمد للہ علی کل حال، اور دعا کرنے والے کے لیے مکروہ ہے کہ تاخیر قبولیت پر بیزارگی کا اظہار کرے، بلکہ دعا پر مواظبت کرنی چاہیئے، اور اس کو چھوڑ دینا نہ چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یستجاب للعبد مالم یعجل یقول قد دعوت فلم یستجب لی۔ اسی بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جو جلدی نہ کرے، جو خدا سے کہتا ہے کہ میں نے تجھ سے دعا کی اور تو نے قبول نہ کی۔

جب تم کسی حاجت کا ارادہ کرو تو پڑھو:

اللھم انی اسئلك باسمك الاعلی الاکبر الاعز الاجل الاعظم الاکرم ان تفعل بی کذا اے اللہ میں مانگتا ہوں تیرے نام سے جو بہت بڑا بہت عزت اور جلالت والا بہت عظمت والا اور بہت کرامت والا ہے یہ کہ تو ایسا کرے"

ایسی دعا رد نہیں کی جائے گی۔

دشوار کام

روایت کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "جب تم کسی دشوار کام میں پھنس جاؤ تو کہو: بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس بلا کو دفع کر دے گا۔

اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "متواتر ایک سال تک اللہ سے میں دعا کرتا رہا کہ وہ مجھے اسم اعظم سکھائے، ایک دن جب میں نماز فجر پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا کہ... میری آنکھ ذرا جھپکی اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے سامنے کھڑا کہہ رہا ہے" کیا تم ہی نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ وہ تم کو اسم اعظم سکھلائے۔" میں نے کہا: "ہاں" کہا: "کہو:

اللھم انی اسألک باسمک اللہ اللہ اللہ الذی لا الہ الا ھو رب العرش العظیم۔

امام صاحب نے فرمایا: "میں نے اس کے توسّل سے جو دعا کی قبول ہوئی۔"

کڑک اور بجلی کے وقت

جب تم کڑک کی آواز سنو اور بجلی کی چمک دیکھو تو اس طرح دعا کرو:

اللھم لا تقتلنا بغضبک ولا تھلکنا اے خدا ہمیں اپنے غضب سے مت قتل کر اور اپنے عذاب سے مت

بعذابك دعافنا من قبل ذالك۔ ہلاک کر، اور اس سے پہلے ہی ہمکو عافیت دے۔

بارش کے وقت

جب آسمان سے بارش پڑنے لگے تو کہو: هَيِّئًا هَنِيئًا یہ بارش مبارک ہو۔
امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب ہوا چلے تو تکبیر زیادہ کہو اور اس طرح دعا کرو۔

اللھم انی اسالك خیر ماھاجت به الریح وخیر ما فیہا واعوذ بك من شرھا وشر ما فیہا اللھم اجعلہا رحمة وعلی الکافرین عذابا وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبه وسلم۔

اے اللہ میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو لیکر ہوا چلتی ہے اور اس خیر کا بھی جو اس کے اندر ہے اور ہوا کے شر سے اور اس شر سے بھی جو اس کے اندر ہو پناہ مانگتا ہوں اس کو ہم پر رحمت اور کافروں پر عذاب کردے اور رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر۔

زراعت کے وقت

ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:" جب تم زراعت کا ارادہ کرو تو ایک مٹھی بیج اپنے ہاتھ میں لو، پھر قبلہ کی طرف منہ کرو اور تین مرتبہ کہو:

أانتم تزرعونه ام نحن الزارعون۝ اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں۔

(پ ۲۷ ع ۱۵)

پھر کہو:

اللھم اجعلہ حرثا مبارکا وارزقنا فیہ السلامة والاتمام وحبلہ حبا

اے اللہ اس کو مبارک کھیتی بنا اور اسمیں سلامتی اور کمال نصیب کر، اور اسکو اوپر تلے چڑھے دانے والی

متراکبا ولا تحرمنی خیر ما ابتغی	کھیتی بنا، اور مجھ کو اس خیر سے جو میں چاہتا ہوں
ولا تفتنی بما منعتنی بحق سیدنا محمد	محروم نہ کر، اور مجھ کو اس چیز سے جس کو تونے روک
صلے اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ	رکھا ہے مت آزما، صدقے میں ہمارے سردار محمد
الطیبین۔	اور ان کے پاکباز آل کے۔

پھر اس مٹی کے بیجوں کو بکھیر دو، یقیناً اس میں برکت ہوگی، انشاء اللہ تعالےٰ۔

تنہائی میں پڑھنے کی دعا

یا ارض ربی وربک اعوذ باللہ	اے زمین تیرا رب اور میرا رب ایک ہی ہے، میں
من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق	پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، اور تیرے اندر کے شر
فیک وشر ما یحاذر علیک اعوذ	سے، اس شر سے جو تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے، اور جو
باللہ من شر کل اسد وحیۃ و	تیرے اوپر ڈالا جاتا ہے، میں پناہ مانگتا ہوں شر سے
عقرب من ساکن البلد ومن شر	ہر شیر اور ہر سانپ اور بچھو کے، جو اس بستی کے رہنے
والد وما ولد افغیر دین اللہ یبغون	والے ہیں، اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے کیا تم
ولہ اسلم من فی السموٰت والارض	اللہ کے دین خداوندی کے سوا کچھ اور چاہتے ہو۔
طوعا وکرھا والیہ یرجعون الحمد	حالانکہ اسی کے لیے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں جو کچھ
للہ لنعمتہ وحسن بلائہ علینا	بھی کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہے، خوشی سے بھی
اللھم صاحبنا فی السفر وفضل	ناخوشی سے بھی، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
علینا فانہ لاحول ولا قوۃ	ساری تعریف اللہ کے لیے ہے اس کی نعمت پر اور اسکے
الا باللہ۔	احسانوں پر جو ہم پر ہیں۔ اے اللہ تو ہمارا سفر میں ساتھی
	بن جا اور ہم پر فضل کر اور حرکت و قوت صرف اللہ ہی سے ہے۔

اس کے بعد سورۃ الھاکم التکاثر آخر تک پڑھو، تو یقیناً کوئی چیز اللہ تعالےٰ

کے حکم سے تم کو ایذا نہ دے گی، نہ کوئی درندہ نہ کوئی کیڑا نہ سانپ نہ بچھو۔

چھینک کے وقت

ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "جو شخص کسی کی چھینک سن کر چھینکنے والے سے پہلے ہی اللہ کی حمد و ثنا کرے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر درود پڑھے تو اس کو کبھی داڑھ کا درد اور آنکھ کی شکایت نہ ہوگی۔" پھر کہا: "اگر وہ اس کو سنے اور گو اس کے اور چھینکنے والے کے درمیان سمندر ہی کیوں نہ ہو ضرور اس کو ایسا کرنا چاہیئے۔" امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص چھینک کر کہے: "الحمد للہ علیٰ کل حال" تو اس کو کان اور داڑھ کا درد کبھی نہ ہوگا۔" ابوجعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "اگر کوئی شخص تین مرتبہ بھی چھینکے تو اس کا جواب دینا چاہیئے (یعنی یرحمک اللہ کہنا چاہیئے) اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص چھینک کر "الحمد للہ" کہے اور اس کا جواب کوئی مسلمان نہ دے تو قیامت کے دن اس سے پوچھ ہوگی" اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب کوئی مسلمان آدمی چھینکے اور کسی عذر یا بیماری کی وجہ سے وہ الحمد للہ نہ کہہ سکے تو فرشتے اس کی طرف سے الحمد للہ کہتے ہیں، اور "یغفر اللہ لک" کہتے ہیں۔ ایک راوی کا بیان ہے "ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، کہ چھینک بڑی اچھی چیز ہے، اس میں بدن کی راحت ہے اور اس وقت اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔" میں نے کہا: "عراق کے محدثین کہا

کرتے ہیں کہ تین موقعوں پر درود شریف نہیں پڑھا جاتا: ایک تو چھینکنے کے وقت، دوسرے ذبح کرتے وقت، تیسرے جماع کے وقت، آپ نے فرمایا: "یہ لوگ غلط کہتے ہیں، اور جو شخص ایسی غلط باتیں کرے اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوگی۔" ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو شخص کسی کی چھینک سن کر کہے:

الحمد للہ علےٰ کل حال ما کان	ساری تعریف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے ہے ہر حال
امر الدنیا والآخرۃ وصلی اللہ	میں جو دنیا و آخرت میں ہو، اور سلام و رحمت
علیٰ سیدنا محمد وعلی آلہ و	نازل فرما آنحضرت پر اور آپ کے آل و
صحبہ وسلم۔	اصحاب پر۔"

تو وہ کوئی برائی نہ دیکھے گا۔" نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "جو شخص چھینکنے والے سے پہلے ہی الحمد کہہ دے تو داڑھ اور کمر کے درد سے عافیت میں رہے گا۔" امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب کوئی انسان چھینک کر کہے "الحمد للہ" تو دو فرشتے جو اس پر موکل ہیں اس پر یہ اضافہ کرتے ہیں: "رب العالمین کثیراً لا شریک لہ۔" اگر وہ یہ بھی کہہ دے تو فرشتے پھر یہ اضافہ کرتے ہیں: وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد اگر وہ شخص یہ بھی کہہ دے تو اب یہ اضافہ کیا جاتا ہے وعلیٰ آل سیدنا محمد وصحبہ وسلم۔ اگر وہ یہ بھی کہدے تو وہ کہتے ہیں یرحمك اللہ یعنی خدا تجھ پر رحم کرے۔" امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: "جب کوئی چھینک کر الحمد کہے تو سننے والا اس کا جواب دے۔ "یرحمك اللہ" پھر وہ شخص اس کے جواب میں "یغفر اللہ لکم ویرحمکم۔" کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا اوردوھا۔ (پ ۵ ع ۸): "جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے

اچھے الفاظ میں سلام کرو یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو۔" ایک راوی کا بیان ہے "میں حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس وقت وہاں کسی شخص نے چھینکا، تو ابو عبداللہؑ نے کہا: یرحمک اللہ، اور باقی سب لوگوں نے کہا: آمین۔ اور جب خود ابو عبداللہؑ چھینکے تو لوگ سوچ میں پڑ گئے کہ کیا کہیں، آپ نے کہا کہو: "اعلے اللہ ذکرک"۔ اللہ تمہارا ذکر بلند کرے۔" اور فرمایا "جو شخص کسی چھینکنے والے سے ذکر خدا سنے اور وہ مرد مومن ہو تو جواب میں یرحمک اللہ کہے، اور اگر وہ مومنہ ہو تو کہے: "عافاک اللہ" اگر وہ بچہ ہو تو کہے: "زرعک اللہ"۔ اور اگر وہ بیمار ہو تو کہے: "شفاک اللہ"۔ اور اگر ذمی ہو تو کہے: ھدک اللہ" حضرت ابو عبداللہؑ فرماتے ہیں: "چھینکیں زیادہ آئیں تو یہ نیک علامت ہے اور وہ شخص پانچ باتوں سے امن میں رہے گا: جذام، ریح خبث جو سر اور چہرہ میں اتر آتی ہے۔ نزول الماء، آنکھ میں، ناک کا بند ہو جانا اور آنکھ میں بال نکلنا، اور فرمایا: "اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کو چھینک کم آئے تو روغن مرزنجوش (بقدر ایک دانگ[1]) ناک کے اندر لگائے" ایک راوی کا بیان ہے: "میں نے پانچ دن تک ایسا کیا تو میرا زکام دور ہو گیا"۔ اور حضرت موصوف نے یہ بھی فرمایا: "اگر کسی بیماری میں آدمی کو بار بار چھینکیں آئیں تو سمجھنا چاہیے کہ یہ شخص اس بیماری سے تو نہیں مرے گا" اور فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور چھینک اللہ تعالے کی طرف سے" آپ فرماتے ہیں: "اگر کوئی شخص باتیں کر رہا ہو اور دوسرا شخص چھینکے تو گویا اس نے اس کے سچے ہونے کی گواہی دی" اور فرمایا: "یہ الفاظ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں:" اور فرمایا:

[1] دانق یا دانگ، درہم کا چھٹا حصہ۔

"یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ" چھینک بیمار کے لیے صحت کی دلیل ہے اور جسم کے لیے راحت کا سبب ہے۔"

نسیان

ابو عبد اللہؓ کہتے ہیں: "جب شیطان تم کو کوئی بات بھلادے تو تم اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھو اور کہو:

اللھم انی اساءلک یا مذکر الخیر وفاعلہ والآمر بہ ان تصلی علی سیدنا محمد وعلی آلِ سیدنا محمد وتذکرنی ما انسانیہ الشیطان۔

اے اللہ، اے خیر کے یاد دلانے والے اور اسکے کرنیوالے، اور اسکا حکم دینے والے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمدؐ پر اور ہمارے سردار کی آل پر اور مجھکو وہ بات یاد دلادے جو شیطان نے بھلادی ہے۔

باب یازدہم

مریض کے آداب، علاج اور اُن سے متعلق دوسرے امور

اس باب میں پانچ فصلیں ہیں

فصل (۱) مریض اور عیادت کرنیوالوں کے آداب اور مریض کا علاج

ثوابِ مریض

ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمّٰی رائد الموت وسجن اللہ	بخار موت کا پیغام لانے والا ہے، وہ اللہ کی زمین
فی ارضہ وفورھا من جہنم	پر گویا اس کا قید خانہ ہے، وہ جہنم کا جوش ہے۔
وھی حظ کل مومن من النار؛	وہ ہر مومن کا آگ سے حصہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے جسم پر کوئی پھوڑا پھنسی دیکھتے تھے تو اللہ سے پناہ مانگتے اور اس کے سامنے عاجزی اور فروتنی کا اظہار کرتے اور اس کی پناہ لیتے، لوگوں نے پوچھا "یا رسول اللہ کیا یہ سختی و مصیبت ہے۔؟"

لہ اس باب میں وہ دعائیں ہیں جو ہمارے پیر و مرشد (طول اللہ عمرہ) کے مجموعۂ دعوات میں سے لی گئی۔ اور اس میں دوسری کتابوں سے لی ہوئی دعائیں بھی شامل ہیں۔

آپ نے فرمایا "جب اللہ تعالیٰ کسی چھوٹے کو بڑا کرنا چاہتا ہے تو اس کو بڑا کر دیتا ہے اور اگر بڑے کو چھوٹا کرنا چاہتا ہے تو چھوٹا کر دیتا ہے"۔ ابو عبداللہ سے روایت ہے: "اگر کسی کی رگ دُکھتی ہو یا درد سر ہو یا کوئی بیماری ہو تو یہ وہی چیز ہے جو اللہ کی کتاب عزیز میں لکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ خود اسی کا ارشاد ہے:

وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ۔

تم کو جو کچھ مصیبت و سختی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے کاموں سے ہے اور بہت تو وہ درگزر ہی کر دیتا ہے

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "کیا اچھی چیز ہے بخار، جو ہر عضو میں اپنی بلا کا ایک حصّہ بھیج دیتا ہے، جس کو بخار نہیں آتا خیر میں اس کا کچھ حصہ نہیں"۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا: "جب مومن بخار میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑنے لگتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں، اور جب وہ اپنے بستر پر کراہتا ہے، تو اس کی کراہ تسبیح میں شمار کی جاتی ہے۔ اور اس کی چیخ تہلیل ہے، اور بستر پر اس کا لوٹنا مجاہدہ کی وہ دوڑ دھوپ ہے جو راہ خدا میں وہ کرتا ہے، اگر وہ اس حال میں خدا کی عبادت کرتا ہے تو فوراً بخشا جاتا ہے۔ موت اس کے لیے مبارک ہے، بلکہ اس کی صحت یابی افسوسناک ہے، حالانکہ ہم عافیت کو زیادہ پسند کرتے ہیں"۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ایک رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہوتا ہے، کیونکہ اس کا اثر جسم میں ایک سال تک باقی رہتا ہے"۔ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "بیماری کی وجہ سے ایک رات کا جاگنا ایک سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔ ایک اور روایت میں آیا ہے: "بیماری یا درد کی وجہ سے ایک رات کا جاگنا

ایک سال کی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔" ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ایک رات کا بخار سال بھر کی عبادت کا وزن رکھتا ہے، اور دو رات کا بخار دو سال کی عبادت کا، اور تین رات بخار ستر سال کی عبادت کے برابر ہے۔" کسی نے آپ سے کہا "اگر وہ ستر سال کا نہ ہو؟" آپ نے کہا: "اس کا ثواب اس کے باپ اس کی ماں کو بھی ہوگا۔" انہوں نے کہا: "یہ دونو بھی اس عمر کو نہ پہونچے ہوں۔" تو؟ آپ نے کہا: "دوسرے اہل قرابت کو ہوگا، یہ بھی نہ ہوں تو اس کے پڑوسیوں کو ہوگا۔" امام رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "بیماری مومن کے لیے تطہیر ہے اور رحمت ہے، اور کافر کے لیے عذاب ہے اور لعنت ہے" اور فرمایا: مرض مومن کو برابر آتا رہے گا جب تک کہ وہ پورے گناہوں سے دُھل نہ جائے۔" حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ایک رات کا دردِ سر سوائے کبیرہ گناہ کے ہر گناہ کو جھڑا دیتا ہے۔" ابوابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مریض کے لیے چار فائدے ہیں۔ قلم اس سے اُٹھا لیا جاتا ہے (یعنی اس کے کسی گناہ کا حساب لکھا نہیں جاتا) ۲ فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ اس کے اعمال نامہ میں ان سارے نیک اعمال کو لکھے جو وہ صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ ۳ اس کے جسم کے تمام اعضا سے جہاں مرض کی تکلیف پہنچتی ہے، سارے گناہ دُور ہو جاتے ہیں۔ ۴ اگر وہ مر گیا تو بخش دیا جاتا ہے۔" نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا مرض المسلم کتب اللہ	جب مسلمان بیمار پڑتا ہے تو اللہ تعالے اسکے
احسن ما کان یعمل فی صحتہ	اعمالنامہ میں وہ سارے نیک اعمال لکھتے ہیں جو
ولتساقطت ذنوبہ کما یتساقط	وہ اپنی صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ اور اسکے
ورق الشجر:	گناہ ایسے گرنے لگتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں"

ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف دیکھتا ہے، اور جب وہ اس کی طرف دیکھتا ہے تو تین تحفوں میں سے ایک تحفہ اس کو ضرور دیتا ہے: بخار یا آنکھ کا درد یا سر کا درد۔"

امام کاظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "مومن جب بیمار پڑتا ہے تو خدائے تعالیٰ اصحاب شمال (یعنی اس کے بائیں بازو کے فرشتوں) کو وحی کرتا ہے کہ میرا بندہ جبتک کہ میری قید میں ہے (یعنی بیمار ہے) اس کے کوئی گناہ درج نہ کرو، اور اصحاب الیمین (یعنی داہنے بازو کے فرشتوں) سے کہتا ہے کہ جو نیک اعمال یہ بندہ اس بیماری کی وجہ سے نہیں کر رہا ہے، ان کو تم اس کے حساب میں برابر لکھتے چلے جاؤ۔"

بیماری پر صبر کا ثواب

ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: کہ جب میں اپنے بندہ کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں، اور وہ اس پر صبر کرتا ہے اور اس کا شکوہ و فریاد لوگوں سے نہیں کرتا، تو اس کو تین فائدے حاصل ہوتے ہیں: ایک یہ کہ اس کے (ضایع شدہ) گوشت کی جگہ دوسرا گوشت عطا کرتا ہوں، اس کے (خراب) خون کی جگہ اچھا خون اور (خراب) پوست کی جگہ (نیا) پوست عطا کرتا ہوں، اگر اس کو موت آجائے تو میں اس کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیتا ہوں۔ اگر صحت ہو جائے تو وہ اس حال میں ہوتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں۔" امام رضا رضؓ فرماتے ہیں: "مرض مومن کے لیے تطہیر اور رحمت ہے اور کافر کے لیے عذاب اور انتقامِ خداوندی۔" نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "بیشک بندہ پر

جب مصیبت آپڑتی ہے تو وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ کا بوجھ نہیں ہوتا۔" ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "تم اپنے بیماروں کی عیادت کرو اور ان سے دعا چاہو، کیونکہ ان کی دعا فرشتوں کی دعا کے برابر ہے" اور جو شخص ایک رات بھی بیمار ہو اور اپنی بیماری سے راضی رہے، تو خدائے تعالیٰ اس کے لیے ستّر سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔" جب لوگوں نے پوچھا کہ راضی رہنے سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا: "وہ کسی سے شکوہ شکایت نہ کرے۔" ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "شکوہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص یہ کہنے لگے کہ خدا نے مجھے ایسی بیماری دی جو کسی کو نہ دی ہوگی، یا ایسی مصیبت میں مبتلا کیا کہ کسی کو ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کیا ہوگا، اپنے درد کا اظہار صرف، لوگوں سے کرنا کہ مجھے بخار آیا ہے اور درد سر ہے، شکایت نہیں کہلاتا۔"

عیادت مریض کا بیان

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے حقوق ہیں: جب اس سے ملے تو سلام کیا کرے۔ جب وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کرے، اور جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ چلے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یہودی پڑوسی کی بھی عیادت کی ہے، اور آپ نے فرمایا: "عیادت کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ اپنا ہاتھ مریض کے اوپر رکھے اور اس سے پوچھے: تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ صبح میں کیسی رہی؟ شام میں کیسی رہی؟ اور تمہاری محبت کا کمال مصافحہ کرنا ہے۔" ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "مریض کو چاہیئے کہ اپنے بھائیوں کو اپنے ہاں آنے اور

عیادت کرنے کی اجازت دے، اس سے اس کو بھی ثواب ملے گا، اور ان لوگوں کو بھی جو اس کی عیادت کے لیے آتے ہیں"۔ لوگوں نے پوچھا: "دوسروں کو ثواب ملنے کی وجہ تو صاف ہے کہ وہ لوگ چل کر اس کے پاس آتے ہیں، اس طرح تکلیف اٹھا کر اس کی ہمدردی کرتے ہیں، مگر مریض کو ثواب ملنے کی کیا وجہ ہے؟" فرمایا: "اس لیے کہ اس نے ان کو نیکیاں حاصل کرنیکا موقع دیا، اس کی ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اسی طرح دس برائیاں مٹائی جائیں گی"۔ اور آپ نے فرمایا: "اسی طرح اولیاء میت کیلئے بھی ضروری ہے کہ میت کے دوستوں اور ہم نشینوں کو میت میں شریک ہونے کا موقع دیں تاکہ وہ جنازے کے ساتھ چلیں، اور اس پر رحمت اور مغفرت کی دعا کریں، اس طرح ان کو بھی ثواب ملے گا اور مردے کو اور اس کے اولیاء کو بھی" ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "جس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ صعصعہ بن صوحان کی عیادت کے لیے گئے تو ان سے کہا: "اے صعصعہ تم لوگوں سے میری عیادت کو آنے کا فخر کے ساتھ ذکر نہ کرنا، تم اپنی ذات کی خبر لو، سمجھو کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے، کہیں تمہاری خواہشات تمہیں غافل نہ کردیں" امام صادق رضؓ فرماتے ہیں: "چھوٹی چھوٹی تکلیفوں میں (جیسے کسی کی آنکھ میں درد ہوجائے) مزاج پرسی کی جائے تو وہ عیادت نہیں کہلائی جاسکتی، عیادت کے لیے جانا تب ہی ہوگا جبکہ بیماری کم از کم تین دن کی رہے، چاہو تو تم روزانہ عیادت کرو، یا ایک دن آڑ یا تیسرے دن، اگر مرض طول کھینچے تو مریض کو اس کے اہل و عیال پر چھوڑ دینا چاہیئے"۔ اور آپ ہی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ثواب کے لحاظ سے عظیم ترین عبادت مریض کی عیادت ہے، مگر اس کے پاس ٹھہرنا کم چاہیئے، سوائے اس کے کہ مریض

خود اس کو پسند کرے، اور اس سے ٹھہرنے کی خواہش کرے، اور عیادت کا کامل طریقہ یہ ہے کہ مریض کے ہاتھ یا پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھے" اور ایک روایت میں آیا ہے: "پوری عیادت یہ ہے کہ اپنا ہاتھ مریض کے دونوں بازوؤں سے مس کریں، اور جہاں تک ہو سکے اس کے ہاں سے جلد واپس ہوں، تاکہ مریض کو تکلیف نہ ہو، احمقوں کی عیادت مریض کے لیے مرض سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔" امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب قیامت کا دن ہوگا، تو ایک بندہ کو منادی اللہ تعالیٰ کے پاس بلائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے سہل حساب لے گا اور اس سے پوچھے گا: "اے مومن! تیرے لیے کیا امر مانع تھا کہ جب میں علیل ہوا تھا تو میری عیادت کرتا؟ بندہ کہے گا "اے میرے رب، میں تیرا بندہ ہوں، تو تو حی و قیوم ہے، تجھ کو کوئی زر رسا ہو سکتا ہے نہ دکھ"، خدائے لم یزل کہے گا: "جو شخص میرے لیے کسی مومن کی عیادت کرے گا تو گویا اس نے میری عبادت کی" پھر پوچھا جائے گا: "کیا تو فلاں بن فلاں شخص کو جانتا تھا؟" وہ کہے گا: "ہاں یا رب" سوال ہوگا "تو پھر جب وہ بیمار تھا تو اس کی عیادت سے تجھے کس چیز نے روک رکھا تھا؟ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو گویا میری ہی عیادت کرتا، تو مجھے وہیں پاتا اس کے قریب، اس پر محیط، اگر تو اس وقت مجھ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا۔ تو تیرا سوال رد نہیں کیا جاتا"۔ ابو الحسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب تم میں سے کوئی شخص بیمار پڑ جائے تو لوگوں کو اجازت دے کہ اس کے پاس آئیں، عیادت کرنے والوں کیلئے مریض کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے"۔ روایت ہے کہ جب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار پڑے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور

ان کے پاس کچھ دیر ٹھہرے، اور جب لوٹنے لگے تو فرمایا: "اے سلمان خدا تمہاری تکلیف کو دفع کرے، تمہارے گناہوں کو بخش دے، اور تمہارے دین کو اپنی حفاظت میں لے لے، اور تمہارے جسم کو مرنے تک اپنی حفاظت میں رکھے"۔ امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ کی عیادت کی تو ان سے یوں فرمایا: "اے سلمان، تجھے تیری بیماری کی وجہ سے تین فائدے حاصل ہوئے: خدا کے ذکر کی وجہ سے تو اس سے قریب ہوگیا، تیری دعا مستجاب ہوئی، تیری اس بیماری نے تیرے تمام گناہ جھڑا دیئے۔ خدا تجھے تیرے آخری وقت تک عافیت عطا کرے"۔ حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عیادت تین دفعہ ہوسکتی ہے اور تعزیت صرف ایک مرتبہ"۔ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب کوئی مومن اپنے بھائی مومن کی عیادت کے لیے آتا ہے اور وہ صبح کا وقت ہوتا ہے، تو اس کے ہمراہ ستّر فرشتے ہوتے ہیں، اور جب وہ اس کے پاس بیٹھتا ہے، تو خدا کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اس کے لیے شام تک استغفار کرتے رہتے ہیں، اگر یہ شام کا وقت ہو تو پھر صبح تک یہ فرشتے استغفار کرتے ہیں"۔ امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "موسےٰ علیہ السلام نے خدا سے جو باتیں کیں ان میں یہ سوال بھی تھا: "اے خدا کسی مومن کی عیادت کرنے والے کی تو نے کیا جزا رکھی ہے؟" خدا نے کہا: "میں اس کے لیے ایک فرشتہ موکل کرتا ہوں کہ جب وہ مرے تو قیامت تک قبر میں اس کی خبر گیری کرتا رہے"۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو کوئی کسی مریض کی مزاج پرسی کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے: "اے فلان

تو اچھا، اور تیرا یہ چلنا اچھا، تو نے اپنے لیے جنت میں بلند مقام حاصل کر لیا۔"
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ اجر والا کام مریض کی عیادت ہے
جب اس کے پاس تھوڑی ہی دیر ٹھہریں اور فرمایا: "جب تم میں سے کوئی
اپنے بھائی کے پاس عیادت کے لیے جائے تو اس کے لیے خود بھی دعا کرے،
اور اس سے بھی اپنے لیے دعا کروائے، کیونکہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا
کی طرح ہوتی ہے۔" نیز فرمایا" اگر کوئی شخص کسی مریض کی محض اللہ کے
لیے عیادت کرے، اور مریض اس کے لیے اللہ سے کوئی سوال کرے تو
اللہ اس کو ضرور قبول فرمائے گا۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بچے کی بیماری
کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ وہ بیماری کفارہ ہے اس کے والدین کے
لیے مولی جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: "حضرت ممدوح کے
کوئی آزاد کردہ غلام بیمار پڑ گئے، تو ہم سب ان کی عیادت کے لیے چلے ہم سب
حضرت ہی کے موالی تھے، راستہ میں حضرت ممدوح ہم سے ملے اور پوچھا:
"کہاں جا رہے ہو؟" ہم نے کہا: "فلاں شخص کی عیادت کو جا رہے ہیں؟"
آپ نے فرمایا: "ٹھہرو" ہم سب ٹھہر گئے، فرمایا: "کیا تم میں سے کسی کے پاس
کوئی سیب یا بہی یا اترج یا کچھ عطر یا کچھ عود لوبان وغیرہ تحفہ" دینے کے
لیے بھی ہے؟ ہم نے کہا: "ہمارے پاس کچھ بھی تو نہیں"۔ آپ نے کہا تم کو
معلوم ہونا چاہیئے کہ مریض کو اس قسم کے تحفہ سے خوشی اور راحت پہنچتی ہے۔"

مریض کیلئے دوا دارو کا استعمال

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیماری کی دوا کرو، کیونکہ خدائے تعالے نے
کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کے ساتھ اس کی دوا بھی نہ اتاری ہو،

اور اس میں شفا نہ رکھی ہو" اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

موت الانسان بالذنوب اکثر من موته بالاجل، وحياته بالبرّ اکثر من حياته بالعمر	انسان کی موت اس کی اجل سے زیادہ اسکے گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے، اور اس کی زندگی اس کی عمر سے زیادہ اسکی نیکیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔

نیز آپ نے فرمایا:

مایکون من علة الامن ذنب ومایعفوا اللہ عزوجل اکثر۔	کوئی بیماری ایسی نہیں جسکا سبب کوئی گناہ نہ ہو، حالانکہ بہت سے گناہ تو خدائے عزوجل معاف اور درگذر بھی فرما دیتا ہے۔

نیز آپ ہی کا ارشاد ہے۔

اثنان علیلان صحیح محتم و علیل مخلط۔	دو آدمی واقعی مریض ہیں، ایک تو وہ تندرست جو اپنے آپکو بیمار سمجھ لے دوسرا وہ بیمار جو (بیماری کی وجہ سے) مخبوط الحواس ہو۔"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تجنّب الدواء ما احتمل بدنك الداء، فاذا لم يحتمل الداء فالدواء۔	دوا سے پرہیز کرو جب تک کہ تمہارا جسم بیماری کو برداشت کرسکتا ہے، ہاں جب برداشت سے بڑھ جائے تو اب دوا شروع کرو۔"

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "انبیا علیہم السلام میں سے ایک نبی بیمار پڑ گئے اور خدا سے کہا: "میں دوا نہ کروں گا جس نے مجھے بیمار ڈالا ہے وہی شفاء دے گا"۔ خدا نے کہا: "میں تجھے شفا نہ دوں گا جب تک کہ تو دوا نہ کرے، کیونکہ بیماری بھی میری طرف سے ہے اور دوا بھی میری طرف سے ہے۔" امام رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوان الناس اقتصدوا فی الطعام لاستقامت ابدانهم "یعنی اگر لوگ کھانے کے بارے میں اعتدال اختیار کریں تو یقیناً ان کے جسم بھی ٹھیک رہیں گے۔"

ابو عبداللہ رضؓ کہتے ہیں: "پرہیز یہ نہیں ہے کہ کسی اچھی چیز کو قطعاً چھوڑ دیا جائے بلکہ پرہیز یہ ہے کہ ایسی چیز میں مناسب کمی کر دی جائے" نیز آپ ہی فرماتے ہیں:

"الحمیة راس الدواء والمعدة بیت الداء وعوّد و کل بدن ما تعوّد"

پرہیز دوا اور علاج کا سر ہے اور معدہ ہر بیماری کا گھر ہے۔ اور ہر بدن کی عادت کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔"

بیماری میں وصیت کا بیان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص بغیر وصیت کے مر جائے گویا وہ جاہلیت کی موت مرا" اور آپ نے یہ بھی فرمایا: "کسی مسلمان شخص کے لیے ایک رات بھی اپنے تکیہ کے نیچے وصیت نامہ رکھے بغیر سونا مناسب نہیں ہے۔" نیز آپ نے فرمایا: "جو شخص اپنی موت سے پہلے اچھی طرح وصیت نہ کرے تو گویا اس کی ہمت اور عقل میں نقص ہے۔" حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: "جو شخص وصیت کرے اور سب کے حقوق برابر کر دے اور کسی کو نقصان نہ پہنچائے تو گویا اس نے زندگی ہی میں ان کو خیرات کر دیا۔" امام صادق رضؓ فرماتے ہیں: "وصیت ہر مسلمان کا حق ہے۔" اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے: "جس مسلمان نے مرنے سے پہلے اپنے قرابت داروں کے لیے بھی، جو اس کے وارث نہیں تھے، کچھ دینے کی وصیت نہیں کی تو اس کے عمل کا خاتمہ گناہ پر ہوا۔"

فصل (۲) قرآن مجید سے شفا حاصل کرنا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من لم یستشف بالقرآن فلا شفاء اللہ۔ "جس نے قرآن سے شفا حاصل نہ کی اس کو اللہ کی شفاء نہ ملی"

امام صادق رضی نے فرمایا: "جو شخص قرآن مجید کی سو آیتیں جو اس کا دل چاہیے پڑھے پھر سات مرتبہ یا اللہ کہے: اس کے بعد اگر چٹانوں میں شگاف پڑ جانے کے لیے بھی دعا کرے تو ان میں شگاف پڑ جائے گا۔" ابوالحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب تمکو کسی معاملہ میں خوف ہو تو قرآن کی جو چاہو سو آیتیں پڑھو اس کے بعد تین مرتبہ کہو: اللّٰھم اکشف عنی البلاء۔" یعنی اے اللہ اس بلا کو مجھ سے دفع فرما۔" ابو ابراہیم سے روایت ہے: "جس شخص نے قرآن شریف کی آیت سے کفایت طلب کی تو وہ اس کے لیے مشرق سے لیکر مغرب تک کافی ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کا یقین اپنے دل میں رکھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: فی القرآن شفاء من کل داء "قرآن کے اندر ہر بیماری سے شفا ہے۔"

قرآن کی بعض سورتوں کے فضائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "اگر کوئی شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس بیماری سے شفاء پانے کے لیے سات مرتبہ "ام الکتاب" پڑھے، اگر سکون ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ ستر مرتبہ پڑھے اس کو ضرور تسکین ہو گی۔" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فی الحمد للہ سبع مرات شفاء من کل داء" یعنی "الحمد للہ کے سورہ میں ہر مرض سے شفا ہے جب اس کو سات مرتبہ پڑھا جائے۔" ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر تم کسی میت پر الحمد کی سورت ستر مرتبہ پڑھو تو میں تعجب نہیں کروں گا اگر پھر سے اس کے اندر اس کی رُوح عود کر آئے۔" امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اگر کسی

روگ سے تمہارے اندر خوف پیدا ہو تو سورۂ انعام پڑھو۔ یقیناً تم کو اس بیماری سے وہ تکلیف نہ پہونچے گی جس کا تمہیں ڈر ہے"۔ نیز آپ فرماتے ہیں "جو شخص "سورۂ نحل" ہر مہینہ ایک مرتبہ پڑھے تو دنیا میں ہر گھاٹے سے بچا رہے گا، اور ستّر قسم کی بیماریوں سے بھی امن میں رہے گا جن میں سب سے ہلکی بیماریاں جذام، برص اور جنون ہیں"۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورۃ ابلیس اور اس کی فوج اور اس کے ساتھیوں سے حفاظت کے لیے بھی کافی ہے۔

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے، اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے، جو شخص شام ہونے سے پہلے یٰسین پڑھ لے تو وہ رات بھر اور دوسرے دن امن اور رزق سے بہرہ یاب رہے گا اور جو اس کو سونے سے پہلے پڑھ لیگا۔ خدائے تعالےٰ اس پر ہزار فرشتے موکل کرے گا جو اس کی ہر بلا سے اور ہر شیطان رجیم سے حفاظت کریں گے، اور اگر وہ اس روز مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا"۔ روایت کی گئی ہے کہ "جو شخص عقل کی کمزوری میں مبتلا ہو تو اس پر سورہ یٰسین پڑھی جائے یا لکھکر اس کو پلائی جائے تو اسے شفا حاصل ہو گی، اگر اس کو گلاب اور زعفران سے کسی شیشہ کے برتن میں لکھا جائے تو زیادہ مناسب اور مرجح ہو گا"۔

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جو شخص ہر جمعہ سورۃ الصافّات پڑھے گا وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا اور دنیا کی زندگی میں ہر بلا اس سے دور رہے گی۔ اور اس کے رزق میں عجیب طریقہ سے وسعت ہو گی اور خدا اس کے مال و اولاد اور بدن کو کسی آفت میں مبتلا نہ کرے گا، نہ شیطان کا اور نہ کسی مغرور ظالم کا اس پر تسلط ہو گا"۔ اور ایک روایت میں ہے: "یہ سورۃ دنیا و آخرۃ میں شرف و جاہ و عزت کے لیے بھی پڑھی جاتی ہے"۔ نیز آپ

فرماتے ہیں: "جو شخص سورۂ زمر بھی اسی دن یا رات پڑھے تو خدائے تعالےٰ
اس کو دُنیا و آخرت کا شرف عطا کرے گا، اور اس کو مال و اقربا کے بغیر بھی عزّت
دے گا اور جو شخص سورۂ طور پڑھے گا تو خدائے تعالےٰ اس کے لیے دنیا و آخرت
کی خیر جمع کرے گا، اور جو شخص سورۂ واقعہ ہر جمعہ کی رات پڑھا کرے تو خدائے
تعالےٰ اس کو دوست رکھے گا اور اس کو سارے لوگوں میں بھی محبوب بنادیگا
اور وہ دنیا میں کبھی کوئی پریشانی اور آفت نہ دیکھے گا اور نہ وہ فقر و افلاس میں
مبتلا ہوگا" اور فرمایا: "یہ اہل بیت کے اہم ترین اوراد میں سے ہے، اور جو شخص
فرض نماز میں سورۂ حدید اور سورۂ مجادلہ پڑھے گا وہ اپنے اہل اور بدن اور
مال میں کوئی آفت اور تنگی نہ دیکھے گا"، علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے: "جو شخص فرض اور نفل نمازوں میں سورۂ ممتحنہ پڑھے، خدائے تعالےٰ اس
کے دل کو ایمان کے لیے کشادہ اور اس کی بصیرت و بصارت میں نور بھر دے گا۔
اور وہ کبھی فقر اور جنون میں مبتلا نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی اولاد" اور ایک روایت
میں ہے کہ وہ لوگوں کے نزدیک ذی عزّت ہوگا۔ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے: "جو شخص قل اوحی الخ (سورۂ جن) اکثر پڑھا کرے اس کو اس
دنیا میں کبھی کسی کی نظر نہ لگے گی۔ نہ انسان کی نہ جن کی، اور نہ جادو کا اس پر اثر
ہوگا"۔ اور جو شخص سورۂ مزمل عشاء کی نماز میں یا رات کے یا دن کے آخر حصہ
میں پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو حیات طیبہ عطا کرے گا اور اس کی موت بھی
پاکیزہ ہوگی، اور جو شخص سورۂ والنازعات پڑھے گا، وہ جنت میں سیراب ہو کر
داخل ہوگا، اور دنیا میں کبھی اس پر بدبختی نہ آئے گی"۔ اور روایت کی گئی ہے
کہ سورۂ والنازعات اس شخص کے لیے شفاء ہے جس کو زہر پلایا گیا ہو یا کسی
زہریلے جانور نے کاٹا ہو، اور اسی طرح سورۂ بروج پانی پر دم کرکے اس شخص

کو پلائے جس نے زہر پی لیا ہے، باذن اللہ اس کو شفا ہوگی اور زہر کے ضرر سے محفوظ رہے گا"، اور جو شخص کسی فرض نماز میں انا انزلناہ پڑھے تو منادی ندا کرے گا کہ اے اللہ کے بندے "بخش دیا گیا جو گزرا تو پھر سے عمل کر" اور جو شخص کہ نوافل میں اذا زلزلت پڑھا کرے تو وہ کبھی زلزلہ کی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا اور نہ اس سے مرے گا، اور نہ بجلی اور نہ کسی اور دُنیوی آفت کے صدمہ ہی سے، اور جو شخص کہ فرض نماز میں وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ پڑھا کرے تو فقر و افلاس اس سے دُور ہو جائے گا اور اس کو رزق الٰہی نصیب ہوگا اور وہ بری موت سے بچا رہے گا"، اور جو شخص کہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کسی فرض نماز میں پڑھے تو خدا اس کو اور اس کے والدین کو اور اسکی اولاد کو بخش دیگا۔ چاہے وہ بدبخت کیوں نہ ہو، اس کا نام بدبختوں کی فہرست سے مٹا کر نیک بختوں کے دفتر میں لکھ دیا جائے گا اور خدائے تعالیٰ اس کو خوش نصیب رکھ کر جلائیگا اور شہید مارے گا اور اس کو شہیدوں کے ساتھ قبر سے اُٹھائے گا۔ امام رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جب تم میں سے کسی کو درد سر ہو یا اور کوئی درد ہو تو اپنے ہاتھ کھولے اور سورۂ فاتحہ قل ہو اللہ اور معوذتین پڑھ کر اپنے چہرہ پر ان سے مسح کرے، یہ درد دفع ہو جائے گا۔ اور جو شخص کسی نفل یا فرض نماز میں اذا جاء نصر اللہ پڑھے تو خدا اس کو اس کے دُشمنوں پر فتح نصیب کریگا"۔ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جس شخص کو کوئی مرض لگ جاوے یا وہ کسی سختی میں مبتلا ہو اگر گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے تو اس کا گھر بلکہ اس کے اطراف کے گھروں کی بھی حفاظت کیجائیگی"۔

قرآنی آیتوں سے شفا طلبی

قرآن کی آیاتِ تہلیل ہر مرض کیلئے شفا ہیں

وہ یہ ہیں :-

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ○

وَ اِلٰھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ○

اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ○

ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشآء لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ○ شھد اللّٰہ انہ لا الہ الا ھو — الی قولہ سریع الحساب واذا حُییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا اورُدّوھا ان اللّٰہ کان علی کل شئ حسیبًا ○ اللّٰہ لا الہ الا ھو لیجمعنکم الی یوم القیٰمۃ لا ریب فیھا ومن اصدق من اللّٰہ حدیثا ذالکم اللّٰہ ربکم لا الہ الا ھو خالق کل شئ فاعبدوہ وھو علی کل شئ وکیل ○ اتبع ما اوحی الیک من ربک لا الہ الا ھو واعرض عن المشرکین ○

قل یاایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض لا الہ الا ھو یحیی ویمیت فآمنوا باللّٰہ ورسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللّٰہ وکلماتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون ○ وما اُمروا الا لیعبدوا الٰھا واحدًا لا الہ الا ھو سبحانہ عما یشرکون ○ فان تولوا فقل حسبی

اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۝

حتیٰ اذا ادرکہ الغرق قال آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت
بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین ۝

فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ وان لا الہ الا ھو
فھل انتم مسلمون ۝

قل ھو ربی لا الہ الا ھو علیہ توکلت والیہ متاب ۝

ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان
انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون ۝ وان تجھر بالقول فانہ یعلم السر و
اخفی اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنی انک بالواد المقدس طوی ۝
وانا اخترتک فاستمع لما یوحی اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلٰوۃ
لذکری ان الساعۃ آتیۃ اکاد اخفیھا لتجزی کل نفس بما تسعی انما
الھکم اللہ الذی لا الہ الا ھو وسع کل شیٔ علما ۝ وما ارسلنا من
قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون ۝

وذالنون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمٰت
ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ۝

وھو اللہ لا الہ الا ھو لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ ولہ الحکم و
الیہ ترجعون ۝

یا ایھا الناس اذکروا نعمۃ اللہ علیکم ھل من خالق غیر اللہ یرزقکم
من السماء والارض لا الہ الا ھو فانی تؤفکون ۝

ویعلم ما تخفون وما تعلنون اللہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم
ھو اللہ لا الہ الا ھو لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ ولہ الحکم والیہ

ترجعون ٥ یا ایھا الناس اذکروا نعمتہ اللہ علیکم ھل من خالق غیراللہ یرزقکم من السماء والارض لا الہ الا ھو فانی تؤفکون ٥

انا کذالک نفعل بالمجرمین انھم کانوا اذا قیل لھم لا الہ الا اللہ یستکبرون٥ ویقولون ائنا لتارکوا الھتنا لشاعر مجنون ٥ بل جاء بالحق وصدق المرسلین ٥

غافرالذنب وقابل التوب شدید العقاب ٥ ذی الطول لا الہ الا ھو الیہ المصیر ٥ ذلکم اللہ ربکم خالق کل شئ لا الہ الا ھو فانی تؤفکون٥ ھوالحی لا الہ الا ھو فادعوہ مخلصین لہ الدین الحمد للہ رب العلمین ٥ رب السموات والارض وما بینھما ان کنتم موقنین لا الہ الا ھو یحیي ویمیت ربکم ورب آبائکم الاولین ٥

فانی لھم اذا جاء تھم ذکراھم فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات واللہ یعلم متقلبکم ومثواکم ٥ لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون ٥ ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھوالرحمٰن الرحیم ٥ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ٥ ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض وھو العزیز الحکیم ٥

انما علی رسولنا البلاغ المبین ٥ اللہ لا الہ الا ھو وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون ٥ رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا ۔

امام صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا" اے علی تم کو آتشزدگی کی بلا سے امان ملیگی اگر تم یہ پڑھا کرو:

سبحانک ربی لا الٰہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم۔

پاک ہے تو میرے رب، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے تجھ پر توکل کیا، اور تو ہی عرش عظیم کا رب ہے۔"

اور اے علی تم کو وسواس سے امان ملیگی اگر تم یہ پڑھا کرو:

واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا٥ وجعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی آذانھم وقرا٥ واذا ذکرت فی القرآن وحدہ ولوا علی ادبارھم نفورا٥

(پ ۱۵ ع ۵)

اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپکے اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انکے درمیان ایک پردہ حائل کردیتے ہیں اور ہم ان کے دلوں پر حجاب ڈالتے ہیں اس سے کہ وہ اسکو سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دیدیتے ہیں، اور جب آپ قرآن میں صرف اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں تو وہ لوگ نفرت کرتے ہوئے پشت پھیر کر چل دیتے ہیں۔

اور اے علیؓ تم کو ہر اس برائی سے امان ملے گی جس سے تم ڈرتے ہو، اگر تم کہا کرو:

ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن، اشھد ان اللہ علی کل شیٔ قدیر٥ وان اللہ قد احاط بکل شیٔ علما٥ واحصی کل شیٔ عددا٥ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم٥

"جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور بیشک ہر چیز کو اللہ کا علم گھیرے ہوئے ہے، اور اس نے ہر چیز کی گنتی کرلی ہے۔ اور حرکت و قوت صرف خدا ہی کے لیے ہے۔"

بخار اور دردِ سر کے لیے

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "بخار اور دردِ سر کے لیے یہ عمل کرنا چاہیئے

ایک دھاگہ لو اور اس میں سات گرہیں ڈالو، اور ہر گرہ پر سورۂ فاتحہ پڑھکر پھونکو اور درد سر والے کے سر پر باندھ دو، یا ایک کاغذ پر یہ آیت لکھو اور اس کے سیدھے بازو پر لٹکا دو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سورۂ فاتحہ، معوذتین اور قل ہو اللہ احد اس کے بعد بسم اللہ ــــ لکھ کر یہ لکھیں:۔

اللھم اذھب الباس رب الناس واشفہ یا شافی فانہ لاشفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما، بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر وننزل من القرآن ماھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا۔	اے اللہ بیماری کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار اس کو شفا بخش، تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفا نہیں، تو بیمار کو ایسی شفا عطا کر کہ کسی بیماری کو باقی نہ چھوڑے، خیر تیرے ہاتھ ہی میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، اور ہم اتارتے ہیں قرآن سے وہ چیز جو شفاء اور رحمت ہے مومنین کے لیے اور نہیں زیادہ کرتے ہیں ظالموں کے لیے مگر گھاٹا۔"

اس کے علاوہ یہ بھی لکھیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابرھیم، کذالک صاحب کتابی ھذا برحمتک یا ارحم الراحمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولہ سکن فی اللیل والنہار وھو السمیع العلیم، اسکن ایھا الصداع والالم بعزۃ اللہ، اسکن بقدرۃ اللہ اسکن بجلال اللہ اسکن بعظمۃ	بسم اللہ الخ: ہم نے حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہوجا ابراہیم کے حق میں، اسی طرح حامل تعویذ کے حق میں ہو، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اپنی رحمت سے ایسا ہی کر دے۔ بسم اللہ الخ اور اللہ ہی کی ملک سے ہے جو کچھ رات میں اور دن میں رہتے ہیں، اور وہی بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے، اے درد سر اور تکلیف اللہ تعالیٰ کی عزت سے ساکن ہوجا۔ اس کی قدرت سے ساکن ہوجا، اس کی عظمت سے ساکن ہوجا اور اس امر واقعی سے کہ

اللہ اسکن بلاحول ولا قوۃ الا	اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں حرکت و قوۃ نہیں ساکن ہوجا
باللہ العلی العظیم ہ فسیکفیکھم	اللہ انکے لیے کافی ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا
اللہ وھو السمیع العلیم ہ وذالنون	ہے۔" اور مچھلی والے (یونسؑ) جب وہ خفا ہوکر چل
اذ ذھب مغاضبا ان لن نقدر	دیئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان پر کوئی دار و گیر
الی قولہ ننجی المؤمنین ولاحول	نہ کریں گے۔ پس انہوں نے اندھیریوں میں پکارا
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و	کہ آپکے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ پاک ہیں اور
حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ	میں بیشک قصوروار ہوں۔ سو ہم نے ان کی دعا
علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ	قبول کی اور ان کو اس گھٹن سے نجات دی اور ہم
وسلم تسلیما۔	اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔" اللہ کے سوا کسی
	میں حرکت ہے، نہ قوت اللہ ہمارے لیے کافی اور اچھے کارساز ہیں اور
	رحمت نازل ہو ہمارے سردار محمد اور انکی آل و صحاب پر۔

بخار وغیرہ کے لیے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی صحابی سے جن کو بخار چمٹ گیا تھا فرمایا: "تم اپنے قمیص کی گھنڈیاں کھول دو، اور اپنا سر گریبان میں ڈال کر پہلے اذان دو، پھر کھڑے ہوکر سات مرتبہ الحمد پڑھو" صحابی فرماتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا، مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے مجھے بندھی ہوئی رسیوں سے کھول کر آزاد کردیا۔"

دیگر، برائے بخار

ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔" تم اپنا سر گریبان میں

ڈالو، پھر اذان دو، اور کھڑے ہو جاؤ، پھر سورۂ فاتحہ، قل ہو اللہ اور معوذتین میں سے ہر ایک کو تین تین مرتبہ پڑھو، اس کے بعد کہو:

اعیذ نفسی بعزۃ اللہ وقدرۃ اللہ وعظمۃ اللہ وسلطان اللہ و بجمال اللہ وبجلال اللہ وبرسول اللہ و بعترتہ وصحابتہ صلی اللہ علیہ وسلم من شر ما اخاف و احذر واشهد ان اللہ علی کل شئ قدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم اللھم اشفنی بشفائک و داونی بدوائک وعافنی بحق انبیاءک واولیاءک برحمتک یا ارحم الراحمین۔	میں پناہ مانگتا ہوں اپنی جان کے لیے، اللہ کی عزت اور اللہ کی قدرت اور اللہ کی عظمت اور اللہ کی حکومت اور اللہ کے جمال اور اللہ کے جلال کی اور اللہ کے رسول اور انکی آل اور اصحاب کے ذریعہ اس کے شر سے جس سے میں ڈرتا ہوں، اور پرہیز کرتا ہوں، اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اور نہیں ہے حرکت و قوت مگر اللہ ہی کی طرف سے، جو بلند و برتر ہے اور رحمت نازل ہو، ہمارے سردار محمد اور ان کی آل و اصحاب پر اور سلام، اے اللہ مجھکو اپنی شفا سے شفا بخش، اور اپنی دوا سے میری دوا فرما اور اپنے انبیاء و اولیاء کے صدقے میں اپنی آزمائش سے عافیت عطا فرما، اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑھکر رحم کرنیوالے۔"

اور ایک روایت میں آیا ہے: "تم اپنا سر اپنے گریبان میں ڈال کر اذان دو، پھر کھڑے ہو کر الحمد، اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد تین تین بار پڑھ کر سورۂ حشر کی آخری آیتیں تین بار پڑھو، اس کے بعد کہو: اعیذ نفسی الخ جیسا کہ اوپر گذرا ہے۔" ابو عبداللہ سے روایت ہے "ایک شخص نے آکر آپ سے شکایت کی کہ اس کا بخار مزمن ہو گیا ہے، آپ نے کہا: ایک برتن لو اور اس میں آیۃ الکرسی لکھو، پھر اس کو پانی سے دھو کر ایک گھونٹ میں پی لو۔"

دیگر

ایک شیشہ کا برتن لو اور اس پر لوہے کے قلم سے یہ دعا لکھو، اور جس شخص کو سخت درد ہو، پلاؤ:

سلام قولا من رب رحیم۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقیٰ، ان اللہ یمسک السمٰوٰت الآیۃ، یرید اللہ ان یخفف عنکم و خلق الانسان ضعیفا، الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا، قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علیٰ ابراھیم، ادرأ عن فلان بن فلانۃ الحر والبرد والبلبلۃ وجمیع الآلام والاسقام والاعراض والامراض والاوجاع والصداع، طٰسم طٰس باسماء اللہ، حٰم عسق کذٰلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، والحمد للہ رب العٰلمین وصلواتہ علیٰ سیدنا محمد النبی وعلیٰ آلہ وصحبہ الطاھرین یا من تزول الجبال ولا یزول، صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وصحبہ وازل کل ما بفلان بن فلانۃ من مرض وسقم والم انک علیٰ کل شئ قدیر، حسبنا اللہ وحدہٗ وصلاتہ علیٰ سیدنا محمد النبی وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

دیگر

اسکو لکھکر اپنے بازو پر باندھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا فاذا فرغت فانصب والیٰ ربک فارغب، لا باس لا باس بحرب الناس اذھب الباس اشف یا شافی لا شفاء الا شفاءک

"قال رب انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا ولم اکن بدعائک رب شقیا"

وہ بخار جو لرزہ کے ساتھ ہو

بسم اللہ مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان وجعل بینھما برزخا" وحجرا" محجورا" یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔ ولقد سبقت کلمتنا (الی قولہ) الغالبون۔ (دیکھو پ۲۳ ع ۹)

چودھاری بخار کے لیے

حسن زکی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ایک کاغذ پر لکھو: یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم اور بخار چڑھتے وقت گلے میں باندھو۔ یا یہ آیت لکھ کر بازو پر باندھو: قل آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون۔ یا یہ لکھو: بطلط بطلطط اور باندھتے وقت یہ پڑھو: عقدت علی اسم اللہ حمی فلان۔ "میں فلاں کے بخار کو خدا کے نام پر باندھ دے رہا ہوں۔" اور بخار والے کے سیدھی پنڈلی پر باندھو۔"

اسی کی مانند دوسرا عمل

الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا۔ الآیہ (پ۱۹ ع ۳)

دردِ سر اور شقیقہ

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اس مقصد کے لیے ایک کاغذ پر یہ

لکھو اور سر پر باندھو: ولو ان قرآنا سیرت به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتی بل للہ الامر جمیعا (پ ۱۳ ع ۱۰) تکاد السموات یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا (پ ۱۶ ع ۹) وجعلنا من بین ایدیھم سدا۔ (پ ۲۲ ع ۱۸) یا ارض ابلعی ماءک ویاسماء اقلعی (الآیۃ)۔

اسی کے مانند دوسرا عمل :- فمن کان منکم مریضا (الی قوله اخوط) (پ ۲ ع ۷) ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسه (پ ۲۶ ع ۹) اسکن سکنتک یا وجع الراس بالذی له الصداع ماسکن فی اللیل والنھار وھو السمیع العلیم۔

ایک اور عمل

امام صادق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے دردِ سر کی شکایت کی آپنے اس سے کہا، جہاں درد ہے اس مقام پہ ہاتھ رکھو اور پڑھو: آیۃ الکرسی، سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ، اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اجل واکبر مما اخاف واحذر واعوذ باللہ من عرق نعار واعوذ باللہ من حر النار۔

دردِ سر کیلئے

عمر بن حنظلہ روایت کرتے ہیں کہ میں تے حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس دردِ سر کی شکایت کی تو آپنے کہا درد کے مقام پر ہاتھ رکھو اور پڑھو: لو کان معه آلھۃ کما تقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا (پ ۱۵ ع ۵) واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول رأیت المنافقین یصدون عنک صدودا (پ ۵ ع ۶)

دردِ شقیقہ کے لیے

امام رضا رضی اللہ عنہ اس کے لیے یہ پڑھتے تھے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا، وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب، ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ اور یہ لکھ کر دیتے تھے : اللھم انک لست بالٰہ استحد ثناہ الخ یہ دعا پوری چوتھی فصل میں آئے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔

دردِ سر وغیرہ کے لیے

امام صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو دردِ سر وغیرہ ہو تو اپنا ہاتھ اس درد کے مقام پر رکھے اور پڑھے : اسکن سکنتک بالذی لہ ماسکن فی اللیل والنھار وھو السمیع العلیم: "اے درد آرام پکڑ، تجھے آرام دے رہا ہوں اس ذات سے جو دن و رات آرام پانے والی ہر چیز کا مالک ہے۔ وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے" نیز آپ ہی سے روایت ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت جب سست ہوتی یا آنکھ یا سر کا درد ہوتا، تو آپ اپنا ہاتھ پھیلاتے اور سورۂ فاتحہ اور معوذتین پڑھتے پھر چہرہ پر سے ہاتھ پھیر لیتے۔ شکایت رفع ہو جاتی"۔ ایک راوی کا بیان ہے: "مجھ کو ایک بیماری ہو گئی جو جنون کی قسم سے تھی، اس کے ساتھ بیشتر سر کا درد بھی رہا کرتا تھا، میں نے اس کی شکایت حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ سے کی، آپ نے مجھے ایک دوا بتلائی، جو ایک سبزی کی قسم کی چیز تھی جس کی بیل ہوتی ہے اس کا نام لبلاب ہے، آپ نے کہا کہ اس کو کوٹ کر اپنے سر پر رکھ لو، میں نے ایسا ہی کیا مجھے حیرت انگیز

طریقہ پر صحت ہوگئی، آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کو بچوں کے سر پر بھی رکھ سکتے ہو، ان کو بہت فائدہ ہوگا۔"

اور ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ سر کے درد کے لیے بالوں کو مہندی کا خضاب لگانا بھی بہت مفید ہوتا ہے۔

درد شقیقہ کے لیے منتر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا (الی) اَنْتَ الْوَهَّابُ (پ۳ ع۹)

اس سے اگر ٹھیک ہو جائے تو بہتر ورنہ ایک انڈا لو اور اس کے برابر چنے لو اور باریک پیس لو اور ان پر قل ہو اللہ احد تین مرتبہ پڑھو، اور مریض کو کھلاؤ، شفا ہو جائے گی۔

درد سر کے لیے

اہل مرو میں سے ایک شخص نے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس درد سر کی شکایت کی، آپ نے اس سے کہا: "میرے نزدیک آ" جب وہ آیا تو آپ نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر سہلایا پھر پڑھا: ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا (پ۲۲ ع۱۷) اور ایک راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے ابو عبد اللہؓ کے پاس ریح شقیقہ کی شکایت کی تو آپ نے کہا: "جب تم فرض نماز سے فارغ ہو تو اپنی شہادت کی انگلی کو آنکھوں کے درمیانی حصہ پر رکھو اور اس کو سیدھی جانب پھیرتے ہوئے سات مرتبہ کہو: یا منّان اشفنی، اس کے بعد اپنی سیدھی ہتھیلی درد کی جگہ پر رکھو اور کہو: "یامن لہ ما سکن فی اللیل والنھار وما فی السموات والارض صلِّ علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد وصحبہ واسکن ما بی" وہ کہتے ہیں کہ ان کا

درد اسی وقت رفع ہوگیا۔

آنکھ کا درد

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں "جب تم میں سے کسی کو آنکھ کی شکایت ہو تو آیۃ الکرسی اس نیت سے پڑھے کہ اللہ تعالےٰ اس سے شفا دے گا انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔ اور کہا گیا ہے کہ جو شخص روزانہ "فجعلنا سمیعًا بصیرًا" پڑھا کرے اس کی آنکھ تمام آفات سے محفوظ رہے گی۔

دیگر

یہ آیتیں پانی پر تین مرتبہ پڑھ کر اس سے منہ دھولے یا دھلوا لے: فکشفنا عنك غطاءك فبصرك الیوم حدید۔ ولو نشاء لطمسنا علیٰ اعینھم فاستبقو الصراط فانّٰی تبصرون۔

ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں آشوب ہوگیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور فرمایا: "تم کھجور مت کھاؤ اور بائیں پہلو پر مت سو۔"

دیگر

یہ آیت پڑھکر پھونکو: وان یکاد الذین کفروا لیزلقونك بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انه لمجنون، وما ھو الا ذکر للعٰلمین (پ ۲۹ ع ۴)

کان کا درد

روغن بنفشہ یا روغن یاسمین پر تین مرتبہ یہ آیت پڑھو اور اس کے قطرے کان میں ٹپکاؤ: کان لم یسمعھا کان فی اذنیه وقرًا السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئك کان عنه مسئولًا۔

داڑھ کا درد

سورۂ فاتحہ تین مرتبہ پڑھو اور قل ہو اللہ تین مرتبہ پھر کہو: یا ضرس ابالحار لسکنین ام بالبارد تسکنین؟ ام باسم اللہ تسکنین؟ اسکن سکنتک بالذی سکن لہ ما فی السموات والارض وھو السمیع العلیم، قال من یحی العظام وھی رمیم قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم، اخرج منھا فانک رحیم، ولنخرجنھم منھا الآیہ فخرج منھا خائفا یترقب۔ اے داڑھ کے درد کیا تو گرم چیز سے آرام پکڑتا ہے یا سرد چیز سے یا اللہ کے نام سے آرام پکڑتا ہے؟ آرام پا، میں نے تجھے اس ذات سے آرام دیا جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

داڑھ کا درد

پتلی روٹی پر یہ آیات لکھے اور اس کو درد والے دانت پر رکھے: لبسم اللہ لکل نباء مستقر وسوف تعلمون، اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون فقلنا اضربوہ ببعضھا، کذلک یحی اللہ الموتی ویریکم آیاتہ لعلکم تعقلون قال من یحیی العظام وھی رمیم، قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم

اسی کا دوسرا عمل

لوہے کی ایک کیل لیں اور اس پر تین مرتبہ سورۂ فاتحہ اور معوذتین پڑھیں، پھر پڑھیں: قال من یحی العظام (الی قولہ) علیم، پھر کہیں یا ضرس فلاں بن فلاں اکلت الحار والبارد فبالحار تسکنین ام بالبارد تسکنین، پھر پڑھیں:

ولہٗ ما سکن فی اللیل والنہار (الآیہ) شددت داء بلا الضرس من فلان بن فلان باسم اللہ العظیم، پھر کیل کو دیوار پر ماریں اور کہیں اللہ اللہ اللہ۔

کوئی تر کاری لو اور اس پر لکھو "جعل لکم من الشجر الاخضر نارًا فاذا انتم منہ توقدون۔" پھر اس کو داڑھ کے درد پر رکھیں پھر چلیں۔ کچھ ترکاری اپنے نیچے پھینکیں، پیچھے کی طرف جو گرے اس کی طرف توجہ نہ کریں۔ ان شاء اللہ تسکین ہو جائے گی۔

نکسیر کے لیے

یومئذ یتبعون الداعی۔۔۔(تا) ھمسًا ـــ یاارض ابلعی ماءک ویاسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدًا للقوم الظّٰلمین، منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ، ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ، قد جعل اللہ لکل شئ قدرا، وجعلنا من بین ایدیہم سدًّا ومن خلفہم سدًّا فاغشینٰہم فہم لا یبصرون۔

دوسرا عمل

نکسیر والے کی پیشانی پر اس کے خون سے یا زعفران سے لکھیں: وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویاسماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدًا للقوم الظّٰلمین۔ ان شاء اللہ نکسیر بند ہو جائے گی۔

زکام کے لیے

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "زکام اللہ کی فوجوں میں سے ایک فوج ہے۔

اس کو وہ کسی بیماری پر بھیجتا ہے اور وہ اس بیماری کو دفع کر دیتا ہے"۔ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جس کو زکام ہو تو وہ روغن بنفشہ لے اور ایک روئی کا پھایا اس سے تر کرے اور سوتے وقت اس کو اپنی ناک میں رکھے، یہ مفید ہو گا، انشاء اللہ تعالےٰ۔

وسوسۂ قلب کے لیے

یہ پڑھا کرو: فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ اور سورۂ معوذتین کا پڑھنا اس کے لیے اکسیر ہے۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شیطان تم میں سے کسی کے دل میں وسوسہ ڈالے تو وہ اعوذ باللہ پڑھا کرے، اور اپنی زبان اور دل سے کہا کرے:

آمنت باللہ ورسولہ مخلصا لہ الدین ایمان لایا میں اللہ اور اس کے رسول پر اور عبادت کو اس کے لیے خاص رکھا۔

دردِ دل کے لیے

یہ آیتیں پڑھکر پانی پر پھونکیں اور پلائیں: لئن انجیتنا من ھذہٖ لنکونن من الشاکرین، سیھزم الجمع ویولون الدبر بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھیٰ وامرّ، ان اللہ یمسک السموات (الیٰ قولہ) غفورًا۔

ایضًا

یہ آیتیں پانی پر پڑھکر پلائیں اور دل پر ہاتھ رکھیں اور ایک کاغذ پر لکھ کر گلے میں لٹکا دیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب، ربنا انک جامع الناس لیوم

لاریب فیہ، ان اللہ لایخلف المیعاد، الذین آمنوا وتطمئن قلوبہم بذکراللہ الابذکراللہ تطمئن القلوب، الذین آمنوا وعملوا الصالحات طوبیٰ لہم وحسن مآب لئن انجیتنا من ھذہٖ لنکونن من الشاکرین۔

دمہ کے لیے

ستر دن تک سورۂ الم نشرح ہر روز دو مرتبہ پڑھیں۔ ایک مرتبہ صبح کو اور ایک مرتبہ شام کو۔ ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس سینہ کے درد کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: "قرآن سے شفا طلب کرو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: وشفاء لما فی الصدور۔

سینہ کا درد

واذ قتلتم نفسا فادّارءتم فیہا (الی قولہ) لعلکم تعقلون۔ (پ۱ ع۹) پڑھ کر پھونکے۔

درد شکم کے لیے

سورۂ اخلاص اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، قل یحییہا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم، ولوان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی للہ الامر جمیعًا، لکھو اور گلے میں لٹکا دو اور مریض پر ان آیات کو تلاوت کرکے دم کرو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراءھا ان ذالک علی اللہ یسیر ھذان خصمان اختصموا فی ربہم فالذین کفروا قطعت لہم ثیاب من نار یصب

من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود، فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا ھو رب العرش الکریم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر۔

دیگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وذا النون اذ ذھب مغاضبا فظن ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمٰت ان لا الہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظّٰلمین اور سورۂ فاتحہ سات مرتبہ پڑھیں، نہایت ہی جید و مجرب ہے۔

دیگر

لئن انجیتنا من ھذہ لنکونن من الشاکرین، ان اللہ بالناس لرؤف رحیم وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین۔

پیٹھ کے درد کے لیے

شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملٰئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم، ان الدین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءھم العلم بغیًا بینھم ومن یکفر بآیٰتِ اللہ فان اللہ سریع الحساب۔

پیشاب کا بند ہو جانا

اپنے دونوں پیر دھوئے اور سیدھی پنڈلی پر لکھے۔ ففتحنا ابواب السماء بماء

منہمر وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علیٰ امر قد قدر، وحملنا علیٰ ذات الواح
ودسر، تجری باعیننا جزاءً لمن کان کفر۔ (پ ۲۷ ع ۸)

درد رحم کے لیے تعویذ

باسم اللہ وباللہ الذی باذنہ قامت السموات والارض فان مریم
بنت عمران لم یضرہا وجع الارحام کذالک یشفی اللہ فلانۃ بنت فلانۃ
من وجع الارحام ومن وجع عرق الارحام اسلم اسلم باسم اللہ الحی القیوم
باسم اللہ المستغاث باسم اللہ علیٰ ماھو کائن وعلیٰ ما قد کان اشھد ان
اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیٔ علما کہ مہ
م ححمہ کہ م م م مکہ سکہ محمہ مہہ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد رسول اللہ والذین معہٗ اشداء
علی الکفار رحماء بینہم تراھم رکعاً سجدا یبتغون فضلا من اللہ و
رضوانا سیماھم فی وجوہہم من اثر السجود ذالک مثلہم فی التوراۃ ومثلہم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاءہ فازرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقہ
یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات
منہم مغفرۃ واجرا عظیما۔ اجیبوا عزمت علیٰ ساعۃ الکلام الا اجابت
ھذ الخاتم بعز لحم اللہ الشداد التی تزھق الارواح والاجساد ولا تبقی
رتعا ولا فؤادا اجیب باسم اللہ الذی قال للسموات والارض ائتیا طوعا
اوکرھا قالتا اتینا طائعین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ
الطاھرین۔

جو نیند میں پیشاب کر لیتے ہوں

ان کے لیے یہ نسخہ مجرب ہے۔ "سعد" ایک جزء، زعفران، ایک جزء، دونو کو علیحدہ علیحدہ کوٹو اور سعد کو کسی ریشمی کپڑے میں چھان لو، پھر اس کو زعفران کے ساتھ ملا کر اس میں کف علیحدہ کیا ہوا شہد ملاؤ اور معجون بنا لو،

پھر ایک پیالہ میں زعفران سے یہ لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احدٍ (الیٰ قولہ) غفوراً رحیماً۔ پیالہ میں یہ آیت کئی مرتبہ اس طرح لکھو کہ پورا پیالہ بھر جائے، پھر اس کو ٹھنڈے پانی سے دھو لو، اور ایک ستھرے شیشے کے برتن میں ڈال کر رکھ لو۔ اب ایک پتلا سا کاغذ لو اور اس پر سیاہی سے یہ آیت اور قل ہو اللہ تین مرتبہ اور معوذتین اور آیۃ الکرسی: اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تأخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شآء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمت الی النور والذین کفروا اولیآء ھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون، لو انزلنا ھٰذا القرآن (آخر سورۂ حشر تک) اور قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن (آخر سورۂ بنی اسرائیل) تک لکھو، پھر لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان اللہ یمسک السموات الآیۃ۔ پھر لکھو: یا من ھو ھٰکذا الا ھٰکذا غیرہ امسک

عن فلان بن فلان ما یجد من غلبۃ البول۔ اس کے گھٹنے پر تعویز باندھ دو۔ اگر مریض لڑکی ہو، اگر وہ لڑکا ہو تو بیڑو کے اُوپر باندھو۔ اور اس کو اس معجون مذکورہ کی ایک خوراک سونے سے پہلے کھلا دو، اور اس پر سے وہ معوذ پانی بھی پی لے، اس سے پیشاب کی زیادتی کا مرض جاتا رہے گا۔

عسر ولادت کے لیے

ان آیات کو لکھ کر بائیں پنڈلی پر لٹکاؤ: باسم اللہ وباللہ محمد رسول اللہ کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا۔ (پ ۳۰ ع ۴) اذا السماء انشقت واذنت لربھا وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیھا وتخلت ولبثوا فی کھفھم ثلاثمائۃ سنین وازدادوا تسعا اخرج باذن اللہ من البطن الطیبۃ الی الارض الطیبۃ منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخرٰی اخرج باذن اللہ وقدرتہ واسمہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم العزیز الوھاب کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ فھل یھلک الا القوم الفاسقون، اولم یر الذین کفروا ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقا الی قولہ افلا یؤمنون۔ (پ ۱۷ ع ۳) انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیئ والیہ ترجعون ۝ اذا جاء نصر اللہ (آخر سورۃ تک) داولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن۔

دوسرا عمل

ایک باریک کپڑے یا کاغذ پر لکھیں اور عورت کی ران پر لٹکائیں: فان

مع العسر یسرا۔ سات مرتبہ اور ایک مرتبہ یہ آیت: یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیئ عظیم یوم ترونہا تذ ھل کل مرضعۃ عما ارضعت و تضع کل ذات حمل حملہا و تری الناس سکاریٰ وما ھم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید۔

تیسرا عمل

عورت کے پہلو پر انگلی سے لکھیں: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَبِاللّٰہ ۔ اخرج باذن اللہ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اُخریٰ ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔

چوتھا عمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا، یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر، ویھیئ لکم من امرکم مرفقا وھیئ لنا من امرنا رشداً وعلی اللہ قصد السبیل، ثم السبیل یسرہ، اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنہما الآیہ۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس غرض کے لیے یہ لکھیں: انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر۔ پھر اس کا پانی عورت کو پلایا جائے اور اس پر چھڑکا بھی جائے۔ یہ بھی روایت ہے کہ اس وقت انا انزلنا کی سورۃ پڑھی جائے۔

طحال کا منتر

اپنی دونوں ہتھیلیوں پر یہ پڑھیں: اذا جاء نصر اللہ الخ، تین مرتبہ اس

کے بعد تین مرتبہ پڑھیں: ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیاؤکم فی الدنیا ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون نزلا من غفور رحیم، پھر ان سے اپنے سر پر سات مرتبہ مسح کریں۔

دوسرا عمل

یہ تعویذ لکھ کر تلی کے مقام پر لٹکا دیں: ان اللہ یمسک السموات (پوری آیت) انہ من سلیمن وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

قولنج کے لیے

اس کے لیے لکھیں سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین۔ پھر اس کے نیچے یہ لکھیں: اعوذ بوجہ اللہ الکریم وبعزتہ التی لا ترام وبقدرتہ التی لا یمتنع منھا شئ من شر ھذا الوجع ومن شر ما فیہ ومن شر ما اجد منہ

ترجمہ: میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی عزت اور بزرگی والی ذات کی، اس کی عزت کی جس کے حاصل کرنے کا قصد نہیں کیا جاتا اور اس قدرت کی جس کو کوئی شے روک نہیں سکتی۔ اس درد کے شر سے اور جو شر کہ اس میں ہے اور اس شر سے جو میں اس کے اندر پاتا ہوں۔"

یہ کسی تختی پر لکھیں یا ہتھیلی پر پھر اس کو بارش کے پانی سے دھوئیں، اور اس کو نہار منہ یا سوتے وقت پئیں یہ بہت نافع و مبارک ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

مروڑ اور پیچش کے لیے

کسی تیل پر یہ پڑھیں اور پیٹ پر اس کو لگائیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علی امر قد قدر وحملناہ علی ذات الواح ودسر ففتحنا علیھم ابواب کل شئ کذالک یشفی فلان بن فلان اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنھما الآیہ (پ۱۷ ع ۳)

اسی مرض کے لیے

ابو عبداللہ رض سے روایت ہے: "مروڑ کے لیے ایک شیشہ کے برتن پر یہ لکھو بسم اللہ المتعلمون الذین لا یعلمون والذین لیعلمون قاعدون فوق علیین یاکلون لوناطریا یسأ لون صاحبھم من النور العلوی کذالک یشفی فلان بن فلانۃ، اولم یر الذین کفروا ان السموات الآیۃ"۔ پھر اس پر پانی ڈالو اور اس پر یہ آیتیں سات مرتبہ پڑھو، اس پر تیل ڈالو اور خوب اچھی طرح ہلاؤ جب تیل پانی میں اچھی طرح مل جائے تو اس سے پیٹ پر مالش کرو اور کچھ پانی پلاؤ بھی۔

ایضاً

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس مقصد کے لیے یہ پڑھیں: اذا السماء انشقت الی قولہ والقت ما فیھا وتخلت (پ۳۰ ع ۹) ایک مرتبہ۔ اس کے بعد واذا قالت امرأۃ عمران رب انی نذرت لک، وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظلمین الا تبارا۔

ایضاً

مندرجۂ ذیل کلمات پانی پر پڑھیں، پھر یہ پانی مرض والے کو پلایا جائے پھر اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پر تین مرتبہ پھیریں۔ پانی پر یہ پڑھیں: یریداللہ

بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ثم السبیل یسرہ اولم یر الذین کفروا ان السمٰوات والارض کانتا رتقا ففتقناھما، فاجاءھا المخاض الی جذع النخلۃ واللہ اخرجکم من بطون امھاتکم لا تعلمون شیئا کذالک اخرج ایھا الا لم باذن اللہ عزوجل۔

بواسیر

امام رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص نے آکر بواسیر کی شکایت کی آپ نے کہا سورۂ یٰسین شہد سے لکھ کر پی لو۔"

فالج وغیرہ کے لیے

ایک شخص نے جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر شکایت کی "میری ایک بیٹی ہے اکثر اوقات اس کا بازو سن ہو جاتا ہے کبھی تو گر بھی جاتا ہے آپ نے کہا "اس کو ایام حیض میں تین روز تک پکی ہوئی میتھی اور شہد کھلایا کرو۔ فالج، لقوہ، قولنج، ریح اور تمام دردوں کو نفع دینے والا ایک عمل یہ ہے: "کسی تختی یا برتن پر ام القرآن[1] اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین لکھیں، اور اس کے بعد یہ لکھیں اعوذ بوجہ اللہ العظیم وعزتہ التی لا تنام وقدرتہ التی لا یمتنع منھا شئی من شر ھذا الوجع ومن شر ما فیہ ومن شر ما احذر واحذر منہ۔ پھر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر نہار منہ پلائیں، اور سوتے وقت بھی پلائیں، انشاء اللہ شفا ہو جائے گی۔

کھجلی، دنبل اور قوبا کیلئے

ان کلمات کو پڑھیں اور لکھ کر ان کو تعویذ کی طرح گلے میں بھی ڈالیں:

[1] سورۃ فاتحہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار منھا خلقنٰکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ، اللہ اکبر وانت لا تکبر، اللہ یبقی وانت لا تبقی واللہ علٰی کل شیءٍ قدیر۔

تکان اور تکان کے درد کے لیے

اگر کسی کی پنڈلی میں بیماری یا درد یا تھکن پیدا ہو تو اس کے لیے یہ لکھیں: ولقد خلقنا السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسّنا من لغوبٍ۔

بہق کے لیے

بہق کی جگہ پر یہ لکھیں: وان من شیءٍ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدرٍ معلوم۔ حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص نہار خربوزہ کھائے تو اس کو فالج کا اندیشہ ہے۔

برص اور جذام کے لیے

یہ پڑھیں اور لکھ کر تعویذ کی طرح لٹکائیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب، الحمد للہ فاطر السموات والارض جاعل الملٰئکۃ رسلاً اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلٰث ورباع باسم اللہ یشفی فلان بن فلانۃ۔

ایک راوی کا بیان ہے "مجھے اپنے جسم پر کچھ سفید دھبے سے نظر آنے

لگے تھے۔ ابو عبداللہ رضی اللہ نے دیکھا تو فرمایا" تم شہد سے لیٰسین شریف لکھو اور اس کو دھو کر پی لو" وہ کہتے ہیں "میں نے ایسا ہی کیا اور مجھے صحت ہو گئی" امام کاظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "گائے کے گوشت کا شوربا خشک ستو کے ساتھ برص کو دور کرتا ہے" ایک شخص نے ایک مرتبہ آپ سے سفید دھبے نکلنے کی شکایت کی، تو آپ نے کہا "منقیٰ" بھگو کر پیو" اس نے ویسا ہی کیا اس سے وہ بیماری دور ہو گئی۔

مسّوں کے لیے

جس کو مسّہ پیدا ہو وہ نمک کا ایک کنکر لے اور اس کو مسّوں پر پھیرے اور اس پر تین مرتبہ یہ پڑھے: لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ (آخر سورت حشر تک) پھر وہ نمک کا کنکر تنور میں ڈال دے اور جلد ہی وہاں سے واپس ہو جائے۔ اس سے یہ مسّے چلے جائیں گے۔

دیگر

ہر مسّہ کے لیے تین جو کے دانوں پر یہ پڑھیں: ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لہا من قرار ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفہا ربی نسفا فیذرہا قاعا صفصفا لا تریٰ فیہا عوجا ولا امتا یومئذ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ھمسا۔ پھر اس کو مسّوں پر پھیریں، پھر اس کو کسی نم جگہ پر دفن کر دیں۔ یہ عمل مہینہ کے آخر دنوں میں ہونا چاہیئے۔ جب یہ دانے سڑ جائیں گے تو مسّہ بھی گل جائے گا اور بتدریج سوکھ جائے گا اور بحکم رب

شفا ہو جائے گی۔

دیگر

روایت کی گئی ہے کہ ایک شخص نے امام رضا رضی اللہ عنہ سے آکر کہا: آپ مجھے کوئی چیز ایسی سکھائیں جو مسّوں کو دور کرنے میں فائدہ مند ہو آپ نے کہا "ہر مسہ کے لیے سات جو کے دانے لو اور ہر دانے پر سات مرتبہ پڑھو واذا وقعت الواقعۃ الیٰ قولہ فکانت ھباء منبثا۔ پھر ایک مرتبہ یہ پڑھو ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا الیٰ قولہ فلا تسمع الا ھمسا پھر ایک ایک دانہ لیتے جاؤ اور اس کو مسہ پر پھیرو پھر ان دانوں کو نئے کپڑے کی تھیلی میں باندھ لو، اور اس کو ایک پتھر سے باندھ دو، اب یہ تھیلی پتھر سمیت کسی پانی کے چشمے میں پھینک دو۔ یہ عمل مہینے کی آخری تاریخوں میں ہونا چاہیے" وہ شخص کہتا ہے میں نے ایسا ہی کیا اور دیکھا کہ ساتویں یا آٹھویں دن سارے مسّے غائب ہو گئے۔ یا یہ پڑھیں: اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنھما اور اپنی انگلیوں کو بند کر کے ان میں سے ایک انگلی درد والے کا نام لیکر اٹھائے۔

صرع کے لیے

یہ پڑھیں، یا لکھ کر لٹکائیں: وما لنا ان لا نتوکل علی اللہ وقد ھدٰنا سبلنا ولنصبرن علیٰ ما آذیتمونا وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون۔

بچوں کے رونے دھونے کیلئے

اذا زلزلت الارض (آخر سورۃ تک) فضربنا علے آذانھم فی الکھف

سنین عددا ثم بعثناھم لنعلم ای الحزبین احصیٰ لما لبثوا امداہ شھد اللہ الآیۃ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذالک سبیلا، وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا لقد جاء کم. الی آخر السورۃ، شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو والملئکۃ واولوا لعلم قائما بالقسط لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم، ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ، ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شئ قدرا ٥.

نظرِ بد کے لیے

معمر بیان کرتے ہیں " میں رضا رضی اللہ عنہ کے ساتھ خراسان گیا ہوا تھا، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے غالیہ (ایک خوشبو) خرید لاؤں جب میں یہ لے گیا تو آپ نے اس کو دیکھ کر پسند کیا، اور فرمایا: اے معمر نظر لگنا برحق ہے، ممکن ہے اسے نظر لگے، اس لیے ایک کاغذ پر الحمد اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین اور آیۃ الکرسی لکھ لو اور اس کو شیشہ کے غلاف میں رکھدو۔

دیگر

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نظر لگنا برحق ہے" بلکہ بعض وقت اپنی نظر آپ کو بھی لگ سکتی ہے اور دوسرے کو تو لگتی ہی ہے، جب کبھی تم کو اس کا خوف ہو تو تین وقت کہدیا کرو" ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" اور فرمایا: کوئی شخص اگر ایسی تیاری کرے (لباس وغیرہ پہن کر

کہ اس کو نظر لگنے کا احتمال ہو تو گھر سے باہر نکلتے وقت معوذتین پڑھ لیا کرے، اس کی وجہ سے اگر خدا چاہے تو دنیا کی کوئی چیز اس کو ضرر نہ پہنچائیگی" آپ نے یہ بھی فرمایا "اگر کسی کو اپنے بھائی کی کوئی بات اچھی معلوم ہونے لگے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے اور "مبارک" کہے کیونکہ نظر کا اثر حقیقی طور پر ہوتا ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں " ان العین لتدخل الرجل القبر والجمل القدر: نظر بد آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں پہنچا دیتی ہے"

اونگھ اور غفلت کے لیے

ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی، فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا، فلما افاق قال سبحنک تبت الیک وانا اول المومنین (پ۹ ع۷) یہ پانی پر پڑھے اور اس سے چہرہ اور سر اور ہاتھوں کا مسح کرے۔

مفرور اور گمشدہ کے لیے

امام رضا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "جب تمہاری کوئی چیز گم ہو گئی ہو یا کوئی پونجی لاپتہ ہو گئی ہو، یا کوئی عزیز یا غلام فرار ہو گیا ہو تو لکھو: وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (پ۷ ع۱۳) پھر پڑھو: اللھم انک تھدی من الضلالۃ وتنجی من الغم وترد الضالۃ فصل علی محمد وعلی آل محمد واغفر لی و

ردّضالتی وصل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم' یعنی اے اللہ تو ہی راہ دکھلانے والا ہے ہر گمشدہ کو اور تو ہی نجات دینے والا ہے غم سے' اور ہر گم کردہ راہ کو تو ہی واپس گھر لانے والا ہے' پس رحمت نازل فرما محمد اور آل محمد پر اور بخش مجھ کو اور میری گمشدہ چیز کو واپس کردے' اور رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل و اصحاب پر اور سلام۔

ہر مرض سے شفا

روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل نے ایک ایسی دوا بتائی ہے جس کے بعد کسی اور دوا کی احتیاج نہیں رہتی۔ لوگوں نے پوچھا: "وہ کیا دوا ہے یا رسول اللہ؟" آپ نے فرمایا "تھوڑا سا پانی بارش کا زمین پر گرنے سے پہلے لو' اور اس کو ایک صاف و پاک برتن میں رکھ لو' اور اس پر پڑھو: سورۂ فاتحہ ستر مرتبہ اور قل ہو اللہ اور معوذتین ستر ستر مرتبہ' پھر اس کا ایک پیالہ صبح کو پی لو اور ایک شام کو" اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا "قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے سچا پیغمبر بنا کر بھیجا' اللہ تعالےٰ اس کے پینے والے کی بیماری کو اس کے بدن سے' اس کی ہڈیوں سے' اور اس کے گودہ اور اس کی رگوں سے نکال کر باہر پھینک دے گا۔"

دیگر

کلونجی کے سات دانے' اور مسور کے سات دانے اور شہد کے سات قطرے پھر ان کو پانی یا تیل میں ملاؤ اور اس پر دم کر کے پیو: سورۂ فاتحہ، معوذتین، قل ہو اللہ احد، آیۃ الکرسی اور سورۂ حدید کی پہلی آیتیں تا ترجع الامور اور سورہ حشر کی آخری آیتیں

فصل (۳) صدقہ وخیرات اور دعا ونماز کے ذریعہ شفا طلبی

صدقہ وخیرات

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: الصدقۃ تمنع میتۃ السوء صدقہ وخیرات بری موت سے مانع ہوتے ہیں۔

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

الصدقۃ وصلۃ الرحم تعمران الدیار وتزیدان فی الاعمار۔

صدقہ (خیرات) اور صلہ رحمی کے کام بستیوں کو آباد کرتے ہیں اور عمر میں زیادتی عطا کرتے ہیں۔

اور امام صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جو شخص رات میں یا دن میں خیرات کرے تو وہ مکان کے گرنے یا درندہ جانور کے ہاتھوں گرفتار ہو کر مرنے اور ہر بُری موت سے بچا رہے گا۔ ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

البر والصدقۃ ینفیان الفقر ویزیدان فی العمر ویدفعان سبعین نوعًا من البلاء منها میتۃ السوء۔

نیکی اور خیرات فقر و افلاس کو دُور کرتے ہیں، اور عمر میں زیادتی کرتے ہیں۔ اور ستّر قسم کی بلاؤں کو دفع کرتے ہیں، جن میں سے ایک بُری موت ہے۔

معاذ بن مسلم کہتے ہیں" میں ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، اسوقت دردوں کا ذکر آیا" فرمایا" نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: داودوا مرضاکم بالصدقۃ، اپنے بیماروں کی صدقہ وخیرات سے دوا کرو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

داووا مرضاکم بالصدقۃ واحصنوا

اپنے بیماروں کی صدقہ وخیرات کے ذریعہ دوا کرو، اور اپنے

احرزوا اموالکم بالزکاۃ وانا ضامن لکل ما یحمل فی بر او بحر بعد اداء حق اللہ من التلف۔

روپے پیسے کو زکات کی ادائی کے ذریعہ محفوظ کرو میں ہر اس چیز کے تلف ہونے کا ضامن ہوتا ہوں جو اللہ کے حق کی ادائی کے بعد خشکی یا تری میں لے جائی جائے۔

عالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

الصدقۃ تدفع القضاء المبرم من السماء۔

صدقہ قضاء مبرم کو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے دفع کر دیتا ہے۔

صدقہ اور دعاء

داؤد بن رزین کہتے ہیں "ایک مرتبہ میں مدینۂ طیبہ میں بیمار پڑ گیا، بیماری بہت سخت تھی، ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے مجھے یہ خط لکھا: تمہاری بیماری کی کیفیت مجھے معلوم ہوئی تم ایک صاع[1] گیہوں خریدو، پھر اپنی گدّی پر چت لیٹ جاؤ اور گیہوں کے دانوں کو چھاتی پر بکھیر لو، اسکے بعد کہو:

اللھم انی اسألك باسمك الذی سألك بہ المضطر فکشفت ما بہ من ضر ومکنت لہ فی الارض وجعلتہ خلیفتك علیٰ خلقك ان تصلی علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وان تعافینی من علتی۔

اے اللہ، میں تیرے اس نام کے صدقے جس نام سے ایک مضطر نے تجھے پکارا تھا اور تو نے اسکی تکلیف دور کر دی تھی اور پھر اس کو زمین میں متمکن کر دیا اور اپنی مخلوق پر خلیفہ کیا کہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر اور ان کی آل پر اور اس بیماری سے مجھے شفا دے۔

پھر تم سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ اور اطراف کے بکھرے ہوئے گیہوں کے

---

[1] صاع مساوی ہے تقریباً ساڑھے تین سیر انگریزی۔ اور موجودہ کیلوگرام کے وزن سے ۳ کیلو ۲۲ گرام کے برابر۔

والوں کو ایک جگہ جمع کرلو اور پھر وہی دعا کرو اور یہ گیہوں ایک ایک مُد[1] ایک ایک فقیر کو خیرات کردو اور اس وقت بھی یہی دعا پڑھو۔" داؤد کہتے ہیں "میں نے ایسا ہی کیا مجھے ایسے معلوم ہوا جیسے کسی نے مجھ کو بندھی اور جکڑی ہوئی رسیوں سے آزاد کر دیا، اور اس طرح میں نے کئی مرتبہ کیا اور بہت نفع اٹھایا۔"

دعاء۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں " لا یرد القضاءَ الا الدعاءُ قضا کو کوئی نہیں ٹال سکتا سوائے دعا کے۔" امام صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا الدعا یرد القضاء ما ابرم ابراما: دعا قضاء کو ٹالتی ہے اور اس قضاء کو بھی جو مضبوط ہو چکی ہے۔" ابوالحسن علی بن موسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: " تم پر دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے مانگنا واجب ہے، کیونکہ دعاء اس بلا کو بھی رد کر دیتی ہے۔ جو مقدر اور فیصل ہو چکی ہے۔ اور اب صرف اس کا نفاذ باقی رہ گیا ہے۔ جب بندہ اللہ سے اس بلا کے دفع کرنے کی دعا کرتا ہے تو یہ بلا ٹل جاتی ہے۔" سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے:

لا یزید العمر الا البر ولا یرد	نیکی کے سوا کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی
القضاء الا الدعاء۔	اور قضاء کو سوائے دعاء کے کوئی چیز رد نہیں کر سکتی

امام باقر نے امام صادق رضی اللہ عنہما سے فرمایا " اے میرے بیٹے جس شخص نے اس بلا کو جو لوگوں کے ہاتھوں اس پر آزمائش کے لیے آئی ہے چھپایا، اور اس کی شکایت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کی تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ

---

[1] آنحضرت صلعم کا مُد صاع کا چوتھائی حصہ ہے۔ گویا اس کے چار حصے کر لیے جائیں۔

اس بلاء سے اس کو عافیت عطا کرے"۔ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص بلاء کے نزول سے پہلے دعا کرے تو ضرور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، کیونکہ فرشتے کہتے ہیں کہ اس کی آواز تو جانی پہچانی ہے، وہ آسمان سے پردہ میں نہیں ہوتی، مگر جو پہلے ہی سے دعا نہیں کرتا تو جب بلاء اس پر نازل ہوتی ہے تو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ فرشتے کہتے ہیں کہ اس کی آواز ہماری جانی پہچانی نہیں"۔ عالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہر بیماری کے لیے دوا ہے"۔ لوگوں نے پوچھا" اس کا کیا مطلب ہے؟" کہا: "ہر بیماری کے لیے دعا ہے، اگر مریض کے دل میں دعا کا الہام ہو تو گویا خدا نے اس کی شفا کا اذن دیدیا ہے"۔ اور فرمایا "افضل دعا درود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، پھر دعا ہے اپنے بھائیوں کے لیے، پھر دعا ہے اپنے لیے، جس چیز کے لیے بھی دل چاہے، اور اللہ سے بندہ زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ کرتا ہے، اور فرمایا"دعا تلاوت قرآن سے بھی افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاءکم — آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب تمہاری ذرا بھی پرواہ نہ کرے گا اگر تم دعا نہ کروگے۔ (پ ۱۹ ع ۴)

اور اللہ تعالیٰ مومن کی آرزو کی تکمیل اس شوق میں کہ وہ اس سے دعا کرے مؤخر کر دیتا ہے۔ اور جب وہ دعا کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: یہ وہ آواز ہے جس کو میں سننا پسند کرتا ہوں" اور جب منافق دعا کرتا ہے تو کہتا ہے"۔ یہ وہ آواز ہے جس کے سُننے سے مجھے کراہت ہوتی ہے"۔ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "جو شخص کسی بلا سے خوف کرتا ہے کہ شاید وہ اس پر نازل ہو اور پہلے ہی سے دعا کرتا ہے تو خدا اس کو اس بلا سے ہمیشہ کے لیے محفوظ و مامون رکھے گا"۔

مریض کی دعاء خود اپنے لیے

مریض کے لیے یہ کلمات بتکرار پڑھا کرنا مستحب ہے :

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت، سبحان الله رب العباد، والحمد لله حمدًا كثيرًا طيبا مباركا فيه على كل حال، والله اكبر كبيرًا كبرياء ربنا وجلاله وقدرته بكل مكان، اللهم ان كنت امرضتني لتقبض روحي في مرضي هذا فاجعل روحي في ارواح من سبقت لهم منك الحسنى، وباعدني من النار كما باعدت اولياءك الذين سبقت لهم منك الحسنى

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کیلئے ساری حکومت ہے اسی کیلئے سب تعریف ہے، وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مریگا۔ پاک ہے اللہ جو رب ہے بندوں کا اور ساری تعریف اللہ ہی کیلئے ہے میں اسکی تعریف کثرت سے کرتا ہوں، پاک اور مبارک تعریف، ہر حال میں اللہ بڑا ہے، میں اس کی بڑائی کرتا ہوں، ہمارے رب کی بڑائی بزرگی اور قدرت ہر مکان میں ظاہر ہے، اے اللہ اگر تو نے مجھے اس لیے بیمار کیا ہے کہ اسی بیماری میں میری روح قبض کرلے تو میری روح کو ان لوگوں کی ارواح میں داخل کر جن پر تیری نیکی سبقت لیجاتی ہے اور مجھے دوزخ سے دور رکھ جیسا تو نے اپنے دوستوں کو دُور رکھا ہے جن پر تیری نیکی سبقت لے گئی ہے۔

دوسری دعاء

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "جہاں تم کو درد ہو رہا ہو، وہاں اپنا ہاتھ رکھکر تین مرتبہ پڑھو:-

اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئًا اللھم انت لھا ولکل عظیمۃ ففرجہا عنی۔ — اللہ اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اے اللہ تو ہی اسکے لیے اور بڑی مصیبت کیلئے کافی ہے اسکو مجھ سے دفع فرما۔

ایضًا

حدیث میں آیا ہے کہ تم کو جس جگہ درد معلوم ہو رہا ہو وہاں ہاتھ رکھ کر کہو:

اللھم انی اسألك بحق القرآن العظیم الذی نزل بہ الروح الامین وھو عندك فی ام الکتاب علی حکیم ان تشفینی بشفاءك وتداوینی بدوائك وتعافینی من بلائك: — اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے قرآن عظیم کے صدقے جسکو تو نے روح الامین کے ذریعہ اتارا، اور وہ تیرے ہاں ام الکتاب (لوح تقدیر) میں ہے اور برتر اور محکم ہے (جسمیں اضطراب و اختلاف نہیں) کہ تو مجھے شفا دے اپنی شفا سے اور میری دوا کرے اپنی دوا سے اور عافیت دے مجھکو اپنی بلا سے۔

یہ تین مرتبہ پڑھے اس کے بعد درود شریف پڑھ لے وصل اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

ایضًا

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیماری میں یہ پڑھا کرو:

بسم اللہ وباللہ کم من نعمۃ للہ عز وجل فی عرق ساکن وغیر ساکن علی عبد شاکر وغیر شاکر — شروع کرتا ہوں میں خدا کے نام سے کتنی نعمتیں اللہ عزوجل کی ہیں ہماری ساکن رگوں میں بھی اور غیر ساکن میں بھی شکرگزار بندے پر بھی اور غیر شکرگزار پر بھی۔

پھر فرض نماز کے بعد اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنی داڑھی پکڑ کر تین مرتبہ کہے:

اللھم فرج کربی وعجل عافیتی — اے اللہ میری تکلیف کو دفع فرما اور جلد عافیت

واکشف ضرّی: نصیب کر اور میرے نقصان کو دور کر۔"

بہتر ہے کہ اس موقعہ پر آنکھوں میں آنسو لائے یا روئے۔

دوسری دعاء

ایک راوی کا بیان ہے: میں نے حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ سے کسی درد کی شکایت کی تو آپ نے کہا کہو: بِسْمِ اللّٰہ پھر اپنا ہاتھ درد کی جگہ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ کہو:

اعوذ بعزۃ اللہ، واعوذ بجلال اللہ واعوذ بعظمۃ اللہ، واعوذ بجمال اللہ واعوذ برسول اللہ، واعوذ باسماء اللہ من شر ما احذر ومن شر ما اخاف علی نفسی۔	پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور اللہ کے جلال اور اللہ کی عظمت اور اللہ کے جمال کی اور اللہ کے رسول اور اللہ کے ناموں کی اس شر سے جس سے میں ڈرتا اور خوف کرتا ہوں اپنی جان کے لیے۔

وہ کہتے ہیں "میں نے ایسا ہی کیا وہ درد مجھ سے دور ہو گیا۔

دوسری دعاء

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس جگہ تم کو درد محسوس ہوتا ہو وہاں ہاتھ رکھ کر کہو:

باسم اللہ وباللہ، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاحول ولا قوۃ الا باللہ اللھم امح عنی ما اجد۔	شروع کرتا ہوں نام سے اللہ کے، اللہ سے اور اللہ کے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں خدا کے سوا نہ کسی میں حرکت ہے اور نہ قوۃ اے اللہ جو تکلیف مجھے ہو رہی ہے اس کو دفع فرما۔

دعاء جو مریض کے لیے کی جائے

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: تم اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھ کر کہو:

باسم اللہ و باللہ ومن اللہ والی اللہ	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور اللہ سے اور
ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ	اللہ کی طرف ہو کر، جو چاہا اللہ نے، خدا کے سوا نہ کسی
ابراھیم خلیل اللہ موسیٰ کلیم اللہ	میں حرکت ہے نہ قوۃ ابراہیم اللہ کے خلیل ہیں، اور
نوح نجی اللہ عیسیٰ روح اللہ محمد	موسیٰ اللہ کے کلیم ہیں، اور نوح نجی اللہ ہیں اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم	عیسےٰ روح اللہ ہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں،
اجمعین واعوذ باللہ من الریاح	رحمت ہو ان پر اور سب پر اور پناہ مانگتا ہوں ہواؤں
والارواح والاوجاع باسم اللہ و	سے اور روحوں سے اور دردوں سے، اللہ کے نام
باللہ وعزائم من اللہ لفلان	سے، اور اللہ سے اور عزائم[1] اللہ کی طرف سے فلاں بن
بن فلانۃ لا یقربہ الا کل مسلم	فلانہ کے لیے، کوئی اس کے نزدیک نہ آئے سوائے
واعیذہ بکلمات اللہ التامات	اس کے جو مسلمان ہو[2] پناہ میں دیتا ہوں اس کو
کلھا التی ساءل بھا آدم فتاب	اللہ کے تمام کلمات کی جن کے ذریعہ آدم نے توبہ کی
علیہ انہ ھو التواب الرحیم۔	تو ان کی توبہ قبول ہوئی، بیشک وہ توبہ قبول
عزمت علیکم ایتھا الارواح و	کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے۔ عزیمت پڑھتا ہوں
الاوجاع الا زلت باذن اللہ عزوجل	میں تم پر اے روحو اور اے دردو یہ کہ تم اُتر جاؤ اللہ
لا الہ الا اللہ الا لہ الخلق والامر	کے حکم سے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اسی
تبارک اللہ رب العالمین۔	کے لیے خلق اور امر[3] ہیں برکت والا ہے اللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

[1] عزیمت منتر یا قرآن کی آیت جو کسی آفت کو دفع کرنے کے لیے یا شفا کے لیے پڑھی جائے اسکی جمع عزائم ہے۔

(باقی حاشیہ صـ ۲۳۵ پر)

دوسری دعاء

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آیا اور جبریل عیادت کے لیے آئے اور کہا:

باسم اللّٰه ارقيك والله يشفيك من كل داء فيك والله شافيك باسم الله خذ ها فلتهنيك بسم الله الرحمٰن فلآ اقسم بمواقع النجوم۔ (سورۂ واقعہ)

اللہ کے نام سے میں آپکو تکلیف سے محفوظ کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا دے گا ہر بیماری سے جو آپکے بدن میں ہے اور اللہ آپکو شفا دینے والا ہے اللہ کا نام لیکر پکڑ لیجیے اُس کو پس میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فلا اقسم (آخر سورہ واقعہ تک)"

اللہ کے حکم سے آپ کو شفاء ہو گئی۔

دوسری دعاء

ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم اپنی ہتھیلی مریض کے منہ پر رکھو اور تین مرتبہ کہو: باسم اللّٰه پھر کہو: بجلال الله تین مرتبہ، بكلمات الله التامات تین مرتبہ اس کے بعد اس کے سر پر سے ہاتھ پھیرو۔ یہ عمل وہ شخص کرے جو مریض سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

(بقیہ حاشیہ ص ۲۳۴) ۲؎ اس سے مراد روح اور جن ہے۔ ۳؎ مادہ پیدا کرنے کی قدرت کو خلق اور روحوں کو پیدا کرنے کی قدرت کو امر کہتے ہیں جیسا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکاۃ الانوار میں تصریح کی ہے۔

دوسری دعاء

جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو کہو:

اعیذك باللّٰہ العظیم رب العرش العظیم من کل عرقٍ نعّارٍ ومن شرحرّالنار۔	"میں پناہ میں دیتا ہوں تجھے عظمت والے اللہ کی جو عرش عظیم کا پروردگار ہے ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے"۔

یہ سات مرتبہ پڑھے۔

دوسری دعاء

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کوئی لڑکا بیمار ہوگیا تو آپ نے اس لڑکے کو اس طرح دعا کرنے کی تعلیم دی:

اللّٰھم اشفنی بشفائك وداونی بدوائك وعافنی من بلاءك فانی عبدك وابن عبدك۔	اے اللہ مجھے شفا دے اپنی شفاء سے اور میری دوا کر اپنی دوا سے اور مجھے عافیت دے اپنی بلا سے بیشک میں تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں۔

دوسری دعاء

اپنا سیدھا ہاتھ درد پر رکھو اور کہو:

باسم اللّٰہ اعوذ بعزۃ اللّٰہ وقدرتہ من شرما اجد۔	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے پناہ مانگتا ہوں میں اور اس درد کے شر سے اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی

مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو فرماتے:۔

اللّٰھم اشف عبدك ینکی لك	اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ وہ تیرے دشمن

عدوًّا او یمشی لک الی الصلاۃ: سے جہاد کرے اور تیرے لیے نماز کو چلے۔

یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کے پاس تشریف لیجاتے تھے تو اس طرح دعا کرتے:

اللھم اذھب الباس رب الناس بیدک الشفاء لا کاشف للبلاء الا انت۔

اے اللہ بیماری کو دور کردے، اے لوگوں کے پروردگار تیرے ہی ہاتھ میں شفا ہے کوئی بلا کا دفع کرنیوالا تیرے سوا نہیں۔

دوسری دعا

اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما اللھم اصلح القلب والجسم واکشف السقم واجب الدعوۃ۔

اے اللہ بیماری کو دور کردے، اے لوگوں کے پروردگار اس کو شفا بخش تو شفا دینے والا ہے، سوا تیری شفاء کے کوئی شفا نہیں، ایسی شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔ اے اللہ، درست کر دل کو اور جسم کو اور دفع کر بیماری کو اور قبول کر دعا کو"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی مریض کے پاس خاص اسی کی خاطر جاوے تو اس طرح دعا کرے:

اساءل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک۔

میں درخواست کرتا ہوں اللہ عظیم سے جو عرشِ عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھ کو شفا دے"

تو اس کو صحت ہو جائے گی۔ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک صحابی کے پاس تشریف لے گئے۔ جو علیل تھے، آپ نے ان کو ایک عمل جھاڑنے کا سکھلایا جو جبریل علیہ السلام نے آپ کو سکھلایا تھا:

باسم اللہ ارقیک اللہ یشفیک

اللہ کے نام سے میں تجھ کو تکلیف سے محفوظ کرتا ہوں

من کل داء فیك ومن شر النفاثات	اور اللہ مجھے ہر بیماری سے شفا دے، گرہ پر پھونکنے
فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد	والی عورتوں سے اور حسد کرنیوالے کی بُرائی سے۔

دوسری دعا

اپنا ہاتھ علیل کے منہ پر رکھے اور تین مرتبہ کہے:

باسم اللہ بجلال اللہ بعظمۃ اللہ	اللہ کے نام سے اللہ کے جلال اور اللہ کی عظمت
بکلمات اللہ التامات باسماء اللہ	اور اللہ کے پورے کلمات اور اللہ کے پورے
الحسنیٰ۔	ناموں کی برکت سے"۔

پھر اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور کہو: باسم اللہ باسم اللہ باسم اللہ، پھر سات مرتبہ پڑھو: اللھم امح مابی: "اے اللہ محو کر دے وہ بیماری جو مجھ میں پیدا ہو گئی ہے"۔ پھر جب تم کو صحت حاصل ہو جائے تو کہو:

الحمد للہ الذی خلقنی فھدانی و	ساری تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ جس نے مجھکو
اطعمنی وسقانی وصحح جسمی وشفانی	پیدا کیا، پھر ہدایت دی، اور کھلایا، اور پلایا، اور
لہ الحمد ولہ الشکر۔	میرے جسم کو صحت دی، اور مجھے شفا بخشی، ساری
	تعریف اسی کے لیے ہے اور اسی کا شکر ہے۔

خنازیر (کنٹھ مالا)

امام رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہماری ایک لونڈی کو گردن میں کنٹھ مالا نکل آیا، کوئی آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے یہ دعا سکھلا کر کہا: اے علی اس کے لیے اس طرح دعا کرو: "یا رؤف، یا رحیم یا رب یا سیّدی" اور کہا: اُس کی تکرار کیے جا"۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں یہ پڑھتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ

نے یہ بیماری رفع کر دی۔

آنکھ کے درد کے لیے

محمد الجعفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: میری آنکھ میں اکثر درد ہو جایا کرتا تھا، میں نے حضرت ابو عبداللہ سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا! کیا میں تمہیں ایک دعا سکھلاؤں جو تمہاری دنیا و آخرت کے کام آئے اور اس لیے کہ تمہاری بیماری بھی دور ہو جائے؟" میں نے کہا" ضرور" آپ نے کہا "تم پابندی کے ساتھ فجر کی نماز اور مغرب کی نماز کے بعد اس طرح دعا کرو:

اللھم انی اساءلک بحق محمد و آل محمد ان تصلی علی محمد و علی آل محمد وان تجعل النور فی بصری والبصیرۃ فی دینی والیقین فی قلبی والاخلاص فی عملی والسلامۃ فی نفسی والسعۃ فی رزقی والشکر لک ابداً ما ابقیتنی۔

اے اللہ میں تجھ سے بطفیل محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم درخواست کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل کر آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور میری آنکھ میں نور اور میرے دین میں بصیرت اور میرے دل میں یقین اور میرے عمل میں اخلاص اور میری جان کے لیے سلامتی اور میرے رزق میں کشادگی عطا فرما تیرا شکر ہے ہمیشہ کے لیے جب تک تو مجھے باقی رکھے۔"

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نماز فجر کے بعد جانماز پر سے اُٹھنے سے پہلے یہ سات مرتبہ پڑھی جائے۔

عُسرِ ولادت

اگر کسی عورت کی زچگی میں دشواری ہو تو پانی کی ایک صراحی لو اور اس پر یہ کلمات تین مرتبہ پڑھو اور عورت کو پلاؤ، انشاء اللہ زچگی ہو جائیگی۔

"باسم اللہ الذی لا الہ الا ھو الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العلمین، کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار وصلی اللہ علٰی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم"

عسرِ بول کے لیے

جس شخص کا پیشاب رُک گیا ہو، پانی پر یہ دعا پڑھی جائے اور وہ پانی اس کو پلایا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہو گی۔

ربنا اللہ الذی فی السماء، تقدس اسمک، امرک فی السماء والارض، کما رحمتک فی السماء، فاجعل رحمتک فی الارض واغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین، فانزل رحمۃ من رحمتک وشفاء من شفائک علیٰ ھذا الوجع"	ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے، پاک ہے نام تیرا، تیرا حکم جاری ہے آسمان اور زمین میں، جس طرح کہ تیری رحمت خاص آسمان میں ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین میں کر، اور ہمارے وہ گناہ بخش جو ہم نے جان کر کیے اور چوک کر کیے، تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی شفائے خاص اور رحمتِ خاص سے اس درد پر شفاء رحمت نازل فرما۔

گھٹنے کے درد کے لیے

ابوحمزہ سے روایت ہے: مجھے ایک مرتبہ گھٹنے کا درد ہو گیا تو میں نے اس کی شکایت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے کی، آپ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو کہو:

یا اجود من اعطیٰ، ویا خیر من	"اے عطا کرنے والوں میں سب سے زیادہ جواد اور جن

سُئِل ويا ارحم من استرحم، ارحم ضعفي وقلة حيلتي وعافني من وجعي.

سے سوال کیا جاتا ہے ان میں سب سے زیادہ خیرات کرنیوالے اور رحم کی درخواست کرنیوالوں پر سب سے زیادہ رحم کرنیوالے میرے ضعف و کمزوری اور میری قلت اسباب پر رحم فرما اور میرے درد سے مجھے شفا دے۔"

وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس طرح دعاء کی اور مجھے صحت کامل حاصل ہو گئی۔"

پتھری اور فالج کے لیے

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم عشاء کی نماز پڑھ لو تو سجدہ میں جا کر اس طرح دعا کرو:

اللهم اني ادعوك دعاء الذليل الفقير العليل ادعوك دعاء من اشتدت فاقته وقلت حيلته وضعف عمله والح عليه البلاء، دعاء مكروب ان لم تدركه هلك وان لم تستنقذه فلا حيلة له فلا تحيطن بي مكرك ولا تبث علي غضبك ولا تضطرني الى اليأس من روحك والقنوط من رحمتك وطول التصبر على البلاء، اللهم انه لا طاقة لي ببلائك ولا غنًى لي عن رحمتك متوسلا بحبيبك

اے اللہ میں ایک ذلیل، حقیر، بیمار کی طرح سے تجھکو پکارتا ہوں، اسکی طرح پکارتا ہوں جسکی محتاجی سخت ہو گئی ہو، جسکے لیے کوئی تدبیر و حیلہ نہ رہا ہو، جس کا عمل کمزور ہو گیا ہو، جسکو مصیبت نے گھیر لیا ہو، اس دردمند کی طرح پکارتا ہوں جس کو اگر تو نہ سنبھالے تو وہ ہلاک ہو جائے اور تو نہ بچائے تو پھر کوئی تدبیر و حیلہ نہ رہے، پس مجھے اپنے مکر میں مبتلا نہ کر اور اپنے غضب کا نشانہ نہ بنا، اپنی رحمت سے مجھے مایوس اور ناامید نہ کر، اور نہ اذیت پر طویل صبر کی آزمائش میں ڈال، اے اللہ تیری آزمائش کی مجھ میں طاقت نہیں اور نہ تیری رحمت سے مجھے بے نیازی ہو سکتی ہے۔ میں تیری طرف تیرے حبیبؐ کے وسیلہ سے

مکارم اخلاق جلد (۱۶)

اتوجه الیک بہ متضرعا فانک	متوجہ ہوتا ہوں، گڑگڑاتے ہوئے جنکو تونے خوفزدہ
جعلتہٗ مفزعا للخائف واستودعتہ	کے دل کی ڈھارس بنایا، اور جنکو گزشتہ و آیندہ
علم ما سبق وما هو کائن فاکشف	واقعات کا علم عطا کیا، میری سختی و رنج کو دُور فرما،
بہ ضری وخلصنی من هذہ البلیة	اس بلا سے رہائی دے، اور اس عافیت و رحمت کی
واقلبنی ما عودتنی بہ من رحمتک	طرف لے آجسکا تو نے مجھے عادی بنایا ہے، یا ہُو، یا ہُو،
وعافیتک یا هو، یا من هو، یا من	یا ہو تیرے سوا ہر ایک سے میری اُمید کٹ گئی ! ہ
لا اله الا هو انقطع الرجاء الا منک۔	ابتلائم حی کنی آہ الغیاث ؛ اے ذکور از ابتلایت چوں اناشٰ

صلوٰۃ شفاء

ہر بیماری سے شفاء کے لئے، خصوصاً رسُولی[1] سے شفاء کے لیے، یہ نماز ہے، پہلے تم تین دن مسلسل روزے رکھو، تیسرے دن زوال کے وقت غسل کرو، اور اپنے رب کے حضور میں جانے کے لیے آراستہ ہو جاؤ، تمہارے پاس ایک صاف کپڑا ہونا چاہیئے۔ اب تم چار رکعت پڑھو، ہر رکعت میں جتنا ہو سکے قرآن پڑھو اور خضوع و خشوع سے ارکان ادا کرو، پھر نماز کے بعد اپنے کپڑے اُتارو اور یہ صاف کپڑا پہن لو، اور اپنا سیدھا گال زمین پر رکھکر اس طرح دعا کرو:

یا واحد یا ماجد یا کریم، یا حنان	اے اکیلے، اے عزت والے، اے کریم، اے بیحد
یا قریب یا مجیب یا ارحم الراحمین	رحم و شفقت کرنیوالے، اے قریب، اے قبول کرنے
صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا	والے، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے
محمد واکشف ما بی من ضرو معرتہ	والے رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر اور

[1] سلعہ: رسولی، جو کھال اور گوشت کے بیچ میں پیدا ہوتی ہے، ہلاؤ تو ہلتی ہے، اسکی مقدار ایک چنے سے لیکر ایک خربوزہ تک ہوتی ہے۔ ہندی میں اس کو بتوڑی بھی کہتے ہیں (انوار اللغات)

والبسنی العافیۃ فی الدنیا والآخرۃ	ہمارے سردار محمد کی آل پر اور میری بد حالی اور رنج کو دور
وامنن علیّ بتمام النعمۃ واذھب	فرما اور مجھے دنیا و آخرت میں عافیت کا لباس پہنا اور
ما بی فانہ قد آذانی وغمنی۔	اپنی پوری نعمتوں کے ساتھ مجھ پر احسان کر اور میری تکلیف
	کو دور فرما اس بیماری نے مجھے اذیت پہنچائی اور غم میں ڈالا ہے

اس پر مداومت کرے انشاء اللہ تعالےٰ شفاء ہوگی۔

تمام امراض کے لیے نماز

ابو امامہ باہلیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک صاف ستھرے برتن میں زعفران سے لکھو:

(۱) اعوذ بکلمات اللہ التامۃ واسمائہ کلھا عامۃ من شر السامۃ والھامۃ والعین اللامۃ ومن شر حاسد اذا حسد (۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین (السورۃ) (۳) سورۃ الاخلاص (۴ و ۵) والمعوذتین (۶) اور تین آیتیں سورۃ البقر سے قولہ تعالیٰ: والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم الخ (۷) ان فی خلق السمٰوات والارض واختلاف اللیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دابۃ وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات لقوم یعقلون (پ ۲ ع ۴) (۸) وآیۃ الکرسی (۹) وآمن الرسول الی آخر السورۃ) (۱۰) وعشر آیات من آل عمران من اولھا (۱۱) وعشرا من آخرھا: ان فی خلق السمٰوات والارض الخ (۱۲) واول آیۃ من النساء (۱۳) واول آیۃ من الانعام (۱۴) واول آیۃ من الاعراف (۱۵) وقولہ تعالےٰ ان ربکم اللہ الذی الی قولہ رب العلمین۔ (۱۶) قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ، ان اللہ لا یصلح عمل

المفسدین (الآیۃ) (پ۱۱ ع ۱۳) (۱۷) والق مافی یمینک تلقف ماصنعوا الیٰ قولہ حیث اتی (پ۱۶ ع ۱۲) (۱۸) وعشر آیات من اول والصّٰفّٰت۔

اس کے بعد اس کو تین مرتبہ دھو، پھر وضو کرو جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، اور پھر اس کو تین گھونٹ کر کے پیو، پھر اس سے چہرہ اور سارے جسم پر مسح بھی کرو، پھر دو رکعت پڑھو اور اللہ سے شفا چاہو، اس طریقہ سے تم تین دن تک کرو" سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اس کو اللہ کے حکم سے بہت نافع پایا۔

مریض کے لیے نماز

عبداللہ بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "ایک مرتبہ میں بہت بیمار پڑ گیا، زندگی سے مایوسی ہو گئی، ایک دن میرے ہاں ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دیکھا کہ میری ماں میری حالت سے بیتاب ہو کر رو رہی تھیں، انہوں نے میری والدہ سے کہا: تم رومت، میں تم کو جو کہتا ہوں وہ کرو: وضو کر کے دو رکعت پڑھو اور سجدہ میں جا کر کہو:

اللھم انت وھبتہ لی ولم یک — اے اللہ تو نے اسکو مجھے بخشا، وہ کچھ بھی نہ تھا،

شیئا فھبہ لی ھبۃ جدیدۃ۔ — پھر اسکو نئی بخشش بنا کر مجھے بخشدے"۔

میری والدہ نے اس پر عمل کیا، جب صبح ہوئی تو انہوں نے ہریسہ بنایا اور میں نے سب لوگوں کے ساتھ اس کو کھایا۔

بخار کے لیے نماز

دو رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تین مرتبہ اور کوئی

سورہ ختم کرے پھر ان آیات کو لکھ کر اور ان کو دھو کر مریض کو پلائیں :

الا لہ الخلق والامر تبارک

اللہ رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم انی اتشفع بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا محمد استشفع بک الی ربی فی قضاء حاجتی و ھو شفاء ھذا المریض یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم، یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین بک نستغیث الآن خفف اللہ عنکم یرید اللہ ان یخفف عنکم ذالک تخفیف من ربکم ورحمۃ۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اے اللہ میں شفیع لاتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو، اے محمد میں شفیع گردانتا ہوں آپکو اپنے رب کے پاس، میری حاجت روائی کے لیے اور وہ اس بیمار کی شفا ہے، یا اللہ یا اللہ یا اللہ، اے رحمٰن، اے رحیم، اے زندہ، اے قائم رکھنے والے، اے جلال وعظمت والے، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالے میں تجھ سے فریاد کرتا ہوں، اللہ نے تم پر تخفیف کر دی اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کردے یہ تخفیف ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔"

نماز دردسر کے لیے

دو رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ، اور یہ آیۃ۔

ربّ انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا ولم اکن بدعائک ربّ شقیاً۔ (پ۲۱ ع۱۱)

آنکھوں کے درد کیلئے نماز

دو رکعت پڑھیں اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہٗ فاتحہ اور تین مرتبہ قل یا ایہا الکافرون اور یہ آیات۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو، ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین (پ ۷ ع ۱۳)

اندھے کی نماز

ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ایک مرتبہ ایک اندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا تو آپ نے فرمایا: "کیا تو چاہتا ہے کہ تیری بینائی لوٹا دی جائے؟" اس نے کہا "جی ہاں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا "پہلے تو اچھی طرح وضو کرلے، پھر دو رکعت نماز پڑھ، اور اسطرح دعا کر:

اللھم انی اسألک وارغب الیک واتوجہ الیک بنبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی اللہ ربی ان یرد علیّ بصری۔	"اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں، اور تیری طرف رغبت کرتا ہوں، اور متوجہ ہوں تیرے نبی کی رحمت کے وسیلے سے، اے محمدؐ میں آپکے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں اللہ کی طرف جو میرا رب اور آپکا رب ہے کہ وہ میری بینائی لوٹا دے۔"

ابھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھے بھی نہیں تھے کہ اس اندھے نے اپنی آنکھوں کی روشنی پالی اور پھر سے بینا ہوگیا۔"

گردن کے درد کیلئے نماز

دو رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور اذا زلزلت تین مرتبہ۔

درد سینہ کیلئے

چار رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں الحمد ایک بار، اس کے بعد پہلی میں الم نشرح ایک مرتبہ، اور دوسری میں سورۂ اخلاص تین مرتبہ، اور تیسری میں والضحیٰ ایک مرتبہ، اور چوتھی میں یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور۔ (پ ۲۶ ع ۷)۔

قولنج کے لیے

دو رکعت پڑھیں، پہلی میں الحمد ایک مرتبہ اس کے بعد یہ آیت ففتحنا ابواب السماء بماء منھمر۔ (پ ۲۷ ع ۸)

مفرور کے لیے

دو رکعت پڑھیں، اور الحمد کے بعد سورۂ حدید کی پہلی چار آیتیں اور آخر سورۂ حشر: لو انزلنا ھذا القرآن (الی آخر السورۃ) اس کے بعد اس طرح دعا کرے:

یا من ھو کذا ولا کذا غیرہ اجعل الدنیا علی فلان اضیق من مسک

اے وہ جو ایسا ہے اور اس کے سوائے کوئی ایسا نہیں فلاں شخص پر دنیا اونٹ کی کھال سے زیادہ

جملٍ حتی تردّہ علیّ۔

تنگ کردے یہاں تک کہ اسکو میرے ہاں لوٹائے۔

پیر کے درد کیلئے

دو رکعت، ہر رکعت میں الحمد ایک مرتبہ اور آمن الرسول آخر سورہ تک ایک مرتبہ۔

قوت کیلئے

دو رکعت پڑھیں، پھر اپنا ہاتھ چہرہ پر رکھیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع بنا کر ۳ مرتبہ اس طرح دعا کریں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم احرج علیك یا وجع من عین انس او من عین جن، احرج علیك یا وجع بالذّی اتخذ ابراھیم خلیلاً و کلم موسیٰ تکلیما وخلق عیسیٰ من روح القدس الا ماھدأت و طفئت کما طفئت نار ابراھیم باذن اللہ۔

تنگی ڈالتا ہوں میں تجھ پرائے درد چاہے وہ کسی انسان کی بدنظر کی وجہ سے ہو یا کسی جن کی، میں تنگی ڈالتا ہوں تجھ پرائے درد، اس ذات کی جس نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اور موسیٰؑ سے کلام کیا اور عیسیٰؑ کو پاک روح سے پیدا کیا کہ تو ساکن ہو جائے اور بجھ جائے جیسا کہ ابراہیمؑ پر آگ بجھ گئی تھی اللہ کے حکم سے۔

مفرور غلام کی واپسی کیلئے

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے!! دو رکعت سورہ یٰسین کے ساتھ پڑھو اور نماز کے ختم کے بعد اپنے دونو ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے اس طرح دعا کرو:

اللھم رآد الضالۃ والھادی من الضلالۃ صل علی محمد وعلیٰ آل محمد واحفظ علیّ ضالتی و اردھا الیّ سالمۃ یا ارحم الراحمین فانھا من فضلک وعطائک یا عباد اللہ فی الارض ویا سیارۃ اللہ فی الارض ردّوا علیّ ضالتی فانھا من فضل اللہ وعطائہ۔

اے اللہ! اے گم شدہ کو واپس لوٹانے والے، اور اے گمراہی سے نکال کر ہدایت دینے والے، رحمت نازل فرما محمد اور محمد کی آل پر، اور میرے گم شدہ کی حفاظت فرما، اور اس کو مجھے صحیح و سالم واپس فرما اے ارحم الراحمین بیشک وہ تیرے فضل و عطا ہی کا نتیجہ ہے۔ اے اللہ کے بندو زمین پر اور اے زمین کے اندر بہت سیر کرنیوالو مجھے میرے گم شدہ کو لوٹا دو، بیشک وہ اللہ کے فضل و عطا کا نتیجہ ہے۔

دیگر

یہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی بتلائی ہوئی دعا ہے:

اللھم لا الہ الا انت لک السمٰوٰت ولک الارض وما بینھما فاجعل الارض علی کذا[1] اضیق من جلد جمل حتی تمکنّنی منہ انک علی کل شیٔ قدیر۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیرے ہی لیے آسمان ہیں اور تیرے ہی لیے زمین ہے اور وہ بھی جو کچھ ان کے درمیان ہے، پس تو زمین کو اس پر (نام لیں اس چیز یا آدمی کا) اونٹ کے چمڑے سے زیادہ تنگ کر دے یہاں تک کہ تو مجھے اس پر قادر کر دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "بھاگنے والے کے لیے اس طرح دعا کرو (نیز اس کو ایک کاغذ پر لکھو)

اللھم السماء لک والارض لک وما بینھما لک، فاجعل ما بینھما

اے اللہ، آسمان تیرا ہے اور زمین تیری ہے، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب تیرا ہے، پس جو کچھ ان

[1] کذا کی جگہ گم شدہ کا نام لینا چاہیے۔

اضیق علی فلان من جلد جمل حتی تردہ علیّ وتظفرنی بہ:	کے درمیان ہے اسکو فلاں (نام لیجیے) پر اُونٹ کے چمڑے سے زیادہ تنگ کردے یہاں تک کہ تو اس کو مجھے لوٹا دے اور اس پر مجھے کامیاب کردے۔

اور فرمایا کہ اس تحریر کے گرداگرد آیۃ الکرسی لکھو جو گول دائرہ میں ہو پھر اسکو زمین میں گاڑ دو اور اس کے اوپر ایک بھاری پتھر رکھ دو۔ یہ اس جگہ گاڑو جہاں وہ رات کو سوتا یا آرام کرتا تھا۔

دیگر

اس دعا کو لکھیں یا پڑھیں۔

اللھم انت جبّار فی السماء وجبّار فی الارض، وملک فی السماء و ملک فی الارض، والہ فی السماء والہ فی الارض تردّ الضالّۃ وتھدی من الضلالۃ ردد علے فلان ضالّتہ واحفظہ:	اے اللہ، تو جبار ہے آسمانوں میں اور جبار ہے زمین میں" اور بادشاہ ہے آسمان میں اور بادشاہ ہے زمین میں اور معبود ہے آسمانوں میں اور معبود ہے زمین میں تو واپس کرتا ہے گمشدہ کو اور رہنمائی کرتا ہے گمراہی سے فلاں شخص کو اس کی گم شدہ ہستی واپس فرما اور اس کی حفاظت فرما۔"

بخار والے کے لیے

کاغذ کے تین ٹکڑے لو اور ان پر باریک خط سے اس دعا کو ایسا لکھو کہ پڑھی نہ جائے، پھر ان کو لپیٹ دو کہ گولی کی طرح ہو جائیں، ہر روز ایک گولی نہار منہ مریض کو نگلا دو، دعا یہ ہے:

باسم اللہ ذی العزۃ والکبریاء والنور	"اللہ کے نام سے جو عزت بڑائی اور نور والا ہے۔"

یہ مجرب ہے۔ ایک فاضل کا بیان ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتے تھے جس کو بخار آتا یہ لکھ کر دیتے بہت فائدہ ہوتا تھا اس طرح اس عمل کو ایک سند کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔

دیگر

شکر یا مصری کی تین ڈلیاں لو: پہلی ڈلی پر لکھو۔ عقدت باذن اللہ دوسری پر لکھو۔ شددت باذن اللہ۔ تیسری پر لکھو: سکنت باذن اللہ بخار کا مریض تین دن نہار ایک ایک ڈلی کھالے۔

دیگر

لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وربطنا علیٰ قلوبھم اذ قاموا فقالوا ربنا رب السمٰوات والارض لن ندعوا من دونہ الٰھا لقد قلنا اذا شططا (پ ۱۴ ع ۱۴) اذ قال موسیٰ لقومہ الیٰ قولہ الحکیم۔ سات عقود سلیمانیہ کے ساتھ (یعنی سات مرتبہ مہر سلیمان علیہ السلام لگائی جائے۔

دیگر

سیدھے پیر پر لکھیں:

باسم اللہ یا حمی الماصنیۃ المستحضیک	اللہ کا نام لیکر (کہتا ہوں میں تجھے) اے بخار
باللذی فی السماء عرشہ وباللذی	گزرنیوالے اور بھڑکنے کی اجازت لینے والے
کلم موسیٰ تکلیما واتخذ ابراھیم	اس ہستی برتر کے حکم سے جس کا عرش آسمان
خلیلا وبعث محمدا بالحق نبیا	پر ہے اور جس سے موسیٰ نے باتیں کیں اور

الا خرجت من اعظم الی اللحم و من اللحم الی الجلد ومن الجلد الی الارض فتسکنی فیھا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلٰے آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیراً۔	جس نے کہ ابراہیم کو اپنا دوست بنایا اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا سچا نبی بنا کر تو نکل جا ہڈی میں سے، اور وہاں سے نکل کر آجا گوشت میں، اور گوشت سے جلد میں، اور جلد سے زمین پر اتر جا، اور وہاں آکر ساکن ہو جا، اور سوائے خدا کے کسی میں حرکت و قوت نہیں جو بلند و برتر ہے، اور رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے آل و اصحاب پر اور سلام بکثرت۔"

دیگر

ایک تاگہ کی ڈوری پر سات گرہ ڈالو ہر گرہ پر سورۂ فاتحہ پڑھو اور مندرجہ ذیل آیات اور معوذتین لکھ کر اس ڈوری سے سر کے گرداگرد باندھ دو، دعا یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وننزل من القرآن ماھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین، یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم، وارادوا بہ کیدا فجعلنا ھم الاخسرین، یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا رحمٰن یا رحمٰن اسکن بقدرۃ الجبار العظیم لبقدرۃ المنان الکریم"۔

امام رضا رضی اللہ عنہ نے فرمایا"۔ میری ایک لونڈی بیمار ہو گئی، اس کی میرے دل میں خاص قدر تھی، میرے خواب میں ایک شخص آیا اور مجھ سے کہا:" اس سے کہو کہ اس طرح دعا کرے:

یا ربّاہ یا سیداہ صل علٰے محمد وعلی آلہ وصحبہ واکشف عنی ما اجد۔	اے میرے رب! اے میرے سردار، رحمت نازل فرما محمد پر اور انکی آل پر و اصحاب پر، اور دفع فرما مجھ سے یہ تکلیف جو میں پاتا ہوں۔

اور اُس نے یہ بھی کہا کہ فلاں بن فلاں شخص نے اس دعا کی وجہ سے نجات پائی ہے"

فصل ۴: سارے امراض کے لیے منتر اور تعویذات[1]

امام رضا سے روایت ہے کہ بخار والے کے لیے ایک پتلے کاغذ پر لکھا جائے:

اللھم انی اسئلك بعزتك وقدرتك وسلطانك وما احاط به علمك ان تصلی علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبه، وان لا تسلط علی فلان بن فلانة شیئا مما خلقت من سوء وان ترحم جلده الرقیق و عظمه الدقیق من فورة الحریق، اخرجی یا ام ملدم یا آکلة اللحم وشاربة الدم حرك وبردك من جھنم، ان کنت آمنت بالله الاعظم لا تأکلی لفلان بن فلانه لحما ولا تمص له دما ولا تنھکی له عظما ولا تثوری علیه عما ولا تھیجی علیه صداعا وانتقلی عن شعره وبشره ولحمه ودمه الی من زعم ان مع الله الٰھا آخر لا اله الا ھو سبحانه وتعالیٰ عما یشرکون۔

منتر بخاروں کے لیے خصوصاً روز کے بخار کیلئے

ایک کاغذ پر لکھیں اور تاگے سے باندھ لیں، تاگے کی سیدھی جانب چار گرہیں اور بائیں جانب تین گرہیں دیں اور اس کو بخار والے کے گلے میں لٹکائیں

اعیذك بما استعاذك به موسیٰ وابرھیم وعیسیٰ علیھم السلام و

---

[1] آگے منتروں اور تعویذوں کا ترجمہ نہیں دیا جائے گا۔ عامل کے لیے ضروری نہیں کہ ترجمہ سے واقف ہو۔ (مترجم)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم من الحمی والنافض والغب والعتیق والربع و
الصداع، اللھم کما لم تلد مریم بنت عمران غیر عیسٰے فلا تذر علے
ھذا الانسان من ھذہ الاورام والاوجاع شیئاً الا ترعتہ عنہ فلا
اقسم بما تبصرون ومالا تبصرون، انہ لقول رسول کریم، اقسمت علیک
لما ترکتیہ ولا تاءخذیہ۔

اس کے بعد سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھیں پھر کہیں:۔

اللھم اشف فلان بن فلانۃ من حمی یوم ویومین وثلاثۃ ایام
وحمی الربع فانک تفعل ما ترید وتحکم ما تشاء وانت علی کل شیٔ قدیر بسم
اللہ کتبت وبسم اللہ ختمت وعلیہ توکلت وھو رب العرش العظیم
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دیگر

ایک سوت کا دھاگہ لیں اور اس میں سات گرہیں باندھیں اور ہر گرہ پر
سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑھکر
پھونکیں۔

دیگر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو بخار آیا ہو وہ تین دن مسلسل
غسل کرے اور غسل کے وقت کہے:

باسم اللہ اللھم انی انما اغتسلت	اللہ کے نام سے، اے اللہ میں غسل کرتا ہوں تجھ سے
التماس شفائک وتصدیق نبیک۔	تیری شفا کی درخواست کرتے ہوئے اور تیرے نبی

کی تصدیق کرتے ہوئے (تو ضرور اس کا مرض دفع ہو جائے گا)

دیگر

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ عمل سکھلایا ہے، جس سے تمام دردوں، بخار اور درد سر سے شفا ہوتی ہے: باسم اللہ الکبیر، اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار۔ اور ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھیں: باسم اللہ وباللہ محمد رسول اللہ اعوذ باللہ وقدرتہ علی ما یشاء من شر ما اجد۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعویز آپ کی صاحبزادی سیدہ زہرا رضی اللہ عنہا کے لیے اور ہر ایمان والے کے لیے جو سچائی کا اقرار کرتا ہو۔

ولہ ما سکن فی اللیل والنہار وھو السمیع العلیم یا ام ملدم ان کنت باللہ العظیم ورسولہ الکریم فلا تھشمی العظم ولا تاکلی اللحم ولا تشربی الدم اخرجی من حامل کتابی ھذا الی من لا یؤمن باللہ العظیم ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

چوتھیہ بخار کے لیے

ایک شخص امام رضا رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا "تجھے کیا ہوا ہے جو تیرا رنگ یوں پیلا پڑ گیا ہے؟" اس نے کہا "جناب مجھے چوتھاری بخار لگا ہے جو متواتر آرہا ہے"۔ آپ نے دوات اور قلم منگوا کر یہ تعویذ لکھا اور اس کو دیا: لبسم اللہ الرحمن الرحیم باسم اللہ وباللہ ابجد ھوز حطی عن فلان بن فلانۃ باذن اللہ۔ تحریر کے نیچے سلیمان علیہ السلام کی مہر سات مرتبہ لگائی، پھر اس کو لپیٹ دیا اور اس شخص سے کہا: ایک ایسا

تاگہ لے آؤ جس کو پانی نہ لگا ہو اور نہ تھوک لگا ہو"۔ جب وہ لے آیا تو آپ نے اس پر گرہ دی اور اس کو اس کے منہ کے قریب لے جا کر ایک طرف سے اس کے چار گرہیں دیں، اور ہر گرہ پر سورۂ فاتحہ، معوذتین اور قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی پڑھنے لگے، پھر دوسری طرف تین گرہیں دیں، اس پر بھی اسی طرح پڑھا، اور یہ تاگہ اس کو دیدیا اور کہا: "اس کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لو، اور آیۃ الکرسی پڑھ لو، اور یہ رکھکر عورت سے صحبت نہ کرنا" ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے یہ تحریر لکھی، اس کے بعد ایک دھاگہ منگوایا جو بھیگا ہوا تھا اور ایک دوسرا دھاگہ منگوایا جو سوکھا تھا، پھر اس کے بیچ میں ایک گرہ دی اور اس کی سیدھی طرف چار اور بائیں طرف تین گرہیں ڈالیں، اور ہر گرہ پر پڑھا: الحمد، معوذتین، قل ہو اللہ، اور آیۃ الکرسی، ایک ایک بار، اور اس سے کہا کہ اس کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لو، اور اس کو رکھکر جماع نہ کرنا۔

دیگر

ابو زکریا حضرمی بیان کرتے ہیں کہ انہیں چوتھے دن بخار آنے لگا تھا، ابو الحسن رضی اللہ عنہ کو جب یہ معلوم ہوا تو ان سے کہا کہ وہ اپنے سیدھے ہاتھ پر: "باسم اللہ جبریل" لکھیں، اور بائیں ہاتھ پر "باسم اللہ میکائیل"۔ اور سیدھے پاؤں پر "باسم اللہ اسرافیل" اور بائیں پاؤں پر "باسم اللہ عزرائیل" "باسم اللہ لا یرون فیہا شمسًا ولا زمھریرًا" لکھیں، اور دونوں شانوں کے درمیان: "باسم اللہ العزیز الجبار"۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سیدھے شانہ پر: "بسم اللہ جبریل، اور بائیں پر" باسم اللہ میکائیل" اور سیدھے بازو پر "بسم اللہ اسرافیل" اور بائیں بازو پر

باسم اللہ عزائیل لایروون فیھا شمسا ولا زمھریرا لکھنے کا حکم دیا۔

تیسرے دن کے بخار کیلئے

توت کے درخت کے تین پتے لیں ایک پر حوما، دوسرے پر ادحوما، اور تیسرے پر ابوحوما، لکھیں اور ایک ایک کر کے پانی میں ڈالیں۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ ان تین پتوں پر حوما، طیسوما، ابراسوما علیحدہ علیحدہ لکھا جائے پھر ان کو پانی میں ڈالیں۔

بخار کا تعویذ

اس کو لکھ کر سیدھے بازو پر باندھیں: الحمد للہ رب العلمین (الی آخرھا) بسم اللہ وباللہ اعوذ بکلمات اللہ التامات کلھا التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذراء وبراء من شر السآمۃ والھآمۃ والطآمۃ واللآمۃ ومن شر طوارق اللیل والنھار ومن شر فساق العرب والعجم ومن شر فسقۃ الجن والانس ومن شر الشیطان وشرکہ ومن شر کل ذی شر ومن شر کل دابۃ ھو آخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم، ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر، یانار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم، وارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین، قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی فلان بن فلانۃ ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا (الی آخر السورۃ) حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا وتوکل علی الحی الذی لا یموت، سبح بحمدہ وکفی بہ بذنوب عبادہ خبیرا، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ صدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب

وحدہ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز، اولٰئک حزب اللہ، الا ان حزب اللہ ھم المفلحون، ومن یعتصم باللہ فقد ھدیٰ الیٰ صراط مستقیم وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ الطیبین الطاھرین۔

تعویذ تمام دردوں کیلئے اور خاصکر داڑھ کے درد کیلئے

باسم اللہ وباللہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ الطیبین صنع اللہ الذی اتقن کل شئ، انہ خبیر بما یفعلون، اسکن ایھا الوجع سکنتک بالذی لہ ما سکن فی اللیل والنھار وھو السمیع العلیم، عزمت علیک ایھا الوجع باللہ الذی اتخذ ابراھیم خلیلاً وکلم موسیٰ تکلیماً وخلق عیسیٰ من روح القدس وبعث محمد ابالحق نبیا لما ذھبت عن فلان بن فلانۃ مدۃ حیاتہ ولا تعود الیہ۔

حرز القلنسوہ

بادشاہ نجاشی کو دردِ سر تھا، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں لکھ بھیجا، آپ نے اس کے لیے یہ تعویذ روانہ فرمایا، نجاشیؓ نے اسکو اپنی ٹوپی کے اندر رکھ لیا، اس کا دردِ سر رفع ہوگیا، وہ تعویذ یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین، شھد اللہ الآیۃ للہ نور وحکمۃ وعز وقوۃ وبرھان وقدرۃ وسلطان ورحمۃ یامن لا ینام لا الٰہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ وکلمتہ، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وصفیہ وصفوتہ

صلی اللہ علیہ وسلم اسکن سکنتک بمن سکن لہ ما فی السموات والارض، ومن سکن لہ ما فی اللیل والنہار وھو السمیع العلیم فسخر لہ الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب والشیاطین کل بناء وغواص الا الی اللہ تصیر الامور۔

درد سر کے لیے

ایک چمڑے کی جھلی یا پتلے کاغذ پر لکھے اور تاگے میں رکھ کر اس کو سر پر لپیٹے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الٓمّٓ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم نزل علیک الکتٰب بالحق مصدقًا لما بین یدیہ وانزل التوارۃ والانجیل من قبل ھدًی للناس وانزل الفرقان انّ الذین کفروا بآیات اللہ لھم عذاب شدید واللہ عزیز ذوانتقام ان اللہ لایخفی علیہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم ھو الذی انزل علیک الکتٰب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب و اخر متشبھٰت، فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ ومایعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا ومایذکر الا اولوا الالباب، اخرج منھا مذموما ومدحورًا۔

درد سر کے لیے

ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کاغذ پر لکھیں اور درد سر والے کے سر پر باندھیں تعویذ اُدھر رہے جدھر درد محسوس ہو رہا ہے۔ اللھم انک

لست باله استحد ثناہ ولا برب نبتدع ذکرہ ولا معك شرکاء یقضون معك ولا کان قبلك اله ندعوہ ونتعوذ به ونتضرع الیه وندعك ولا اعانك علی خلقنا من احد فلنشك نیك لا اله الا انت وحدك لا شریك لك عاف فلان ابن فلانة وصلی الله علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد وان تشفی فلان ابن فلانة من الصداع والشقیقة فضربنا ه علی آذانهم فی الکهف سنین عددا واسالك باسمك الذی به خلقت آدم واتممت خلقه علیه السلام ان تصلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد وان تشفی فلانا۔

دردِ شقیقہ کے لیے

ایک تِلی جھلی یا کاغذ پر یہ تعویذ لکھ کر اگر مرد ہو تو اپنے سر کے اطراف اگر عورت ہو تو اپنے سر کے بالوں کی گرہ میں باندھ لے: بسم اللہ الرحمن الرحیم باسم اللہ من الارض الی السماء کان هبط جبریل فاستقبله الاجدع فقال این ترید قال اذهب الی الانسان فآکل شحمة عینیه واشرب من دمه فقال بالله الذی لا اله الا هو لا تذهب الی الانسان ولا تاکل شحم عینیه ولا تشرب من دمه انا الراقی والله الشافی وصلی الله علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه وسلم۔

دردِ چشم کے لیے

ایک روئی کا پھایہ لیں اور اس کو بھگولیں اور اس کو آنکھ پر رکھکر یہ پڑھتے جائیں: عین الشمس فی لجج البحر یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراهیم۔

دیگر

سلیمان بن عیسٰے کہتے ہیں: "میں ایک مرتبہ حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں، وہ سرخ ہوگئی تھیں، آپ کی تکلیف کو دیکھ کر میں رنجیدہ ہوا اور ویسے ہی وہاں سے نکل آیا۔ دوسرے دن آیا تو آپ کی آنکھیں بالکل صاف تھیں اور روگ کا کوئی اثر باقی نہ تھا، میں نے تعجب سے پوچھا: "جناب والا! میں کل ہی تو آیا تھا اور آپ کی آنکھوں کی تکلیف مجھ سے دیکھی تک نہ گئی تھی، اور میں اُلٹے پاؤں واپس چل دیا، اور آج کیا دیکھتا ہوں کہ خدا کا فضل ہے، وہ کونسی دوا یا علاج ہے جو اتنی جلد اس سے آپ کو صحت ہوگئی؟" آپ نے فرمایا: "کوئی دوا نہیں البتہ میرے پاس ایک منتر ہے۔ جس سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔" میں نے کہا مجھے بھی تو وہ بتلایئے، میں آپ کا بہت منت پذیر ہونگا۔" آپ نے کہا:

"وہ یہ ہے: اعوذ لعزة اللّٰه، اعوذ لقدرة اللّٰه، اعوذ بقوة اللّٰه، اعوذ بعظمة اللّٰه، اعوذ بجلال اللّٰه اعوذ بسماء اللّٰه، اعوذ بجمال اللّٰه اعوذ برسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مما احذر و مما اخاف واجده من وجع عینی، اللهم رب الطیبین اشف عینی فکشفنا عنك غطاءك فبصرك الیوم حدید، فنظر نظرة فی النجوم فقال انی سقیم، وصورکم فاحسن صورکم و رزقکم من الطیبٰت ذالکم اللّٰه ربکم فتبارك اللّٰه رب العٰلمین یا علی یا عظیم یا کبیر یا جلیل یا منیع یا فرد یا وتر، رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم یا حی یا حلیم یا علی یا عظیم یا جمیل یا فرد یا وتر اسألك ان تصلی علی سیدنا محمد وعلی آلِ سیدنا محمد و

اساءلك ان لا تدعنی فی قبری فردا وانت خیر الوارثین وسلام علے المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

نکسیر کے لیے

پڑھیں اور لکھیں اور پڑھتے وقت مریض کی ناک کو پکڑے رہیں:
یامن امسك الفیل عن بیتہ الحرام امسك دم فلان بن فلانہ:

ترجمہ:- اے وہ جس نے ہاتھیوں کو اپنے بیت الحرام سے روکا روک دے فلاں بن فلاں کا خون بھی۔ اور اس کے سر اور پیشانی پر سے عرق گاؤزباں بہائیں، درد میں سکون ہو جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

داڑھ کے درد کیلئے

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! "جس شخص کے داڑھ میں درد ہو تو اسے چاہیئے کہ جہاں سجدہ کرتا ہے اس مقام کی مٹی یا گرد لیکر داڑھ پر لگائے اور اس کے ساتھ یہ دعا پڑھے۔ باسم اللہ والکافی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دیگر

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:" داڑھ کے درد کے لیے ایک عمل یہ ہے کہ ایک چاقو یا کیل لو اور درد کے مقام پر لگا کر یہ دعا سات بار پڑھو:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باسم اللہ وباللہ محمد رسول اللہ ابراھیم خلیل اللہ اسکن بالذی لہ ما سکن فی اللیل والنھار باذنہ وھو علی کل شیٔ قدیر۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "جس شخص کو داڑھ کے درد کی شکایت ہو تو وہ اپنی انگلی اس کے اوپر رکھے اور سات مرتبہ یہ آیت پڑھے:

هو الذی انشاءکم وجعل لکم السمع والابصار والافئدة قلیلا ما تشکرون۔ — وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو اور بنایا تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل مگر تھوڑا ہے جو تم شکر کرتے ہو۔

داڑھ اور دانتوں کے درد کے لیے

جبریل علیہ السلام نے حسین بن علی علیہما السلام کے لیے یہ عمل کیا تھا لکڑی یا لوہے کی نوکدار چیز درد کی جگہ پر رکھے اور سات مرتبہ یہ عمل پڑھے: بسم اللہ الرحمن الرحیم العجب کل العجب دودة تکون فی الفم تأکل العظم وتنزل الدم انا الراقی واللہ الشافی والکافی لا الہ الا اللہ والحمد للہ رب العلمین واذ قتلتم نفسا فادرأتم فیها واللہ مخرج ما کنتم تکتمون فقلنا اضربوه ببعضها کذالك یحی اللہ الموتی ویریکم آیاته لعلکم تعقلون۔

داڑھ کے لیے

ایک راوی کا بیان ہے "ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تھا اور اس وقت میری داڑھوں میں ٹیس سی لگ رہی تھی میں نے اس کی شکایت آپ سے کی، فرمایا "میرے قریب آؤ" اس وقت آپ دھیمی آواز کے ساتھ کچھ پڑھ رہے تھے، میرے درد میں فوراً سکون ہو گیا۔ آپ نے پوچھا: "کیا آرام ہو گیا؟" میں نے کہا "ہاں" یہ سن کر آپ نے

مسکرا دیا، میں نے عرض کیا: "حضور مجھے بھی وہ عمل سکھا دیجیے جس سے یہ فائدہ پہنچتا ہے۔" آپ نے فرمایا: "ایک مرتبہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت آپ کی داڑھ میں ٹیس ہو رہی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی وہاں رکھی اور پڑھا: باسم اللہ و باللہ اسأ لک بعزتک وجلالک وقدرتک علی کل شیٔ، فان مریم لم تلد غیر عیسٰی روحک وکلمتک ان تکشف ما تلقی فاطمۃ بنت خدیجۃ من الضر کلہٗ۔

دیگر

عطاء کہتے ہیں: "میں نے امام صادق رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر داڑھ اور دانتوں میں درد اور ٹیس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: "اس پر انگلی رکھ کر سات مرتبہ یہ پڑھو:"

"باسم اللہ وباللہ اسکن بقدرۃ اللہ الذی خلقک فانہ قادر مقتدر علیک وعلی الجبال اثبتها واثبتک فقرحتی یاتیٔ فیک امرہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

پیٹ کے درد کے لیے

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا: "اے امیر المومنین مجھے پیٹ کی شکایت ہو گئی ہے۔" آپ نے پوچھا: "کیا تمہاری کوئی بیوی ہے؟" کہا "ہاں" فرمایا: "تم اس سے کوئی ایسی چیز مانگ لو جو اس کے مال سے ہو، اور وہ تم کو خوشی سے دیدے" پھر تم اس سے کچھ شہد خرید و اور اس پر بارش کا پانی ڈالو اور اس کو پی لو۔ کیونکہ خدائے تعالےٰ نے اپنی کتاب

میں فرمایا ہے: وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے:۔

یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس: (النحل)	اس کے پیٹ میں سے پینے کی چیز نکلتی ہے جکی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں اسمیں لوگوں کیلئے شفا ہے۔

اور ایک جگہ فرمایا:

فان طبن لکم عن شئ منہ نفسا فکلوہ ھنیا مریئا	اگر وہ بی بیاں خوشدلی سے چھوڑ دیں تم کو اس میں کوئی چیز تو اسکو کھاؤ مزہ دار خوشگوار سمجھ کر (پ ۴ ع ۱۲)

پس جس چیز میں کہ اتنی باتیں جمع ہوں برکت، شفا، ھنا، مراءۃ، تو یقیناً اس میں صحت اور شفا ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

کولھے کا درد

جس شخص کو کولھے کا درد ہو اس کو چاہیے کہ تین مرتبہ درد کی جگہ پر ہاتھ پھیرے اور ہر مرتبہ کہے: اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ علیٰ ما یشاء من شر ما اجد پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی جس پر وہ چاہے، اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں

اسی بارے میں امام صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر پھیرو اور کہو:

بسم اللہ وباللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم امح عنی ما اجد فی خاصرتی۔	شروع اللہ کے نام سے اور اللہ سے محمد اللہ کے رسول ہیں، رحمت نازل ہو اللہ کی ان پر اور اس کا سلام اور حرکت وقوت صرف اللہ ہی سے ہے جو عظیم و برتر ہے اے اللہ محو کر دے مجھ سے وہ تکلیف جو اپنے کولھے میں پا رہا ہوں

ایسا تین مرتبہ کرو۔

ریاح شکم کے لیے

ایک شخص نے ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: "میں آپ پر سے فدا، میں اپنے پیٹ میں اکثر درد محسوس کرتا ہوں" آپ نے فرمایا: "تم خدا کی توحید کا اقرار کیا کرو" اس نے کہا "کیسے" آپ نے کہا "کہو:

یا اللہ یا ربی یا رحمٰن یا رب الارباب	اے اللہ، اے میرے رب، اے بہت رحم کرنے والے
و سید السادات اشفنی و عافنی من	اے آقاؤں کے آقا اور اے سرداروں کے سردار
کل داءٍ و سقم فانی عبدک وابن عبدک	مجھے شفا دے اور عافیت دے ہر بیماری سے اور ہر
واتقلب فی قبضتک۔	دکھ سے بیشک میں تیرا بندہ اور تیرے بندہ کا بیٹا
	ہوں تیرے قبضہ میں ہوں جیسا چاہے تو پلٹ دے"۔

مروڑ اور نفخ کے لیے

باسم اللہ الذی اتخذ ابراھیم خلیلا	نام سے اس اللہ کے جس نے ابراہیم کو خلیل بنایا اور
وکلم موسیٰ تکلیما وبعث بالحق محمداً انبیاً۔	موسیٰ سے کلام کیا اور بھیجا محمد کو سچا نبی بنا کر"۔

اس کے بعد کہو:

یاریح اخرجی باذن اللہ۔	اے ریاح نکل جا اللہ کے حکم سے۔ یہ تین مرتبہ کہو:

پیٹ کی علتوں کیلئے

کاظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "لکھیں ام القرآن اور معوذتین اور قل ھو اللہ احد، پھر لکھیں: اعوذ[1] بوجہ اللہ العظیم وعزتہ التی لاترام و

---

[1] اس کا ترجمہ اوپر گذرا۔

قدرتہ التی لا یمتنع منہا من شر ھذا الوجع ومن شر ما نیہ ومن شر ما احذر منہ۔

درد شکم اور دوسرے دردوں کیلئے

اپنا ہاتھ پیٹ پر رکھے اور پڑھے سات مرتبہ: اعوذ بعزۃ اللہ وجلالہ من شر ما اجد، پھر اپنا دایاں ہاتھ درد پر رکھے اور کہے: باسم اللہ تین مرتبہ۔

پیچش کے لیے

ایک شخص نے ابوالحسن رضی اللہ عنہ کے پاس آکر شکایت کی کہ اس کو پیچش ہو گئی ہے جس کو سکون نہیں ہو رہا ہے، آپنے فرمایا: "جب تم رات کی نماز سے فارغ ہو تو اس طرح دعا کرو:

اللھم ما کان من خیر فمنک لا حمد لی فیہ وما عملت من سوٗ فقد حذرتنیہ ولا عذر لی فیہ اللھم انی اعوذ بک ان اتکل علےٰ ما لا حمد لی فیہ او اقع فیما لا عذر لی فیہ۔

اے اللہ جو بھلائی ملتی ہے وہ تیری طرف سے ہے اسمیں میری کوئی تعریف نہیں، جو برائی میں کرتا ہوں وہ ہے جس سے تو نے مجھکو ڈرایا تھا اسلیئے اسمیں میرے لیے کوئی عذر باقی نہیں، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں بھروسہ کر دوں اس چیز پر جس میں میری کوئی تعریف نہیں یا پڑجاؤں اس چیز میں جس میں میرے لیے کوئی عذر نہیں۔"

بستر پر پیشاب قطع ہو جانا

یہ تعویز لکھکر گلے میں باندھ دیں: ھف ھد ھف ھات

ھات اناللہ کف کف ھف ھفف ھعفف معمم مسعولم قل ھواللہ احد الغالب من حیث یستحسر العدّ وابلیس شح لبنی آدم کما الذی سجد لآدم الملائکۃ باذن اللہ انہ کریمۃ بنت کریمۃ وولد فلان بن فلان لا لا لا لا لا لا لا شددت شددت بسورۃ بسورۃ صفۃ صفۃ ختمت بخاتم سلیمان بن داؤد للہ رب العلمین۔

ڈر یا خوف کیلئے

جو شخص نیند میں گھبراتا ہے اس کے لیے یہ تعویذ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ النبی الامی العربی الہاشمی المدنی الابطحی التہامی صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ من حضر الدار من العمار اما بعد فان لنا ولکم فی الحق سعۃ فان یکن فاجراً مقتحماً اوداعی حق مبطلا اوممن یؤذی الولدان ویفزع الصبیان ویبکیھم ویبولھم علی الفراش فلتمضوا الی اصحاب الاصنام والیٰ عبدۃ الاوثان ولتخلوا عن اصحاب القرآن فی جوار الرحمن ومحاذی الشیطان وعن ایمانہم القرآن وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد النبی الامّی وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

ڈر یا خوف کے وقت

شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو الآیۃ اور آیۃ الکرسی قل ادعوا اللہ آخر سورۃ تک ان ربکم اللہ الآیۃ۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم الیٰ آخر السورۃ، قل من یکلؤکم باللیل والنہار من السباع والجن والسحرۃ قل ھو اللہ احد ھو الواحد القہار الیوم تجزیٰ کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم ان اللہ سریع

الحساب لمن الملك اليوم للّٰہ الواحد القهار۔

عُسرِ ولادت کے لیے

امام صادق رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: "جس عورت کی زچگی مشکل سے ہوتی ہو، اس کے لیے کاغذ پر یہ تعویذ لکھیں: اللھم یا فارج الھم وکاشف الغم ورحمٰن الدنیا والآخرۃ ورحیمھا ارحم فلانۃ بنت فلانۃ رحمۃ تغنیھا بھا عن رحمۃ جمیع خلقک تفرج بھا کربتھا وتکشف بھا غمھا وتیسر ولادتھا وقضی بینھم بالحق وھم لا یظلمون وقیل الحمد للّٰہ رب العالمین۔

دیگر

انسان ہو یا جانور جب اس کی زچگی مشکل ہو تو اس پر یہ پڑھا جائے
یاخالق النفس من النفس ومخلص النفس "اے پیدا کرنے والے جان کو جان سے اور چھٹکارا
من النفس خلصھا بحول وقوتک۔ دینے والے جان کو جان سے چھٹکارا دے اس کو
اپنی حول وقوت سے۔"

دیگر

دو صاف کپڑے لیں جن کو پانی نہ لگا ہو، ان کو عورت کے دونوں پاؤں کے نیچے رکھ دیں، وہ اسی جگہ جنے گی انشاء اللّٰہ تعالیٰ۔ منھا خلقنٰکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ یا خالق النفس من النفس ومخلص النفس من النفس فرج عنھا فانھا تلقیہ سویا باذن اللّٰہ عزوجل

اور ایک روایت میں ہے کہ یہ نقش ایک کاغذ پر لکھ کر عورت کی سیدھی ران پر باندھیں، اور مندرجۂ بالا عبارت لکھ کر بائیں ران پر باندھیں نقش یہ ہے

اخرج نفسی من هذا المجلس

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیگر

یہ نقش قفیز کی پشت پر لکھیں اور عورت اس پر بیٹھ جائے نہایت جلد زچگی ہو جائے گی: اس نقش کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے: اوپر کی سطر میں "اثنین" جو ہے اس کو پہلے لکھئے پھر "ثلاثہ" لکھیے پھر "اربعہ" لکھیے دوسری سطر میں سے ثلاثہ لکھیے پھر اثنین پھر اربعہ۔

اربعہ	ثلاثہ	اثنین
اربعہ	اثنین	ثلاثہ

عرق مدنی کیلئے

اس کو فارسی میں "رشتہ" کہتے ہیں۔ اونٹ کے بالوں کا ایک تاگہ لیں اور اس کے باریک باریک تاگے اس طرح صاف کریں کہ اس کو چاقو یا قینچی نہ لگے، اور اس پر سات گرہ باندھیں اور ہر گرہ پر پڑھیں: سورہ فاتحہ،

تین مرتبہ، پھر یہ دعا تین مرتبہ:

باسم الله الابدی الابد، المحصی
بلا عدد القریب لما بعد الطاهر
عن الولد، العالی عن ان یولد المنجز
لما وعد، العزیز بلا عدد، القوی
بلا مدد لم یلد ولم یولد ولم
یکن له کفواً احداً یا خالق الخلیقة
یا عالم السر والخفیة یا من السموات
بقدرته مزجاة یا من الارض
بعزته مدحوة، یا من الجبال
بارادته مرساة، یا من نجا به
صاحب الغرق من کل آفة و
بلیة صل علی محمد خیر خلقك
واشف اللهم فلان بن فلانة
بشفائك وداوه بدوائك و
عافه من بلائك انك علی کل
کل شئ قدیر علی ما تشاء وانت
ارحم الراحمین وصلی الله علی سیدنا
محمد النبی الامی وعلی آله وصحبه وسلم۔

نام سے اس اللہ کے جو ابدی ہے، گننے والا ہے بغیر
گنتی کے، اور قریب ہے اس کے لیے جو دور رہا، پاک
ہے اولاد سے، بلند ہے اس سے کہ وہ جنے، پورا
کرنیوالا ہے اپنے وعدہ کا، عزیز ہے بغیر عدد کے
قوی ہے بغیر مدد کے، نہ وہ جنا نہ جنا گیا اور نہ کوئی اس
کا ہمسر ہے، اے پیدا کرنیوالے مخلوق کے، اے جاننے والے
بھید اور چھپی باتوں کے، اے وہ جسکی قدرت سے
آسمان قائم ہیں اور وہ جس کی عزت سے زمین بچھی
ہوئی ہے جسکے ارادہ سے پہاڑ لنگر ڈالے ہوئے ہیں۔
اے وہ جس سے ڈوبنے والے نے ہر آفت اور بلا سے
نجات پائی، رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد پر
جو نبی امی ہیں اور انکی آل اور اصحاب پر اور شفا
دے اے اللہ فلاں بن فلاں کو تیری شفا سے، اور
دوا کر تیری دوا سے، اور عافیت دے تیری بلا سے،
بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، جس پر تو چاہے اور تو
سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے
والا ہے اور رحمت ہو ہمارے سردار محمد نبی امی
پر اور ان کے آل و اصحاب پر اور سلام ہو۔

ورم اور زخم کے لیے

بعض صالحین سے روایت ہے: "تم ایک چھری لو، اور اس کو اس جگہ

پر سے پھیرو جہاں تکلیف ہے، اور زخم وغیرہ سے مخاطب ہو کر کہو:

باسم اللہ ارقیک من الحد المحدود ومن اثر المعمود ومن الحجر الملبود ومن العرق العاثر ومن الورم الفاجر ومن الطعام وحرہ ومن الشراب وبردہ باسم اللہ فتحت وباسم اللہ ختمت۔

اس کے بعد چھری زمین میں گاڑ دو۔

کلف و برص کے لیے

بیمار کے اطراف ایک مدوّر خط کھینچیں اور اس کے بیچ میں یہ لکھیں:

بوتا بوتا برتا فا اوعنی اصوا تا دھی تمر مر السحاب صنع اللہ الذی اتقن کل شیء انہ خبیر بما یفعلون۔

ایضاً

نہار منہ یہ لکھیں، لکھنے سے پہلے کوئی چیز کھانا پینا نہ چاہیے۔ طریقۃ مریقۃ حتی تحت الطریقۃ۔

سانپ اور بچھو کیلئے

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" شام کے وقت جو شخص یہ دعا پڑھا کرے تو کوئی موذی کیڑا نزدیک نہ آئے گا۔

باسم اللہ وباللہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم، اخذت العقارب والحیات کلھا باذن اللہ تبارک وتعالی	اللہ کے نام سے اور اللہ سے، رحمت نازل ہو ہمارے سردار محمد پر اور انکی آل و اصحاب پر، اور سلام، دفع کردیے گئے تمام بچھو اور سانپ سارے اللہ کے حکم سے، جو برکت والا ہے اور بلند ہے، انکے منہ سے

بافواهها واذ نابها واسماعها	اور ان کی دموں سے اور انکے کانوں سے اور انکی
وابصارها وفوائدها عنی وعمن	آنکھوں سے اور ان کے دل سے، مجھ سے اور ان
احببت الی صحوۃ النهار۔	سے جن کو میں چاہتا ہوں دن کے دوپہر تک۔

دیگر

یہ عمل بھی آپ ہی سے مروی ہے:"باسم اللّٰه وباللّٰه توکلت علی اللّٰه ومن یتوکل علی اللّٰه فهو حسبه ان اللّٰه بالغ امره اللهم اجعلنی فی کنفك وفی جوارك واجعلنی فی حفظك واجعلنی فی حفظك۔

دیگر

آپ ہی سے مروی ہے:"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا جو آپ سے بچھوؤں کی شکایت کر رہے تھے کہ صبح اور شام یہ دعاء سات مرتبہ پڑھا کرو: اعوذ بکلمات اللّٰه التامات کلها التی لا یجاوزهن برّ ولا فاجر الذی لا یحقر جاره من شر ما ذرأ ومن شر ما برأ ومن شر الشیطان وشرکه ومن شر کل دابة هو آخذ بناصیتها۔ ان ربی علی صراط مستقیم۔ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا"جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھا کرے تو میں اس امر کا ضامن ہوں کہ صبح تک وہ کسی موذی کیڑے سے نہ ستایا جائیگا۔

بچھو کا منتر

یہ منتر ہے سلیمان علیہ السلام کا: بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم خاتم سلیمان بن داؤد، اخ اخ وما سکه ملا ثکة هبوسوما روامادا ؤد اتوی فرادی من یمهل تا

باسم اللہ خاتم و باللہ الخاتم۔ اس کو تین مرتبہ پڑھے تو بچھو کھڑا ہو جائیگا اور اپنی زبان نکالے گا۔ تو اس وقت تم اس کو پکڑ لو۔ اور اگر تم چاہو کہ تمہارے گھر میں کوئی سانپ نہ داخل ہو تو چار چٹھیاں اس طرح لکھو اور گھر کے کونوں میں ان کو گاڑ دو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھجہ ومھجہ ولیھوت ریحیا داطود۔

بچھو کا منتر

بتاریخ ۵۔ ماہ اسفندار صبح کے وقت کسی سے بات نہ کریں اور وضو کر لیں۔ اس کے بعد اس تعویذ کو لکھنا شروع کریں، لکھتے وقت کسی سے بات نہ کریں، اور اس کو اپنے نزدیک رکھیں، کوئی بچھو اس کو نہ کاٹے گا: باسم اللہ سیجہ سمجہ قرنبیہ برنبیہ ملحا بحو تفنا برقعیا قعنطا قطعبہ۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ میری گردن کو سانپ نے کاٹ لیا۔ اسود بن یزید نامی ایک شخص نے یہ منتر پڑھا، اسی وقت زہر اُتر گیا۔

پسوؤں کے لیے

یہ پڑھیں: ایہا الاسود الوثاب الذی لا یبالی غلقا ولا باب عزمت علیك بام الکتاب ان لا تؤذینی ولا اصحابی الی ان ینقضی اللیل ویجئ الصبح بما جاء بہ والذی نعرفہ الی ان یؤب الصبح بما آب۔ (ترجمہ) اے بچھونے کے کالے جو نہ دروازے کے بند ہونے کی پروا کرتا ہے، نہ ہی کسی دروازے کی، میں تجھے قسم دیتا ہوں ام الکتاب کی کہ نہ تو مجھکو ایذا دے اور نہ میرے لوگوں کو، یہاں تک کہ رات ختم ہو جاوے اور صبح نکل آوے سورج کے ساتھ، اور اس شخص کو بھی جسم کو ہم جانتے ہیں یہاں تک کہ صبح پلٹ جائے اس چیز کے ساتھ جو وہ لیکر پلٹتی ہے۔

گم شدہ کے لیے

امام صادق رضی اللہ عنہ سے روایت: مفرور کے لیے ایک پتہ پر یا ایک کاغذ پر یہ عبارت لکھدیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ید فلان مغلولۃ الیٰ عنقہ اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور۔ پھر اس کاغذ کو لپیٹ کر دو لکڑیوں کے بیچ میں رکھدیں پھر اس کو کسی اندھیرے کمرہ کے سوراخ میں ڈال دیں جہاں وہ اکثر بیٹھا اٹھا کرتا تھا۔

ضعف و ناتوانی و بے طاقتی (رعشہ) کیلئے

صوف کا ایک ٹکڑا لو جس کو پانی نہ لگا ہو، پھر اس کی بتّی بنا لو اور اس میں سات گرہیں ڈالو اور ہر گرہ ڈالتے وقت یہ پڑھتے جاؤ: خرج عیسےٰ بن مریم علی حمار اقمر لم یدحس ولم یرھص انا ارقیك واللہ عزوجل یشفیك۔ پھر اس کو ضعف و ناتوانی کی جگہ باندھ[1] دو۔

جادو سے نجات کیلئے

محمد بن عیسےٰ سے روایت ہے "میں نے امام رضا رضی اللہ عنہ سے جادو کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جادو حق ہے، مگر وہ اللہ کے حکم ہی سے ضرر پہنچاتا ہے۔ اگر تم کو کوئی جادو لگ جائے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرہ کے مقابل اٹھاؤ، اور کہو، باسم اللہ العظیم، باسم اللہ العظیم، رب العرش العظیم تو ضرور جادو کا اثر باطل ہو جائے گا" ایک شخص نے آپ سے نظر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا "وہ بھی سچ ہے، جب تم کو نظر بد لگ جائے تو اپنی

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

دونوں ہتھیلیاں اپنے چہرہ کے مقابل اٹھا کر یہ پڑھو: الحمد للہ، اور قل ہو اللہ، اور معوذتین پھر ان ہتھیلیوں سے اپنی پیشانی پر مسح کرو۔ یہ باذن اللہ بہت نافع ہوگا" ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لبید بن اعصم یہودی نے جادو کیا تھا، جبریل علیہ السلام معوذتین کی سورتیں لے کر نازل ہوئے آپ نے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: "میرے ساتھ ذروان کے کنوئیں تک چلو، اور اس میں اتر کر جادو کو نکالو" جب ایسا کیا گیا تو رسول اللہ صلعم اچھے ہوگئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے "لبید بن اعصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا، پھر اس کو بنی زریق کے کنوئیں میں بند کر دیا تھا، اس کا اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے لگا، جب آپ آرام فرما رہے تھے، دو فرشتے آئے، ان میں سے ایک آپ کے سرہانے اور دوسرا آپ کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا، ان دونوں نے اس جادو کی آپ کو خبر دی اور کہا کہ وہ چاہ ذروان میں ایک کھجور کے پھول کے چھلکے میں بند ہے اور ایک پتھر کے نیچے رکھ دیا گیا ہے جس پر آ کر پانی کھڑا ہوتا ہے۔ جب رسول اللہ صلعم بیدار ہوئے تو آپ نے علیؓ، زبیرؓ اور عمارؓ کو وہاں بھیجا، انہوں نے کنوئیں کا سارا پانی نکالا پھر چٹان اٹھائی اور وہ چھلکا نکالا، اس کے اندر ایک کنگھی تھی اور اس پر گرہیں باندھی گئی تھیں، جو تعداد میں گیارہ تھیں۔ یہ دونوں سورتیں اسی وقت نازل ہوئیں۔ اور جوں جوں ان کی آیتیں پڑھی جانے لگیں، ہر

---

[1] اسی غرض کے لیے دوسری دعا کا منتر بھی منقول ہے: اللّٰھم انت الواقی وانت الباقی وانت الشافی۔ (مترجم) (حاشیہ صفحہ ۲۷۵)

آیت پر ایک گرہ کھلتی گئی، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام محسوس فرمایا۔ گویا آپ ایک بندھن سے باہر نکل آئے، اور جبریل علیہ السلام نے کہا:

باسم اللہ ارقیک من کل شئ یؤذیک من حاسد وعین اللہ یشفیک۔

جادو کا منتر

ایک باریک کاغذ یا جھلی پر یہ تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکایا جائے:

وقال موسیٰ ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین (پ۱۱ ع ۱۳) فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون فغلبوا ھنالک وانقلبوا صاغرین (پ۹ ع ۴)

موسیٰ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات یہ کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کئے دیتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا (یونس) پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا۔ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہوئے (الاعراف)

دیگر

سات مرتبہ یہ پڑھے:

سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بآیاتنا انتما ومن اتبعکما الغالبون (پ۲۰ ع ۷)۔ (قصص)

ہم ابھی تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو بنا دیتے ہیں اور ہم تم دونوں کو ایک خاص شوکت عطا کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کو تم پر دسترس نہ ہوگی، ہمارے معجزے لیکر جاؤ تم دونوں اور جو تمہارا پیرو ہوگا غالب رہو گے۔

امام صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے آکر کہا: "میرے شوہر کی طبیعت بہت درشت ہے، میں نے اس پر کوئی ایسا عمل کر دیا ہے کہ اس کی طبیعت میرے حق میں نرم ہو جائے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تف ہے تجھ پر، تیری تجارت اکارت گئی تیری آنکھ مکدّر ہوئی، تجھ پر نیک فرشتے لعنت کر رہے ہیں اور آسمان و زمین کے فرشتے تجھ پر پھٹکار کر رہے ہیں"۔ یہ سُن کر وہ دن کو روزہ رکھنے لگی اور رات بھر نمازیں پڑھنے لگی اور اپنا سر مونڈ ڈالیا اور کھدّر پہن لیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر لگی تو آپ نے فرمایا: یہ تمام باتیں اس سے قبول نہیں کی جائیں گی" لوگوں نے کہا "یا رسول اللہ یہ باتیں تو اس کی قبول نہیں کی جاتیں اور کافروں کا جادو قبول کیا جاتا ہے؟ (یعنی ان میں اثر ہے)" آپ نے کہا: "کیونکہ شرک کفر سے بڑھکر ہے اور سحر و شرک دونوں قریب ہیں"۔

ناک کے لیے عوذہ

ناک کی سیدھی نالی میں چار مرتبہ اور بائیں میں تین مرتبہ پھونکا جائے پھر کہیں: باسم اللہ لا باس اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا یکشف الباس الا انت۔

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اگر دنیا میں کوئی چیز ہوتی جو تقدیر سے آگے بڑھ جاتی تو وہ نظر بد ہے"

نظر کے لیے

سورۂ فاتحہ پڑھیں اور لکھیں:

باسم اللہ اعیذ فلان بن فلانہ	نام سے اللہ کے پناہ مانگی جاتی ہے فلان بن فلانہ
بکلمات اللہ التامات من شر ما	کے لیئے اللہ کے پورے کلمات کے ذریعہ شر سے اسکے جو
خلق و ذراء و براء و من کل عین	پیدا کیا اور پھیلایا اور بنایا اور ہر دیکھنے والی آنکھ

ناظرۃ واذن سامعۃ ولسان ناطق	اور سننے والے کان اور بات کرنے والی زبان
ان ربی علی صراط مستقیم ومن شر	سے بیشک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے، اور شر
الشیطان وعمل الشیطان وخیلہٖ	سے شیطان کے، اور عمل سے شیطان کے، اور اس
ورجلہ وقال یابنی لاتدخلوا من	کے گروہ سے جو سوار یا پیادہ ہوں، اور کہا یعقوب
باب واحد وادخلوا من ابواب	نے) اے میرے لڑکو مت داخل ہو ایک دروازہ سے
متفرقہ۔	بلکہ تم داخل ہو متفرق دروازوں سے۔"

نظر کے لیے تعویذ

اللھم رب مطر حابس وحجر یابس ولیل دامس ورطب ویابس رد عین العائن علیہ فی کبدہ ونحرہ ومالہ فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئاً وھو حسیر۔

فصل (۵) تعویذات

تعویذ سیدنا علی زین العابدین رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، وباللہ شددت افواہ الجن والانس والشیاطین والسحرۃ والا بالستہ من الجن والانس والشیاطین والسلاطین ومن یلوذبہم اللہ العزیز الاعز وباللہ الکبیر الاکبر، باسم اللہ الظاھر الباطن المکنون المخزون الذی اقام السموات والارض ثم استوی علی العرش، لبسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ووقع القول علیہم بما ظلموا فھم لا ینطقون، قال اخسؤا فیھا ولا تکلمون، وعنت الوجوہ للحی القیوم وقد خاب من حمل ظلما، خشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الاھمسا، وجعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقھوہ وفی آذانہم وقرا واذا ذکرت ربك فی القرآن وحدہ ولوا علی ادبارھم نفورا واذا قرأت القرآن جعلنا بینك وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا، وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا فاغشیناھم فھم لا یبصرون، الیوم نختم علی افواھہم وتکلمنا ایدیہم وتشھد ارجلہم بما کانوا یکسبون۔ لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم ولکن اللہ الف بینہم انہ عزیز حکیم۔

تعویذ سیدنا علی رضا رضی اللہ عنہ کا

اس کو اپنی جیب میں رکھنا چاہیے۔" لبسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ بالرحمٰن

منك ان كنت تقيا اخسئوا فيها ولا تكلمون اخذت سمعك وبصرك بسمع الله وبصره واخذت قوتك وسلطانك بقوة الله وسلطانه الله الحاجز بيني وبينك بما حجز انبياؤه ورسله وسترهم عن الفراعنة و سطواتهم جبريل عن يميني وميكائيل عن يساري ومحمد امامي والله محيط بي يحجزك عني ويحول بينك وبيني بحوله وقوته حسبي الله ونعم الوكيل ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن۔

تعویذ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

باسم الله وبالله رب احترزت بك وتوكلت عليك وفوضت امري عليك رب الحاجات ضعف ركني الى قوة ركنك مستجيرًا بك و مستنصرا مستعينا بك على ذوى التعزز عليّ والقهر لي والقوة على ضيمي والاقدام على ظلمي يا رب اني في جوارك فانه لا ضيم على جارك رب فاقهر عني قاهري بقوتك واوهن عني مستوهني بقدرتك واقصم عني ضائمي ببطشك رب واعذني بعياذك بك امتنع عائذك رب واسبل عليّ في ذالك كله سترك ومن يستتر بك فهو الآمن المحفوظ لا حول ولا قوة الا بالله الحمد لله الذى لم يتخذ ولدًا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا من يك ذا حيلة في نفسه او حول في تقلبه او قوة من امره في شئ سوى الله عزوجل فان حولي وقوتي وكل حيلتي بالله الواحد الاحد الصمد الذى لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوًا احد كل ذي ملك فمملوك لله وكل ذي قدرة فمقدور لله وكل ظالم فلا محيص له من عدل الله وكل متسلط فمقهور لسطوة الله وكل شئ ففي قبضة الله عز

کل جبار فی عظمۃ اللہ ذل کل عنید لبطش اللہ استظہرت علیٰ کل عدو و
درأت فی نحو کل عاق باللہ ضربت باذن اللہ بینی وبین کل مترف ذی سطوۃ
وجبار ذی نخوۃ ومتسلط ذی قدرۃ وعاق ذی مہلۃ ووال ذی امرۃ و
حاسد ذی صنعۃ وماکر ذی مکیدۃ وکل معان او معین علیٰ بقالۃ مغویۃ
او حیلۃ موذیۃ او سعایۃ مشلیۃ او غیلۃ مردیۃ وکل طاغ ذی کبریاً
او معجب ذی خیلاء علیٰ کل نفس فی کل مذہب واعددت لنفسی وذریتی
منہم حجابا بما انزلت فی کتابک واحکمت فی وحیک الذی لا یؤتی بسورۃ من
مثلہ وہو الکتاب العدل العزیز الجلیل الذی لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ
ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ سمعہم وعلیٰ ابصارہم
غشاوۃ ولہم عذاب عظیم وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم تسلیما
کثیرا۔

تعویز دیگر

روایت ہے کہ یہ بخار کے لیے لکھا جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، باسم اللہ نور النور، باسم اللہ نور علیٰ نور، باسم اللہ
الذی ہو مدبر الامور، باسم اللہ الذی خلق النور من النور وانزل النور علےٰ
الطور، فی کتاب مسطور بقدر مقدور علی نبی محبور الحمد للہ الذی ہو بالعز مذکور
وبالفخر مشہور وعلیٰ السراء والضراء مشکور وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ
وصحبہ الطیبین الطاہرین۔

چونکہ اس سے زیادہ تعویزوں کا ذکر کرنا اس کتاب میں موجب طوالت ہے
اس لیے ہم انہی پر بس کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

باب دوازدہم

نوادرِ کتاب

اور اس میں سات فصلیں ہیں

فصل (۱) حقوق کا بیان

حضرت سید زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"اللہ کا سب سے بڑا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو اسی کی عبادت کرے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، جب تو نے اس کا یہ حق اخلاص کے ساتھ ادا کر دیا تو تو نے خدا کو اپنے حق میں ایسا کر لیا کہ دنیا کے ہر کام میں وہ تیرے لیے کافی ہو جائے۔

اور تیری جان کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو اس جان کو اللہ عزوجل کی اطاعت کے لیے استعمال کرے۔

اور زبان کا حق یہ ہے کہ اس کو بری باتوں سے روکا جائے اور نیک باتوں کی عادت کی جائے، اور فضول باتوں سے اجتناب کیا جائے اور لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کی باتیں کی جائیں، اور کان کا حق یہ ہے کہ غیبت وغیرہ ساری حرام باتوں کے سننے سے پرہیز کیا جائے۔

اور آنکھ کا حق یہ ہے کہ ان چیزوں سے نظر نیچی کی جائے جن کا دیکھنا حلال نہیں اور ان سے عبرت حاصل کی جائے۔

اور ہاتھ کا حق یہ ہے کہ اس کو اس چیز کی طرف دراز نہ کیا جائے جو تیرے لیے حلال نہیں۔

اور پاؤں کا حق یہ ہے کہ ان سے ان مقامات کی طرف نہ جائیں جو حرام ہیں، حلال نہیں، ان ہی سے تم صراط پر سے گذروگے، پس غور کرلو کہ وہاں تمہارے قدم پھسلنے نہ پائیں، ورنہ آگ میں جا گروگے۔

تمہارے پیٹ کا حق یہ ہے کہ تم ان کو حرام کھانوں کا برتن نہ بناؤ اور بھوک سے زیادہ نہ کھاؤ،

شرمگاہ کا حق یہ ہے کہ تم ان کو زنا سے بچاؤ اور اس کو دوسرے کی نظر سے محفوظ رکھو،

نماز کا حق یہ ہے کہ تم یہ جان لو کہ وہ سیڑھی ہے اللہ کی طرف چڑھنے کی، اور بیشک تم ایک دن اس کے سامنے کھڑے ہونے والے ہو۔ پس جب تم نے یہ جان لیا تو تمہیں چاہیئے کہ اپنے مقام پر کھڑے ہو جاؤ ذلیل و حقیر ہو کر، اللہ تعالےٰ کی طرف راغب، اس کے عذاب سے خائف، اس کی رحمت کے امیدوار، اس کے غضب سے لرزاں، مسکین، متضرّع، اور اس ذات کی عظمت کا خیال دل میں لیے ہوئے جو حاضر و موجود ہے، سکون و وقار کے ساتھ، اور اس کے حدود و حقوق کا خیال رکھ کر، تہ قلب سے اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

حج کا حق یہ ہے کہ تم جان لو کہ وہ تمہیں تمہارے رب کی طرف لے جانے والا ہے، اور گناہوں سے بچ کر اس کی طرف فرار کا ذریعہ ہے۔

اور تمہاری توبہ کی قبولیت کا باعث ہے، اور اس فرض کی ادائے گی ہے جو تم پر حق تعالیٰ نے عائد کیا ہے۔

اور روزہ کا حق یہ ہے کہ تم سمجھ لو کہ وہ ایک پردہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری زبان، اور تمہارے کان، اور تمہاری آنکھ اور تمہارے پیٹ اور تمہاری شرمگاہ پر ڈالا ہے تاکہ ان کو دوزخ کی آگ سے چھپائے۔ اگر تم روزہ چھوڑ دو تو گویا تم نے اللہ کے اس پردہ کو پھاڑ دیا۔

اور خیرات کا حق یہ ہے کہ تم جان لو کہ وہ تمہارے رب کے پاس گویا ایک ذخیرہ کا جمع کرنا ہے، ایک امانت کا رکھوانا ہے، جس کے حاصل کرنے کے لیے کوئی گواہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ جس امانت کو تم نے راز میں رکھوایا ہے وہ زیادہ موثق ہے بہ نسبت اس امانت کے جس کو تم نے علانیہ رکھوایا ہے۔ اور تم یہ بھی جان لو کہ یہ تمہاری بلاؤں کو دفع کرنے والی چیز ہے، بیماریوں کے لیے روک ہے اور حفاظت ہے، اور دنیا میں اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے گویا ایک ڈھال ہے۔

ہدایت کا حق یہ ہے کہ تم اس سے محض اپنے خالق جل شانہٗ ہی کا ارادہ کرو نہ کہ مخلوق کا، اور صرف وجہ اللہ ہی تمہارا مقصود ہو، اور اپنی روح کی نجات

سلطان کا حق یہ ہے کہ تم جان لو کہ تم اس کے لیے ایک آزمائش ہو، اور وہ تم پر حاکم ہونے کی وجہ سے اسی ایک آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے۔ تمہیں لازم ہے کہ تم اس کے غضب کا نشانہ نہ بنو۔ ورنہ گویا تم اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالو گے اور جو کچھ تم پر مصیبت آئے گی اس میں اس کے شریک ہو گے۔

تمہارے استاد کا حق یہ ہے کہ تم علم کی وجہ سے اس کی تعظیم کرو، اور

مجلس میں اس کی توقیر کرو، اور اس کی باتیں اچھی طرح سے سنو، اور ان کی طرف توجہ کرو، اور اپنی آواز اس کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ اور کسی کے سوال کا جو استاد سے کیا گیا ہے تم جواب نہ دو بلکہ خود استاد ہی اس کا جواب دے گا۔ اور اس کی مجلس میں کسی سے بات مت کرو۔ اور اس کے پاس کسی کی غیبت مت کرو، اگر کوئی اس کا ذکر برائی سے کرے تو تم اس کی مدافعت کرو۔ اور اپنے استاد کی برائیوں کو چھپاؤ اس کے مناقب کو ظاہر کرو، اس کے مخالف کے ساتھ کبھی مت بیٹھو، اور نہ اس کے دوست کے ساتھ دشمنی کرو۔ جب تم ایسا کرو گے تو فرشتے بھی گواہی دیں گے کہ تم نے اس سے علم خدا ہی کے لیے سیکھا، لوگوں کے دکھلانے کے لیے نہیں۔

اور جو تم پر حاکم بنتا ہے اور تمہاری سیادت حاصل کرتا ہے اس کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اس اطاعت کرو، اس کی نافرمانی سے بچو، سوائے اس کے کہ یہ نافرمانی اللہ کے واسطے ہو، کیونکہ مخلوق کی طاعت اس میں نہیں ہو سکتی جس میں اللہ کا گناہ ہو۔

رعایا کا حق بادشاہ پر یہ ہے کہ وہ جان لے کہ وہ اس کی رعایا اس لیے ہیں کہ وہ کمزور ہیں۔ یعنی کمزوری کی وجہ سے وہ اس کی محکوم بنی ہیں اور قوت کی وجہ سے اس کو حکومت ملی ہے۔ لازم ہے کہ وہ ان کے ساتھ انصاف کرے، اور ان کے حق میں مہربان باپ کی طرح بن جائے۔ ان کے جہل سے درگزر کرے، سزا دینے میں جلدی نہ کرے، اور خدا نے اس کو جو قوت دی ہے اس پر خدا کا شکر ادا کرے۔

اور رعایا کی تعلیم کا حق اس پر یہ ہے کہ وہ جان لے کہ خدا نے اس کو جو علم کی قوت دی ہے اور اس کی وجہ سے ان کا قیم بنایا ہے اگر وہ ان کو اچھی طرح تعلیم

دے اور ان سے جہالت سے پیش نہ آئے اور ان کو مجبور نہ کرے تو اللہ اس پر اپنے فضل کی زیادتی کرے گا، اور اگر وہ لوگوں کو علم سے روکے، ان سے جہالت سے پیش آئے تو خدائے تعالےٰ کو بھی حق ہے کہ وہ اس کا علم سلب کرے اور اس کی رونق چھین لے اور لوگوں کی نظر سے اس کو گرا دے۔

بیوی کا حق تم پر یہ ہے کہ تم جان لو کہ اللہ تعالےٰ نے اس کو تمہارے لیے سکون و انس کا باعث بنایا ہے اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر یہ نعمت ہے، لہٰذا تم اس کی عزت کرو، اور اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ گو تمہارا حق بھی اس پر زیادہ واجب ہے، مگر اس کا حق تم پر اس لیے ہے کہ وہ تمہارے ہاتھوں اسیر ہے، تم ہی اس کو کھلاتے ہو، پلاتے ہو، اور پہناتے ہو، اگر وہ جہالت کرے تو اُسے معاف بھی کر دو۔

تمہارے غلام کا حق تم پر یہ ہے کہ تم یہ جان لو کہ وہ تمہارے رب کا بندہ ہے، جس طرح تمہارا لہو اور گوشت تمہارے رب کا منت پذیر ہے، اسی طرح اس کا بھی ہے، تم اس کے خالق نہیں، صانع نہیں، نہ اس کے رازق ہو، اللہ نے اس کا رزق تمہارے ہاتھ دیکر اس کو تمہارا مسخر کیا ہے، اور اس کا تم کو امین بنایا ہے، اور اس کو تمہارے سپرد کیا ہے، لیس اس کے ساتھ اسی طرح احسان کرو جس طرح کہ خدا نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے، اگر تم کو وہ ناپسند ہو تو اس کی جگہ دوسرے کو بدل سکتے ہو، مگر کسی مخلوق خدا کو عذاب مت دو، کیونکہ قوت سوائے خدا کے کسی کو حاصل نہیں۔

ماں کا حق تم پر کیا ہے؟ جان لو کہ اس نے تمہارا بوجھ اپنے پیٹ میں اٹھایا، جو کسی اور نے نہیں اٹھایا۔ اور اس نے تم کو اپنے دل کا وہ پھل دیا جو وہ کسی کو نہیں دیتی، اس نے تمہیں ہر شر سے بچانے کے لیے اپنے پورے

اعضار کی قوت صرف کی، کبھی تو وہ خود بھوکی رہی مگر تمہیں کھلایا اور خود پیاسی رہی تمہیں پلایا، اور خود ننگی رہی تمہیں پہنایا، خود دھوپ میں رہی تمہیں سایہ میں رکھا، خود جاگتی رہی تمہیں سُلایا، تمہیں سردی گرمی سے بچایا تاکہ تم اس کے ہو رہو، تم سے اس کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔ مگر اللہ ہی کی مدد سے۔

تمہارے باپ کا تم پر جو حق ہے وہ یہ کہ وہی تمہاری اصل ہے یعنی اگر وہ نہ ہوتا تو تم نہ ہوتے، جب کبھی تم اپنے نفس میں وہ چیز دیکھو جو تم کو اچھی معلوم ہو رہی ہو اور فریفتہ کر رہی ہو تو سمجھ لو کہ اس نعمت کی اصل تمہارا باپ ہی ہے، پس خدائے تعالیٰ کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاؤ اور اس کی اس نعمت کا شکر ادا کرو۔

تمہارے بیٹے کا حق تم پر یہ ہے کہ تم جان لو کہ وہ تم سے ہے، اور اس جلد گزرنے والی دنیا میں اس کا خیر و شر تمہاری ہی طرف منسوب ہے، اور تم ہی سے باز پرس ہو گی جو حسنِ ادب کی تعلیم تم نے اس کو دی اور خدائے عزوجل کا راستہ اس کو بتلایا اور اس کی اطاعت و عبادت پر اس کی مدد کی اس کے بارے میں اس طرح عمل کرو گویا کہ تم جانتے ہو کہ اگر تم اس پر احسان کرو گے تو اس کا ثواب تم کو حق تعالیٰ کی طرف سے ملے گا، اور اگر اس کے ساتھ بُرائی کرو گے تو اس کی سزا تم کو ملے گی۔

اور تمہارے بھائی کا حق یہ ہے کہ تم جان لو کہ وہ تمہارا مددگار ہے تمہارا قوت بازو ہے، تمہارے لیے ایک سہارا ہے، پس تمہیں چاہیئے کہ تم اس کو اللہ کی معصیت کے لیے ہتھیار کے طور پر استعمال نہ کرو، اور نہ اللہ کی مخلوق پر ظلم کرنے کے لیے اس کو ذریعہ بناؤ، اور اس کی مدد کو اللہ کے دشمن کو فائدہ پہنچانے کے لیے حاصل نہ کرو، اور اس کو نصیحت کرتے رہو، اگر وہ اللہ کی

تو بہتر ہے ورنہ خدا تم پر اس سے زیادہ کریم و عزیز ہے۔

اور اگر تم کسی کے آزاد کردہ غلام ہو تو تمہارے آقا و ولی نعمت کا حق تم پر یہ ہے کہ تم جان لو کہ اس نے تم پر اپنا روپیہ خرچ کیا، اور تمہیں غلامی کی ذلت سے نجات دلائی، اور غلامی کی وحشت سے نکال کر آزادی کی عزت کی طرف پہنچایا، اس لئے اس کی خدمت تم پر واجب ہے اور اس کی احتیاج پر نظر رکھنا تمہارا کام ہے۔

تمہارے آزاد کردہ غلام کا جس پر تم نے انعام و احسان کیا ہے حق یہ ہے کہ تم یہ جان لو کہ اس کا آزاد کرنا تمہارے لئے آقائے حقیقی سے قربت کا ذریعہ ہے، اور آگ سے تمہارے لئے پردہ ہے، اور اس کا ثواب اس دنیا میں تمہارے لئے یہ ہے کہ اگر اس کا کوئی قرابت دار نہ ہو تو تم ہی اس کے وارث ہوگے، یہ اس کا بدلہ ہے جو تم نے اس پر روپیہ خرچ کیا تھا، اور آخرت میں تمہارے لئے جنت ہے۔

تمہارے محسن کا حق تم پر یہ ہے کہ اس کا شکر ادا کرو اور اس کی نیک باتوں کا ذکر کرو اور اس سے اچھی اچھی نصیحتیں حاصل کرو، اور خدا سے اس کے لئے دعائے خیر کرو، جب تم نے ایسا کیا تو گویا تم نے چھپے اور کھلے طور پر اس کا شکر ادا کیا، اور اگر کسی وقت اس کا نیک بدلہ دے سکتے ہو تو ضرور دینا چاہیئے۔

مؤذن کا حق تم پر یہ ہے کہ جان لو کہ وہی تمہیں خدا کی یاد دلاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے فرض کو ادا کرنے میں تمہاری مدد کرتا ہے۔ لہذا تم اس کا بھی ایسا ہی شکریہ ادا کرو، جیسے کسی اور محسن کا ادا کیا جاتا ہے۔

نماز میں جو تمہارا پیش امام بنتا ہے اس کا حق تم پر یہ ہے کہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان سفارت کا فرض ادا کرتا ہے، اور تمہاری طرف سے وہ اس سے باتیں کرتا ہے، جب تم اس کی طرف سے نہیں کرتے وہ تمہارے لئے دعا کرتا ہے اور تم اس کے لئے دعا نہیں کرتے، اور حق تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے حقوق سے

تم کو سبکدوش کرتا ہے، اگر اس کی امامت میں نقص ہے تو وہ تم سے کمتر ہے اگر وہ کامل ہے تو تم اس کے شریک ہو، اور اس کو تم پر فضیلت نہیں، اس نے تمہاری ذات کی اپنی ذات سے حفاظت کی اور تمہاری نماز اس کی نماز کی وجہ سے ہوئی، پس اس کی قدر و قیمت کا بھی تمہیں شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔

تمہارے ہمنشین کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اس کے ساتھ نرمی اختیار کرو اور انصاف کرو اور جب تک وہ اجازت نہ دے اس کی مجلس سے نہ اٹھو، اگر وہ تمہارے پاس آیا ہے تو اس کا کام ہے کہ تمہاری بے اجازت نہ اٹھے، اس کی لغزشوں کو بھول جاؤ اس کی نیکیوں کو یاد رکھو اور اس سے صرف اچھی ہی باتیں سنو۔

اور تمہارے پڑوسی کا حق تم پر یہ ہے کہ اس کے غیاب میں اس کو یاد کرو، ملنے پر اس کی عزت کرو، جب وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو، اس کے عیب کی کھوج میں نہ رہو، اگر اس کی کوئی بری بات معلوم ہو تو اس سے پردہ پوشی کرو، اگر وہ تمہاری نصیحت مان سکتا ہے تو اس کو نصیحت کرو، اگر کوئی سختی اس پر آ پڑے تو اس سے بچانے میں ممکنہ مدد کرو، اس کی خطاؤں سے درگذر کرو، اس کے گناہوں کو معاف کرو، اس کے ساتھ اچھی زندگی گزارو۔

جو تمہارا ہم صحبت ہو اس کا حق تم پر یہ ہے کہ اس کے ساتھ احسان و انصاف سے صحبت قائم رکھو، وہ جیسے تمہاری عزت کرتا ہے تم بھی اس کی عزت کرو، اور ایسے کسی کام میں اس کو نہ بلاؤ جس میں اس کو کسی بات میں تم سے مسابقت کرنی پڑے اور تم اس سے مسابقت میں بڑھ جاؤ تو اس کا دل رکھنے کے لئے اس کے ساتھ کچھ سلوک کر دو، اس کے ساتھ محبت کرو جیسا کہ وہ تمہارے ساتھ محبت کرتا ہے، اگر وہ کسی معصیت کا ارادہ کرے تو اس کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کرو، اس کے لئے رحمت بن جاؤ اس کے لئے عذاب نہ بنو۔

تمہارے کسی کام میں شریک کا تم پر حق یہ ہے کہ اگر وہ غائب ہو تو اس کا خیال رکھو، اگر وہ حاضر ہو تو اس کی رعایت کرو، اور بغیر اس کے فیصلے کے فیصلہ نہ کرو، اور محض اپنی رائے پر تم دونوں غور و فکر کئے بغیر عمل نہ کرو اور اس کے مال کی حفاظت کرو، اس میں خیانت نہ کرو، اس کی عزت و وقار کی باتوں میں بھی خیانت نہ کرو، اللہ کا ہاتھ دونوں شریکوں کے ساتھ رہتا ہے جب تک کہ دونوں ایک دوسرے سے خیانت نہ کریں۔

اور تمہارے قرض خواہ کا حق جو تم سے مطالبہ کرتا ہے یہ ہے کہ اگر تم تونگر ہو تو اس کو ادا کر دو اور اگر تنگ دست ہو تو اس کو راضی کر لو، اچھی باتوں سے راضی کر لو اور اس کو اچھے طریقے سے ٹال دو۔

تمہارے مال کا حق تم پر یہ ہے کہ اس کو صرف حلال طریقے ہی سے کماؤ اور جائز طریقہ ہی سے خرچ کرو اور تمہیں اس کو اپنی جان پر ترجیح دینے کی ضرورت نہیں، اس کا استعمال طاعت رب ہی کے مقصد سے ہو، بخل کرنے کی ضرورت نہیں، ورنہ تم کو حسرت و ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا:۔

تمہارے خلیط یا حقوق ملک میں شریک کا حق یہ ہے کہ تم اس کو دھوکا نہ دو اور نہ اس کے ساتھ فریب و دغابازی کرو، اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس کے معاملہ میں خائف رہو،

تمہارے خصم کا جو تم پر دعویٰ کر رہا ہو حق یہ ہے کہ اگر اس کا دعویٰ حق ہے جس کے لئے تمہارا ضمیر خود گواہی دے رہا ہو تو خود ہی اس کا حق ادا کر دو، اس پر ظلم نہ کرو اگر اس کا دعویٰ غلط ہے جھوٹا ہے، تو اس کے ساتھ نرمی کرو، بہر حال نرمی کے بغیر اس سے معاملہ نہ کرو، اس معاملہ میں رب کو غصہ دلانے کا ہرگز موجب نہ بنو، اب رہا وہ دشمن جس پر تم دعویٰ کر رہے ہو، اگر تم دعوے میں سچے ہو تو پھر بھی معاملہ میں ملاطفت و رواداری کو ہاتھ سے نہ دو اور اس کے حق کو پیچیدہ نہ کرو، اگر تم باطل پر ہو تو پھر خدا سے ڈرو، اور

توبہ کرو اور اس دعوے کو خود ہی ختم کر دو۔

جو تم سے مشورہ لینے آوے تو اس کا حق تم پر یہ ہے کہ اگر تم اس کو اچھی رائے دے سکتے ہو تو اس سے دریغ نہ کرو، ورنہ اس کو اس شخص سے ملنے کی ہدایت کر دو جو جانتا ہے، اور جو تم کو مشورہ دینے والا ہے اس کا حق تم پر یہ ہے کہ اگر غلطی سے اس نے تم کو ناموافق مشورہ دیدیا ہو تو اس سے بدگمان ہو کر اس پر تہمت نہ لگاؤ کہ وہ تمہارا دشمن ہے، یا بیوقوف ہے، اور اگر اس کا مشورہ موافق ہو جائے تو خدائے تعالےٰ کا شکر کرو اور اس کا بھی شکریہ ادا کرو۔

نصیحت طلب کرنے والے کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اس کو اچھی نصیحت کرو اور اس بارے میں تمہارا مسلک مروّت اور دوستی کا ہونا چاہیئے۔

نصیحت کرنے والے کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور اس کی نصیحت کو گوشِ ہوش سے سنو، اگر وہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو خدا کا شکر ادا کرو، اگر ٹھیک نہیں ہے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ بدنیتی سے کہہ رہا ہو، اس لئے اس پر تہمت لگانے کی کوشش نہ کرو، اور اگر اس کی بات سننے کی وجہ سے تمہاری کوئی بات بگڑ جائے تو اسی پر ساری ذمہ داری ڈالنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

بڑی عمر والے کا تم پر حق یہ ہے کہ اس کے بڑھاپے اور بالوں کی سفیدی کا ادب کرو، کیوں کہ وہ اسلام لانے میں تم سے سبقت رکھتا ہے۔ دشمنی کی حالت میں اس کا مقابلہ نہ کرو اور راستہ چلتے وقت اس کے آگے نہ بڑھو اور نہ اس کو جاہل سمجھو، اگر وہ جہل کی کوئی بات کر دے تو برداشت کر لو اور اسلام کی حرمت کے لحاظ سے اس کی تعظیم و اکرام کا خیال رکھو۔

چھوٹے کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اس پر رحم کرو اور اس کی تعلیم کی طرف توجہ کرو، اس کی غلطیوں کو معاف کرو اس کی عیب پوشی کرو، اس سے نرمی سے پیش

آؤ اور اس کی مدد کرو۔

مانگنے والے کا حق تم پر یہ ہے کہ اس کی حاجت کے موافق اس کو دینے کی کوشش کرو، اور جس سے تم مانگتے ہو اس کا حق تم پر یہ ہے کہ اگر وہ عطا کرے تو شکریہ کے ساتھ قبول کر لو اور اس کی بزرگی کا اعتراف کرو، اگر وہ نہ دے تو اس کا عذر قبول کر لو۔

اور اس شخص کا حق جو تم کو اللہ کے واسطے خوشی پہنچائے یہ ہے کہ تم اللہ کی حمد و تعریف کرو، اور اس کا بھی شکریہ ادا کرو، اور جو تمہارے ساتھ برائی کرے اس کا حق تم پر یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس کو معاف کرو، اور اگر معاف کرنے سے اس ہی کو نقصان پہنچتا ہے تو پھر تم برابر کا بدلہ لے لو، جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ۔ (پ ۲۵ ع ۶)	اور جو اپنے اوپر ظلم ہو چکنے کے بعد برابر کا بدلہ لے سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔

اہل ملت کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کے لئے اپنے دل میں پُر امن خیالات رکھو، اور ان کے واسطے رحم و ہمدردی کے جذبات، ان کے ساتھ ان کی برائی کے باوجود بھی نرمی کرو، ان سے الفت رکھو، ان کے خیر خواہ رہو، ان کے احسان کا شکریہ ادا کرو، ان کو ایذا دینے سے ہاتھ روکو، اور ان کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے کرتے ہو، ان کے لئے اس چیز کو ناپسند سمجھو جو تم اپنے لئے سمجھتے ہو، اگر تم ان کے شیخ قبیلہ ہو تو ان کو اپنے بچوں کی طرح سمجھو، اور ان کے بڑی عمر والوں کو بھائیوں کی طرح اور بوڑھیوں کو ماں کی طرح خیال کرو،

اہل ذمہ کا حق یہ ہے تم ان سے وہ چیز قبول کرو جو خدا ان سے قبول کرتا ہے،

اور ان پر ظلم نہ کرو جب کہ وہ اللہ کے عہد کو پورا کر رہے ہوں۔

فصل (۲)

ان جملوں کا ذکر جن میں رسول اللہ صلعم نے کسی چیز سے منع فرمایا ہے

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں سے منع فرمایا ہے:

ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا، کیوں کہ اس سے افلاس آتا ہے، دانتوں سے ناخن کترنا، حمام میں مسواک کرنا، مسجد میں تھوکنا، چوہے کا جھوٹا کھانا، مسجدوں کو راستہ بنا لینا، البتہ دو رکعت پڑھنے کے بعد ان میں سے گزر سکتے ہیں، پھل دینے والے درخت کے نیچے پیشاب کرنا، بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا، ٹیک لگا کر کھانا، قبریں پکی بنانا، وہاں نماز پڑھنا، کھلے میدان میں بغیر لنگی باندھے نہانا، مشک کے اس حصہ سے پانی پینا جس میں میل یا گرد جمع ہوتی ہے، بہتے پانی میں پیشاب کرنا، کیوں کہ اس سے اکثر جنون پیدا ہوتا ہے، ایک جوتا پیر میں ڈال کر پھرنا، کھڑے کھڑے جوتا پہننا، سورج چاند کی طرف شرمگاہ کئے ہوئے پیشاب کرنا، بیت الخلاء میں قبلہ رخ بیٹھنا، مصیبت میں چلا کر رونا دھونا یا ایسے نوحے وغیرہ کا سننا، عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا، قرآن شریف کا کوئی لفظ یا حرف تھوک سے مٹانا یا اس سے لکھنا، جھوٹا خواب بیان کرنا، جو جھوٹا خواب بیان کرے خدائے تعالیٰ قیامت کے روز اس کے سامنے دو جو کے دانے رکھے گا کہ وہ ان کے بیچ میں گرہ دے اور وہ نہ دے سکے گا، تصویر بنانا، تصویر بنانے والے سے خدا کہے گا کہ اس میں جان بھر دے اور وہ نہ بھر سکے گا، کسی جانور کو زندہ جلانا، مرغ کو گالی نہ دیں کیوں کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے اور مجامعت کے وقت زیادہ باتیں نہ کرنا چاہیئے اس سے بچہ گونگا پیدا ہوتا ہے، گھر میں کوڑا کچرا نہ جمع ہونے دیں کیوں کہ وہ شیطان

کے بیٹھنے کی جگہ ہے اراۃ اس طرح نہ گذارے کہ ہاتھ میں چکنائی ہو، اس سے شیطان کا سایہ لگ جاتا ہے۔ اگر لگ جائے تو پھر ملامت اپنے آپ پر کرنی چاہیئے اور بوسیدہ ہڈی سے استنجا نہ کرنا چاہیئے۔ عورت کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلنا چاہیئے ورنہ فرشتے بلکہ جن و انسان بھی اس پر گھر لوٹنے تک لعنت کرتے ہیں، شوہر کے علاوہ دوسرے شخص کی خاطر عورت بناؤ سنگار نہ کرے اگر ایسا کرے گی تو خدا اس کو آگ میں جلائے گا، شوہر کے سواء دوسرے شخص سے زیادہ باتیں نہ کہے، زیادہ سے زیادہ پانچ جملوں کی حد تک بات کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ بھی ضروری ہوں۔ عورت کا عورت سے اپنے جسم کا اس طرح لگانا کہ کپڑا درمیان میں نہ ہو ممنوع ہے۔ ایک عورت دوسری عورت سے وہ باتیں نہ کہے جو وہ تخلیہ میں اپنے شوہر سے کرتی ہے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے جماع نہ کرنا چاہیئے، نہ کسی راستہ کی طرف پیٹھ کر کے، اگر کوئی ایسا کرے تو وہ خدا اور فرشتوں اور انسانوں کی لعنت کا مستحق ہوگا۔ یہ بھی منع ہے کہ کوئی شخص کسی شخص سے یوں کہے کہ تم اپنی بہن کو میرے نکاح میں دو، اس کے بدلے میں اپنی بہن کو تمہارے نکاح میں دیتا ہوں، گویا یہ ایک قسم کا مہر ٹھہرا۔ نجومی کے پاس جانا منع ہے، جو نجومی کے پاس جائے گا اور اس کی باتیں سچ مانے گا تو گویا وہ محمدؐ پر اتاری ہوئی باتوں سے بیزار ہوا۔ نرد، شطرنج، چوسر، طبلہ، ستار، سارنگی، ڈھول وغیرہ سب باجے اور کھیل ممنوع ہیں۔ غیبت نہ کرنی چاہیئے نہ سننی چاہیئے، نہ چغل خوری کرنا چاہیئے آپؐ کا ارشاد ہے چغل خور جنت میں نہ جائے گا، آپؐ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے اور جھوٹی قسم کھانے سے بھی منع فرمایا ہے، جھوٹی قسم آبادیوں کو ویرانوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا

"کسی کا مال کھانے کی نیت سے جھوٹی قسم کھانا خدا کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔"

ایسے دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب پی جا رہی ہو، کوئی شخص اپنی بیوی کو (عام) حمام میں داخل نہ کرے، کوئی شخص حمام میں بغیر لنگی پہنے داخل نہ ہو، ایسی باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے جو غیر خدا کی طرف بلاتی ہیں۔ مصیبت کے وقت اپنے چہرہ پر مار لینے سے منع کیا ہے۔ سونے چاندی کے برتن میں پانی پینا منع ہے۔ ریشم و دیبا کے کپڑے پہننا مردوں کے لئے حرام ہے، البتہ عورتیں پہن سکتی ہیں۔ درخت کا پھل اس وقت تک نہ بیچا جائے جب تک کہ وہ پک نہ جائے، یعنی پیلا یا لال نہ ہو جائے۔ نرد وغیرہ کا بیوپار منع ہے، اسی طرح شراب کا بیچنا یا خریدنا بھی، ایسا بیوپار بھی منع ہے جیسے کھجور یا انگور کے بدلے انجیر۔

خدا شراب، شراب کے لئے زراعت کرنے والے، اس کو نچوڑنے والے، پینے والے، پلانے والے، بیچنے اور خریدنے والے، اس کے اٹھانے والے، اس کے کسی کاروبار میں حصہ لینے والے، ان سب لوگوں پر لعنت کرتا ہے جو شراب پیتا ہے چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، اگر وہ مر جائے اور اس کے پیٹ میں کچھ بھی شراب باقی ہو تو خدا ئے تعالیٰ اس کو قیامت کے دن دوزخیوں کی پیپ لہو کی تلچھٹ (جو ان کے زخموں سے ٹپکے گی) پلائے گا۔ سود کھانا منع ہے، اسی طرح جھوٹی گواہی دینا، سود کے معاملات کی تحریر سے بھی منع فرمایا:

"خدا سود خوار پر لعنت کرتا ہے، اس کے موکل پر اس کے کاتب پر اس کے گواہ پر بھی

آپ نے بیوپار کی بعض صورتوں سے بھی منع کیا ہے۔ جیسے ایک بیع میں دو بیع، یا ایسی چیز کا بیوپار جو ابھی اپنے قبضہ میں نہیں، یا جو ابھی ہاتھ نہیں آئی، آپ نے ذمی یعنی کافروں سے مصافحہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ مسجد میں بیٹھ کر شعر و شاعری کرنے یا گم شدہ چیز کی تلاش کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ چوپایوں کے منہ پر مارنا ممنوع ہے اپنے بھائی مسلمان کی شرمگاہ کو دیکھنا ممنوع ہے، آپ نے فرمایا: "جو ایسا کرے

اس پر ستر ہزار فرشتے لعنت کرتے ہیں۔" عورت کے لئے عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا ممنوع ہے، کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے سے منع کیا گیا ہے، قبرستانوں میں نماز پڑھنا، یا راستہ کی سڑک پر، یا کسی وادی میں یا اونٹ باندھنے کی جگہ، یا کعبہ کی پشت پر نماز منع ہے۔" آپ نے شہد کی مکھی کو مارنے سے روکا ہے اور چوپایوں کے چہرہ پر داغ دینے اور غیر اللہ کی قسم کھانے سے بھی منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا: "جو غیر اللہ کی قسم کھائے اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔" قرآن کے کسی سورہ یا جان کی قسم کھانے سے بھی منع فرمایا ہے، مسجد میں حالت جنابت میں آنے سے منع فرمایا ہے، دن ہو یا رات میں کسی وقت بھی برہنہ پھرنے سے منع فرمایا ہے، چہار شنبہ یا جمعہ کے دن حجامت (پچھنے لگانا) ممنوع ہے جمعہ کے دن خطبہ کے وقت بات کرنا ممنوع ہے جس نے ایسا کیا اس نے لغو کا ارتکاب کیا اور جس نے لغو کا ارتکاب کیا، اس کا جمعہ نہیں۔ پیتل یا لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے اور انگوٹھی پر کسی جانور کی تصویر بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کیا ہے اور غروب آفتاب کے وقت بھی، البتہ آفتاب جب بقدر ایک نیزہ بلند ہو جائے تو نماز پڑھی جا سکتی ہے، اسی طرح جب آفتاب وسط میں آجائے تو بھی نماز حرام ہے، ان چھ دنوں میں روزہ حرام ہے: عید الفطر کا دن، شک کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق آپ نے چوپایوں کی طرح پانی پینے سے منع کیا اور، فرمایا: "اپنے ہاتھوں سے پانی پیو، یہ تمہارے لئے بہترین برتن ہیں۔" اس کنویں میں تھوکنے سے منع کیا ہے جس سے پانی پیا جاتا ہے، دوست یا عزیز سے بات چیت چھوڑ دینے سے منع کیا ہے، اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو تین دن تک چھوڑ سکتے ہیں، جو شخص اس سے زیادہ مدت تک چھوڑ دے تو اس کے متعلق آپ نے فرمایا: "وہ آگ کا زیادہ مستحق ہے۔" آپ نے سونے کے بدلے میں سونا بیچنے سے بھی روکا ہے، یعنی اگر یہ لے ناپ تول کے ہو، وزن کے عوض وزن کی

بنیاد پر نہو آپ نے لوگوں کی جھوٹی تعریف کرنے سے منع کیا ہے اور فرمایا: "خوشامدیوں جھوٹی تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو!" آپ نے فرمایا: "جو شخص کسی ظالم کی اس کے ظلم و بے جا عداوت میں مدد کرے تو وقتِ آخر جب ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آئیں گے، اس سے کہیں گے: "میں تجھ کو خدا کی لعنت اور جہنم کی آگ کی خوش خبری دیتا ہوں اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔" آپ نے فرمایا: جو شخص ظالم بادشاہ کی مدح سرائی کرے اس کی تعظیم کے لئے جھکے، وہ آگ میں اس کا ہم نشین ہوگا۔" خدائے تعالےٰ نے فرمایا ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ظالموں کی طرف مت جھکو کہیں تم کو بھی

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ (پ۱۲ ع ۱۰) دوزخ کی آگ نہ لگ جائے۔

اور آپ نے فرمایا: "جو ظالم کا مددگار ہوا وہ دوزخ میں ہامان کا ساتھی ہوگا" جس نے دکھاوے کے لئے اونچی عمارت بنائی، قیامت کے دن ساتویں طبق زمین کے اندر سے ایک آگ اس کے سامنے آئے گی، پھر وہ دہکائی جائے گی اور اس کی گردن کا طوق بنا دی جائے گی، اور پھر وہ دوزخ میں ڈھکیل دیا جائے گا، اس سے اس کو کوئی چیز نہ روک سکے گی، سوائے اس کے کہ وہ یہیں (یعنی دنیا ہی میں) توبہ کرلے" لوگوں نے پوچھا: "دکھاوے کی عمارت سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ؟" فرمایا:

"وہ عمارت جو اپنی ضرورت سے زائد ہو اور پڑوسیوں کا حق مار کر لوگوں میں فخر و مباہات کی خاطر بنائی گئی ہو۔" آپ نے فرمایا:۔

"جو مزدور کی مزدوری دینے میں ظلم کرے، خدا اس کے نیک اعمال برباد کر دے گا، اس پر جنت کی بو بھی حرام کر دی جائے گی (حالانکہ یہ بو پانسو برس کے راستہ سے آتی ہے، جو شخص اپنے پڑوسی کی ایک بالشت بھر زمین پر بھی خیانت سے قبضہ کر لے، خدا ساتوں زمینوں کو اس کے گلے کا طوق بنا کر ڈالے گا، اور وہ خدا

سے اسی حالت میں ملے گا (سوا اس کے کہ وہ ابھی سے توبہ کرلے اور اپنے عمل سے رجوع کرلے)

آپ نے قرآن پڑھ کر بھول جانے سے بھی منع کیا ہے فرمایا: "جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے وہ قیامت کے دن خدائے تعالےٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ہاتھوں میں طوق وزنجیر ہوں گے اور ہر آیت کی گنتی میں ایک ایک سانپ اس کے ساتھ دوزخ میں ہوگا، یہ اور بات ہے کہ خدا خود اس کو بخش دے۔"

آپ نے فرمایا: "جو قرآن پڑھ کر اس پر حرام چیز پئے یا قرآن خوانی پر دنیا اور اس کی زیب وزینت کی محبت کو ترجیح دے وہ خدا کے غضب کا مستوجب ہوگا۔" (سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرے)، اور جو بغیر توبہ کے مرے وہ قیامت کے دن تک مذبوح کی طرح پاؤں پٹکتا رہے گا۔

جو شخص کسی عورت سے زنا کرے چاہے وہ کسی مذہب کی ہو، مسلمان ہو یا یہودی یا عیسائی یا پارسی، چاہے وہ آزاد ہو یا لونڈی پھر وہ شخص توبہ بھی نہ کرے اور اس پر اصرار کرتے ہوئے مرجائے تو خدا اس کی قبر میں تین سو دروازے کھول دے گا، ہر دروازے سے سانپ، بچھو اور اژدہے داخل ہوں گے، یہ عذاب قیامت تک ہوگا۔ جب وہ اپنی قبر سے اٹھے گا تو اس کی بدبو سے سب لوگوں کو اذیت ہوگی، اور اسی سے اس کے دوسرے دنیوی اعمال کی شناخت ہوگی، پھر اس کو آگ میں داخل کرنے کا حکم ہوگا۔"

دیکھو! خدا نے حرام کو حرام قرار دیا ہے اور ان پر حدود جاری کئے ہیں، خدا سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں، اس کی غیرت ہی کی وجہ سے اس نے ایسی فحش کاریوں کو حرام قرار دیا ہے۔

یہ بھی ممنوع ہے کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کے گھر کا بھید لیتا رہے، اور فرمایا کہ

جو شخص اپنے مسلم بھائی کے ستر کی طرف دیکھے یا کسی غیر کے ستر کی طرف، خدا اس کو منافقوں کے زمرہ میں داخل کرے گا، جو عورتوں کے ستر کی کھوج کرتے رہتے تھے، اور وہ دنیا سے ذلیل و رسوا ہو کر نکلیں گے سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لیں آپ نے فرمایا:۔

"جو شخص اپنے رزق مقسوم سے راضی نہو، جو خدا نے اس کے لئے مقرر کر دیا ہے اور بے صبری کے ساتھ گلے شکوے کرتا رہے، اور سوچ سمجھ سے کام نہ لے تو اس کا کوئی نیک عمل اوپر اٹھایا نہ جائیگا اور جب وہ خدا سے ملے گا تو اس کو غضبناک پائے گا (سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرلے)

آپ نے اس سے منع کیا ہے کہ آدمی اکڑ کر چلے، اور فرمایا: "جو کوئی کپڑے پہن کر اکڑے یا غرور کرے تو وہ جہنم کے اندر دھنسا دیا جائیگا اور دوزخ میں اس کا ساتھی قارون ہوگا جو اپنی عالی شان کوٹھیوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا تھا، جو غرور کرتا ہے وہ خدا کی عظمت و جلال سے مقابلہ کرتا ہے۔"

فرمایا: "جو کوئی عورت پر اس کے مہر کے بارے میں ظلم کرے، وہ اللہ کے نزدیک زانی سمجھا جائے گا، خدا تعالےٰ قیامت میں اس سے فرمائے گا: "اے بندے، میری باندی نے تو میرے عہد پر قایم رہنے کا ثبوت دیا مگر تو اپنے عہد سے پھر گیا اور اس پر ظلم کیا۔" پھر اس کی نیکیاں چھین کر اس کو دی جائیں گی۔ اب اگر کوئی نیکی اس کے پاس باقی نہ رہے تو اس کو آگ میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا کہ یہ وعدہ خلاف تھا، خدا نے فرمایا:

اُوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا۔ (پ۱۵ ع ۴)	اپنے عہد کو پورا کیا کرو، بے شک عہد کی باز پرس ہونے والی ہے۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شہادت کے اخفا سے منع کیا ہے، فرمایا:

لَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ	شہادت کا اخفا مت کرو، جو شخص اس

یکتمھافانہ ۲ آثم قلبہ۔ کا اخفا کرے گا، اس کا قلب گنہ گار ہو گا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے پڑوسی کو ایذا دے خدا اس پر جنت کی بو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گا۔ جو اپنے پڑوسی کا حق دبائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" اور فرمایا: "جبریل ہمیشہ مجھے وصیت کیا کرتے تھے کہ غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کروں یہاں تک کہ میں سمجھنے لگا کہ اب وہ وقت قریب آنے والا ہے کہ سارے غلام بحکم خدا آزاد ہو جائیں گے اور جبریل اکثر مجھے مسواک کی بھی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھنے لگا کہ شاید عنقریب یہ فرض ہو جائے گی اور جبریل مجھے ہمیشہ راتوں میں نماز پڑھنے کی بھی ہدایت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں سمجھنے لگا کہ اب میری امت میں سے نیک لوگوں کی پہچان ہی یہ ٹھہرا دی جائے گی کہ راتوں کو قیام کریں اور نہ سوئیں۔"

جو شخص غریب مسلمان کو حقیر سمجھے وہ خدا کے حق کو حقیر سمجھنے کا مجرم ہے اور جو خدا کے حق کو حقیر سمجھے وہ قیامت میں حقیر ہو جائے گا (سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لے) جو شخص فقیر مسلمان کی عزت کرے گا قیامت میں وہ حق تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے راضی ہوں گے۔"

آپؐ نے فرمایا: "اگر کسی شخص کو فحش کاری یا شہوت رانی کا موقع ملے اور وہ اس سے محض خدا کے خوف سے پہلو تہی کرے، تو خدا اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا اور اسے قیامت کے "فزع" اکبر سے مامون رکھے گا اور اپنا وہ وعدہ پورا کرے گا جو اس نے قرآن میں کیا ہے کہ:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ۔ (پ ۲۷ ع ۱۳) جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے، اس کے لئے دو باغ

ہوں گے۔

جس شخص کے آگے دنیا و آخرت دونوں پیش کئے جائیں اور وہ ان میں سے دنیا کو ترجیح دے تو قیامت کے دن وہ خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے نامۂ عمل میں کوئی نیکی نہیں ہوگی کہ آگ سے اس کو بچا سکے، اور جو شخص آخرت کو ترجیح دے اور اختیار کرے اور دنیا کو چھوڑ دے تو خدا اس سے راضی ہوگا اور اس کی بہت سی برائیوں کو معاف کر دے گا۔

جو شخص اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کرے خدا قیامت کے دن اس کی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا، سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرلے۔

آپ نے فرمایا: "جو شخص ایسی عورت سے مصافحہ کرے جو اس کے لئے محرم ہو تو اس نے خدا کا غصہ مول لیا، جو ایسی محرم عورت سے لگاؤ رکھے، قیامت میں اس کو اور اس کے شیطان کو ایک زنجیر میں باندھ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔"

جو شخص خرید و فروخت میں مسلمانوں کو فریب دے، وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے، قیامت کے دن وہ یہودیوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا، کیوں کہ دنیا میں سب سے بڑھ کر یہودی ہی مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں۔

آپ نے پڑوسی سے ماعون[۱] روکنے سے منع کیا ہے اور فرمایا:۔

"جو شخص ایسا کرے قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اس سے بھلائی کو بھی اسی طرح روک دے گا، اور اس کو اپنے نفس کے سپرد کر دے گا، جس سے بُرا حال کوئی نہ ہوگا۔"

---

[۱] ماعون، ہر وہ چیز جس سے کام لیا جاتا ہے جیسے کلہاڑی، ابسولا، برتن، ڈول، رسی کانٹا وغیرہ (انوار اللغۃ)

اور فرمایا: "جو عورت اپنے شوہر کے ساتھ زبان درازی کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا نہ فدیہ، نفل اس کا قبول ہوگا اور نہ فرض، یہاں تک کہ وہ شوہر کو راضی کر لے۔"

فرمایا: "ایسی عورت چاہے دن بھر روزہ رکھتی ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتی ہو اور غلاموں کو آزاد کرتی ہو، اور گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کیا کرتی ہو، قیامت کے دن سب سے پہلے دوزخ میں ڈھکیل دی جائے گی، یہی حال ظالم مرد کا بھی ہوگا، یاد رکھو جو شخص مسلمان کے منہ پر طمانچہ مارے خدائے تعالے قیامت کے دن اس کی ہڈیاں جدا جدا کر دے گا اور اس کو میدان حشر میں زنجیروں میں باندھ کر لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا (سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لے)، جو شخص اس حال میں سو جائے کہ اس نے اپنے بھائی مسلمان کی طرف سے دل میں کپٹ رکھا ہے تو گویا اس نے یہ رات خدا کے غضب میں گذاری پھر جب صبح ہوئی تو وہ اسی حال میں رہا، یہ سلسلہ توبہ تک چلے گا۔

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- "جو شخص باوجود بدلہ لینے کی قدرت کے اپنا غصہ پی جائے اور حلم سے کام لے، خدا اس کو شہید کا ثواب دے گا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیبت سن کر اس کی تردید کرے تو خدا اس سے اس طرح دنیا و آخرت کی بہت سے بلائیں رد کر دے گا، اگر وہ باوجود اس پر قادر ہونے کے ایسا نہ کرے تو وہ بھی غیبت کرنے والے کے برابر گنہگار سمجھا جائے گا۔"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت سے منع کیا ہے، چنانچہ فرمایا:- "جو شخص دنیا میں کسی کی امانت میں خیانت کرے اور اس کے مالک کو نہ لوٹا دے اور اسی حالت میں مر جائے تو وہ میری ملت پر نہ ہوگا، خدا اس سے بحالت غضب ملے گا۔"

آپ نے فرمایا: "جو شخص جھوٹی گواہی دے خواہ وہ کسی کے بارے میں ہو وہ آگ

کے سب سے نچلے درجے میں منافقوں کے ساتھ زبان کے بل لٹکا دیا جائے گا، جو شخص کسی خیانت کرنے والے کے پاس سے یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ خیانت کا مال لایا ہے، کچھ خریدے، یا تحفہ لے، وہ بھی خیانت کا اتنا ہی مجرم ہوگا جتنا کہ خائن۔"

جو شخص کسی بھائی مسلمان سے اس کا جائز حق روک لے گا خدا اس کے رزق سے برکت اٹھالے گا (سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرلے)

جو شخص فحش باتیں سنے گا اور ان کا افشا کرے گا وہ فحش بکنے والے کے برابر گنہگار ہوگا۔

جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا قرض چکا دینے کی قدرت رکھتے ہوئے ٹال مٹول کرے وہ جنت کی بو بھی نہ سونگھے گا۔

جو شخص بُری عورت کی بدزبانی و بدخلقی پر صبر کرے اور اس کو خدا پر سونپ دے تو خدا اس کو شاکرین کا ثواب دے گا۔

اور جو عورت مرد کے حق میں نرم دل نہ ہو اور اس پر ایسا بوجھ ڈالے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو اس عورت کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی وہ خدا سے اس حال میں ملے گی کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی توقیر کرے خدا اس کی توقیر کرے گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قوم کی اجازت کے بغیر امام بننے سے منع کیا ہے فرمایا: اگر قوم اس کی امامت سے راضی ہو اور وہ اچھی طرح نماز پڑھائے یعنی قیام و رکوع و سجود وغیرہ اچھی طرح کرے تو اس کو قوم کی نماز کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ کم بھی نہ ہوگا۔

اور فرمایا: جو شخص قرابت داروں کے پاس محض صلہ رحمی کے خیال سے جایا آیا کرے اور ان کے لئے اپنا روپیہ پیسہ بھی خرچ کرے تو اللہ تعالے اس کو سو شہیدوں

کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اس کے ہر قدم کے بدلے ہم ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی چالیس ہزار بدیاں محو کی جائیں گی اور اتنے ہی درجے اس کے بلند کیے جائیں گے اور وہ ایسا ہوگا کہ گویا کہ اس نے سو سال تک صبر و احتساب کے ساتھ خدا کی عبادت کی ہو اور جو شخص کسی تکلیف زدہ کی حاجت پوری کرے وہ ہمیشہ خدا کی رحمت میں رہے گا۔"

"جو شخص ایک دن اور رات بیمار رہنے کے باوجود عیادت کرنے والوں سے اس کی شکایت نہ کرے خدا اس کو قیامت کے دن ابراہیم خلیل اللہؑ کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ صراط سے بجلی کی طرح گذر جائے گا۔

"جو شخص کسی مریض کی حاجت پوری کرنے کی کوشش کرے، چاہے وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو، وہ گناہوں سے ایسے باہر نکل آئے گا گویا کہ وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔" انصار میں سے کسی شخص نے پوچھا: "میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ! اگر مریض اس کے گھر والوں میں سے ہو تو کیا زیادہ ثواب نہ ہوگا؟" آپ نے فرمایا: "ہاں۔" نیز فرمایا: "جو شخص کسی مومن کی مصیبت اور سختی دفع کرے تو اللہ دنیا میں اس کی بہتر مصیبتیں یا سختیاں دور کرے گا اور بہتر آخرت میں، ان میں سے سب سے کم پیٹ کا درد ہے۔"

"جو شخص کسی حقدار کا حق پہنچانے میں دیر کرے گا باوجود اس کے کہ اس پر وہ قادر ہے تو اس کا گناہ دس فیصد محصول وصول کرنے والے کا سا ہوگا۔

"جو شخص کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کوڑا رکھے تاکہ وہ کسی مظلوم کو اس سے مارے، تو یہ کوڑا قیامت کے دن آگ کا ایک اژدہا بن جائے گا جس کا طول ستر گز ہوگا اور وہ اس پر مسلط ہوگا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا جو برا ٹھکانا ہے۔

"جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ نیکی اور احسان کرے اور پھر احسان جتانے بھی لگے تو خدا اس کے کاموں کا ثواب باطل کر دے گا اور اس کی کوشش کامیاب نہ ہوگی۔"

پھر کہا نبی صلعم نے: "خدائے تعالےٰ فرماتا ہے: جنت، احسان جتانے والے بخیل اور چغلخور پر حرام کر دی گئی ہے۔"

جو شخص خدا کی راہ میں خیرات کرے اس کو ہر درہم کے بدلے جنت کی نعمتیں کوہ احد کے برابر ملیں گی۔

جو خیرات دلانے کے لیے چل کر جائے اس کو خیرات دینے والے کے برابر ثواب ملے گا اور اصل مالک کے ثواب میں سے کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔"

جو شخص کسی میت پر نماز پڑھے اس پر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر وہ دفن تک ٹھیرا رہے اور میت پر مٹی ڈالے تو اس کے ہر قدم پر ایک قیراط ثواب ملے گا، اور قیراط کوہ احد کے برابر ہوگا۔

جس شخص کی آنکھیں خدا کے خوف سے آنسو بہائیں، آنسو کے ہر قطرہ کے بدلہ اس کو جنت میں ایک ایسا محل ملے گا جو موتی اور جواہر سے آراستہ ہوگا اور جس کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی کے دل پر اس کا خیال گزرا۔

جو شخص مسجد کی طرف جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے چل کر جائے، اس کے ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے اتنے ہی درجے بلند ہوں گے، اور اگر وہ اسی حالت پر مر جائے تو خداتعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے مقرر کرے گا جو اس سے قبر میں ملیں گے اور اس کے اکیلے پن میں اس کو تسکین دیں گے اور اس کے لئے استغفار کریں گے یہاں تک کہ وہ روز حشر اپنی قبر سے اٹھے گا، جو شخص خالص خدا ہی کے لئے اذان دے گا، خداتعالیٰ اس کو ۴۰ ہزار شہیدوں اور چالیس ہزار صدیقوں کا ثواب دے گا، اور اس کی شفاعت سے میری امت کے ۴۰ ہزار گناہ گار جنت میں داخل ہوں گے، یاد رکھو کہ جب موذن کہتا ہے "اشہد ان لا الہ الا اللہ" تو اس پر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے اور اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اور قیامت کے دن وہ اس وقت تک عرش کے سایہ میں ہوگا جب تک

کہ خدائے تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائیں اور جب وہ کہتا ہے: اشہدان محمد رسول اللہ، تو ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش چاہتے ہیں، جو شخص کہ صف اول اور تکبیرِ اولےٰ کی پابندی کرتا ہے اور کسی مسلمان کو نہیں ستاتا، خدا اس کو دنیا و آخرت میں دو موذنوں کا ثواب عنایت فرمائے گا،

جو شخص قوم کا چودھری یا نقیب ہوگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن کی طرف باندھے ہوئے ہوں گے، اگر وہ اللہ کے اوامر کے مطابق عمل کرتا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو کھول دیں گے اور اگر وہ ظالم ہوگا تو اس کو دوزخ کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا۔

نبی صلعم نے فرمایا: "تم کسی برائی کو حقیر نہ سمجھو، خواہ وہ تمہاری آنکھوں میں چھوٹی کیوں نہ معلوم ہو، اور اپنے بہت سے گناہوں کو بھی زیادہ نہ سمجھو چاہے وہ تمہیں بڑے معلوم ہوں کوئی کبیرہ استغفار کے ساتھ باقی نہیں رہتا، نہ کوئی صغیرہ اصرار کے باوجود صغیرہ رہتا ہے۔

فصل (۳)

حضرت علی بن ابی طالب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے علیؓ، میں تم کو کچھ وصیتیں کرتا ہوں اگر تم اس کا خیال رکھو گے تو تم ہمیشہ اچھے رہو گے،

اے علی! جو شخص اپنے غصہ کو پی جائے حالانکہ وہ اپنا حکم چلانے کی بھی قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو امن و ایمان عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ محسوس کرے گا۔

اے علی! جو شخص مرتے وقت اچھی طرح وصیت نہ کرے تو سمجھو کہ اس کی جوانمردی میں نقص ہے اور وہ شفاعت کا مالک نہ ہوگا۔

اے علی! افضل جہاد یہ ہے کہ ایک شخص صبح اس حال میں کرے کہ وہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

اے علی! جس شخص کی زبان سے لوگ ڈرتے ہوں وہ دوزخی ہے۔

اے علی! لوگوں میں سب سے بُرا وہ شخص ہے جس کی عزت لوگ اس کے شر کے خوف سے کرتے ہوں۔

اے علی! بُرا شخص وہ ہے جس نے آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ دیا ہو، اور اس سے زیادہ بُرا وہ ہے جو آخرت کو کسی غیر کی دنیا کے بدلے بیچ دے۔

اے علی! جو شخص عذر کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے، خواہ یہ عذر سچا ہو یا جھوٹا، اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

اے علی! خدا دروغ مصلحت آمیز کو بھی پسند کرتا ہے مگر فتنہ انگیز سچ کو پسند نہیں کرتا۔!

اے علی! جو شخص غیر اللہ کی خاطر بھی شراب چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس شراب میں سے پلائے گا جس کی بوتل پر مہر لگی ہوگی۔ علی نے پوچھا: کیا غیر اللہ کی خاطر چھوڑی ہو تو بھی؟" فرمایا: "ہاں جس نے اپنی جان بچانے کے لیے بھی شراب چھوڑ دی تو خدا اس کی قدر کرے گا۔"

اے علی! شراب پینے والا بتوں کی پوجا کرنے والوں کی مانند ہے، اللہ تعالیٰ اسکی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں کرے گا، اگر وہ ان ۴۰ دنوں میں مرجائے تو کافر مرے گا

اے علی! سارے گناہ گویا ایک گھر میں جمع ہیں اور ان کی کنجی شراب خواری ہے، شراب پینے والے پر ایسی ایک گھڑی آتی ہے جس میں وہ اپنے رب کو بھی نہیں پہچانتا۔

اے علی! بڑے بڑے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا آسان ہے مگر موت کی گھڑی کو ٹالنا ممکن نہیں۔

اے علی، جس کسی سے تیرے لئے نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا تو پھر اس کی صحبت میں بیٹھنا تیرے لئے بیکار ہے۔

اے علی، جو شخص تیری تعظیم نہ کرے اس کی کوئی تعظیم نہیں، نہ ہی کوئی عزت ہے (وہ تو خارجی مردود ہے)

اے علی مومن کے اندر آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں، سختیوں کے وقت وقار، بلا کے وقت صبر اور چین کے وقت شکر، جو خدا نے دیا ہے اس پر قناعت، دشمن پر بھی ظلم نہ کرے، دوستوں پر بوجھ نہ بنے، اس کا جسم سختی و مشقت میں ہو، اور لوگ اس کی وجہ سے راحت میں ہوں۔

اے علی، چار لوگوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں، امام عادل کی دعا، باپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے، اس شخص کی دعا جو کسی کے پیٹھ کے پیچھے کرتا ہے، مظلوم کی دعا جس کے متعلق خدا کہتا ہے: "میرے عزت و جلال کی قسم میں تیری مدد ضرور کروں گا چاہے کچھ دیر بعد ہی کیوں نہ ہو۔"

اے علی، آٹھ مواقع ایسے ہیں کہ اگر وہاں کسی شخص کی ہتک ہو جائے تو اس کو ملامت اپنے آپ ہی پر کرنی چاہیئے: کسی دعوت پر بغیر بلائے چلے جانا، گھر والے پر اس کے گھر کے معاملات میں حکومت جتانا، دشمن سے بھلائی طلب کرنا، کمینے لوگوں سے نیکی کا طالب ہونا، دو آدمی بیٹھے راز کی باتیں کر رہے ہوں ان میں دخل دینا، بادشاہ کے خوف سے چھپ جانا۔ ایسی مجلس میں بیٹھنا جس کے وہ قابل نہیں۔ اپنی بات ایسے شخص کو سنانے کی کوشش کرنا جو سننا ہی نہیں چاہتا۔

اے علی، خدا نے جنت ہر فحش گو زبان دراز پر حرام کر دی ہے جو اس کی پرواہ بھی نہیں کرتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور اس کے متعلق کیا کہا جا رہا ہے۔

اے علی، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر زیادہ ہو اور اس کے عمل بھی نیک

ہوں، اے علی ہنسی مذاق نہ کیا کرو اس سے وقار جاتا رہتا ہے، جھوٹ مت کہو اس سے دل کا نور جاتا رہتا ہے اور سستی اور تنگدلی سے بچے رہو، سست آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگدلی میں حق پر صبر نہیں ہو سکتا۔

اے علی! چار باتیں ایسی ہیں کہ ان پر عذاب جلد نازل ہوتا ہے: کسی شخص کے ساتھ احسان کرے اور وہ اس احسان کا بدلہ برائی سے کرے، کسی شخص کے ساتھ تو سرکشی نہ کرے اور وہ تیرے ساتھ سرکشی کرے۔ کسی شخص کے ساتھ تو کسی چیز کا عہد کرے اور اس کو پورا بھی کرے مگر وہ اپنا عہد پورا نہ کرے۔ تو کسی شخص کے ساتھ تو صلۂ رحمی کرے اور وہ قطع رحم کرے۔

اے علی! ہر گناہ کے لیے توبہ ہے، نہیں ہے تو بدخلقی کے لیے، بدخلق ایک گناہ سے نکل کر دوسرے گناہ میں داخل ہوتا ہے۔

[اے علی جس پر تنگ دلی طاری ہو جائے اس سے راحتِ دل رخصت ہو جاتی ہے۔

اے علیؑ! کھانے کے بارے میں بارہ۱۲ خصلتیں ایسی ہیں جنہیں ہر مسلمان کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔ چار تو ان میں سے فرض ہیں، چار سنت ہیں اور چار ادب کی باتیں ہیں۔ فرض یہ ہیں: پہلے یہ جاننا کہ کیا کھا رہا ہے، پھر بسم اللہ کہنا، شکر کرنا جو مل رہا ہے اس پر راضی رہنا۔ سنت یہ ہیں: بائیں پیر پر بیٹھنا۔ تین انگلیوں سے کھانا۔ جو چیز قریب ہے وہی کھانا۔ انگلیاں چاٹنا۔ ادب کی باتیں یہ ہیں:۔ نوالہ چھوٹا لینا اچھی طرح چبانا، لوگوں کے چہرہ پر نظر نہ رکھنا۔ دونوں ہاتھ دھونا۔

اے علی! خدا نے جنّت کو دو اینٹوں سے پیدا کیا ہے ایک سونے کی اینٹ ہے دوسری چاندی کی۔ اور اس کے دروازوں کو اس نے یاقوت سے بنایا ہے اور چھت زمرّد کی ہے، اور اس کے کنکر موتی کے ہیں، اس کی مٹی زعفران اور مشک خالص کی۔ پھر اس سے کہا کہ بات کر تو اس نے کہا: "لا الٰہ الا اللہ الحی القیوم" اور کہا: "کامیاب ہوا وہ شخص جو میرے اندر داخل ہوا"۔ پھر خدا نے فرمایا: "میری عزت و

جلال کی قسم کہ اس کے اندر وہ شخص داخل نہ ہوگا جو شراب پیتا ہو، چغلی کھاتا ہو، نہ دیوث اور نہ ظالم کوتوال، اور نہ ہیجڑا اور نہ کفن چور اور نہ ظلم کے ساتھ محصول لینے والا اور نہ قطع رحم کرنے والا اور نہ تقدیر کا منکر۔

اے علیؑ! اس امت کے بارہ افراد نے کافروں کا سا کام کیا، خونی، جادوگر، دیوث، عورت سے پشت کی طرف سے وطی کرنے والا، جانور سے وطی کرنے والا، محرم سے شادی کرنے والا، فتنہ و فساد کی کوشش کرنے والا، کافروں کے ہاتھ ہتھیار بیچنے والا، زکات سے گریز کرنے والا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والا۔

اے علیؑ! عقلمند کو سوائے تین ضرورتوں کے سفر نہ کرنا چاہیئے: معاش کے لیے، یا آخرت سدھارنے کے لیے یا جائز تفریح کے لیے۔

اے علیؑ! تین باتیں دنیا و آخرت میں عمدہ اخلاق کی ہیں، جو شخص تجھ پر ظلم و زیادتی کرے اس کو معاف کر دینا، جو تجھ سے ناطہ توڑے اس سے ناطہ جوڑنا، جو تجھ سے جہالت سے پیش آئے اس کے ساتھ حلم سے کام لینا (اور یہ بھی آیا ہے، جو تجھ کو محروم کرے تیرا حق نہ دے اس کو دینا، سچی بات کہنا اگرچہ خود تیرے خلاف ہو)

اے علیؑ! چار باتوں کے لیے جلدی کرو، جوانی کو غنیمت سمجھو ادھیڑپن سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، دولت کو افلاس سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔

اے علیؑ خدا نے یہ باتیں میری امت کے لیے مکروہ قرار دی ہیں۔ نماز میں عبث کام کرنا، گھروں میں جھانکنا، عورتوں کی شرمگاہ کو دیکھنا (یہ اندھا پن پیدا کرتی ہے) جماع کے وقت باتیں کرنی، کیونکہ اس سے بچہ گونگا پیدا ہوتا ہے، مغرب و عشاء کے مابین سونا، اس سے رزق کم ہوتا ہے، بغیر لنگی باندھے آسمان کے نیچے غسل کرنا۔ بغیر لنگی کے نہر میں داخل ہونا کیونکہ اس کے اندر فرشتے رہتے ہیں۔ اسی طرح حمام میں بھی بغیر لنگی باندھے داخل نہ ہونا چاہیئے۔ اذان اور اقامت کے درمیان بات کرنا، فجر

کی نماز میں) سمندر کے ہیجان و طوفان کے وقت سفر کرنا۔ ایسی سطح پر سونا جہاں کوئی روک نہ ہو۔ اکیلے گھر میں سونا، حیض والی عورت سے جماع کرنا، اگر ایسا کرے اور بچہ جذامی یا کوڑھی پیدا ہو تو اپنے آپ پر ہی ملامت کرنی چاہیے۔ جذامی شخص سے بات کرنا الّا یہ کہ درمیان میں ایک گز کا فاصلہ ہو۔ (اور آپ نے فرمایا کہ جذامی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو) احتلام کے بعد بغیر غسل کیے اپنی عورت سے جماع کرنا، اگر ایسا کرے اور لڑکا دیوانہ پیدا ہو تو ملامت اپنے اوپر ہی کرنا چاہیے، بہتی نہر میں پیشاب کرنا، کسی ایسے درخت کے نیچے بیٹھ کر باتیں کرنا جس پر پھل لدے ہوئے ہوں، کھڑے ہو کر پاجامہ پہننا۔ اندھیرے گھر میں بغیر چراغ لیے داخل ہونا خیرات دیکر

اے علیؑ حسب پر فخر کرنا اس کی آفت ہے، اے علیؑ! جو اللہ سے ڈرے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے، جو اللہ سے نہ ڈرے اس کو ہر چیز ڈراتی ہے۔

اے علیؑ! آٹھ آدمی ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ بھاگا ہوا غلام جب تک وہ اپنے آقا کے پاس واپس نہ آجائے، شوہر کی نافرمان عورت جس پر شوہر غصہ ہو، زکوٰۃ نہ دینے والا، وضو چھوڑنے والا، لونڈی جس کے پاس کپڑا ہو مگر وہ اوڑھنی کے بغیر نماز پڑھتی ہو، قوم کی ناپسندی کے باوجود امامت کرنیوالا نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے والا، پاخانہ پیشاب کو روک کر نماز پڑھنے والا۔

اے علیؑ! چار باتیں ایسی ہیں کہ جو شخص انہیں اختیار کرے خدا اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ یتیم کو پناہ دینا، کمزور پر رحم کرنا، ماں باپ پر رحم کرنا اپنے غلام پر رحم کرنا۔

اے علیؑ تین باتیں ایسی ہیں جن کا عامل جب خدا سے ملے گا تو وہ بہترین آدمیوں میں سے ہوگا: اُس فرض کو پورا کرنا جو خدا نے عائد کیا ہے، ایسا شخص سب سے زیادہ عبادت گذار ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرے، وہ سب سے

زیادہ پرہیزگار ہے، جو خدا نے رزق دیا ہے اس پر قناعت کرے وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

اے علیؓ! تین باتیں ایسی ہیں کہ اس امت کا کوئی شخص اُن کی ادائگی کی پوری طاقت نہیں رکھتا۔ اپنے بھائی کے ساتھ مال سے ہمدردی کرنا، اپنے نفس کے خلاف بھی لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا، اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا، اور یہ ذکر، سبحان اللہ الحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ حرام چیز کے قریب ہو تو خدائے تعالیٰ سے ڈرے اور اسے چھوڑ دے۔

اے علی، تین لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کے ساتھ انصاف کرو بھی تو وہ تم پر ظلم کریں گے۔ سفلہ، تمہارے گھر والے، تمہارا نوکر۔

تین آدمیوں کو تین آدمیوں سے انصاف کی توقع نہ رکھنی چاہیئے: آزاد کو غلام سے، عالم کو جاہل سے، قوی کو ضعیف سے،

اے علیؓ! سات باتیں ایسی ہیں، جو شخص ان پر عمل کرتا ہے اس کے ایمان کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں: جو شخص اچھی طرح وضو کر کے اچھی طرح نماز پڑھے، مال کی زکوٰۃ دے اور اپنا غصہ روکے اور اپنی زبان قابو میں رکھے، اپنے گناہوں کی معافی مانگے، اپنے گھر والوں کو اچھی نصیحت کرے۔

اے علیؓ! تین قسم کے لوگوں پر لعنت برستی ہے۔ ایک تو وہ جو اپنا توشہ اکیلا کھا لیتا ہے، دوسرا وہ جو ویران مقامات میں اکیلا چلا جاتا ہے، تیسرا وہ جو تنہا گھر میں ہوتا ہے۔

اے علیؓ! تین مواقع پر جھوٹ کہنا اچھا ہے (یعنی بُرا نہیں) ایک تو جنگ میں داؤں کرنے کے لیے (دشمن کو دھوکا دینے کے لئے) دوسرے اپنی بی بی سے وعدہ کرنے کے لیے (اس کا دل خوش کرنے کے لیے کہ میں تجھ کو یہ دوں گا وہ دوں گا)

تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں (جب دو آدمیوں میں باہمی رنجش ہو تو ان کا دل ملانے کو ایسی بات کہہ دینا جس سے رنج دفع ہوتا ہے برا نہیں ہے، اور تین کے ساتھ بیٹھنے سے دل مر جاتا ہے: کمینہ لوگ، دولت مند، عورتیں۔

اے علی! تین باتیں حقائق ایمان سے ہیں: باوجود تنگی کے خدا کی راہ میں خرچ کرنا، لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کے مقابل بھی انصاف کرنا اور طالب علم کو اپنے علم کی بخشش کرنا۔

اے علی! تین باتیں ایسی ہیں کہ اگر تم میں نہوں تو تمہارے کام ادھورے رہ جائیں: ورع جو گناہوں سے روکتا ہے اور حسن اخلاق جس سے لوگوں کو گرویدہ کیا جا سکتا ہے اور حلم جس سے جاہل کا جہل رد ہو جاتا ہے۔

اے علی! مومن کے لئے دنیا میں تین خوشیاں ہیں: دوستوں سے ملاقات کرنا، روزہ دار کو افطاری دینا اور آخر رات میں تہجد کی نماز پڑھنا۔

اے علی! میں تم کو تین خصلتوں سے منع کرتا ہوں: حسد، حرص اور غرور

اے علی! چار خصلتیں بدبختی کی علامت ہیں: نظر کا جمود[1]، دل کا سخت ہو جانا، امیدوں کا دراز ہو جانا اور زندگی کی محبت۔

اے علی! تین درجے ہوتے ہیں، اور تین کفارے، اور تین ہلاک کرنے والی باتیں، تین نجات دینے والی باتیں، درجے یہ ہیں: اچھی طرح وضو کرنا، نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ... خواہ دن ہو یا رات، ... اور جماعتوں کے لئے چلنا۔ کفارے یہ ہیں: سلام کو عام کرنا، کھانا کھلانا اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تہجد پڑھنا۔ ہلاک کرنے والی باتیں یہ ہیں: دل کی تنگی یا بخل جس کی اطاعت کی جائے، خواہش نفسانی جس کی پیروی کی جائے، انسان کا اپنے آپ کو اچھا اور کامل سمجھنا، نجات دینے

[1] جمود العین، جمدت عینہ، یعنی اس کی آنکھ میں پانی نہ رہا، یعنی سخت دل ہو گیا یا بے مروت ہو گیا (وحید اللغات)

والی باتیں یہ ہیں، اللہ کا خوف پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی۔ دولت و افلاس کے زمانے میں کفایت شعاری سے کام لینا، خوشی اور غصہ دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کرنی۔

اے علیؓ، دودھ چھڑانے (یعنی دو برس) کے بعد رضاعت کا کوئی اثر نہیں (یعنی اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی) جیسے کوئی بڑا آدمی عورت کا دودھ پی لے) احتلام کے بعد کسی کو یتیم نہ کہا جائے گا (یعنے یتیم نابالغ ہی ہوتا ہے، احتلام ہوا، بالغ ہوا، یتیم نہ رہا)

اے علیؓ، اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کے لیے دو سال تک بھی چل کر جا، صلہ رحمی کے خیال سے ایک سال تک بھی چل، مریض کی عیادت کے لیے ایک میل تک چل، جنازہ کا ساتھ دینے دو میل تک چل، دعوت قبول کرنے کے لیے تین میل تک بھی چل، مظلوم کی مدد کرنے چھ میل تک بھی چل اور تجدید استغفار لازم ہے۔

اے علیؓ، مومن کی تین علامتیں ہوتی ہیں، نماز، زکوٰۃ، روزہ، اور متکلف[1] کی تین علامتیں ہیں: جب کسی بڑے آدمی کو حاضر دیکھتا ہے تو خوشامد کرتا ہے۔ جب اس کو غائب پاتا ہے تو غیبت کرتا ہے اور مصیبت کے وقت نالہ و فریاد کرتا ہے اور ظالم کی تین علامتیں ہیں: جو اس سے کم ہو اس پر زور و قوت سے غالب ہوتا ہے اور جو اس سے بڑھ کر ہو اس کے خلاف لوگوں کی تائید حاصل کر کے اور تعصب کا محاذ بنا کر فوقیت حاصل کرتا ہے اور ظلمت کا مظاہرہ کرتا ہے ریاکار کی تین علامتیں ہیں جب بات کرتا ہے جھوٹ کہتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو اسکے خلاف کرتا ہے جب امانت اس کو دی جاتی ہے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔

اے علیؓ، نو چیزیں ایسی ہیں جو بھول کی بیماری پیدا کرتی ہیں اکھٹا سیب کھانا، دھنیا کھانا، پنیر کھانا، چوہے کا جھوٹا کھانا، قبروں کے کتبے پڑھنا، دو عورتوں کے بیچ میں چلنا، جوں کو پھینک دینا، گدی کے گڑھے میں پچھنے لگانا اور بہتے پانی میں پیشاب کرنا۔

---

[1] متکلف وہ کام کرنے والا جو بے فائدہ اور غیر ضروری ہوں (وحید اللغات)

اے علیؓ! زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے: کشادہ اور وسیع مکان، حسین چھوکری، باریک کمر والا گھوڑا۔

اے علیؓ! جو اپنا نسب چھوڑ کر دوسروں سے اپنا نسبی سلسلہ ملائے اس پر خدا کی لعنت ہے اور جو کسی مزدور سے اس کی مزدوری روکے اس پر بھی خدا کی لعنت ہے اور جس نے دین میں نئی بات نکالی یا نئی بات کو مدد دی اس پر بھی لعنت ہے خدا کی۔" لوگوں نے کہا: "کون سی بات نئی یارسول اللہ؟" فرمایا: "قتل۔ اے علیؓ! جو مسلمانوں کو ان کے مال و جان میں امن دے وہی مومن ہے، جو مسلمانوں کو اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے امن دے وہی مسلم ہے۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائیوں سے ہجرت کرے۔

اے علیؓ! ایمان کی رسی کو مضبوط کرنے کا طریقہ صرف اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھنا ہے۔

اے علیؓ! جو اپنی عورت کی اطاعت کرے گا خدا اس کو اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا علیؓ نے پوچھا: "کیسی اطاعت" فرمایا: "اس کو حمام جانے، جشن اور میلوں میں جانے، نوحہ خوانی کے موقعوں پر جانے اور باریک کپڑے پہننے کی اس کو اجازت دینا اس کی اطاعت کرنی ہے۔

اے علیؓ! اللہ تعالےٰ نے اسلام کی وجہ سے جاہلیت کا غرور دور کر دیا ہے اور اپنے آباء و اجداد پر شیخی کو بھی، کیوں کہ لوگ سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنا ہے، سب سے زیادہ بزرگی اس شخص کو حاصل ہے جو سب سے زیادہ تقوےٰ رکھتا ہے۔

اے علیؓ! "سحت" جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے کیا ہے؟ وہ ہے مردار کی قیمت، کتے کی قیمت، شراب کی قیمت، زانیہ کا مہر، قمار، رشوت اور کاہن کی اجرت۔

اے علیؓ! جو شخص علم اس لئے حاصل کرتا ہے کہ نادانوں پر شیخی کرے یا علماء سے جھگڑا کرے اور انہیں تنگ کرے یا لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ کرے وہ دوزخیوں میں سے ہے۔

اے علیؑ! جب بندہ مر جاتا ہے تو لوگ پوچھتے ہیں کہ اس نے کیا چھوڑا؟ فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بڑھایا ہے؟ (یعنی توشۂ آخرت) اے علیؑ! دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔

اے علیؑ! اچانک موت مومن کے لئے راحت ہے اور کافر کے لئے حسرت۔

اے علیؑ! اللہ تعالےٰ نے دنیا کی طرف وحی کی ہے کہ تو اس کی خدمت کر جو میری خدمت کرتا ہے، اس کو تھکا دے جو تیری خدمت کرتا ہے۔

اے علیؑ! اگر خدا کے پاس دنیا کی قدر مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں دیتا۔

اے علیؑ! اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو قیامت کے دن یہ تمنا نہ کرتا ہو کہ کاش دنیا میں اس کو صرف بقدر کفایت روزی ملی ہوتی۔

اے علیؑ! برا آدمی وہ ہے جو تقدیر پر تہمت لگاتا ہے۔

اے علیؑ! بیمار مومن کی آہ و زاری تسبیح ہے اس کا چیخنا تہلیل ہے، اس کا سونا عبادت ہے، اس کا کروٹیں بدلنا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جب وہ صحت پاکر لوگوں میں چلنے پھرنے لگتا ہے تو ایسا ہو جاتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہا،

اے علیؑ! اگر میرے پاس کوئی شخص بکری کا ایک پایہ تحفۃً بھیجدے تو میں اس کو قبول کر لوں گا، اور کوئی مجھے ایک دست گوشت کی دعوت دے تو بھی میں اس کو قبول کرونگا

اے علیؑ! عورتوں پر مندرجہ ذیل چیزیں نہ فرض ہیں نہ واجب: جمعہ، جماعت، اقامت، عیادتِ مریض، جنازہ کے ساتھ چلنا، صفا و مروہ پر دوڑنا، حجر اسود کا بوسہ لینا، عہدۂ قضا کی ذمہ داری، مشورہ دینا نہ لینا، بغیر ضرورت باہر نکلنا، آواز سے لبیک پڑھنا، قبر کے پاس بیٹھنا، خطبہ سننا، شادی میں کسی کا ولی بننا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکل بھی نہیں سکتی اگر نکلے تو خدا اور جبرئیل اس پر لعنت بھیجتے ہیں، نہ وہ اپنے شوہر کے گھر سے کوئی چیز

کسی کو اس کی اجازت کے بغیر دے سکتی ہے اور نہ وہ سو ہی سکتی ہے اس حال میں کہ شوہر اس پر غصہ ہو خواہ اس نے اس پر ظلم کیا ہو۔

اے علیؑ! بد اخلاقی ایک بڑی نحوست ہے اور عورت کی پیروی ندامت کا سبب ہے۔

اے علیؑ، نحوست اگر کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو عورت میں ہو سکتی ہے۔

اے علیؑ اپنے آپ کو دنیا کے بوجھ سے ہلکا رکھنے والے نجات پاتے ہیں اور اپنے آپ کو بوجھل بنانے والے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

اے علیؑ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانا ہوگا۔

اے علیؑ تین باتیں حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں، اور بلغم کو دور کرتی ہیں: لوبان، مسواک اور تلاوت قرآن۔ اے علیؑ مسواک میری سنت ہے، یہ منہ کو پاک کرتی ہے، آنکھ کو روشن کرتی ہے، خدا کو راضی کرتی ہے، دانتوں کو سفید کرتی ہے، منہ کی بدبو کو دفع کرتی ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، کھانے کی بھوک بڑھاتی ہے، بلغم کو دور کرتی ہے، حافظہ میں زیادتی کرتی ہے، نیکیوں کو بڑھاتی ہے اور فرشتے اس سے خوش ہوتے ہیں۔

اے علیؑ، خدا نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کی پشت سے اولاد نہ پیدا کی ہو اور میری اولاد تیری پشت سے ہے۔

اے علی چار افراد سے انسان کی پشت ٹوٹ جاتی ہے: امام جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے مگر قوم اس کی بات سنتی ہے۔ عورت جس کی حفاظت شوہر تو کرتا ہے مگر وہ اس کی خیانت کرتی ہے، فقر و افلاس جس کو غریب دور نہ کر سکے، برا پڑوسی،

اے علیؑ، عبد المطلب نے جاہلیت میں پانچ باتوں کی سنت ڈالی تھی، خدا نے اسلام میں ان کو جاری رکھا: ایک تو یہ کہ باپ کی عورتوں کو بیٹوں پر حرام ٹھہرایا، خدا نے یہ آیت اتاری لَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ یعنی مت نکاح کرو ان عورتوں سے جن سے کہ تمہارے باپوں نے نکاح کیا تھا۔ دوسرے اگر کسی کے ہاتھ کوئی خزانہ لگے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کا ہوگا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ الخ

— یعنی اس بات کو جان لو کہ جو شے بطور غنیمت تم کو حاصل ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول کا ہے (آخر آیت تک) اور جب عبد المطلب نے زمزم کا کنواں کھدوایا تو اس کا نام رکھا "سقایۃ الحاج" خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَاجِّ الی الآخر یعنی "کیا تم لوگوں نے حجاج کے پانی پلانے والے کو اور مسجد حرام کے آباد رکھنے والے کو اس شخص کے برابر قرار دے لیا ہے جو کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو۔" اور انھوں نے لڑائی میں سو اونٹ کی سنت جاری کی جس کو خدا نے اسلام میں جاری رکھا، نیز قریش کے پاس طواف کی کوئی گنتی مقرر نہ تھی مگر عبد المطلب نے اس کے لئے سات قدم مقرر کئے خدا نے اسلام میں اسی کو جاری رکھا،

اے علیؑ عبد المطلب نے پانسوں پر فال نہیں کھولی نہ پانسے ڈال کر گوشت بانٹا وہ بتوں کی پوجا نہیں کرتے تھے اور جو قربانیاں کہ بتوں کے لئے دی جاتی ہیں ان کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور کہتے تھے میں دین ابراہیم کا پیرو ہوں۔

اے علیؑ تین باتیں دل کو سخت کر دیتی ہیں: کھیل کود کی باتوں کا سننا، شکار کی جستجو اور بادشاہوں اور امیروں کی دریوزہ گری،

اے علیؑ! خدا نے ان جانوروں کو حرام ٹھیرایا ہے: ہر پنجہ والا درندہ اور پنجہ سے کھانے والا پرندہ۔

اے علیؑ! زنا کرنے والے کا عقد نہیں، تعریض پر حد نہیں اور حد میں سفارش نہیں اور روزہ میں وصال نہیں (یعنی پے در پے روزے نہیں رکھے جا سکتے) ہجرت کے بعد مسافرت نہیں۔

اے علیؑ کسی قاتل کے بدلے اس کے باپ کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ اے علیؑ! خدا غافل دلوں کی دعا قبول نہیں کرتا۔

اے علی، عالم کی نیند جاہل کی عبادت سے افضل ہے، عالم کی دو رکعت نماز جاہل کی ہزار رکعت نماز سے افضل ہے۔

اے علیؓ، عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ جائز نہیں اسی طرح اگر تم کسی کے مہمان ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر نفل روزہ جائز نہیں، اور غلام کو آقا سے اجازت لے کر نفل روزہ رکھنا چاہیئے

اے علیؓ، عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن روزہ حرام ہے۔

اے علیؓ، زنا میں چھ خصلتیں ہیں، ان میں سے تین دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں اور تین آخرت میں، جو دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں وہ یہ ہیں: چہرہ کی خوبی اور حسن کو ختم کر دیتی ہیں، موت جلد لے آتی ہیں اور رزق کو گھٹا دیتی ہیں اور جو آخرت میں ظاہر ہوتی ہیں اس کا نتیجہ ہے، حساب کی خرابی، خدا کا غصہ اور آگ میں ہمیشہ پڑا رہنا۔

اے علیؓ، سود کے ستر جزو ہیں ان میں سے سب سے ہلکے کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص حرم کعبہ میں اپنی ماں سے نکاح کرے۔

اے علیؓ، ایک درہم سود خدا کے پاس ستر زانیہ عورتوں سے زیادہ نجس ہے، وہ زانیہ عورتیں جو حرم کعبہ میں اپنا منہ کالا کراتی ہوں

اے علیؓ، جس نے ایک قیراط[1] بھی زکوٰۃ دینی روکی ہو وہ نہ مومن ہے اور نہ مسلم نہ اس کو بزرگی حاصل ہے۔

اے علیؓ، تارک زکوٰۃ دنیا کی طرف واپس ہونا چاہتا ہے اور یہی خدائے تعالےٰ کا مطلب ہے اس آیت سے حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی پر موت آتی ہے اس وقت کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھ کو پھر واپس بھیج دے۔

---

[1] ایک مختصر وزن، کسی چیز کا چوبیسواں حصہ (بیان اللسان)

اے علیؓ، تارک حج بشرطیکہ وہ مستطیع بھی ہو، کافر ہے، خدائے تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْن اور اللہ کے واسطے ان لوگوں کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے لئے جو طاقت رکھے وہاں تک جا سکے اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالےٰ تمام جہاں والوں سے غنی ہیں۔"

اے علیؓ، جو حج کے لئے ٹال مٹول کرتا رہا یہاں تک کہ اسے موت آگئی، خدا اس کو قیامت کے دن یہودی یا نصرانی اٹھائے گا۔

اے علیؓ، صدقہ اس قضا کو بھی پلٹا دے سکتا ہے جو مبرم ہو چکی ہو،

اے علیؓ، صلہ رحمی سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔

اے علیؓ، کھانے کو نمک سے شروع کرو اور نمک پر ختم کرو، اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے، اے علیؓ، میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں، میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔

اے علیؓ، سب سے اچھی عقل تو وہ ہے جس نے اپنی سوچ سے جنت حاصل کی اور خدا کی خوشنودی کمائی۔

اے علیؓ، پہلی مخلوق جس کو خدا نے پیدا کیا ہے وہ عقل ہے، خدا نے اس سے کہا آگے بڑھ تو وہ بڑھی پھر اس سے کہا پیچھے ہٹ تو وہ ہٹی، پھر خدا نے کہا میرے عزت وجلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہ کی جو تجھ سے بڑھکر محبوب ہو۔ میں تیری ہی وجہ سے لیتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے دیتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے ثواب دیتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے عذاب دیتا ہوں۔

اے علیؓ، وہ خیرات، خیرات نہیں کہ عزیز و قریب تو محتاج ہوں اور بخشش دوسروں کو کی جا رہی ہو، اس قول میں کوئی نیکی نہیں جو بغیر عمل کہا جا رہا ہو، اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جس میں سے سخاوت نہ کی جائے، وہ سچائی سچائی نہیں جو وفا کے بغیر ہو، اور نہ اس عفت میں خیر ہے جو بغیر ورع کے ہو، نہ اس صدقہ میں خیر ہے جس میں نیت نہ ہو۔ نہ اس

زندگی میں خیر ہے جو بغیر صحت کے ہو، نہ اس وطن میں خیر ہے جہاں امن و سرور نہ ہو۔

اے علیؓ! چار چیزیں ہیں جن پر محصول نہ لیا جانا چاہیے: قربانی کا جانور، کفن کا سامان، نومولود جان، مکہ کی سواریاں۔

اے علیؓ! کیا میں تمہیں بتلاؤں کہ مجھ سے زیادہ مشابہ کون شخص ہے؟" علی نے کہا: "ضرور، یارسول اللہ" فرمایا: "جو تم میں سب سے بہتر اخلاق کا حامل ہو اور سب سے زیادہ حلیم ہو، سب سے زیادہ رشتہ داروں سے نیکی کرنے والا ہو اور انصاف کرنے میں اپنی جان تک کی فکر نہ کرتا ہو۔"

R

اے علیؓ! میری امت کے لوگ اگر کشتی میں سوار ہونے سے پہلے یہ آیت پڑھ لیا کریں تو ڈوبنے کی بلا سے امن میں رہیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ بِاسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے جو سب سے بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے "ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنی چاہیے، حالانکہ ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہونگے اس کے داہنے ہاتھ میں اور برتر ہے اللہ اوران لوگوں کے شرک سے، اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام سے ہے، بالیقین میرا رب غفور اور رحیم ہے۔"

اے علیؓ! میری امت کو چوری سے امن ملے گا اگر وہ یہ پڑھا کریں:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ، اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ — آپ کہہ دیجئے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو گے سو اس کے

فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (اِلٰی آخر السورة) بہت سے اچھے اچھے نام ہیں (سورہ کے آخر تک)

اے علیؑ، میری امت کو مکان گرنے کی مصیبت سے امن ملے گا اگر وہ یہ پڑھا کریں:

"اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔

یقینی بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ موجودہ حالت کو چھوڑ دیں اور اگر وہ موجودہ حالت کو چھوڑ دیں تو پھر خدا کے سوا کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا وہ حلیم و غفور ہے۔"

اے علیؑ، امان ہے میری امت کو غم سے اگر وہ یہ پڑھا کریں:۔

"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ اِلَّا اِلَيْكَ

حرکت و قوت صرف خدا ہی سے ہے، نہ ہی کوئی پناہ کی جگہ اور نجات کا مقام اللہ سے بھاگ کر کسی جگہ مل سکتا ہے۔

اے علیؑ، میری امت کو جلنے سے امن ملے گا اگر وہ یہ پڑھا کریں:۔

اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

یقیناً میرا مددگار اللہ تعالےٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل فرمائی اور وہ نیک بندوں کی مدد کیا کرتا ہے، ان لوگوں نے خدا کی کچھ عظمت نہ کی جیسی کہ کرنی چاہیئے۔

اے علیؑ، جس کو درندہ سے ڈر ہو وہ یہ پڑھے:۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں، جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، ایمان داروں

کے ساتھ بڑے مشفق و مہربان ہیں" (سورہ توبہ) (پ۱۱ سورہ توبہ)

اے علیؑ! جس کو چوپایہ جانور سواری میں ستا رہا ہو تو یہ پڑھ کر اس کے سیدھے کان میں پھونک دے:۔

" وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ۔ — حق تعالے کے سامنے سرافگندہ ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی اور بے اختیاری سے اور سب خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اے علیؑ! جو شخص جادوگر یا شیطان سے خائف ہو وہ کہے:۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ — بیشک تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو۔"

اے علیؑ! بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ وہ اس کا نام اچھا رکھے، اس کو ادب سکھلائے، تعلیم دے، اور اس کو نیک لوگوں کی صف میں جگہ پانے کے قابل بنائے اور باپ کا حق بیٹے پر یہ ہے کہ اپنا نام اس کے نام پر نہ رکھے، اس کے آگے آگے چلے نہ اس کے سامنے بیٹھے، نہ اس کے ساتھ حمام میں داخل ہو۔

اے علیؑ! تین چیزوں کا تعلق وسواس سے ہے: مٹی کھانا، دانتوں سے ناخن کترنا اور دانتوں سے داڑھی چبانا۔

اے علیؑ! خدا ان والدین پر لعنت کرتا ہے جو اپنے بیٹے کو نافرمانی پر اکساتے ہیں اے علیؑ! خدا ان والدین پر رحم کرتا ہے جو اپنے بیٹے کو اپنی فرمانبرداری کی ہمت دلاتے ہیں۔

اے علیؑ! جس نے اپنے ماں باپ کو رنجیدہ کیا، اس نے ان کی نافرمانی کی سرکشی کی اور قطع رحم کیا۔

اے علیؓ! جس کسی کے سامنے کسی بھائی مسلمان کی غیبت کی جارہی ہو اور وہ غیبت کرنے والے کی مدد کرے تو خدا اس کو رسوا کرے گا۔

اے علیؓ! جو یتیم کے اخراجات کا اس وقت تک کفیل ہو کہ وہ یتیم غنی ہو جائے تو جنت اس کے لئے واجب ہو جائے گی۔

اے علیؓ! جو یتیم کے سر پر رحم کے جذبے سے ہاتھ پھیرے خدا قیامت کے دن یتیم کے ہر بال کے بدلے ایک نور عطا کرے گا۔

اے علیؓ! جہل سے بڑھ کر کوئی محتاجی نہیں، اور عقل سے زیادہ معاون کوئی دولت نہیں، خود پسندی سے بڑھ کر کوئی تنہائی نہیں، تدبیر کی طرح کوئی عقل نہیں، اور محرمات سے پرہیز سے زیادہ کوئی ورع نہیں، حسن اخلاق سے بہتر کوئی حسن نہیں، تفکر سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں۔

اے علیؓ! گفتگو کی آفت جھوٹ ہے، اور علم کی آفت بھول ہے اور عبادت کی آفت اس کا ناغہ کرنا ہے اور حسن کی آفت غرور ہے اور جوانمردی اور سخاوت کی آفت احسان جتانا ہے۔

اے علیؓ! چار چیزیں ہیں جو ضایع گئیں: پیٹ بھرا ہونے پر بھی کھانا، چاندنی کے باوجود چراغ، کھاری زمین میں زراعت کرنا اور اس شخص کے ساتھ احسان کرنا جو اس کے لایق نہ تھا۔

اے علیؓ! جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھولا وہ جنت کا راستہ بھولا۔

اے علیؓ! میرے لئے سانپ کے منہ میں کہنی تک ہاتھ ڈالنا آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ میں اس حقیر ہستی کے آگے دست سوال پھیلاؤں جو کبھی کچھ تھی اور پھر بھی بھر ہو گئی۔

اے علیؓ! جس نے اس شخص کو اپنا والی بنایا جو والی بننے کا اہل نہ تھا اس نے خدا کی اتاری ہوئی چیزوں کا انکار کیا۔

اے علیؓ، انگوٹھی سیدھے ہاتھ میں پہن کیوں کہ اللہ عزوجل کی طرف سے مقربین کے لئے باعث فضیلت ہے۔" حضرت علی نے پوچھا: "ہم کس چیز کی انگوٹھی بنوائیں یا رسول اللہ؟" آپ نے فرمایا: "عقیق احمر کی، کیوں کہ وہ پہلا پہاڑ ہے جس نے اللہ کی وحدانیت اور میری نبوت کا اقرار کیا۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی سے فرمایا: "اے سلمان! جب تو بیمار پڑ جائے تو تجھے تین خصائل حاصل ہوتے ہیں: تو گویا اللہ تعالےٰ ذکر میں ہوتا ہے، بیماری کی حالت میں تیری دعا مستجاب ہوتی ہے، تیرے گناہ جھڑتے چلے جاتے ہیں، اور موت آنے تک شاید تو بالکل پاک وصاف ہو جائے۔"

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے ابوذر! سوال سے بچ، وہ ذلّت حاضرہ ہے اور فقر وافلاس کو جلد لے آتا ہے، اور پھر اس کا حساب بھی قیامت کے دن بڑا طویل ہوگا، اے ابوذر تو تنہا زندگی بسر کرے گا اور تنہا ہی مرے گا اور تنہا ہی جنت میں جائے گا اور تیری وجہ سے وہ پوری قوم نیک بخت ہوگی، جس نے تیرے غسل میّت اور تجہیز وتکفین کے کام میں حصّہ لیا، اے ابوذرؓ، اپنی ضرورت کے لئے کسی سے ایک پیسہ نہ لے، البتہ اگر کوئی چیز تجھے بے سوال مل جائے تو قبول کر لے

پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کہا: "کیا تمہیں بدترین لوگوں کی خبر دوں" کہا: "ہاں، یا رسول اللہ!" فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو چغلی کھاتے پھرتے ہیں تاکہ دوستوں اور عزیزوں کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور یہ لوگ وہ ہیں جو پاک لوگوں سے نتا کمانا چاہتے ہیں۔ یا بے خطا، بے جرم لوگوں کو آفت میں پھانسنا چاہتے ہیں یا پاک دامن لوگوں سے گناہ کرانا چاہتے ہیں۔ (البا غون البرا العنت)

فصل (۴) ، ابن مسعودؓ کو رسول اللہ صلعم کی نصیحتیں

عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے:۔ "ایک دن میں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ صحابی، آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "یا رسول اللہ، ہم ایک عرصہ سے اسی حال میں ہیں۔" آپ نے فرمایا:۔ "خدا کا شکر ادا کرو، میں نے کتاب اللہ میں پڑھا ہے کہ جنت میں جو لوگ پہلے داخل ہوں گے وہ صبر کرنے والے ہوں گے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (پ۲۳ ع ۱۶)۔ اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (پ۱۹ ع ۴)۔ اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (پ۱۸ ع ۶)۔ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا۔ (پ۲۹ ع ۱۹)۔ اُولٰٓئِكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا (پ۲۰ ع ۹) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ	بیشک صبر کرنے والوں کو ان کا صلہ بے شمار ہی ملے گا۔ ایسے لوگوں کو بالاخانے ملیں گے بوجہ ان کے ثابت قدم رہنے کے۔ میں نے ان کو آج ان کے صبر کا یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہوئے۔ اور ان کے صبر کے بدلہ میں ان کو بہشت اور ریشمی لباس دے گا۔ ان لوگوں کو ان کے صبر کی وجہ سے دہرا ثواب ملے گا۔ اور ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے اور آپ ایسے صابرین کو بشارت دیجیے۔ پ۲ ع ۳

ہم نے کہا: "یا رسول اللہ، صابر کون ہیں؟" فرمایا: "جو لوگ اللہ کی اطاعت پر صبر کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے دور رہتے ہیں، اور پاک رزق کماتے ہیں اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں اور زائد از احتیاج اللہ کی راہ میں خرچ کرتے

ہیں، پس یہی لوگ کامیاب ہیں اور نیک ہیں،" اے ابن مسعودؓ ان کی علامتیں یہ ہیں: خشوع وقار، سکینت، تفکر، نرمی، انصاف، اعتبار[1]، تدبیر، تقویٰ، احسان، حب فی اللہ، بغض فی اللہ، امانت کی ادائی، اہل حق کی اعانت اور ظالم کو معاف کرنا،

اے ابن مسعودؓ، یہ لوگ جب کچھ کہتے ہیں تو سچ کہتے ہیں، عہد کرتے ہیں تو پورا کرتے ہیں، برائی کرتے ہیں تو خدا سے بخشش چاہتے ہیں، جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں، جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو وہ ان سے رفع شر کی بات کرتے ہیں، جب وہ بیہودہ مشغلوں کے پاس ہو کر گزریں تو وہ سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں، راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام میں لگے رہتے ہیں اور لوگوں کو اچھی باتیں تلقین کرتے ہیں۔"

اے ابن مسعودؓ، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا یہی لوگ بامراد اور فائز المرام ہیں۔"

"اے ابن مسعودؓ، جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نور میں ہے، جب یہ نور دل پر پڑتا ہے تو دل کو کھول دیتا ہے اور اس کو کشادہ کر دیتا ہے۔" کہا گیا: "یا رسول اللہ! کیا اس بات کی کوئی علامت ہے؟" فرمایا: "ہاں، دنیا کی شہوتوں (مال و جاہ و لذات حیوانی وغیرہ) سے الگ رہنا (صرف بقدر ضرورت احکام شرعی کے مطابق دنیا سے مستفید ہونا)، اور ہمیشگی کے گھر (آخرت) کی طرف رجوع اور میل اور موت آنے سے پہلے ہر وقت اس کے لیے خندہ پیشانی سے آمادہ رہنا، جو اس وقت دنیا سے بیزار ہوا اس کی آرزوئیں کم ہو جاتی ہیں اور اس کو وہ دنیا والوں کے لیے چھوڑ دیتا ہے،" اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے:-

---

[1] غور کرنا، فکر کرنا، کسی چیز سے نصیحت حاصل کرنا۔

لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً (پ ۲۹ تبارک ع ۱)	تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون شخص عمل میں اچھا ہے۔

یعنی وہ دیکھتا ہے کہ دنیا سے کون زیادہ بیزار ہے، کیوں کہ دنیا غرور کا گھر ہے اور اس شخص کا گھر ہے جس کو آخرت میں گھر نہیں اور دنیا وہ جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں، سب لوگوں میں بیوقوف وہ شخص ہے جو دنیا کو طلب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ۔ (پ ۲۷ ع ۱۹)	تم خوب جان لو کہ دنیوی زندگی محض لہو و لعب اور زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال و اولاد میں ایک دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلانا ہے جیسے مینہ ہے کہ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے، پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں عذاب شدید ہے اور خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے۔

اور ایک جگہ یحییٰ علیہ السلام کے ذکر میں خدائے تعالےٰ فرماتا ہے:۔
وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (پ ۱۶ ع ۴) ہم نے ان کو لڑکپن ہی میں سمجھ عطا کی تھی۔
یہ سمجھ کیا تھی؟ دنیا سے زہد۔ خدائے تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا:
"اے موسےٰ۔ زینت کرنیوالوں کو بتلادو کہ زہد سے بڑھ کر کوئی زینت نہیں ہو سکتی، اے موسےٰ جب تم فقر (محتاجی) کو آتا ہوا دیکھو تو صالحین کے اصول پر اس کو مرحبا کہو، اور جب غنا کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھو تو کہو: "گناہ جس کی سزا جلد ہی ملتی ہے۔" اے ابن مسعودؓ خدا کے اس قول پر غور کرو۔

وَلَوْلَا اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ۔ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ وَزُخْرُفًا وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

(پ ۲۵ ع ۹)

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقے کے ہوجائیں گے تو جو لوگ خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں ہم ان کے لئے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور زینے بھی جن پر چڑھا کرتے اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں اور سونے کے لئے بھی اور یہ سب کچھ بھی نہیں صرف دنیوی زندگی کی چند روزہ کامرانی ہے اور آخرت آپ کے پروردگار کے ہاں خدا ترسوں کے لئے ہے۔

اور اس کا قول ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا۔ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا۔

(پ ۱۵ ع ۲)

جو شخص دنیا کی قیمت رکھے گا ہم ایسے شخص کو دنیا میں جتنا چاہیں گے فی الحال ہی دے دیں گے پھر ہم اس کے لئے جہنم تجویز کرتے ہیں وہ اس میں بدحال راندہ ہو کر داخل ہوگا اور جو شخص آخرت کی نیت رکھے گا اور اس کے لئے جیسی سعی کرنا چاہیئے ویسے ہی سعی بھی کرے گا بشرطیکہ یہ شخص مومن بھی ہو سو ایسے لوگوں کی یہ سعی مقبول ہوگی۔

"اے ابن مسعود، جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ نیکیوں کے کمانے میں جلدی کرتا ہے اور جو دوزخ سے ڈرتا ہے وہ نفسانی خواہشات کو ترک کر دیتا ہے اور جو

موت کا انتظار دیکھتا رہتا ہے وہ لذتوں سے منہ موڑ لیتا ہے اور جو دنیا سے بیزار ہوا ہے اس پر مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں، اے ابن مسعودؓ خدائے تعالیٰ کا یہ قول پڑھو:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ خوشنما معلوم ہوتی ہے لوگوں کو محبت مرغوب
مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَ چیزوں کی عورتیں ہوئیں بیٹے ہوئے لگے ہوئے
الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ ڈھیر ہوئے سونے اور چاندی کے نشان لگے ہوئے
وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ گھوڑے ہوئے مواشی ہوئے اور زراعت ہوئی یہ سب
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے (سورہ آل عمران)

اے ابن مسعودؓ، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کا شرف بخشا اور ان سے راز داری کی باتیں کیں، نتیجہ یہ ہوا کہ موسیٰ خوفِ خدا سے روز بروز گھلنے لگے، یہاں تک کہ لاغری کی وجہ سے ان کے پیٹ کے اندر کی ساگ کی سبزی نظر آتی تھی اور جب موسیٰ تپش آلود دھوپ سے سایہ کی طرف پہونچے تو انھوں نے خدا سے کچھ نہ مانگا سوائے اس کھانے کے جو انہیں بھوک کے لئے کافی ہو جائے۔"

اے ابن مسعودؓ، اگر تم چاہو تو میں تم کو نوح علیہ السلام کا قصہ سناتا ہوں، جنہوں نے ساڑھے نو سو برس اپنی زندگی اس طرح گذار دی کہ صبح کہتے کہ شاید شام نہ ہوگی اور شام کہتے کہ شاید صبح نہ ہوگی، ان کا کپڑا کیا تھا؟ جانوروں کے بال کھانا کیا تھا، بس جو کی روٹی، اگر تم چاہو تو میں تمہیں سلیمان علیہ السلام کا قصہ سناؤں، جو باوجود اس شان و شوکت اور حکومت و دولت کے کھاتے کیا تھے، صرف جو کی روٹی، اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں خلیفۃ اللہ داؤد علیہ السلام کا قصہ سناتا ہوں، جن کا لباس بال، اور غذا صرف جو کی روٹی تھی، سلیمان علیہ السلام خود تو جو کی روٹی کھاتے تھے مگر دوسروں کو عمدہ عمدہ نعمتیں کھلاتے تھے، ان کا لباس بھی اون

کا ہوتا، جب رات ہوتی تو ہاتھ گردن سے مضبوط باندھ لیتے، اور صبح تک نمازیں پڑھا کرتے۔ اگر تم چاہو تو میں تم کو ابراہیم خلیل علیہ السلام کے واقعات سناؤں جن کا لباس صوف کا تھا اور کھانا جو کی روٹی تھی۔ اگر تم چاہو تو میں تم کو یحیٰی علیہ السلام کی خبر دوں، جن کے کپڑے پتوں کے ہوتے اور غذا بھی درختوں کے پتے ہی۔ اگر چاہو تو تم عیسٰی علیہ السلام کے متعلق سنو، کہا کرتے تھے کہ میرا سالن بھوک ہے، میرا شعار خوف الٰہی، میرا لباس صوف، میرا چوپایہ میرے دونوں پاؤں۔ میرا چراغ رات کا چاند، اور جاڑوں میں میری انگیٹھی سورج کی روشنی، اور میرا پھل پھول ساگ پات ہیں، وہ ساگ جسے جنگل کے جانور کھاتے ہیں، اور وہیں میرا ٹھکانہ بھی ہے، جب صبح ہوتی ہے تو میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا ہوں۔ پھر دنیا میں مجھ سے بڑھ کر کوئی شخص غنی نہیں۔

اے ابن مسعود! یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ان چیزوں سے بغض رکھا جن سے خدا بغض رکھتا ہے، اور ان چیزوں سے بیزار ہوئے جن سے خدا بیزار ہے، ان کی تعریف خدا نے اپنی کتاب محکم آیات میں فرمائی ہے، نوحؑ کے متعلق فرمایا:۔ وَإِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا وہ ہمارا شکر گزار بندہ تھا۔ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا: وَاتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا۔ خدا نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا۔ اور داؤدؑ کے متعلق فرمایا:۔ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ۔ ہم نے تجھ کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا وَكَلَّمَ اللهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا: خدا نے موسیٰ سے بات چیت کی، نیز فرمایا: وقربناہ نجیا ہم نے ان کو راز کی باتیں کرنے کے لیے مقرب بنایا۔ یحییٰؑ کے متعلق کہا۔ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا۔ ہم نے انہیں لڑکپن ہی میں سمجھ عطا کی۔ عیسٰی علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ اے عیسٰی ابن مریم میرا انعام یاد کرو

نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی وَالِدَتِكَ	جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے
اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ	جب میں نے تم کو روح القدس سے
تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ	تائید دی۔ تم آدمیوں سے کلام کرتے
وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ	تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی۔ اور
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ	جب کہ میں نے تم کو کتابیں اور سمجھ کی باتیں
وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ	اور توریت و انجیل تعلیم کیں اور جب کہ تم
وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ	گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندے
كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ	کی شکل ہوتی ہے، میرے حکم سے پھر تم اس
(المائدہ ع ۱۵)	کے اندر پھونک مار دیتے تھے،
	جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا، میرے
	حکم سے۔

پھر ان سب پیغمبروں کی شان میں فرماتا ہے:۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ	یہ سب نیک کاموں میں دوڑتے تھے
وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّ	اور امید و بیم کے ساتھ ہماری عبادت
كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۔	کیا کرتے تھے اور ہمارے سامنے
(پ ۱۷ ع ۶)	دب کر رہتے تھے۔

اے ابن مسعودؓ! آگ اس کے لیے ہے جو حرام پر سوار ہوتا ہے، اور جنت اس کے لیے ہے جو حلال پر سوار ہوتا ہے، پس تجھ پر زُہد لازمی ہے، اور یہی وہ چیز ہے جس پر خدا اور اس کے فرشتے فخر کرتے ہیں، اور اسی کی وجہ سے خدا تیری طرف متوجہ ہوتا ہے، اور نیک لوگ تجھ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ابن مسعودؓ میرے بعد وہ لوگ آنے والے ہیں، جو طرح طرح کے عمدہ کھانے کھائیں گے اور

اعلیٰ درجہ کی سواریوں میں بیٹھیں گے اور ایسی زیب وزینت کریں گے جیسے کوئی عورت اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرتی ہے۔ یہ اس امت کے منافقین ہوں گے اور یہ آخر زمانہ میں پیدا ہوں گے۔ یہ قہوہ خانوں میں بیٹھ کر قہوہ اڑائیں گے چوسر اور بازی کھیلیں گے۔ نفسانی خواہشات کے بندے بنے رہیں گے، نماز کی جماعتوں کو چھوڑ دیں گے، تماشوں کی طرف لپکیں گے، انہی کے متعلق خدا نے فرمایا تھا:

فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (پ ۱۶ ع ۷)

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے نماز کو برباد کیا اور خواہشوں کی پیروی کی، سو وہ لوگ عنقریب خرابی دیکھیں گے۔

"اے ابن مسعود! ان کا کلام تو حکمت سے بھرا ہوا ہوگا مگر ان کے سارے اعمال غیر مقبول ہوں گے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔ (پ ۲۶ ع ۷)

تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔

اے ابن مسعود، اس شخص کو کوئی نفع نہ ہوگا، جو دنیا کی نعمتوں میں ڈوبا رہتا ہے۔ اس کے لئے آخرت میں دائمی دوزخ لکھی ہے۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ۔ (پ ۲۱ ع ۴)

یہ لوگ صرف دنیوی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بے خبر ہیں۔

یہ لوگ بڑے بڑے گھر بناتے ہیں، عالی شان محل تعمیر کرتے ہیں، مسجدوں کی آرائش کرتے ہیں اور اس سے بھی ان کا مقصود دنیا ہی ہوتی ہے (یعنی شہرت

کیونکہ وہ تو بس دنیا ہی میں ڈوبے رہتے ہیں، سوچتے ہیں تو اسی کی سوچ، ان کا دیوتا ان کا پیٹ ہے، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ۔ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (پ ۱۹ ع ۱۱)

اور بڑے بڑے محل بناتے ہو، جیسے دنیا میں تم کو ہمیشہ رہنا ہے اور جب کسی پر دارو گیر کرنے لگتے ہو تو بالکل جابر بن کر دارو گیر کرتے ہو، اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اور خدائے تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے:

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشَاوَةً (پ ۲۵ ع ۱۵)

کیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی ہے جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے اور خدائے تعالیٰ نے اس کو باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے

یہ سوائے منافق کے کون ہو سکتا ہے؟ اس نے اپنی خواہشوں ہی کو اپنا معبود بنا لیا ہے، اس کا دیوتا اس کا پیٹ ہے، جو اس کا دل خواہش کرتا ہے بس وہ کھاتا ہے، حلال و حرام کی اسے تمیز نہیں، اس کی شان میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ (پ ۱۳ ع ۹)

اور وہ لوگ دنیوی زندگانی پر اتراتے ہیں اور یہ دنیوی زندگی آخرت کے مقابلہ میں بجز ایک متاع قلیل کے اور کچھ بھی نہیں!

" اے ابن مسعود، ان کی آپس میں بات چیت عورتوں کے متعلق ہوتی ہے

ان کی نظر روپیہ پیسہ پر رہتی ہے، ان کی توجہات کا مرکز پیٹ ہے، یہی لوگ سب سے زیادہ برے ہیں، ان ہی سے فتنہ اٹھتا ہے اور ان ہی کی طرف لوٹتا ہے۔ اے ابن مسعود، خدائے تعالیٰ کا یہ قول پڑھو:

اَفَرَاَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰھُمْ سِنِیْنَ ۝	اے مخاطب ذرا بتلاؤ تو اگر ہم ان کو چند سال
ثُمَّ جَآءَھُمْ مَّا کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۝	عیش میں رہنے دیں پھر جس کا ان سے وعدہ
مَآ اَغْنٰی عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ۝	ہے وہ ان کے سر پر آپڑے تو ان کا وہ عیش
(پ ۱۹ ع ۱۵)	کس کام آسکتا ہے؟

"اے ابن مسعود" بدء الاسلام غریبًا وسیعود غریبا کما بدأ فطوبیٰ للغرباء اسلام غربت سے شروع ہوا[۱] اور ایک زمانہ میں پھر غریب ہو جائے گا، تو غرباء کے لئے طوبیٰ ہے، یعنی بہشت ہے، جو یہ زمانہ پائے (اور یہ تمہاری آئندہ نسلوں میں سے ہوں گے) تو اس کو چاہیے کہ ان کی مجلسوں میں ان کو سلام نہ کرے، اور نہ ان کے جنازے کے ساتھ چلے، اور نہ ان کے بیماروں کی عیادت کرے، اس عہد کے منافقین تمہاری سی باتیں تو کریں گے مگر ان کے اعمال تمہارے اعمال کے برعکس ہوں گے۔ یہ مریں گے تو تمہاری ملت سے نہ ہوں گے، وہ مجھ سے نہ ہوں گے اور نہ میں ان میں سے ہوں۔ اے ابن مسعود، خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو، اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ	تم چاہے کہیں بھی ہو، تم کو موت آدبائے گی

[۱] یعنی جیسے غریب مسافر اپنے اہل وعیال اور وطن سے دور رہ کر تنہائی میں بسر کرتا ہے اسی طرح اسلام بھی ابتدا میں غریب اور تنہا تھا کوئی اس کا غمخوار نہ تھا یعنی مسلمان بہت کم تھے اور ایک زمانہ میں پھر غریب ہو جائے گا یعنی کفار ملحدین اور مبتدعین کی کثرت ہو گی اور سچے دین دار موحد اور متقی پرہیزگار مسلمان کم رہ جائیں گے (مترجم)

وَلَوْ كُنْتُمْ فِىْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ (پ ۵ ع ۸) — اگرچہ تم قلعی چونہ کے قلعوں میں ہو۔

نیز خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِىُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَاْوٰكُمُ النَّارُ هِىَ مَوْلٰكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ (الحدید ع ۲ پ ۲۷)

جس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار کرلو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں ان کو جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ۔ پھر روشنی تلاش کرو، پھر ان کے درمیان میں ایک دیوار قائم کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کی اندرونی جانب میں رحمت ہوگی اور بیرونی جانب عذاب ہوگا، یہ ان کو پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے، وہ کہیں گے کہ تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے اور تم شک کیا کرتے تھے اور تم کو تمہاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ تم پر خدا کا حکم آپہنچا اور تم کو دھوکہ دینے والے نے اللہ کے ساتھ دھوکے میں ڈال رکھا تھا، غرض آج نہ تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے

"اے ابن مسعود، ان منافقوں پر خدا اور فرشتوں کی ہمیشہ لعنت رہتی ہے ان

پر خدا کا غضب ہے، ان کے لئے دنیا و آخرت میں بُرا حساب ہے۔ اے ابن مسعود یہ لوگ حرص کا کھلا مظاہرہ کرتے ہیں اور ان کا حسد چھپتا نہیں، یہ لوگ ناطہ کاٹتے اور نیکی سے بیزار ہیں خدائے تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے:

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

(البقرہ ع ۲)

جو توڑتے ہیں اس معاہدہ کو جو اللہ سے کر چکے تھے اس کے استحکام کے بعد اور قطع کرتے رہتے ہیں ان تعلقات کو کہ حکم دیا ہے اللہ نے ان کو وابستہ رہنے کا اور فساد کرتے رہتے ہیں زمین میں، پس یہ لوگ پورے خسارہ میں پڑنے والے ہیں۔

اور خدائے تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔

(الجمعة ع ۱)

جن لوگوں کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا، پھر انھوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی حالت اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہے۔

"اے ابن مسعود- ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب اس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا (ایسی تکلیف پائے گا) جیسے انگارے کو مٹھی سے تھامنے والا- اس زمانے میں اُسے بھیڑیا ہی بننا پڑے گا- ورنہ اسے دوسرے بھیڑیئے کھا جائیں گے- اے ابن مسعود، ان لوگوں کے عالم اور فقیہہ بھی خیانت کرنے والے ہوں گے، گناہوں سے بے پروا اور اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ شر کی طرف مائل، یہی حال ان کے پیروؤں کا ہوگا اور ان کا بھی جو ان کے پاس آتے جاتے اور ان سے علم حاصل کرتے، ان سے

دوستی کرتے، اور ان کے ساتھ بیٹھا اُٹھا کرتے، اور ان سے مشورہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں، خدا انھیں جہنم کی آگ میں ڈالے گا، وہ اندھے بہرے اور گونگے ہیں، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے، "جوں جوں دوزخ کی آگ ذرا دھیمی ہونے لگے۔ تب ہی ہم ان کے لئے اور زیادہ بھڑکا دیں گے"۔ (كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا۔ (سبحٰن الذی ع-۱) اے ابن مسعود، وہ لوگ دعوے کریں گے کہ وہ میرے دین پر قائم ہیں، میری سنت پر چلتے ہیں، میرے اصول کے حامی ہیں، میری شریعت کا احترام کرنے والوں سے ہیں، مگر میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اے ابن مسعود، تم نہ ان کی جماعت میں بیٹھو، نہ ان کے ساتھ راستوں میں چلو نہ انھیں راستہ دکھاؤ نہ انھیں پانی پلاؤ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ۔

جو شخص محض حیاتِ دنیوی اور اس کی رونق چاہتا ہے تو ہم ان لوگوں کے اعمال ان کو دنیا ہی میں پورے طور سے دیتے ہیں اور ان کے لئے دنیا میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔

"اے ابن مسعود، اکثر ایسا ہوگا کہ میری امت کے لوگوں کو ان سے دشمنی بغض اور جھگڑے رہیں گے۔ یہ لوگ اس امت کے ذلیل ترین لوگ ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے سچا پیغمبر بنا کر بھیجا، خدائے تعالیٰ ضرور ان کو زمین میں دھنسا دے، اور ان کو بندر اور سور کی شکل میں مسخ کر دے گا"۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشکبار ہوئے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ رو پڑے، پھر ہم نے پوچھا: "یا رسول اللہ کس چیز نے آپ کو رُلایا؟ فرمایا" ان بدبختوں پر رحم نے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ تَرٰی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ۝ (پ ۲۲ ع ۱۲)

اگر آپ وہ وقت ملاحظہ کریں جب کہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی، اور پاس کے پاس ہی سے پکڑ لئے جائیں گے۔

" اے ابن مسعود، جو شخص علم کو صرف دنیا کے حصول کے لئے سیکھتا ہے اور علم پر دنیا کی محبت و زینت کو ترجیح دیتا ہے، وہ خدا کے غضب کا مستحق ہو جاتا ہے، اور اس کا ٹھکانا دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ہوگا جہاں وہ یہود و نصاریٰ بھی ہوں گے جنھوں نے خدا کی کتاب کو اسی طرح پھینک دیا تھا، جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے :

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ (بقرہ ۱۱ ع ۱۱)

پس جب وہ خبر پہنچی جس کو وہ پہچانتے ہیں تو اس کا انکار کر بیٹھے، سو خدا کی مار ہو ایسے منکروں پر۔

اے ابن مسعود، جو شخص قرآن کو دنیا اور اس کی زینت کے لئے سیکھتا ہے خدا اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔ اے ابن مسعود،

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَلَمْ یَعْمَلْ بِمَا فِیْهِ حَشَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی۔

جو شخص علم سیکھتا ہے اور جو کچھ حاصل کیا ہے اس پر عمل نہیں کرتا تو خدائے تعالےٰ اس کو قیامت کے دن اندھا اُٹھائے گا۔

اور جو شخص ریاکاری کے لئے علم سیکھتا ہے تاکہ اس سے دنیا حاصل کرے خدا اس سے برکت چھین لیتا، اور اس کی معیشت اس پر تنگ کر دیتا اور اس کو اپنے نفس ہی کے حوالہ کر دیتا ہے اور جس کو اللہ اس کے نفس کے حوالے کر دے، وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے :

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ (پ۱۶ ع۳)

جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اے ابن مسعود، تیرے ساتھ بیٹھنے والے نیک ہوں، اگر مجھے بھائی بنانا ہو تو متقی اور زاہد لوگوں ہی کو اپنا بھائی بنانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۝ (پ۲۵ ع۱۲)

تمام دوست اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے، بجز خدا سے ڈرنے والوں کے۔

اے ابن مسعود، جان لو کہ لوگ اچھے کام کو برا بتلاتے ہیں اور برے کام کو اچھا، اسی لئے خدائے تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے، اور اسی لئے ان میں سے کوئی سچائی پر گواہی دینے والا نہیں ملتا، اور نہ انصاف پر قائم رہنے والا۔ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے:

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ (پ۵ ع۱۷)

اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم رہنے والے اللہ کے لئے گواہی دینے والے رہو۔ اگرچہ اپنی ذات پر ہو یا والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو۔

اے ابن مسعود، یہ لوگ آپس میں فضیلت جتاتے ہیں تو حسب نسب پر یا مال پر، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

اور بجز اپنے عالی شان پروردگار کی رضا جوئی کے اس کے ذمہ کا احسان نہ تھا کہ اس کا بدلہ

رَبَّہٖ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی (پ۳۰ ع ۱۷)

اُتارنا ہو اور یہ شخص عن قریب خوش ہو جائے گا۔

اے ابن مسعود، تیرے لئے لازمی ہے کہ تو خدا سے ڈرے اور اپنے فرائض کو ادا کرے، یہی چیز تجھے اہل تقوےٰ اور اہل معرفت میں داخل کرے گی۔ اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ۔ (بینہ ع ۱)

اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے، یہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

اے ابن مسعود، وہ چیز جو تیرے کام کی نہیں چھوڑ دے اور جو چیز تیرے کام کی ہے اختیار کرلے، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ (عبس ع ۱)

ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہو گا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔

اے ابن مسعود، اپنے اہل وعیال پر شفقت کے خیال سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ چھوڑ، اور نہ اس کی نافرمانی کا ارادہ کر، کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ۔ پ۲۱ ع ۱۳

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کوئی مطالبہ ادا کر سکے گا، اور نہ کوئی بیٹا ہی ہے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ ادا کرے، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تم کو دنیاوی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈالے۔

اے ابن مسعود، دنیا سے اور اس کی لذتوں اور اس کی شہوتوں سے پرہیز کرو، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ۔ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ٥

(پ ۳ ع ۱۰)

خوشنما معلوم ہوتی ہے لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی، عورتیں ہوئیں، بیٹے ہوئے لگے ہوئے ڈھیر ہوئے سونے چاندی کے، نمبر لگے ہوئے گھوڑے ہوئے، مواشی ہوئے، اور زراعت ہوئی، یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی، اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے، آپ فرما دیجئے کیا میں تم کو ایسی چیز بتلا دوں جو بہتر ہو ان چیزوں سے، ایسے لوگوں کے لئے جو ڈرتے ہیں ان کے مالک کے پاس ایسے ایسے باغ ہیں جن کے پائیں میں نہریں جاری ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ایسی بی بیاں ہیں جو صاف ستھری کی ہوئی ہیں اور خوشنودی ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھتے ہیں بندوں کو۔

اے ابن مسعود، تجھ کو اللہ کی طرف سے کبھی دھوکہ میں نہ رہنا چاہیئے نہ اپنے نیک عمل پر غرور کرنا چاہیئے، نہ اپنے زہد و عبادت ہی پر، اے ابن مسعودؓ جب تو کتاب الٰہی کی تلاوت کرے اور ان آیتوں پر پہنچے جن میں امر و نہی کا ذکر ہے تو خوب غور و فکر کے ساتھ ان کو دہرا، تاکہ یہ تیرے دل پر انمٹ نقش ہو جائیں کیوں کہ ان کی نہی تجھے ترک معاصی کی طرف رہبری کرتی ہے، اور اس کا امر

عمل نیک کا رہنما ہے، اللہ تعالیٰ کہتا ہے:۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ٥
(پ ۳ ع ۱۱)

سو ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ان کو اس تاریخ میں جمع کریں گے جس میں ذرا شبہ نہیں اور پورا پورا بدلہ مل جائے گا ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا تھا اور ان شخصوں پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

اے ابن مسعود، گناہ کو حقیر نہ جان، نہ اس کو چھوٹا سمجھ، اور کبیرہ گناہوں سے بچ، کیونکہ قیامت کے دن جب بندہ اپنے گناہوں کو دیکھے گا تو اس کی آنکھوں سے خون اور پیپ آنسو بن کر نکلیں گے، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا۔
(پ ۳ ع ۱۱)

جس روز کہ ہر شخص اپنے اچھے کئے ہوئے کاموں کو سامنے لایا ہوا پائے گا اور اپنے بُرے کئے ہوئے کاموں کو بھی، اس بات کی تمنا کرے گا کہ کیا خوب ہوتا جو اس شخص کے اور اس روز کے درمیان میں دور دراز کی مسافت ہوتی۔

اے ابن مسعود، جب تجھ سے کہا جائے کہ خدا کا خوف کر تو غصہ نہ ہو، کیوں کہ خدا فرماتا ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ
(پ ۲ ع ۹)

اور جب اس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا خوف کر تو نخوت اس کو گناہ پر آمادہ کر دیتی ہے سو ایسے شخص کی کافی سزا جہنم ہے۔

اے ابن مسعود، اپنی امیدوں کو کوتاہ کر، جب تو صبح اٹھے تو یہ کہہ کہ میں شام تک نہ رہوں گا۔ جب شام ہو تو کہہ کہ میں صبح تک نہ رہوں گا۔ اس دنیا سے کوچ کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہ، اور خدا سے ملاقات کا خواہش مند رہ اس

کی ملاقات سے جھجک نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوست رکھتا ہے جو اس کی ملاقات کو دوست رکھے اور اس کو ناپسند کرتا ہے جو اس کی ملاقات کو ناپسند کرے۔ اے ابن مسعود، (بے ضرورت اور محض زینت کے لئے) درخت نہ لگا، نہ نہر جاری کر، اور نہ عمارت کو مزین کر اور نہ چار دیواری تعمیر کر اور نہ باغ لگا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ (پ ۳۰ ع ۲۷)	فخر کرنا تم کو غافل کئے رہتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو۔

اے ابن مسعود، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے سچا پیغمبر بنا کر بھیجا عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب لوگ شراب کو حلال کر لیں گے اور اس کا نام نبیذ رکھیں گے، ان پر خدا کی لعنت ہے اور فرشتوں اور انسانوں کی بھی، میں بھی ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اے ابن مسعود، اللہ کے نزدیک اپنی ماں سے زنا کرنے والا بھی گناہ کے لحاظ سے اس شخص سے کمتر ہے جو اپنے مال میں رائی کے برابر بھی سود کو داخل کرتا ہو، اور جو شخص شراب پیتا ہو خواہ تھوڑی سی ہو یا زیادہ، وہ اللہ کی نگاہ میں سود خوار سے بھی زیادہ بُرا ہے، کیونکہ شراب ہر برائی کی کنجی ہے۔ اے ابن مسعود، یہ لوگ نیکوں پر ظلم کرتے ہیں اور بدکاروں کو سچا جانتے ہیں، سچائی ان کے پاس جھوٹ ہے اور جھوٹ ان کے پاس سچ ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ سچائی پر نہیں ہیں، لیکن شیطان نے ان کے اعمال کو خوشنما کر کے دکھلایا ہے، اور انھیں سیدھے راستہ سے روک دیا ہے، اس لئے وہ ہدایت نہیں پائیں گے، وہ دنیوی زندگی سے راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کی آیتوں سے بالکل غافل ہیں اپنے اعمال بد کی وجہ سے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اے ابن مسعود، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۔

(پ ۲۵ ع ۱۰)

اور جو شخص اللہ کی نصیحت سے اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ ان کے ساتھ رہتا ہے اور وہ ان کو راہ سے روکتا رہتا ہے اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں، یہاں تک کہ جب ایسا شخص ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر فاصلہ ہوتا کہ برا ساتھی تھا۔

اے ابن مسعود، یہ لوگ اس شخص کو عیب لگاتے ہیں جو میری سنت پر چلتا ہے اور اس کی ہنسی اڑاتے ہیں جو اللہ کے فرائض ادا کرتا ہے ان ہی کے متعلق خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

(پ ۱۸ ع ۵)

سو تم نے ان کا مذاق مقرر کیا تھا یہاں تک کہ ان کے مشغلہ نے تم کو ہماری یاد بھی بھلا دی اور تم ان سے ہنسی کیا کرتے تھے، میں نے ان کو آج ان کے صبر کا یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہوئے۔

اے ابن مسعود گناہ کے نشہ سے بچارہ، ہاں گناہ کا بھی ایک نشہ ہوتا ہے، شراب کے نشہ کی طرح، بلکہ اس سے بھی زیادہ تیز، اسی سے تو یہ حالت ہو جاتی ہے جس کی طرف خدائے تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے۔ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اور فرماتا ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً

ہم نے زمین پر کی چیزوں کو اس کے لئے باعث

لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۝ | رونق بنایا تاکہ ہم لوگوں کی آزمائش کریں
(پ ۱۵ ع ۱۳) | کہ ان میں زیادہ اچھا عمل کون کرتا ہے۔

اے ابن مسعود، دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے، مگر خدا کی یاد اور جس کو اللہ پسند کرتا ہے[1]۔ اور اس کی تصدیق کتاب الٰہی میں یوں آئی ہے:

كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ وَّيَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ ۔ (پ ۲۷ ع ۱۱) | جتنے روئے زمین پر ہیں سب فنا ہو جائیں گے اور آپ کے پروردگار کی ذات جو عظمت و احسان والی ہے باقی رہ جائے گی۔

اور خدا فرماتا ہے: كُلُّ شَيۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں بجز اس کی ذات کے۔

اے ابن مسعود، جب تو عمل کرے تو خالص اللہ کے لئے کر، کیونکہ اعمال میں سے کوئی چیز قبول نہیں ہوتی سوائے اس کے جو خالص اللہ کے لئے ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰى (پ ۳۰ ع ۱۷) | اور بجز اپنے عالی شان پروردگار کی رضا جوئی کے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ اس کا بدلہ اُتارتا ہو۔

اے ابن مسعود، دنیا کی نعمتیں چھوڑ، اور ان سے صبر کر لے، کیوں کہ ان

---

[1] پوری حدیث یہ ہے: الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ عالما او متعلما۔ اس کا ترجمہ اوپر گزرا بعضوں نے ما والاہ کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ جو اللہ کے ذکر سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً فرائض کا بجالانا، محرمات سے باز رہنا یا جو اللہ کے ذکر کے سامان ہیں مثلاً مسجدیں دین کی کتابیں دین کے مدرسے (مترجم)

نعمتوں کے بارے میں روزِ قیامت تجھ سے سوال کیا جائے گا۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (پ ۳۰ ع ۲۷)

اے ابن مسعود، یہ دنیا اور اس کی خواہشیں تجھے لہو ولعب میں نہ ڈال دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (پ ۱۸ ع ۶)	کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی مہمل پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔

اے ابن مسعود، جب تو نیک عمل کرے اور اس سے تیرا مقصد غیر اللہ ہو تو ثواب کی امید نہ رکھ، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے:

فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (پ ۱۶ ع ۳)	قیامت کے دن ہم ان کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔

اے ابن مسعود، جب لوگ تیری تعریف کریں، اور کہیں کہ تو روزانہ روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہے، حالاں کہ تو ایسا نہیں تو پھر خوش بھی نہ ہو، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (پ ۴ ع ۱۰)	جو لوگ ایسے ہیں کہ اپنے کردار پر خوش ہوتے ہیں اور جو کام نہیں کیا اس پر چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ہو، سو ایسے شخصوں کو ہرگز ہرگز مت خیال کرو کہ وہ خاص طور پر عذاب سے بچاؤ میں رہیں گے، اور ان کو دردناک سزا ہوگی۔

اے ابن مسعود، نیکیاں کئے جا، کیونکہ قیامت کے دن نیکی کرنے والا اور

بدی کرنے والا دونوں بھی پچھتائیں گے: نیکی کرنے والا کہے گا کہ کاش میں اور زیادہ نیکیاں کئے ہوتا، اور برائی کرنے والا کہے گا کہ ہائے میں نے بڑا قصور کیا۔ اس کی تصدیق خدا کے اس ارشاد سے ہوتی ہے۔ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ (پ ۲۹ ع ۱) قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے"۔ اے ابن مسعود، گناہ کو آگے نہ بڑھا اور توبہ کو پیچھے نہ کر، بلکہ توبہ کو آگے بڑھا اور گناہ کو پیچھے ڈال، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ (پ ۲۹ ع ۱۷) بلکہ بعض آدمی یوں چاہتا ہے کہ اپنی آیندہ زندگی میں فسق و فجور کرتا رہے۔

اے ابن مسعود، خبردار، دین میں کوئی بدعت نہ نکال، کیونکہ بندہ جب کوئی برا طریق نکالتا ہے تو اس پر ان لوگوں کے بھی گناہ ڈالے جاتے ہیں جنھوں نے اس پر عمل کیا ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَھُمْ۔ (یٰسین ع ۱) اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے جاتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ٥ (پ ۲۹ ع ۱۷) اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا بتلا دیا جائے گا۔

اے ابن مسعود، دنیا کی طرف مائل نہ ہو اور نہ اس سے مطمئن ہو جا، عنقریب تو اس کو چھوڑ جائے گا، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

اَتُتْرَکُوْنَ فِیْ مَا ھٰھُنَآ اٰمِنِیْنَ۔ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ کیا تم کو ان چیزوں میں بے فکری سے رہنے دیا جائے گا جو یہاں موجود ہیں، باغوں میں چشموں میں،

طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۝ (پ ۱۹ ع ۱۲)

کھیتوں میں، اور ان کھجوروں میں جن کے گچھے خوب گوندھے ہوئے ہیں۔

اے ابن مسعود، گذشتہ قوموں اور جابر بادشاہوں کے واقعات یاد کر کے عبرت حاصل کر، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝ (پ ۱۹ ع ۲)

اور ہم نے عاد و ثمود اور اصحاب الرس اور ان کے بیچ بیچ میں بہت سی امتوں (کو ہلاک کیا)۔

اے ابن مسعود، گناہوں سے بچتا رہ، چاہے وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، کیونکہ تو جہاں کہیں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تجھ کو دیکھتا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ: "وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو"۔ اے ابن مسعود، اللہ تعالیٰ سے خوف کر پوشیدہ بھی اور علانیہ بھی، خشکی میں بھی تری میں بھی، رات ہو یا دن، کیونکہ وہ فرماتا ہے:

مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ج (پ ۲۸ ع ۲)

کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ نہ ہو، اور نہ پانچ کی ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے وہ لوگ کہیں بھی ہوں۔

اے ابن مسعود، شیطان کو دشمن سمجھ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ط (پ ۲۲ ع ۱۳)

یہ شیطان تمہارا دشمن ہے سو تم اس کو دشمن سمجھتے رہو۔

اور ابلیس کے متعلق فرماتا ہے:

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَمِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ ○ (پ ۸ ع ۹)

پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی، ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو احسان ماننے والا نہ پائیں گے۔

خدائے تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے:

لَمَنْ تَبِعَکَ مِنْھُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ مِنْکُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ (پ ۸ ع ۹)

جو شخص ان میں سے تیرا کہنا مانے گا میں ضرور تم سے جہنم کو بھر دوں گا۔

اے ابن مسعودؓ، حرام مت کھا، نہ حرام کپڑا پہن، اور نہ کوئی حرام چیز لے، نہ خدا کی نافرمانی کر، کیونکہ خدائے تعالیٰ ابلیس سے فرماتا ہے

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْھُمْ بِصَوْتِکَ وَاَجْلِبْ عَلَیْھِمْ بِخَیْلِکَ وَرَجِلِکَ وَشَارِکْھُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْھُمْ وَمَا یَعِدُھُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ○

اور ان میں سے جس جس پر تیرا قابو چلے اپنی چیخ و پکار سے اس کا قدم اکھاڑ دینا اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھا لانا، اور ان کے مال اور اولاد میں اپنا ساجھا کر لینا، اور ان سے وعدہ کرنا، اور شیطان ان لوگوں سے بالکل جھوٹے وعدہ کرتا ہے۔

اور فرمایا:

فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ۔ (پ ۲۱ ع ۱۳)

سو تم کو دنیاوی زندگانی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈالے۔

اے ابن مسعودؓ، اللہ سے ڈرتا رہ، چھپ کر بھی علانیہ بھی، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ۔

اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے

سے ڈرتا ہے، اس کے لئے دو باغ ہوں گے۔ (پ ۲۷ ع ۱۳)

تو ان لذتوں اور شہوتوں کی وجہ سے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دے، خدا فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ طَغٰیۙ وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی (پ ۳۰ ع ۴) تو جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی، سو وہ دوزخ کا ٹھکانا ہوگا

یعنی دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی، مگر خدا کی یاد اور جس کو اللہ پسند کرتا ہے۔ اے ابن مسعود، کسی کے مال میں جو تیرے پاس رکھا جائے خیانت نہ کر، نہ کسی کی امانت میں، جس کا تو امین بنایا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا (پ ۵ ع ۵) بیشک اللہ تعالیٰ تم کو اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو ان کے حقوق پہنچا دیا کرو۔

اے ابن مسعود، علم کی بنا پر صرف اسی شئے کے متعلق کچھ کہہ جس کو تو نے دیکھا یا سنا ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (پ ۱۵ ع ۴) اور جس بات کی تجھ کو تحقیق نہ ہو اس پر عمل درآمد مت کر، کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی پوچھ ہوگی۔

اور فرمایا:

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَ یُسْـَٔلُوْنَ۝ (پ ۲۵ ع ۸) ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور ان سے باز پرس ہوگی۔

اور فرمایا

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ۝ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ۝ جب دو اخذ کرنے والے فرشتے اخذ کرتے رہتے ہیں جو کہ دہنی اور بائیں جانب بیٹھے رہتے ہیں، وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے

(پ ۲۶ ع ۱۶) پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار ہے

اور فرمایا:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (پ ۲۶ ع ۱۶) اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔

اے ابن مسعود، رزق پر تہمت نہ رکھ، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ ۱۲ ع ۱) اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو۔

اور فرمایا ہے:

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ (پ ۲۶ ع ۱۸) اور تمہارا رزق اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔

اور فرمایا:

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پ ۷ ع ۸) اور اگر تجھ کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں اور اگر تجھ کو کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

اے ابن مسعود، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا، جو شخص دنیا کو چھوڑ دیتا اور آخرت کی خریداری کی طرف متوجہ ہوتا ہے، خدا اس کی تجارت میں زبردست نفع دیتا ہے۔

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ ایسے لوگ جن کو اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالنے

وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ (پ ۱۸ ع ۱۱)

پالتی ہے اور نہ فروخت وہ ایسے دن سے ڈرتے رہتے ہیں — جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی

ابن مسعود نے کہا: "میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں یا رسول اللہ، مجھے آخرت کی تجارت کیسے میسر ہوگی"؟ فرمایا: "تیری زبان پر ہمیشہ خدا کا ذکر رہے اور تو کہا کرے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پس یہی منفعت بخش تجارت ہے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

یَرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ لِیُوَفِّیَہُمْ اُجُوْرَہُمْ وَیَزِیْدَہُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ۔ (پ ۲۲ ع ۱۵)

وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دیں۔ اوران کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیں۔

اے ابن مسعود، ہر وہ چیز جس کو تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اور تیرا دل اس سے لطف اٹھاتا ہے، اس کو تو اللہ ہی کے لئے کر دے، یہ ہے آخرت کی تجارت، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ۔ (پ ۱۴ ع ۱۹)

اور جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہے گا۔

اے ابن مسعود، جب تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے اور اس کے حق کو نہ پہچانے تو وہ تجھ پر رد کر دیا جائے گا جو شخص ہمیشہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا کرتا ہے وہ خدا کے غضب کو بندوں سے روکتا ہے۔ اے ابن مسعود، صالحوں سے محبت رکھ، کیونکہ آدمی اس کے ساتھ رہے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اگر تو نیک کام کی قدرت نہیں رکھتا تو تو علماء کو دوست رکھ کیونکہ تو ان کے ساتھ محشور ہوگا جس کو تو دوست رکھتا ہے۔ اے ابن مسعود، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، ایک لمحہ

کے لئے بھی نہیں، گو تجھے کاٹ ڈالیں یا سولی پر چڑھائیں یا آگ میں جلائیں،
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ (پ ۲۷ ع ۱۸)

اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

اے ابن مسعود، اپنی ذات کو ان لوگوں کے ساتھ مقید کر جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اس کی تسبیح پڑھتے تہلیل کرتے اور حمد کرتے ہیں، اور اس کی اطاعت میں عمل کرتے ہیں، اور صبح و شام اس کو پکارتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ (پ ۱۵ ع ۱۶)

اور آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ مقید رکھا کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا جوئی کے لئے کرتے ہیں اور دنیوی زندگانی کی رونق کے خیال سے آپ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔

اے ابن مسعود، اللہ کے ذکر سے بہتر کسی چیز کو نہ سمجھ، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ: اور اللہ کا ذکر ہی بڑا ہے، اور کہتا ہے:

اُذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (پ ۲ ع ۲)

مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا اور میری شکر گذاری کرو اور میری ناسپاسی مت کرو

اور فرماتا ہے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔

اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں، منظور کر لیتا ہوں عرضی درخواست کرنے والے کی

(پ ۲ ع ۷) جب کہ وہ میرے حضور میں درخواست دے

اور کہتا ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ (پ ۲۴ ع ۱۱) مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کر لوں گا

اے ابن مسعود، تجھ پر سکون اور وقار لازم ہیں، اور تو سہل مزاج، نرم دل، صاحب عفت، اطاعت گزار، متقی، پاک، نیک اور طاہر، سچا، خالص، سلیم، صحیح، عقلمند، صالح، صابر، شکر گزار، مومن، عابد، زاہد، رحم دل، عالم و فقیہ بن جا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ۔ (پ ۱۲ ع ۷) واقعی ابراہیم بڑے حلیم الطبع، رحیم المزاج اور رقیق القلب تھے۔

اور فرمایا:

عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔ (وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا) (پ ۱۹ ع ۴) رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں، اور جب ان سے جہالت والے بات کرتے ہیں تو وہ رفع شر کی بات کہتے ہیں، اور جو راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام میں لگے رہتے ہیں، اور لوگوں سے اچھی بات کہو، وہ اگر بیہودہ مشغلوں کے پاس ہو کر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

نیز:

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اور وہ ایسے ہیں کہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا افسر

اُولٰٓئِکَ یُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَۃَ بِمَا صَبَرُوۡا وَ یُلَقَّوۡنَ فِیۡہَا تَحِیَّۃً وَّ سَلٰمًا ۔ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۔ (پ ۱۹ ع ۴)

بنا دے اور ایسے لوگوں کو بالاخانے ملیں گے بوجہ ان کے ثابت قدم رہنے کے اور ان کو اس میں بقا کی دعا اور سلام ملے گا اور اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔

اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۔ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۔ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَ عَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ۔ (پ ۱۸ ع ۱)

بالتحقیق ان مسلمانوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں، اور جو لغو باتوں سے برکنار رہنے والے ہیں، اور جو اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں، اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، لیکن اپنی بی بیوں سے یا اپنی لونڈیوں سے کیونکہ ان پر کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ طلب گار ہوں ایسے لوگ حد سے نکلنے والے ہیں، اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنے والے ہیں، اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں ایسے لوگ ہی وارث ہونے والے ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

اُولٰٓئِکَ فِیۡ جَنّٰتٍ مُّکۡرَمُوۡنَ ۔ پ ۲۹ ع ۷

ایسے لوگ بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے۔

اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیَاتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ۔

(پ ۹ ع ۱۵)

پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت ہے اور عزت کی روزی۔

اے ابن مسعود، بیوی بچوں سے تیری محبت کہیں اس بات کا سبب نہ بن جائے کہ تو خدا کی نافرمانی کرنے لگے، کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

(پ ۱۹ ع ۹)

جس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد، مگر ہاں جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آئے گا۔

اور تجھ پر اللہ کا ذکر اور عمل صالح لازم ہیں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا

(پ ۱۵ ع ۱۸)

اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی ہزار

درجہ بہتر ہیں۔

اے ابن مسعود، تو ان لوگوں میں سے مت ہو جا جو لوگوں کو تو نیکی کا راستہ بتلاتے ہیں اور بھلائی کا حکم کرتے ہیں اور خود اس سے غافل رہتے ہیں، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ۔ (پ ۱ ع ۵)

کیا غضب ہے کہ کہتے ہو اور لوگوں کو نیک کام کرنے کو اور اپنی خبر نہیں لیتے ہو

اے ابن مسعود، تجھ پر اپنی زبان کی حفاظت لازم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ (پ ۲۳ ع ۳)

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے۔

اے ابن مسعود، تجھ پر اپنے دل کی اصلاح فرض ہے، اللہ تعالیٰ کہتا ہے:

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ (پ ۳۰ ع ۱۱)

جس روز سب کی قلعی کھل جائیگی پھر اس انسان کو نہ تو خود قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا

اے ابن مسعود، اس دن سے ڈر، جب صحیفے نشر ہوں گے اور ان میں رسوائیاں ظاہر ہوں گی، خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ۔ (پ ۱۷ ع ۴)

اور قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کریں گے، کسی پر اصلا ظلم نہ ہوگا، اور اگر عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو حاضر کر دیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

اے ابن مسعود، اللہ سے غائبانہ ڈر، گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے، اگر تو نہ دیکھے تو وہ تو قطعاً تجھے دیکھ رہا ہے۔ اے ابن مسعود، اپنے نفس کے مقابلہ میں بھی لوگوں سے انصاف کر اور قوم کو نصیحت کر اور ان پر رحم کر، اگر تو ایسا کرے تو جب اللہ تعالیٰ کسی شہر کے لوگوں پر، جس میں تو موجود ہوگا، غضب اور عذاب نازل کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ تجھ کو دیکھ کر ان پر رحم فرمائے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ۔ (پ ۱۲ ع ۱۰)

اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو کفر کے سبب ہلاک کر دے اور ان کے رہنے والے اصلاح میں لگے ہوں۔

اے ابن مسعود، اس بات سے پرہیز کر کہ لوگوں کے آگے تو خشوع تواضع اور فروتنی کا اظہار کرے اور تو اپنے معاملہ میں گناہوں پر اصرار کیے جا رہا ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (پ ۲۴ ع ۷)

وہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں۔

اے ابن مسعود، تو ان لوگوں میں سے مت ہو جا جو لوگوں پر تو تشدد کرتے ہیں اور اپنے نفس کے لئے نرم ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ: تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔

اے ابن مسعود، جب تو کوئی عمل کرے، تو اس کو علم وعقل سے کر، اور کوئی عمل بغیر تدبر وعلم کے نہ کیا کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا۔

اور تم اس عورت کے مشابہ مت ہو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے بوٹی بوٹی کر کے نوچ ڈالا

اے ابن مسعود، تجھ پر صدق و سچائی لازم ہے، تیرے منہ سے کبھی جھوٹ بات نہ نکلے، اور اپنے نفس کے مقابلہ میں بھی لوگوں کے ساتھ انصاف کر، ان پر احسان کر اور احسان کرنے کے لئے حکم کر، اور ان سے اپنا ناطہ جوڑ، لوگوں کے ساتھ مکر نہ کر، اور ان سے اپنا وعدہ ایفا کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

(پ ۱۴ ع ۱۹)

بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ تم کو اس لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔

فصل (۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں جو ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو کی گئیں

ابوالاسود الدؤلیؒ سے مروی ہے: میں ایک دن ربذہؔ گیا اور ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ ابوذرؓ نے مجھ سے کہا: "میں ایک روز رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا، جب آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اتفاقاً وہاں آپ کے سوا کوئی موجود نہ تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر سے قربان، مجھے کچھ وصیت فرمائیے، جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائیں"۔ آپ نے فرمایا بہتر ہے:

اے ابوذر، تو ہمارے اہل بیت میں داخل ہے اور میں تجھے کچھ وصیت کرتا ہوں تو اس کو یاد رکھ کہ یہ وصیت تمام راہوں کی جامع ہے، اگر تو اس کو یاد رکھے تو یہ تیرے لئے کافی ہوگی۔

اے ابوذر، اللہ کی اس طرح عبادت کر کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے، اگر تو اس کو نہ بھی دیکھے تو وہ قطعاً تجھے دیکھ رہا ہے، اور یہ بھی جان لے کہ اللہ کی سب سے پہلی عبادت اس کی معرفت ہے، بس سب سے اول وہی ہے اور اس سے قبل کوئی

لہ مدینہ شریف کے قریب ایک بستی ہے جہاں ابوذر غفاریؓ رہتے تھے، آپ کی قبر بھی وہیں ہے۔

شے نہیں، وہ فرد ہے اس کا کوئی ثانی نہیں، اور باقی ہے اس کی کوئی انتہا نہیں وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اور جو کچھ اُن میں ہے، اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کا بھی پیدا کرنے والا وہی ہے، وہ بڑا باریک بین باخبر ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اس کے بعد مجھ پر ایمان لانا ہے اور یہ اقرار کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا، بشارت دینے والا، ڈرانے والا، اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا، اور ایک روشن چراغ، اس کے بعد میرے اہل بیت سے محبّت ہے جن سے اللہ نے آلودگی کو دور کیا، اور ان کو پاک و صاف کیا، اور اے ابوذر جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اہل بیت کو نوح ع کی کشتی کی مانند قرار دیا ہے، جو اس کشتی پر سوار ہو گا وہ نجات پائے گا اور جو اس سے دور رہے گا وہ ڈوب جائے گا، اور میرے اہل بیت کی محبت بنی اسرائیل کے باب حطہ[1] کی طرح ہے جو اس میں داخل ہوا امن پا گیا

اے ابوذر، میں جو وصیت کر رہا ہوں اس کو یاد رکھ، دنیا و آخرت دونوں جگہ تو سعید رہے گا۔

اے ابوذر، اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں اکثر لوگ فریب کھاتے ہیں، نقصان اُٹھاتے ہیں، (ان کی قدر نہیں کرتے، ان کا شکر ادا نہیں کرتے)

اے ابوذر، پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھ۔ جوانی[1] کو بڑھاپے سے پہلے، صحت[2] کو بیماری سے پہلے۔ دولت[3] کو افلاس سے، فرصت[4] کو محنت اور کام لگ جانے سے پہلے۔ زندگی[5] کو موت سے پہلے۔ اے ابوذر، کام میں سستی اور ٹال مٹول کرنے سے بچ۔ یاد رکھ، تو آج ہے اور کل نہ رہے گا، اگر

---

[1] حطہ اسم مصدر ہے، اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ حطہ کہتے ہوئے دروازہ میں داخل ہو، یعنی "ہمارے گناہ اُتار دے یا معاف کر دے"، ان کو ٹھٹھا سوجھا وہ کہنے لگے: حنطۃ فی شعیرۃ، یعنی گیہوں جو میں (مترجم)

کل ہے تو کل بھی ویسا ہی رہ جیسا کہ آج ہے، اگر تجھے کل کا دن میسر نہ آئے تو اس بات پر پشیمان نہ ہو کہ آج کے دن تو نے کام میں کوتاہی کی تھی (بلکہ عمل کے ساتھ کام کی تلافی میں مشغول ہو جا)۔ اے ابوذر، کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو آج کا دن ملا، مگر وہ اس کو کام میں نہیں لائے، اور کتنے ایسے ہیں جو کل کے انتظار میں رہے اور کل کا دن انہیں ملا ہی نہیں۔ اے ابوذر: کن فی الدنیا کانّک غریبٌ او عابر سبیل وعدّ نفسک من اصحٰب القبور۔ "دُنیا میں ایسا رہ جیسے تو پردیسی یا راہ چلتا مسافر ہے، اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔" اے ابوذر، جب تو صبح کرے تو اپنے نفس کو یہ اطمنان نہ دلا کہ شام تک یقیناً تو جی سکے گا۔ جب شام ہو تو اسی طرح صبح تک رہنے کا یقین نہ رکھ۔ اور بیماری آنے سے پہلے تندرستی سے فائدہ اُٹھا، اور موت سے پہلے زندگی سے، نہ جانے کل تیرا حال کیا ہو۔ اے ابوذر، اگر توبہ سے پہلے تو اپنے دل میں سخت پشیمانی نہ محسوس کرے تو اسے توبہ نہیں کہہ سکتے، اور اس طرح گناہ سے باز رہنے کی بھی توقع نہیں، تیرے متروکہ سے فائدہ اُٹھانے والے تیری کوئی تعریف نہیں کریں گے، جو گناہ کہ تو نے آگے بڑھایا ہے اس پر کسی خاص مشغولیت کا عذر نہ چلے گا۔ اے ابوذر، تو اپنی عمر کے معاملہ میں اپنے روپیہ پیسہ سے زیادہ بخیل بن جا۔ اے ابوذر کیا تم میں سے کوئی اس دولت کا انتظار کر رہا ہے جو اسے خدا سے دور کر دے، یا افلاس کا جو اسے کفر سے قریب کر دے، یا بیماری کا جو اس کے کام بگاڑ دے، یا بڑھاپے کا جو اُسے بٹھا دے، یا موت کا جو اس کی تجہیز و تکفین کا سامان فراہم کر دے، یا دجال کا جو ایک شر غائب ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے و الساعۃ ادھیٰ وامرّ "اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے"۔ بیشک قیامت کے دن سب سے بُرا انسان خدا کے نزدیک وہ عالم ہو گا جو اپنے

علم سے فائدہ نہیں اُٹھاتا، اور علم اس لئے حاصل کرتا ہے کہ لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف جذب کرے، وہ جنت کی بو بھی نہیں سونگھے گا۔ اے ابوذر، جو شخص علم اس لئے سیکھتا ہے کہ لوگوں کو اس سے دھوکا دے تو وہ بھی جنت کی بو نہیں سونگھے گا اے ابوذر، جب تجھ سے کوئی ایسی بات پوچھی جائے جو تجھے معلوم نہیں تو صاف کہہ دے کہ مجھے معلوم نہیں، اس سے تو ان لوگوں کی ذمہ داری سے نجات پائے گا جو تیری پیروی کرتے ہیں اور نہ ایسے مسئلہ کے متعلق فتویٰ دے جس کے متعلق تجھے کچھ علم نہیں، اس سے تو قیامت کے دن عذاب آلٰہی سے محفوظ رہے گا۔ اے ابوذر، قیامت کے دن بعض جنت والے کچھ دوزخ والوں کو دیکھ کر تعجب کریں گے اور ان سے پوچھیں گے: کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈال دیا حالانکہ تمہاری باتوں ہی پر چل کر اور تمہاری ہی نصیحتوں کو مان کر ہم اس درجہ پر پہنچے ہیں؟" وہ کہیں گے: "ہم دوسروں کو صحیح باتوں کی تلقین کیا کرتے تھے مگر خود اپنی ان باتوں پر عمل نہیں کیا کرتے تھے۔" اے ابوذر، اللہ جل ثناؤہ کے حقوق اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ بندے ان کو پوری طرح ادا کریں، اور اللہ کی نعمتیں اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ وہ ان کا احاطہ کر سکیں۔ لیکن انہیں صبح و شام توبہ کرنی چاہیئے۔ اے ابوذر، تو رات اور دن کی گزرگاہ میں ہے، اس میں نقصان کے دن بھی ہیں اور محفوظ اعمال کے دن بھی، اور موت تو اچانک آتی ہے۔ جو شخص نیکی بوتا ہے قریب ہے کہ وہ نیکی ہی کا پھل کاٹے اور جو بدی بوئے گا اس کا پھل ندامت ہی ہوگا: "لِكُلِّ زَارِعٍ مِثْلُ مَا زَرَعَ" جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے۔

سست رو ایک لحظہ کے لئے بھی اپنی مقررہ رفتار سے آگے نہیں بڑھ سکتا، ایک بیسہ کسی حریص کو قسمت سے زیادہ نہ مل سکے گا، جس نے دوسروں سے بھلائی کی، خدا بھی اس کے ساتھ بھلائی کرے گا، اور جو دوسروں کو مصیبت سے بچائے خدا

اس کو مصیبت سے بچائے گا۔ اے ابوذر متقی لوگ سردار ہوتے ہیں، اور عالم لوگ ہی رہنما ہیں،
انھیں کی صحبت میں برکت ہے۔ مومن کسی گناہ کو ایسے دیکھتا ہے گویا کہ وہ چٹان ہے، اور وہ ڈرتا
ہے کہ کہیں یہ اس پر گر نہ جائے۔ مگر کافر اسی گناہ کو ایک مکھی کے برابر سمجھتا ہے
جو اس کی ناک پر آ بیٹھی ہو۔ اے ابوذر جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر
کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کو اس کے آنکھوں کے روبرو کر دیتا ہے، اور
جب وہ کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کو اس کے ذہن
سے بھلا دیتا ہے۔ خطا کے چھوٹے ہونے کا خیال نہ کرو، بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی
نافرمانی کر رہے ہو؟ اے ابوذر جب مومن سے گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ ایسے
اضطراب میں مبتلا ہو جاتا ہے جیسے کوئی چڑیا جو جال میں پھنس گئی ہو۔ اے ابوذر
جس شخص کے قول و فعل دونوں ایک دوسرے کے مطابق ہو جائیں، وہ صاحب
نصیب ہے اور جو ایسا نہیں وہ اپنے نفس کو ہلاک کرتا۔ اے ابوذر لوگ رزق
سے محروم کیوں ہو جاتے ہیں؟ یہ اکثر گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اے ابوذر،
ان باتوں کو چھوڑ دے جو شک کی ہیں، اور وہ باتیں نہ کر جو بے فائدہ اور غیر
ضروری ہیں۔ اپنی زبان کو اس طرح قبضہ میں رکھ جس طرح کوئی پر اسرار کاغذ
کو رکھتا ہے۔ اے ابوذر خدائے تعالیٰ کچھ لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا، اور انھیں
اتنا دے گا کہ وہ لیتے لیتے تھک جائیں گے، ان کے اوپر اونچے درجہ میں بھی کچھ
لوگ ہوں گے، جب وہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں گے تو ان کو پہچان کر کہیں
گے، "اے رب، یہ ہمارے بھائی ہی تو ہیں، جو ہمارے ساتھ دنیا میں رہتے تھے،
پھر کس بنا پر تو نے ان کو ہم پر یہ فضیلت دی؟" ان کو جواب ملے گا: "ہائے افسوس،
کیا تم کو معلوم نہیں یہ وہ لوگ ہیں جو بھوکے رہتے تھے، جب تم پیٹ بھر کر کھایا کرتے
تھے، وہ پیاسے رہتے تھے، جب تم پیاس بھر پانی پیا کرتے تھے، وہ جاگ کر عبادت

کرتے تھے، جب تم سویا کرتے تھے، وہ اونچی نظر رکھتے تھے (یعنی آخرت پر) اور تم نیچی نظر، (یعنی دنیا پر) وہ جاگ کر عبادت کرتے تھے جب تم سویا کرتے تھے۔ اے ابوذر! اللہ جل شانہٗ نے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی ہے، اور میرے لئے نماز کو ویسا ہی محبوب بنایا ہے، جیسا کہ ایک بھوکے کے لئے کھانا ہوتا ہے، یا ایک پیاسے کے لئے پانی، مگر بھوکا جب پیٹ بھر کھاتا ہے تو وہ سیر ہو جاتا ہے اور پیاسا جب خوب پانی پی لیتا ہے تو وہ بھی سیر ہو جاتا ہے، مگر میں نماز سے سیر نہیں ہوتا۔ اے ابوذر! جو شخص دن اور رات میں فرض نماز کے علاوہ اور بارہ رکعت نفل نماز پڑھ لے تو جنت اس کے لیے واجب ہو جائے گی۔ اے ابوذر! جب تک تو نماز میں ہے گویا تو اس بادشاہ ذی جبروت کے دروازہ کو کھٹکھٹا رہا ہے، اور جو شخص بادشاہ کا دروازہ اکثر کھٹکھٹاتا ہے، اس کے لیے یہ دروازہ کھل جاتا ہے۔

اے ابوذر! جب ایک مومن کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے اور عرش کے درمیان نیکیاں برسائی جاتی ہیں اور اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو منادی کرتا ہے "اے ابنِ آدم اگر تو یہ جان لے کہ نماز میں تجھے کیا ملے گا، اور تو نماز میں کس سے باتیں کر رہا ہے تو تو نماز سے ہٹنا ہی نہ چاہیے" اے ابوذر! خوشی ہے ان جھنڈے والوں کے لئے جو قیامت کے دن جھنڈے اٹھائے ہوں گے۔ اور سب سے آگے آگے جنت میں جاتے ہوں گے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ یہ وہی لوگ ہیں جو نماز کے لئے جلدی سے مساجد کو صبح و شام جایا کرتے تھے۔ اے ابوذر! نماز دین کا ستون ہے اور یہ بہت بڑی بات۔ صدقہ گناہوں کی گندگی، کو دھوتا ہے، اور یہ بہت بڑی بات ہے، روزہ آگ کے مقابل ڈھال ہے اور یہ بہت بڑی بات ہے۔ اے ابوذر جنت کے ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ اور جب

بندہ آنکھ اٹھا کر اوپر دیکھے گا تو اسے ایک نور سا نظر آئے گا اور اس کی آنکھیں چکا چوند ہو جائیں گی، وہ گھبرا کر پوچھے گا "یہ کیا ہے؟" جواب ملے گا "یہ تیرے ایک بھائی کا نور ہے" وہ کہے گا: "اوہو، وہ میرا بھائی جو میرے ساتھ ہی دنیا میں کام کیا کرتا تھا اس کو مجھ پر کیسے برتری حاصل ہوئی؟" جواب ملے گا: "وہ تجھ سے عمل میں اس طرح افضل تھا کہ اس کے دل میں کسی کی طرف سے کھوٹ اور کینہ نہ تھا" اے ابوذر، دنیا مومن کا قید خانہ ہے، اور کافر کے لئے جنت۔ مومن یہاں صبح نہیں کرتا، مگر رنجیدہ اور ملول، اور وہ دنیا میں کیسے رنجیدہ نہ رہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے کہدیا ہے کہ اس کا گزر جہنم پر ہو گا[له] اور وہ نہیں جانتا کہ وہ اس میں سے نکلے گا بھی یا نہیں، اور وہ اس دنیا میں بیماریوں اور مصیبتوں کا نشانہ بنا رہتا ہے، بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو اس کو غم و غصہ میں مبتلا کرتی ہیں اور اس پر ظلم بھی ہوتا ہے اور اس کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہوتا، وہ اس طرح دنیا میں ہمیشہ محزون اور غم زدہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس دنیا کو چھوڑ دیتا ہے، اور جب چھوڑ دیتا ہے، تو پھر وہ راحت میں ہو جاتا ہے۔ اے ابوذر، اللہ کے پاس کوئی چیز "طولِ حُزن" سے زیادہ بزرگی اور فضیلت نہیں رکھتی۔

اے ابوذر، جب کسی کو ایسا علم ملا ہو، جو اسے رُلاتا نہیں تو درحقیقت اس علم سے اس کو کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ اے ابوذر، خدائے تعالیٰ نے علماء کی اس طرح تعریف کی ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖ — جن لوگوں کو قرآن سے پہلے علم دیا گیا تھا یہ

[له] وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (پ ۱۶ ع ۸)۔ اور تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ (مترجم)۔

اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۔ السجدۃ (پ ۱۵ ع ۱۲)	قرآن جب ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہمارے رب کا وعدہ ضرور پورا ہی ہوتا ہے اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے ۔ (اس آیت پر سجدہ واجب ہے)

اے ابوذر، جو شخص رو سکے اسے رونا چاہیئے اور جو رو نہ سکے اسے اپنے دل میں رنج کرنا چاہیئے۔ یاد رکھو جس کا دل سخت ہوتا ہے، وہ خدا سے بہت دور ہوتا ہے، اگرچہ تم نہیں سمجھتے ۔ اے ابوذر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں بندہ پر دو خوف جمع نہیں کرتا، نہ دو بے فکریاں، اگر وہ مجھ سے دنیا میں بے فکر رہا ہے، تو قیامت میں اس کو خوف میں مبتلا ہونا پڑے گا، اگر اس نے یہاں مجھ سے خوف کیا ہے، تو وہ قیامت میں امن اور بے فکری سے رہے گا" اے ابوذر، اگر کوئی شخص ایسا بھی ہو جس کا عمل ستر نبیوں کے برابر ہو تو بھی اس کے عمل کو کم سمجھا جا سکتا ہے اور ممکن ہے وہ قیامت کے شر سے محفوظ نہ رہے۔ اے ابوذر، بندہ کے آگے قیامت کے دن اس کے تمام گناہ پیش کیے جائیں گے، وہ کہے گا: "یا الٰہی میں نے گناہ تو کئے تھے، مگر ڈرتا لرزتا بھی رہا تھا" اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ مگر ابوذر، کوئی بڑے بڑے نیک کام تو کرتا ہے مگر ان پر بھروسہ کر لیتا ہے، وہ خدا کے سامنے اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ خدائے تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے، دوسرا ایک شخص ہے جس نے برائیاں تو کی تھیں مگر ان سے الگ بھی ہو گیا تھا، وہ قیامت میں امن سے رہے گا۔" اے ابوذر، بندہ گناہ کرنے کے باوجود جنت میں داخل ہوتا ہے، تجھے معلوم ہے یہ کیسے؟" ابوذر نے کہا: "میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں

یہ کیسے ہو سکتا ہے یا رسول اللہ؟" فرمایا "بندہ کا اپنے گناہ کو گناہ سمجھنے، پھر اس سے تائب ہو جانے، پھر اللہ کی طرف لوٹ جانے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے"۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی حیانت کرے (اس کو بری باتوں سے روکتا رہے اس کی نگرانی رکھے) اور مرنے کے بعد جو اعمال کام آئیں گے ان کو بجا لائے (موت کا سامان تیار کرتا رہے) عاجز (بے وقوف) وہ ہے جس نے اپنے نفس کی خواہشوں کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے بغیر اس سے (اپنی) آرزوئیں لگائے رہا۔ اے ابوذر، پہلی چیز جو اس امت سے اٹھالی جائے گی، وہ امانت اور خشوع ہے یہاں تک کہ تم ان میں خضوع و خشوع کی نشانیاں نہ پاؤ گے۔ اے ابوذر، قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، اگر ساری دنیا خدا کے پاس ایک مچھر یا ایک مکھی کے برابر بھی وزن رکھتی ہوتی تو کافر نے یہاں سے گھونٹ بھر پانی بھی نہ پیا ہوتا۔ اے ابوذر، دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے سوائے ان چیزوں کے جن سے خدا کی رضا و خوشنودی کا حصول ہوتا ہے۔ خدا کے پاس دنیا سے زیادہ کوئی مبغوض شئے نہیں۔ اس نے اس کو پیدا کیا پھر اس سے اعراض کیا، اس کی طرف پھر نہیں دیکھا، اور نہ قیامت تک دیکھے گا، اور خدا کے پاس کوئی چیز ایمان سے زیادہ محبوب نہیں، اور نہ ان چیزوں کے ترک سے زیادہ کوئی چیز محبوب ہے جن کے ترک کرنے کا حکم دیا ہے، اے ابوذر، خدائے تبارک و تعالیٰ نے میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: "اے عیسیٰ دنیا سے محبت نہ کر، کیونکہ میں بھی اس سے محبت نہیں کرتا" آخرت سے محبت کر، کیونکہ وہی دار المیعاد ہے" اے ابوذر، ایک دن جبرئیل ساری دنیا کے خزانے ایک ابلق خچر پر ڈالے ہوئے میرے ہاں آئے اور مجھ سے کہا "لو اے محمدؐ یہ تمہارے لئے تحفہ ہے، اور پھر اس کے لینے پر تمہارا مرتبہ تمہارے رب کے پاس گھٹنے بھی نہ پائے گا، میں نے کہا: "اے میرے دوست، مجھے اس کی ضرورت نہیں بس میرے لئے یہ کافی ہے کہ جب مجھے بھوک لگے تو پیٹ بھر روکھی سوکھی روٹی مل جائے، جب

میں بھوکا رہوں تو اپنے رب سے سوال کر لوں"۔ اے ابوذرؓ جب خدا اپنے بندہ کے حق میں خیر کرنا چاہتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے، اور دنیا سے بے رغبتی اور اس کے نفس کے عیوب کی طرف اس کی آنکھیں کھول دیتا ہے۔ اے ابوذرؓ جب بندہ دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو حکمت سے بھر دیتا ہے اور اس کی زبان سے حکمت جاری ہو جاتی ہے اور اس کو دنیا کے عیوب، اس کی بیماریوں اور ان کے علاج سے واقف کر دیتا ہے، پھر اس کو اس سے نکال کر سلامتی کے گھر (جنّت) کی طرف لیجاتا ہے۔ اے ابوذرؓ جب تو اپنے کسی بھائی کو دیکھے کہ دنیا میں زہد اختیار کیا ہے تو اس کی باتیں سُن، وہ تجھ کو حکمت کی تلقین کرے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ سب سے بڑا زاہد کون ہے؟" فرمایا" وہ جو قبر میں جانے اور گل جانے کو نہیں بھولتا، مصیبتوں کو پیش نظر رکھتا ہے، جس نے زینتِ دنیوی کو ٹھکرا دیا، فانی پر باقی کو ترجیح دی اور اپنے آپ کو بھی مردوں میں شمار کیا۔ اے ابوذرؓ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے وحی نہ کی کہ میں مال جمع کروں، بلکہ یہ وحی کی کہ میں اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتا رہوں، اور نماز پڑھنے والوں میں رہوں، اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہوں، یہاں تک کہ موت آجائے۔ اے ابوذرؓ میں سخت اور کھُردرے کپڑے پہنتا ہوں اور زمین کے فرش پر بیٹھ جاتا ہوں، کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹتا ہوں، اور گدھے پر بغیر زین کے سوار ہو جاتا ہوں، اپنے پیچھے ایک دوسری سواری بھی بٹھا لیتا ہوں، یہ ہے میری سنت جو میری سنت سے بیزار ہوا وہ مجھ سے نہیں۔ اے ابوذرؓ مال اور شرف کی محبت دین کو اسی طرح برباد کر دیتی ہے جس طرح دو بھیڑیے بکریوں کے گلے میں گھس جائیں اور صبح تک ان کو غارت کر دیں، سوچ لو، پھر کیا باقی رہے گا؟ میں نے کہا: "یا رسول اللہ، کیا ڈرنے والے، خشوع و خضوع کرنے والے، تواضع کرنے والے اور اللہ کا بکثرت ذکر کرنے والے لوگ جنت میں سب سے پہلے چلے جانے

کے حقدار ہوں گے؟" فرمایا: "نہیں بلکہ فقرائے مسلمین لوگوں کے کندھوں کو اُلانگتے ہوئے آگے بڑھیں گے، جنت کا داروغہ ان سے کہے گا: "کیا تم کو حساب دینا نہیں ہے؟" وہ کہیں گے ہم کیا حساب دیں، بخدا ہم کسی چیز کے مالک ہی نہ تھے کہ کسی پر ظلم کرتے یا انصاف کرتے، نہ ہم پر کوئی بخشش کی گئی جس میں سے کچھ دیتے، یا کچھ روک لیتے۔ ہاں البتہ ہم رب کی عبادت کرتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے اس کو پکارا اور ہم کو جواب ملا" اے ابوذر دنیا دلوں اور جسموں کو مشغول کرنے والی چیز ہے، بیشک اللہ تعالیٰ ہم سے حلال کی کمائی ہوئی لذتوں کے متعلق بھی سوال کرے گا۔ پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جس نے کہ حرام کی کمائی سے عیش کیا اور مزے لوٹے؟ اے ابوذر، میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو وہ بقدر ضرورت رزق دے، اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اس کو کثیر مال اور اولاد دے۔ اے ابوذر، بشارت ہے ان زاہدوں کے لئے جو دنیا سے بیزار اور آخرت کی طرف مائل ہیں، جنھوں نے اللہ کی زمین کو اپنا فرش بنالیا ہے اور اس کی مٹی اور پتھر کو اپنا بچھونا اور تکیہ، اس کے پانی کو سب سے بہتر چیز قرار دیا، انھوں نے کتاب الٰہی کو اپنے اندر کا کپڑا (شعار) بنالیا اور دعا و عبادت کو اپنے باہر کا کپڑا (دثار) وہ دنیا کو قرض دیتے ہیں۔ اے ابوذر، آخرت کی کھیتی عمل صالح ہے، اور دنیا کی کھیتی مال اور اولاد۔ اے ابوذر بیشک میرا رب فرماتا ہے: "میرے عزت وجلال کی قسم عابدوں نے وہ چیز نہیں پائی جو میری خشیت سے رونے والوں نے پائی، میں نے ان کے لئے رفیق اعلیٰ میں وہ محل تعمیر کیا ہے جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا" میں نے کہا: "یا رسول اللہ، کون مومن سب سے زیادہ عقل مند ہے؟" فرمایا "جو سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو، اور جو سب سے زیادہ اس کے لئے تیار ہو" اے ابوذر، جب دل نور داخل ہوتا ہے، تو وہ کشادہ ہو جاتا ہے" میں نے کہا: "یا رسول اللہ اس کی

کیا علامت ہے؟ فرمایا: "الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور" ہمیشگی کے مکان (جنت) کی طرف رجوع ہونا اور غرور کے گھر یعنی دنیا (کی شہوتوں مال وجاہ وحیوانی لذائذ سے) الگ رہنا (صرف بقدر ضرورت مطابق احکام شرعی دنیا سے مستفید ہونا) اور موت آنے سے پہلے ہی اس کے لئے تیار رہنا" اے ابوذر، اللہ سے خوف کر، اور لوگوں پر ظاہر نہ کر کہ تو اللہ سے ڈرتا ہے تاکہ وہ تیری عزت کریں اور تیرا قلب گنہ گار رہے۔ اے ابوذر ہر بات میں تیری نیت صالح ہو جائے حتی کہ سونے اور کھانے میں بھی۔ اے ابوذر اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی فرشتے ہیں جو اس کے خوف سے کھڑے ہوئے عبادت کر رہے۔ وہ اپنا سر تک نہیں اٹھائیں گے جب تک کہ قیامت کا صور پھونکا نہ جائے اور دوبارہ پھونکا نہ جائے تب وہ کہیں گے: "اے ہمارے رب ہم نے ویسی عبادت نہیں کی جیسا کہ تیری عبادت کرنے کا حق تھا۔" اے ابوذر، اگر کوئی شخص ستر نبیوں کے برابر بھی عمل کرے تو اس کا عمل قیامت کے دن کی شدت کی وجہ سے ہیچ معلوم ہوگا، دوزخ کی ہولناکی کا اندازہ اس سے کرو کہ اگر غسلین[1] کا ایک ڈول اس جگہ ڈال دیا جائے جہاں جہاں یہ سورج چمکتا ہے تو مشرق و مغرب کے سارے رہنے والوں کے دماغ کھولنے لگ جائیں گے، اگر دوزخ ایک سانس کھینچ کر چھوڑے تو اس کے خوف سے بڑے بڑے ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین بھی گھٹنوں کے بل جھک جائیں گے، اور کہیں گے "اے رب، میری جان پر رحم فرما" حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے بیٹے اسحاق کو بھول جائیں گے اور کہیں گے:۔ "اے رب میں تیرا خلیل ہوں ابراہیم، تو مجھے بھول نہ جانا" (اسی طرح جنت کی لطافتوں کو سن) اگر جنت کی ایک حور آسمان

---

[1] غسلین، دوزخیوں کا دھوون، پیپ لہو گوشت کے لوتھڑے جو ان کے زخموں سے نکلیں گے۔
(وحید اللغات)

سے اندھیری رات میں زمین پر ایک نظر ڈالے، تو یہ پوری زمین روشن ہو جائے، اور اس سے زیادہ روشنی پھیل جائے جتنی کہ چاند چودھویں رات میں پھیلاتا ہے۔ اور اس کی خوشبو ساری زمین کو مہکا دے، اور اگر جنت والوں کا ایک کپڑا دنیا میں کہیں رکھ دیا جائے تو اس کو دیکھ کر دنیا والے اس سے اپنی نظر نہ ہٹائیں۔ اے ابوذر تین موقعوں پر تو اپنی آواز کو دھیمی کر لے: ایک تو جنازہ کے ساتھ، دوسرے جہاد کے وقت، تیسرے تلاوتِ قرآن کے وقت، اے ابوذر جب تو جنازہ کے پیچھے چلتا ہے تو تیرا ذہن موت کے بارے میں سوچنے اور عبرت لینے میں مصروف رہنا چاہیئے۔ اے ابوذر جان لے کہ جب کوئی چیز فاسد ہو جاتی ہے تو نمک اس کی دوا ہے، مگر نمک خود فاسد ہو جائے تو اس کی کوئی دوا نہیں۔ اور جان لے کہ لوگوں میں دو خصلتیں عجیب سی ہیں ایک ہنسی بغیر تعجب کے دوسرے اہمال بغیر بھول کے۔ اے ابوذر دو رکعتیں دلجمعی اور خشوع و خضوع کے ساتھ رات بھر کی اس نماز سے بہتر ہیں جو بے توجہی اور بے دلی کے ساتھ ادا کی گئی ہو۔ اے ابوذر الحق ثقیل مُرٌّ والباطل خفیف حلو": سچی بات گراں اور تلخ ہوتی ہے اور باطل گفتگو ہلکی اور میٹھی معلوم ہوتی ہے، اور بسا اوقات ایک گھڑی بھر کی خواہشِ نفسانی کی تکمیل ایک لمبے رنج و محنت کو جنم دیتی ہے۔ اے ابوذر تو اپنے نفس کا محاسبہ کر قبل اس کے کہ تیرا محاسبہ کیا جائے۔ یہ محاسبہ جو تو اپنے آپ سے کرے گا اس محاسبہ سے آسان تر ہوگا، اور اپنے نفس کو تول لے، قبل اس کے کہ اسے میزان پر تولا جائے، اور تجھے "عرض اکبر" کے لئے پیش کیا جائے جب تیرے اندر کا کوئی راز خدا سے چھپا ہوا نہیں رہے گا۔ اے ابوذر خدائے تعالیٰ سے حیا کر، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں بیت الخلاء میں بھی جا کر برہنہ ہونے سے حیا کرتا ہوں، کیوں کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ وہاں میرے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں۔ اے ابوذر کیا تو پسند کرتا ہے کہ تو جنت میں داخل ہو؟ ابوذر نے کہا: "ہاں، میرے ماں باپ آپ پر سے قربان

یارسول اللہ" آپ نے کہا: "پھر تو اپنی امیدیں مختصر کرلے۔ اور موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ اور اللہ سے حیا کر جیساکہ حیا کرنے کا حق ہے" ابوذر کہتے ہیں: "میں نے کہا: یارسول اللہ ہم سب ہی تو اللہ سے حیا کرتے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "نہیں یہ حیا نہیں، حیاء اللہ سے یہ ہے کہ تو قبر اور گل جانے کو نہ بھولے، اور اپنے پیٹ کی نگرانی کرے کہ اس میں کیا جارہا ہے، اپنے سر کی نگرانی کرے کہ اس میں سے کیا نکل رہا ہے۔ اور جو شخص آخرت کی بزرگی چاہتا ہے اس کو دنیا کی زینت ترک کر دینا چاہیئے۔ جب تو ایسا کرے گا تو ولایت کے درجہ کو پہنچ جائے گا۔" اے ابوذر، نیکی کے ساتھ تھوڑی سی دعا بھی کافی ہوجاتی ہے، اتنی دعا بھی جتنا کہ کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ اے ابوذر جو شخص بغیر عمل کے دعا کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بغیر کمان کے تیر پھینکتا ہے اے ابوذر، اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی نیکی (صلاح) کی وجہ سے اس کے بیٹے اور اس کے بیٹے کے بیٹے کو بھی درست کر دیتا ہے اور نہ صرف اس کا گھر آفتوں سے محفوظ ہوجاتا ہے بلکہ اس کے گھر کے اطراف کے گھر بھی، جب تک وہ وہاں رہے۔ اے ابوذر، اللہ تبارک و تعالیٰ تین آدمیوں پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے: ایک تو وہ موذن جو ویران مقام میں بھی بغیر اس فکر کے کہ کوئی سنے یا نہ سنے نماز کے لئے اللہ کے بندوں کو پکارتا ہے پھر کھڑا ہوکر نماز پڑھتا ہے۔ خدا کہتا: "دیکھا تم نے اے میرے فرشتو! یہ میرا بندہ صرف میرے ہی دکھانے کے لئے نماز پڑھ رہا ہے۔ کسی اور کے دکھانے کے لئے نہیں، پھر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو اس کے پیچھے نماز پڑھتے اور دوسرے دن تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ دوسرا شخص وہ ہے جو اندھیری رات میں نیند سے اٹھتا ہے اور بغیر اس امر کی پرواہ کئے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے یا نہیں اکیلا نماز پڑھتا ہے، پھر سجدہ کرتا ہے اور سجدہ ہی میں سو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کہتا ہے "دیکھا تم نے اے میرے فرشتو، میرے اس بندہ کو، جس کی روح میرے پاس ہے اور

اس کا جسد سجدہ میں ہے۔ تیسرے وہ شخص جو جہاد کر رہا ہے، دوسرے لوگ تو بھاگ کھڑے ہوتے ہیں یہ تنہا دشمن کا مقابلہ کرتا ہے، یہاں تک کہ مارا جاتا ہے۔ اے ابوذر، کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اپنی پیشانی زمین کے کسی حصہ پر خدا کے آگے سجدہ کرنے کے لئے رکھی ہو اور وہ زمین قیامت کے دن اس کے لئے گواہ نہ بن جائے اور کوئی گھر ایسا نہیں جہاں کچھ لوگ نماز کے لئے یا برائی کے لئے آتے ہوں اور وہ گھر ان کے لئے قیامت کے دن شہادت نہ دے، یا ان پر لعنت نہ کرے۔ اے ابوذر، کوئی صبح کو چلنے والا یا شام کو چلنے والا ایسا نہیں ہوتا جس کے متعلق زمین کا ایک حصّہ دوسرے حصہ سے سوال نہ کرتا ہو کہ کیا یہاں سے گزرنے والے نے کبھی خدا کا ذکر بھی کیا یا اپنی پیشانی حالت سجود میں تجھ پر رکھی؟ کہیں سے جواب ملتا ہے ہاں اور کہیں سے جواب ملتا ہے نہیں، تو وہ زمین جس پر سجدہ کیا گیا خوشی کے مارے ہلتی ہے اور اس کو اپنے بازو والی زمین پر فضیلت حاصل ہوتی ہے، اللہ جل شناؤہ نے زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ درخت اس میں ہیں ان کو بھی پیدا کیا پہلے زمین پر درخت نہ تھے، پھر انسان پیدا ہوا اور ان درختوں سے فائدہ اٹھانے لگا پھر اس کے منہ سے ایک بڑا بول نکلا، اِتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا! خدائے تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔ جب یہ کہا گیا تو زمین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور درختوں نے جیسا چاہئے نفع دینا چھوڑ دیا۔ اے ابوذر جب مومن صالح مرتا ہے تو زمین چالیس دن تک روتی ہے۔ اے ابوذر، جب بندہ کسی ویران سرزمین پر ہوتا ہے اور وہاں وہ وضو یا تیمم کرتا ہے، پھر اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو خدائے تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس کے پیچھے صفیں باندھ لیں، تو اتنی صفیں باندھی جاتی ہیں کہ ان کا کنارہ نظر نہیں آتا پھر سب رکوع کرتے اور سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ اے ابوذر جو شخص محض "اقامت" کہتا ہے اور اذان نہیں دیتا تو اس کے ساتھ یہ فرشتے نماز نہیں پڑھتے سوائے ان دو فرشتوں کے جو اس کے ساتھ رہا کرتے ہیں۔ اے ابوذر، جب کوئی جوان

شخص ترکِ دنیا کرتا ہے اور اپنا شباب طاعت الٰہی میں فنا کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بہتر صدیقوں کا ثواب عنایت فرماتا ہے۔ اے ابوذر، الذاکر فی الغافلین کالمقاتل فی الفادین: ذاکر کی مثال غافلین کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسی کہ جہاد سے بھاگ جانے والوں کے مقابلہ میں مجاہد کی۔ اے ابوذر، نیک ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے، اور تنہائی بُرے ہم نشین سے بہتر۔ اور بھلائی کی بات چیت خاموشی سے بہتر ہے مگر خاموشی برائی کی گفتگو سے بہتر، اے ابوذر سوائے مومن کے تو کسی کی صحبت اختیار نہ کر، اور تیرا کھانا سوائے متقی کے کوئی نہ کھائے اور تو فاسقوں کا کھانا نہ کھانا۔ اے ابوذر تو اپنا کھانا اسی کو کھلا جس سے تو اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اسی کا کھانا کھا جو تجھ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے۔ اے ابوذر، اللہ عزوجل ہر بات کرنے والے کی زبان کے قریب ہی ہوتا ہے، لہٰذا اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور بات کرنے سے پہلے سوچ لینا چاہیئے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اے ابوذر، فضول گفتگو چھوڑ دے تیرے لئے وہ بات چیت کافی ہے جس سے تیری حاجت پوری ہوتی ہے، اے ابوذر، آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے بس یہ کافی ہے کہ جو بات سنے وہ بیان کر دے۔ (تحقیق نہ کرے کہ یہ بات سچ ہے یا قرین قیاس ہے بلکہ جو کچھ سنے وہ کہنے لگے خواہ اس کا راوی معتبر ہو یا غیر معتبر) اے ابوذر، زبان سے بڑھ کر طویل قید میں رکھنے کے قابل کوئی دوسری چیز نہیں۔ اے ابوذر، اللہ کی عظمت و بزرگی کا خیال رکھنا یہ بھی ہے کہ کسی سفید داڑھی والے (یعنی عمر رسیدہ) مسلمان کی عزت کی جائے، اور حاملین قرآن (یعنی اس پر عمل کرنے والوں) کی عزت کی جائے، اور سلطان عادل کی توقیر کی جائے۔ اے ابوذر جس نے اپنی زبان کی حفاظت نہیں کی، اس نے عمل نہیں کیا۔ اے ابوذر، تو لوگوں کا عیب جیں نہ بن اور نہ غیر ضروری مدّاح، نہ ان پر طعن کرنے والا، نہ ان پر رشک کرنے والا، اے ابوذر، بندہ خدا سے دور ہوتا چلا جاتا ہے جوں جوں وہ اپنے اخلاق بگاڑ لیتا ہے۔ اے ابوذر، پاکیزہ کلمہ

صدقہ ہے، اور ہر قدم جو تو نماز کے لئے اُٹھاتا ہے صدقہ ہے اے ابوذر جس نے اللہ کی طرف بلانے والوں کا کہنا مانا اور اللہ کی مسجدوں کی خوب تعمیر کی اس کے لئے جنت ہے میں نے کہا "میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں یارسول اللہ، مساجد کی "خوب تعمیر" سے کیا مراد ہے؟" فرمایا: "اس کے اندر آواز بلند نہ کرنا، نہ فضول گفتگو کرنا، اور نہ خرید و فروخت کرنا۔ جب تک اس میں ہیں لغویات کو ترک کریں۔ تو ایسا نہ کرے تو قیامت کے دن اپنے ہی نفس پر ملامت کرے گا۔ اے ابوذر، جب تک تو مسجد میں بیٹھا ہے تیری ہر سانس کا بدلہ، جو تو وہاں لیتا ہے" تجھے جنت میں ایک درجہ عطا ہوتا ہے، اور تجھ پر فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور تیری ہر سانس کے بدلے میں دس دس نیکیاں لکھتے اور دس دس برائیاں مٹاتے جاتے ہیں۔ اے ابوذر، کیا تو جانتا ہے کہ یہ آیت کس چیز کے بارے میں اُتری ہے اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ — اے ایمان والو خود صبر کرو اور مقابلہ میں صبر کرو اور مقابلہ کے لئے مستعد رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پورے کامیاب ہو۔ (پ ۴ ع ۱۱)

میں نے کہا: "نہیں یارسول اللہ" آپ نے فرمایا: "ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے انتظار کرنے کے بارے میں" اے ابوذر تکلیف کے وقتوں میں وضو کا پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بہت سے قدم بڑھانا (جب مسجد دور ہو) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہی رباط[1] ہے۔ اے ابوذر اللہ تبارک و تعالیٰ کہتا ہے: "میرے پاس سب سے محبوب بندے وہ ہیں جو میرے ہی لئے محبت کرتے ہیں، جن کے دل مسجدوں میں اٹکے ہوتے ہیں، وہ جو آخرت میں گناہوں کی معافی چاہتے ہیں یہ وہی

---

[1] یعنی جہاد کا ثواب رکھتا ہے۔ اصل میں رباط کہتے ہیں جہاد کے لئے مستعد رہنے کو اور گھوڑے باندھنے کو، بعضوں نے کہا رباط وہ ہے جس سے کوئی چیز باندھیں اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ خصلتیں آدمی کو گناہ کی طرف جانے سے باندھ دیتی ہیں اور گناہ کرنے سے باز رکھتی ہیں (وحید اللغات)

لوگ ہیں کہ جن کی وجہ سے میں اس عذاب کو دنیا والوں پر سے اٹھا لیتا جو ان پر نازل کرنا چاہتا تھا۔ اے ابوذر، تین اغراض کے سوا مسجد میں بیٹھنا لغو ہے: نماز کے لئے، یا اللہ کے ذکر کے لئے، یا علم حاصل کرنے کے لئے۔ اے ابوذر، عمل تقویٰ کے ساتھ کر اور عمل کا شدید اہتمام رکھ، کیونکہ کوئی عمل تقویٰ کی وجہ سے کم نہیں ہو جاتا اور وہ عمل کیسے کم ہو گا جو خدا کے پاس مقبول ہے، چنانچہ خدا فرماتا ہے: اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (پ ۶ ع ۹) خدائے تعالیٰ متقیوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے، اے ابوذر، کوئی شخص متقیوں میں شمار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس کا شدید ترین محاسبہ نہ کیا کرے، اس سے زیادہ شدید جتنا کہ ایک معاملہ کا شریک اپنے دوسرے شریک کے متعلق کرتا ہے، اور جاننا چاہتا ہے کہ اس کا کھانا اور پینا کہاں سے آتا ہے اور کہاں سے وہ کپڑا پہنتا ہے، آیا حلال سے یا حرام سے۔ اے ابوذر، جو اس کی پرواہ نہ کرے کہ اس نے مال کہاں سے کمایا تو اللہ تعالیٰ بھی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کہاں سے آگ میں جا گرا۔ اے ابوذر، جو شخص اس بات سے خوش ہوتا ہو کہ لوگ اس کی عزت و توقیر کریں تو اس کو اللہ سے ڈرنا چاہئیے۔ اے ابوذر، اللہ کا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو سب سے زیادہ اس کا ذکر کرتا ہے، اور اس کے نزدیک سب سے بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور اللہ کے عذاب سے سب سے زیادہ نجات پانے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ اس سے خوف کرتا ہے، اے ابوذر، متقی لوگ وہ ہیں جو اس چیز سے بھی پرہیز کرتے ہیں جس کے حلال ہونے میں رتی برابر بھی شبہ ہو۔ اے ابوذر، جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کا ذکر کیا، چاہے اس کی نماز، روزہ اور تلاوت قران کم ہوں۔ اے ابوذر، "ملاک الدین الورع ورأسه الطاعة" دین کا مدار پرہیزگاری پر ہے (یعنی حرام کاموں سے اور حرام مال سے بچنا، یعنی تقویٰ جس پر دین کا دارومدار ہے) اور اس کا سر طاعت ہے۔ اے ابوذر، تو پرہیزگار (ورع) ہو جا تو تو گویا سب بندوں سے

زیادہ عبادت گزار ہو گیا"۔ "وخیر دینا کم الورع" اور تمہاری دنیا کی خیر ورع ہے۔ اے ابوذر! علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے کہیں زیادہ ہے، اور جان لے کہ اگر تو نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح ہو جائے، اور روزہ رکھتے رکھتے تار کی طرح سوکھ جائے، تو بھی یہ تجھ کو بغیر ورع (یا پرہیز گاری یا گناہ سے بچاؤ) کے نفع نہ دے گا۔ اے ابوذر! ورع اور زہد والے ہی دنیا میں درحقیقت اولیاء اللہ ہیں، اے ابوذر قیامت کے دن جو شخص اپنے ساتھ تین چیزیں نہ لائے، وہ خسارہ میں رہا" میں نے کہا: "وہ کیا چیزیں ہیں یا رسول اللہ؟" فرمایا: "ورع (پرہیز گاری) جو اس کو ان باتوں سے روکے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھیرا ہے۔ دوسرے حلم، جس کے ذریعہ وہ بیوقوف کے جہل کو دفع کر سکے، تیسرے اخلاق، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی مدارات کر سکے۔ اے ابوذر! اگر تو چاہتا ہے کہ تو سب سے زیادہ طاقتور بن جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر، اور اگر تو چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ شریف بن جائے تو تقویٰ اختیار کر، اگر تجھے خوشی ہے کہ سب سے زیادہ دولت مند ہو جائے تو جو چیز کہ خدا کے ہاتھ میں ہے اس پر زیادہ اعتبار کر بہ نسبت اس چیز پر اعتبار کرنے کے جو تیرے ہاتھ میں ہے۔ اے ابوذر! اگر سارے لوگ اس آیت الٰہی پر عمل کریں تو یہ ان کے لئے کافی ہو جائے:-

وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا	جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے نجات
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ	کی شکل نکال دیتا ہے، اور اس کو ایسی جگہ سے
وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ	رزق دیتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور
إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ	جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ اس کے لئے کافی
(پ ۲۸ ع ۱۷)	ہے، اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔

اے ابوذر! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میرے عزت و جلال کی قسم، اگر میرا بندہ اپنی آرزو کو میری آرزو کے تابع کر دے تو میں اس کے نفس کو غنا سے بھر دیتا ہوں، اور اس کی تنگی

ومحتاجی میں کفایت کا خود ذمہ لیتا ہوں، اور اس کو ہر تاجر کی تجارت سے زیادہ نفع دیتا ہوں۔

اے ابوذر، اگر انسان رزق سے ایسا بھاگے جیسا کہ وہ موت سے بھاگتا ہے تو بھی اسے رزق ایسا ہی آملے گا جیسا کہ اس کی موت اس کو آملتی ہے۔ اے ابوذر! کیا میں تجھے وہ کلمات سکھاؤں جو تجھے خدا کے حکم سے نفع دیں؟" میں نے کہا: "ضرور یا رسول اللہ" فرمایا تو اللہ کی یاد چین کی حالت میں کر، وہ تجھ کو سختی کی حالت میں یاد کرے گا (یعنی تیری دعا قبول ہو گی، وہ تیری مصیبت دور کرے گا) اور جب تو مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب کسی سے مدد چاہے تو بس اللہ ہی سے مدد چاہ، قیامت میں جو کچھ ہونے والا ہے اس کو لکھ کر قلم سوکھ گیا اب اگر دنیا کی ساری مخلوق بھی تقدیر کے خلاف تجھ کو نفع پہونچانا چاہے تو ممکن نہیں اور ضرر پہنچانا چاہے تو یہ بھی ممکن نہیں۔ اگر خدائے عزوجل کے لئے رضائی الیقین کے ساتھ عمل کر سکتا ہے تو کر لے، اور اگر نہیں کر سکتا تو ان باتوں پر صبر کرنے میں جن کو تو پسند نہیں کرتا خیر کثیر موجود ہے۔ اور بے شک نصرت (مدد) صبر کے ساتھ ہی ہے اور خوشی رنج ومحن کے ساتھ، اور بے شک موجودہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے"۔ اے ابوذر تو مستغنی ہو جا خدا تجھے غنی کر دے گا۔ میں نے کہا "وہ کیسے یا رسول اللہ؟" فرمایا: "دن کا کھانا ہو یا رات کا کھانا، جو شخص اللہ کے دیے ہوئے رزق پر قناعت کرے، وہ دنیا میں سب سے غنی ہے" اے ابوذر، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "مجھے حکیم (دانشمند) کی زبانی باتوں کی ضرورت نہیں، نہ میں انھیں قبول کرتا ہوں، ہاں البتہ اگر اس کی ہمت اور اس کی خواہش ان چیزوں میں ہو جنھیں میں دوست رکھتا ہوں، یا جن سے میں راضی ہوں تو اس کی خاموشی بھی میرے نزدیک حمد ہے اور ذکر ہے اگرچہ وہ زبان سے کچھ نہ بولے، اے ابوذر، بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا، نہ تمہارے اموال کی طرف بلکہ وہ تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ اے ابوذر، تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے (اور اشارہ

اپنے سینہ کی طرف کیا) اے ابوذر، چار چیزیں ہیں جو اسی کو نصیب ہوتی ہیں جو مومن ہے۔ خاموشی اور عبادت کی تمہید یہی ہے۔ تواضع، خاص اللہ تعالیٰ کے لئے، ذکرِ الٰہی ہر حال میں۔ قلتِ شئے، یعنی مال و زر کی قلت، اے ابوذر، نیکی کا ارادہ کرلے چاہے تو اس پر عمل نہ کر سکے تاکہ تو غافلوں میں نہ لکھا جائے۔ اے ابوذر، جو شخص اس پر قابو پالے جو اس کی دو رانوں کے درمیان ہے اور جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ، کیا ہم ان چیزوں پر بھی پکڑے جائیں گے جن پر ہماری زبانوں نے گفتگو کی ہے؟" فرمایا: " اے ابوذر، لوگوں کو اوندھے منہ ناکوں کے بل ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہی دوزخ میں گرائیں گی۔ جب تک تو خاموش ہے سلامتی میں ہے۔ اور جب تو بات کرتا ہے تو وہ لکھ لی جاتی ہے، اب وہ ترے موافق ہے یا مخالف۔ اے ابوذر، یقیناً وہ لوگ جو محفلوں میں بیٹھ کر اس لئے باتیں کرتے ہیں کہ لوگوں کو ہنسائیں (جیسے بھانڈ اور مسخرے کیا کرتے ہیں) وہ جہنم کی وادی میں لٹکائے جائیں گے۔ اور اے ابوذر، خرابی ہے اس شخص کی جو باتیں بنا کر لوگوں کو ہنسائے (جیسے بھانڈ اور مسخرے کیا کرتے ہیں)، خرابی ہے اس کے لئے، خرابی ہے اس کے لئے!! اے ابوذر جو خاموش رہا وہ نجات پایا، تجھ پر سچائی لازم ہے، تو اپنی زبان سے کبھی جھوٹ نہ بول پھر میں نے کہا: "اگر کسی نے عمداً جھوٹ کہہ دیا ہو تو پھر اس کی توبہ کیسے ہوگی یا رسول اللہ؟" فرمایا: " استغفار اور پانچ وقت کی نمازیں ان گناہوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ اے ابوذر، غیبت سے بچ کیوں کہ غیبت زنا سے زیادہ سخت گناہ ہے۔ میں نے کہا، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں، ایسا کیوں ہے" فرمایا: آدمی زنا کرتا ہے اور پھر توبہ کر لیتا ہے تو خدا اس کی توبہ قبول کرتا ہے، مگر غیبت کرنے والے کو خدا اس وقت تک نہیں بخشتا جب تک کہ وہ شخص اس کو نہ بخشے جس کی اس نے غیبت کی ہے"۔ اے ابوذر، مومن کو گالی دینا فسق، اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا اللہ

کی نافرمانیوں میں سے ہے اور اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔" پھر میں نے کہا: "یارسول اللہ غیبت کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا اس طرح ذکر کرے کہ اگر وہ حاضر ہوتا تو اس کو ناگوار ہوتا" میں نے کہا: "یارسول اللہ، اگر اس میں عیب کی بات موجود ہو تو کیا جب بھی وہ غیبت ہوگی"؟ فرمایا: "یہی تو غیبت ہے (یعنی واقعی عیب کسی کا اس کے پیٹھ پیچھے بیان کرنا) اگر اس میں وہ عیب نہ ہو تو (غیبت سے بھی زیادہ سخت) افتراء اور بہتان ہے۔ اے ابوذر جس شخص کی غیبت کی جارہی ہو اگر اس کی طرف سے کسی دوسرے مسلمان نے تردید کی تو وہ اللہ کے پاس آگ سے آزاد کئے جانے کے قابل ہوگا۔ اے ابوذر، جس کسی کے سامنے اس کے بھائی مسلمان کی غیبت کی جارہی ہو اور وہ اس کی مدد کرنے کے قابل ہو تو اس کو چاہئیے کہ اس کی مدد کرے، خدا اس کی مدد کرے گا، اور جو اس کی مدد کرنے کے قابل ہونے پر بھی مدد نہ کرے اور اسے رسوا کرے تو خدا اس کو دنیا و آخرت میں رسوا کرے گا۔ اے ابوذر، چغل خور (لگانے بجھانے والا) جنت میں نہیں جائیگا۔ وہ آخرت میں خدا کے عذاب سے نہیں بچے گا۔ اے ابوذر، مجالس امانت کے ساتھ قائم ہیں، اور اپنے بھائی کا راز فاش کرنا بھی خیانت ہے، پس اس سے بچ۔ اے ابوذر، دنیا والوں کے ہفتہ بھر کے اعمال (ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک) پیر اور جمعرات کے دن خدا کے آگے پیش ہوتے ہیں اس وقت ہر بندہ بخشا جاتا ہے، مگر اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جو اپنے مسلمان بھائی سے دشمنی رکھتا ہے (یعنی ناحق، نفسانیت یا حسد کی راہ سے) کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں صلح نہ کرلیں۔ اے ابوذر تجھے اپنے بھائی مسلمان سے ترک ملاقات و ترک سلام و کلام نہ کرنا چاہئیے (اس حالت میں کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا) اس لئے میں تجھ کو ترک ملاقات سے منع کرتا ہوں، اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو تین دن سے زیادہ نہ کر، اگر کوئی شخص ایسی حالت میں مرجائے تو آگ ہی اس کے لئے مناسب مقام ہے۔ اے ابوذر، جس کو یہ بھلا معلوم ہو کہ لوگ اس کے سامنے سیدھے کھڑے رہیں اور وہ خود بیٹھا رہے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ (اس لئے کہ یہ کبر و غرور کی نشانی ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے)۔ اے ابوذر،

جو شخص مرجائے اور اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر ہو تو وہ جنت کی بو بھی نہ سونگھ سکے گا[۱] سوائے اس کے کہ وہ مرنے سے پہلے توبہ کرے"۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "یارسول اللہ مجھے حسن و جمال بہت پسند ہے، چنانچہ میرے کوڑے کا پھندنا اور جوتے کے تسمے بھی حسین اور خوشنما ہوتے ہیں، تو کیا اس پر بھی عذاب دیا جائے گا"؟ آپ نے فرمایا: "یہ بتلاؤ کہ تم اپنے دل میں کیسا محسوس کرتے ہو؟" اس نے کہا: "میں اپنے دل کو حق کا شناسا اور اس سے مطمئن پاتا ہوں" کہا "وہ کبر نہیں، بلکہ کبر یہ ہے کہ آدمی حق بات کو قبول کرنے سے انکار کرے اور لوگوں کی طرف دیکھا کرے (یعنی اگر حق بات کو تسلیم کرلے تو لوگوں میں اس کی سبکی ہو جائے گی، اس لئے ناحق اپنی بات پر اصرار کرے) اور یہ نہ دیکھا کرے کہ لوگوں کی عزت بھی اس کی عزت کی طرح ہے اور ان کی جان بھی اس کی جان کی طرح ہے" (یعنی دوسرے بندگان خدا کو ذلیل و حقیر سمجھنا اور ان سے نفرت کرنا یہ کبر و غرور ہے)۔ اے ابوذر، اکثر لوگ جو آگ میں داخل ہوں گے وہ متکبر لوگ ہوں گے"۔ ایک شخص نے کہا "یارسول اللہ، کبر سے کوئی نجات بھی پا سکتا ہے؟" فرمایا: "ہاں وہی شخص جو بالوں کا لباس پہنا کرے، اور گدھے کی سواری کرے، اور بکریوں کا دودھ دوہا کرے اور غریب و محتاج لوگوں کے ساتھ بیٹھا کرے"۔ اے ابوذر، جو شخص اپنا بوجھ آپ ہی اٹھا کر بازار سے لے چلے (یعنی بازار سے جو وہ خریدتا ہے) تو وہ بھی کبر سے نجات پاتا ہے"۔ اے ابوذر، جو شخص غرور و گھمنڈ کی راہ سے اپنی ازار لٹکائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحم کی نگاہ سے) دیکھے گا بھی نہیں۔ اے ابوذر، مسلمان کی ازار پوشی آدھی پنڈلی (النصف ساق) تک ہوتی ہے اور ٹخنوں تک لٹکانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ اے ابوذر جس نے اپنے دامن کو اوپر کیا اور اپنے جوتہ کو ٹانک لیا اپنا منہ

۱؎ ایسا شخص مسلمان ہو تو بھی بہشت میں نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ اولیں وہلہ میں دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا یا جب بہشت میں جائے گا تو کبر و غرور دل سے نکال لیں گے اور اس کا دل صاف کریں گے جیسے ارشاد باری ہے: ونزعنا ما فی صدورھم من غل (مترجم)۔

خاک آلودہ کیا (جیسے سجدہ میں) وہ کبر سے بری ہوا۔ اے ابوذر جس شخص کو دو قمیص میسر ہوں اس کو چاہیئے کہ ان میں سے ایک خود پہنے دوسرا اپنے بھائی مسلمان کو پہننے کو پہنائے اے ابوذر عنقریب میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے، جو نعمتوں کی گود میں پیدا ہوں گے، اور نعمتوں ہی میں پلیں گے،۔ ان کا مقصدِ زیست بس قسم قسم کے کھانے کھانا اور قسم قسم کے مشروبات پینا ہوگا، ہاں زبان سے یہ حمد ضرور کریں گے، وہ میری امت کے اشرار ہیں ۔ اے ابوذر مبارک ہے وہ شخص جس نے باوجود استطاعت محض ازراہِ تواضع خوشنما لباس کو ترک کر دیا اور اضطراری طور پر مذلت میں مبتلا ہوئے بغیر اپنے نفس کو ذلیل کیا، اور اپنی پونجی کو ایسی جگہ خرچ کیا جہاں گناہ کی آلائش نہ ہو، اور غریب اور محتاج لوگوں پر رحم کیا اور اہل علم و حکمت سے ملتا جلتا رہا۔ اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جس نے اپنے باطن کو آراستہ کیا اور اپنے ظاہر کو پیراستہ کر لیا، اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے ان سے الگ تھلگ رہا۔ خوش خبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا، اور اپنی کمائی میں سے اپنی ضرورت سے زیادہ روپیے کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور فضول گفتگو سے اپنی زبان روکی خوش خبری ہے ان سب کے لئے ۔ اے ابوذر، موٹا اور سخت لباس پہنا کر تاکہ تو اپنے دل میں کوئی فخر و غرور کا احساس بھی نہ کر سکے۔ اے ابوذر، آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جو گرمی سردی میں پشمینہ کا لباس پہنیں گے تاکہ اس سے لوگوں پر ان کی بزرگی کا اظہار ہو، یہ وہ لوگ ہیں جن پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ اے ابوذر، کیا میں تجھے جنت والوں کی خبر نہ دوں ؟" میں نے کہا: "ضرور یا رسول اللہ" آپ نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو پریشان، گرد آلود اور پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں جن کی کوئی پرواہ نہیں کرتا یہ وہ لوگ ہیں جو اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں کہ ایسا ضرور ہوگا تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دے لو اقسم علی اللہ لابرّھا۔

"خاک راں جہاں را بہ حقارت منگر　　　　تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد"

ابوذر کہتے ہیں کہ ایک اور دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مسجد میں اکیلے تشریف فرما تھے، میں نے اس تنہائی کی صحبت کو غنیمت سمجھا۔ آپ نے فرمایا "اے ابوذر، ہر مسجد کے لئے "تحیت" ہے"۔ میں نے پوچھا "تحیت" کیا ہے؟ فرمایا: "جب تم مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرو یہ ہے تحیت المسجد"۔ پھر میں نے کہا: "یا رسول اللہ آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا ہے نماز کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "نماز ایک بہتر چیز ہے جو چاہے کم پڑھے، چاہے زیادہ پڑھے"۔ پھر میں نے پوچھا: "یا رسول اللہ، کونسا عمل خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟" فرمایا: "اللہ پر ایمان پھر اس کے راستہ میں جہاد"۔ پھر میں نے پوچھا: کونسا مومن زیادہ کامل الایمان ہے، یا رسول اللہ؟ فرمایا: "سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا"۔ میں نے پوچھا: "کون سا مومن افضل ہے؟" فرمایا: "جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے امن میں رکھے"۔ میں نے پوچھا: "کون سی ہجرت افضل ہے؟" فرمایا: "برائی سے ہجرت"۔ میں نے پوچھا: کون سی رات عبادت کے لئے افضل ہے؟ فرمایا: "ہر رات کا بیچ والا حصہ"۔ میں نے پوچھا: کون سی نماز افضل ہے؟ فرمایا: "لمبی قنوت والی نماز"۔ میں نے پوچھا: "کون سا روزہ افضل ہے؟" فرمایا: "فرض روزہ جس کی جزا خدا کے پاس امید سے کئی گنا زیادہ ملے گی"۔ میں نے پوچھا: "کون سی خیرات افضل ہے؟" فرمایا: "وہ خیرات جو کم مال والا بقدر گنجایش اپنی طاقت کے موافق نکالے اور چھپا کر محتاج کو دے"۔ میں نے پوچھا: کون سی زکات افضل ہے؟ فرمایا: "وہ چیز دینا جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اس کے مالک کے پاس زیادہ نفیس ہو"۔ میں نے پوچھا: "کون سا جہاد افضل ہے"۔ فرمایا: "جس میں اس کا گھوڑا مارا جائے اور خود اس کا بھی خون بہے"۔ میں نے پوچھا: "کون سی آیت قرآن کی سب سے بڑا درجہ رکھنے والی ہے؟" فرمایا: "آیت الکرسی"۔ میں نے پوچھا: "ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟" فرمایا: "وہ سارے مثالوں سے

بھرے ہوئے تھے جیسے :-

"اے غالب اور زور آزمانے والے بادشاہ، میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا کہ تو دنیا جمع کرتا رہے، بلکہ میں نے تجھے اس لئے بھیجا کہ تو میری طرف سے مظلوم کی پکار سنے، اور اس کی فریاد کو پہونچے، کیونکہ میں خود تو اگر اس کی فریاد نہیں سن سکتا، چاہے وہ مظلوم کافر ہو یا فاجر ہو یا فاسق، اور جس کا گناہ صرف اس ہی کی ذات تک محدود ہو۔" اور ہر عقل والے کے لئے (جب تک کہ اس کی عقل پر کسی اور چیز کا غلبہ نہ ہو جائے) تین اوقات کا لحاظ ضروری ہے: ایک وہ وقت جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرے، ایک وہ وقت جب اللہ تعالیٰ کی مصنوعات پر غور کرے، ایک وہ وقت جس میں وہ اپنے اگلے پچھلے اعمال کا محاسبہ کرے۔ اور ایک وہ وقت جس میں وہ اپنی حلال کمائی سے کھانے پینے کا لطف حاصل کرے عقلمند کو چاہیئے کہ سفر کے لئے صرف تین مقاصد کے لئے نکلے: آخرت کا توشہ کرنے، یا جائز آمدنی پیدا کرنے کے لئے یا ایسی لذت کے حصول کی نیت سے ہو جو حرام و ناجائز نہ ہو، عقلمند کے لئے لازمی ہے کہ اپنے زمانہ کے حالات سے باخبر ہو، اپنی حالت کی طرف توجہ کرے اپنی زبان کو قابو میں رکھے اور جس شخص نے اپنے کلام کو بھی عمل ہی کی ایک قسم سمجھا وہ ضرور باتیں کم کرے گا۔ سوائے ان باتوں کے جو ضروری یا مفید ہوں۔"

میں نے کہا: "یا رسول اللہ، موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟" فرمایا: "اس میں تمام نصیحتیں تھیں اور وہ واقعات جن سے عبرت لی جاتی ہے مثلاً: تعجب ہے اس شخص پر جو دوزخ پر یقین رکھتا ہے اور پھر ہنستا ہے، تعجب ہے اس پر جو موت پر یقین رکھتا ہے مگر پھر بھی لہو و لعب میں زندگی بسر کرتا ہے۔ تعجب ہے اس پر جو دنیا پر نگاہ رکھتا ہے اور اس کے انقلابات کو دیکھتا ہے اور پھر بھی اس سے مطمئن ہے۔ تعجب ہے اس پر جو کل کے حساب کتاب پر یقین رکھتا ہے مگر عمل نہیں کرتا" ــــ پھر میں نے پوچھا: "یا رسول اللہ! کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جو ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں میں تھی اور اس کو خدا نے آپ پر بھی نازل فرمایا ہے؟" فرمایا: "اے ابوذر!

ان آیات کی تلاوت کرو۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى بامراد ہوا جو شخص پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا اور
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ نماز پڑھتا رہا، بلکہ تم اپنی دنیوی زندگی کو مقدم سمجھتے ہو،
وَّ اَبْقٰى اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔ یہ مضمون اگلے
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى۔ (پ۳۰ ع ۲۲) صحیفوں میں بھی ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔

میں نے کہا یارسول اللہ مجھے نصیحت" فرمایئے:" فرمایا: "میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، کیوں کہ تقویٰ اور اللہ کا ڈر ہی سارے معاملوں کی اصل ہے" میں نے کہا: "یارسول اللہ کچھ اور؟" فرمایا: "تجھ پر تلاوت قرآن اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم ہے کیوں کہ وہ تیرے لئے آسمان میں شرف ہے اور زمین پر نور ہے" میں نے کہا "یارسول اللہ کچھ اور؟" فرمایا "تجھ پر جہاد فرض ہے میری امت کی رہبانیت جہاد ہی ہے" میں نے کہا کچھ اور؟" فرمایا تجھ پر خاموشی فرض ہے، ہاں خیر کی گفتگو کی جاسکتی ہے۔ کیوں کہ خاموشی شیطان کو بھگانے والی چیز ہے اور امور دین میں تیری مددگار" میں نے کہا "کچھ اور" فرمایا: "بہت مت ہنس کیوں کہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے" میں نے کہا "کچھ اور" فرمایا: "خوش حالی کے اعتبار سے جو تجھ سے نیچے ہو اس پر نظر رکھ اور جو تجھ سے اوپر ہے اس کو نہ دیکھ" میں نے کہا: "کچھ اور" فرمایا: قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر گو وہ تجھ سے ترک تعلق کریں اور مسکینوں کو دوست رکھ، ان کے ساتھ اکثر بیٹھا اٹھا کر" میں نے کہا "کچھ اور"، فرمایا: "سچ بات کہہ اگرچہ کڑوی ہو" میں نے کہا: کچھ اور؟ فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر" میں نے کہا کچھ اور؟" فرمایا: "جب تو اپنے نفس میں وہ عیب پائے جو دوسروں میں ہے تو پھر دوسروں پر نکتہ چینی کرنے سے احتراز کر، انسان کا خود اپنا یہ عیب کیا کم ہے کہ اسے دوسروں کا عیب تو دکھائی دے اور اپنا عیب نظر سے اوجھل رہے" پھر میری چھاتی پر مارتے ہوئے فرمایا: "اے ابوذر! کوئی عقل نہیں تدبیر کی طرح اور کوئی ورع نہیں محرمات سے بچنے کی طرح، اور کوئی حسن نہیں حسن اخلاق کی طرح۔"

فصل (۶)

اختیارات ایّام

امام صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہر مہینہ کی پہلی تاریخ ان کاموں کے لئے مبارک و مسعود ہوتی ہے، امرائے سے ملاقات، ضروریات کی طلب، خرید و فروخت کاشت کاری اور سفر۔ دوسری تاریخ سفر اور طلب ضروریات کے لئے مبارک ہے تیسری تاریخ کسی کام کے لئے مناسب نہیں ہے۔ چوتھی تاریخ شادی کے لئے بہتر ہے۔ پانچویں تاریخ خراب اور نحس ہے چھٹی تاریخ شادی کے لئے مبارک ہے اور طلب حوائج کے لئے بہتر ہے، ساتویں تاریخ ہر کام کے لئے مناسب ہے۔ اس میں جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ آٹھویں تاریخ ہر حاجت کے لئے ٹھیک ہے سوائے سفر کے جو اس تاریخ میں مکروہ ہے۔ نویں تاریخ ہر کام کے لئے موزوں و مناسب ہے، اس میں جو چاہو کر سکتے ہو جو شخص اس تاریخ سفر کرے گا اس کو بہت مال ملے گا اور اپنے سفر میں خیر ہی پائے گا۔ دسویں تاریخ ہر کام کے لئے موزوں ہے، مگر کسی بادشاہ کے یہاں نہ جائے اور جو شخص اس تاریخ بادشاہ سے ڈر کر بھاگے گا گرفتار ہوگا، اگر کسی کی چیز کھو گئی ہو تو اس روز مل جائے گی۔ یہ تاریخ خرید و فروخت کے لئے بھی ٹھیک ہے، اور جو شخص اس دن بیمار ہو جائے وہ ضرور شفا پائے گا۔ گیارھویں تاریخ خرید فروخت کے لئے موزوں ہے اور طلب ضروریات اور سفر کے لئے بھی، البتہ بادشاہ کے پاس جانے کے لئے مناسب نہیں، اگر اس سے روپوش ہونا ہے تو یہ تاریخ مناسب ہے۔ بارھویں تاریخ نیک اور مبارک دن ہے، اس دن تم اپنی حاجتوں کی تکمیل کی کوشش کرو کامیاب ہوگے۔ تیرہ تاریخ منحوس ہے، اس میں تمام کاموں سے پرہیز کرو، چودہ تاریخ بہتر ہے طلب حوائج اور عمل کے لئے۔ پندرہ تاریخ طلب حاجت کے لیے مناسب ہے، اس دن کوشش کرنی چاہیئے، کامیابی ہوگی۔ سولہ تاریخ ہر چیز کے لئے ردی اور مذموم ہے۔ سترہ

تاریخ اچھی ہے اور اختیار کرنے کے قابل ہے، اس میں تم جو چاہتے ہو طلب کرو۔ شادی کرو، خرید و فروخت کرو اور زراعت کرو۔ اور اپنی حاجتوں کے لئے بادشاہ کے پاس کے پاس جاؤ وہ انشاء اللہ پوری ہوں گی، اٹھارہ تاریخ سفر اور طلب حاجات کے لئے مختار ہے اور جو شخص اس تاریخ اپنے دشمن سے لڑے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اس پر غالب رہے گا اور کامیاب ہو گا۔ انیسویں تاریخ جید مختار ہے، طلب حوائج، سفر کسی تعمیر کی ابتداء کرنے درخت لگانے یا بادشاہ کے پاس جانے کے لئے۔ بیسیں تاریخ مختار صالح ہے ہر کام کے لئے اور جو شخص اس تاریخ پیدا ہو گا وہ مبارک ہو گا۔ اکیسویں تاریخ ہمیشہ منحوس ہے، بائیسویں تاریخ مختار صالح ہے۔ خرید و فروخت، بادشاہ سے ملاقات اور سفر اور خیرات کے لئے۔ تئیسویں تاریخ مختار جید ہے۔ خاص کر شادی، تجارت اور بادشاہ کے پاس جانے کے لئے۔ چوبیسویں تاریخ منحوس و مشئوم ہے۔ پچیسویں تاریخ ردی مذموم ہے۔ اس میں ہر چیز سے پرہیز کریں چھبیسویں تاریخ شادی اور سفر کے سوا ہر حاجت کی تکمیل کے لئے ٹھیک ہے، اس تہمیں خیرات کرنی چاہیئے۔ اس سے تم کو بہت نفع ہو گا۔ ستائیسویں تاریخ جید مختار ہے، تکمیل حوائج کے لئے اور ہر چیز کے لئے بھی جس کا ارادہ کیا جائے نیز بادشاہ کی ملاقات کے لئے اٹھائیسویں تاریخ مذموم ہے۔ انتیسویں تاریخ مختار جید ہے ہر حاجت کے لئے، مگر کاتب کے لئے یہ مکروہ ہے۔ یعنی اس کو اس تاریخ کسی کام کی کوشش نہ کرنا چاہیئے، اور جو اس تاریخ بیمار پڑ جائے وہ شفا پائے گا۔ اور جلد ہی شفا پائے گا۔ اور جو شخص اس تاریخ سفر کو نکلے گا اس کو بہت سامال ملے گا۔ اگر کوئی غلام اس تاریخ فرار ہو گیا ہے تو ضرور واپس آئے گا۔ تیسویں تاریخ مختار جید ہے۔ ہر چیز اور ہر حاجت کے لئے۔ خرید و فروخت، زراعت اور شادی کے لئے، اور جو اس تاریخ بیمار پڑ جائے وہ جلدی اچھا ہو جائے گا۔ اور جو اس دن پیدا ہو گا وہ حلیم و مبارک ہو گا اور اس کا کام بلند ہو گا۔ وہ زبان کا سچا اور وفادار ہو گا۔

اگر کوئی شخص ان تاریخوں پر کام کرنے پر مجبور ہو جائے جن سے وہ منع کیا گیا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔ یہ کشائشِ امر کے لئے بھی کار آمد ہے:

لاحول ولا قوۃ الا باللہ افرج بھا
کل کربۃ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
احل بھا کل عقدۃ لاحول ولا
قوۃ الا باللہ اجلوا بھا کل ظلمۃ،
لاحول ولا قوۃ الا باللہ افتح بھا
کل باب، لاحول ولا قوۃ الا باللہ
استعین بھا علیٰ کل شدۃ و
مصیبۃ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ
استعین بھا علیٰ کل امر ینزل بی،
لاحول ولا قوۃ الا باللہ اعتصم بھا
من کل محذور احاذرہ، لا
حول ولا قوۃ الا باللہ استوجب
بھا العفو والعافیۃ والرضا من
اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
تفرق اعداء اللہ وغلبت حجۃ
اللہ وبقی وجہ اللہ، لاحول ولا
قوۃ الا باللہ اللھم رب الارواح
الفانیۃ ورب الاجساد البالیۃ
ورب الشعور المتمعطۃ ورب

حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے' اس
سے میں ہر مصیبت و سختی کو دفع کرتا ہوں' حرکت و قوت
اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے' اس سے میں ہر گرہ کھول
دیتا ہوں' حرکت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے
اس سے میں ہر تاریکی کو دور کر دیتا ہوں، حرکت و قوت
اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے' اس سے میں ہر دروازہ
کھول دیتا ہوں' حرکت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی
ہے اس سے میں ہر شدت و مصیبت میں مدد حاصل کرتا ہوں
حرکت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے۔ اس سے ہر
آفت میں سے جو مجھ پر نازل ہوتی ہے مدد لیتا ہوں۔ حرکت
و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے اور وہی میرا بچاؤ
ہے ہر اس چیز سے جس سے پرہیز کیا جاتا ہے' اور میں اس
سے پرہیز کرتا ہوں' حرکت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی
ہے اور اسی سے میں عفو و عافیت اور اللہ کی رضا کو
واجب کر لیتا ہوں۔ حرکت و قوت اللہ ہی کی مدد سے
ہو سکتی ہے۔ اللہ کے دشمنوں میں پھوٹ پڑ گئی اور اللہ کی
حجت غالب ہوئی اور صرف اللہ کی ذات ہی باقی رہ گئی
حرکت و قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے' اے اللہ تو
فانی روحوں کا رب' اور گلنے والے اجسام کا رب' بیماری

الجلود المتمزقة ورب العظام	سے گرے ہوئے بالوں کا رب اور ٹکڑے ہو جانے والے
النخرة ورب الساعة القائمة اسألك	چمڑوں کا رب اور ریزہ ریزہ ہو جانے والی ہڈیوں
یارب ان تصلی علی محمد وعلی اهل بیته	کا رب اور قائم ہونے والی قیامت کا رب، میں تجھ سے
الطاهرین وافعل بی کذا بخفی لطفك	سوال کرتا ہوں کہ تو رحمت نازل فرما محمد پر اور ان کے
یا ذا الجلال والاکرام آمین	پاک اہل بیت پر اپنے لطف خفی سے ایسا ایسا کر (یہاں
آمین۔ آمین، یارب العالمین۔	اپنی حاجت پیش کرے)، اے جلال و اکرام والے اے
	سارے جہانوں کے پالنے والے آمین آمین۔

فصل (۷)

خاتمۂ کتاب

ہم اس کتاب کو اس خطبہ پر ختم کرتے ہیں جو حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے:۔

روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے دوستوں میں سے کسی نے آپ سے عرض کی: اے امیر المومنین، آپ مجھ سے متقیوں کے اوصاف بیان فرمائیے، اور اس طرح بیان فرمائیں کہ گویا میں ان متقیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں" آپ نے پہلے خدا کی حمد کی اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت وسلام بھیجا اور فرمایا:

"بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے، مگر وہ ان کی طاعت سے بے نیاز ہے۔ ان کی معصیت سے غیر متضرر و محفوظ ہے، مخلوق کی معصیت اس کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی، ان کی طاعت میں اس کا ذاتی نفع نہیں، اس نے ان کی روزیوں کو تقسیم کر دیا اور ان کو اپنی اپنی جگہ رکھا ہے۔ اب ان میں سے جو اہل فضل اور پرہیزگار لوگ ہیں ان کا کلام دعا ہے ان کا پہننا اوڑھنا میانہ روی کے ساتھ ہوتا ہے، ان کی چال میں

تواضع پائی جاتی ہے، انہوں نے ان تمام چیزوں سے اپنی نگاہیں نیچی کر لی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا ہے اور اپنے کانوں کو نفع بخش علم ہی کے شعبے کے لئے محدود کر رکھا ہے۔ بلایا مصیبت کے وقت بھی ان کا وہی حال ہوتا ہے جو راحت وکشادگی کے وقت۔ خدا نے ان کی زندگی کی ایک حد مقرر کر دی ہے، اگر یوں نہ ہوتا تو ان کی روحیں شوقِ ثواب میں اتنی بیتاب اور خوفِ عقاب سے اتنی مضطرب ہیں کہ وہ ایک لحظہ بھی اپنے جسموں میں رہنا پسند نہیں کرتیں، خالق کی عظمت ان کے قلوب میں ایسی سمائی ہے کہ ماسوا اللہ ان کی نظروں میں حقیر ہو گیا ہے، وہ ہیں اور جنت کا خیال ہے، گویا کہ انھوں نے جنت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس سے لذت اندوز ہیں، وہ ہیں اور دوزخ کا تخیل گویا کہ انھوں نے اس کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور وہ اس سے معذب ہیں، ان کے دل محزون ہیں مگر ان کی روحیں مطمئن ہیں ان کے جسم نحیف ہیں اور ان کی حاجتیں بہت ہی کم ہوتی ہیں، ان کے نفوس پاک ہیں، اور اسلام کے حق میں ان کی مدد اور اعانت عظیم الشان رہی ہے۔ انھوں نے چند دن صبر کیا، پھر راحت طویل پائی، اور نفع میں رہے، رب کریم نے ان کا کام آسان کر دیا، دنیا نے ان کو چاہا، مگر انھوں نے دنیا کی طرف توجہ نہیں کی، وہ ان کی طالب رہی مگر وہ اس سے دامن کشاں رہے جب رات ہوتی ہے تو وہ صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں قرآن کو اچھی طرح ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف پڑھتے ہیں اور اس سے ان کے نفس محزون ہوتے ہیں، جب وہ ان آیتوں پر پہونچتے ہیں جن میں جنت کا شوق دلایا گیا ہے تو پورے اشتیاق کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور اس کی آرزو کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ ان کا نصب العین ہے، اور جب ان آیتوں پر آتے ہیں جو تخویف و ترہیب کی ہیں تو وہ ان کو اپنے دل کے کانوں سے سنتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دوزخ کی چیخ پکار ان کے کانوں کے اندر گھوم رہی ہے۔ اس لئے وہ "جبار عظیم" کی عظمت و جلال کا ذکر کمر بستہ ہو کر کرنے لگتے ہیں

اس کے آگے سربسجود ہو کر دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔ دن میں یہ لوگ حلیم و بردبار ہوتے ہیں، وہ علمائے ابرار ہیں، اہل تقویٰ ہیں ان کو خوف الٰہی نے اس طرح تراش دیا ہے جس طرح تیروں کو تراشا جاتا ہے[۱]، دیکھنے والا ان کو دیکھ کر سمجھتا ہے کہ شاید وہ بیمار ہیں، حالانکہ انھیں کوئی بیماری نہیں، لوگ کہتے ہیں کہ ان کی عقل میں فتور آگیا ہے، حالانکہ فتور نہیں آیا بلکہ ان کے دلوں میں ایک بڑی فکر بیٹھ گئی ہے[۲]۔ وہ اپنے اعمال کو قلیل سمجھتے ہیں اور قلیل اعمال سے وہ خوش نہیں اور زیادہ اعمال کو زیادہ نہیں سمجھتے وہ اپنے نفس کو متہم کرتے ہیں اور اپنے اعمال سے ڈرتے رہتے ہیں. اگر کوئی ان کی تعریف کرے تو ڈر جاتے ہیں اور کہتے ہیں: "من آنم کہ من دانم"۔ مجھے جیسا میں سمجھتا ہوں دوسرا کہاں سمجھ سکتا ہے البتہ مجھ سے زیادہ میرا رب سمجھتا ہے، پھر دعا کرتے ہیں "اے اللہ لوگ جو کچھ ہمارے متعلق کہتے ہیں اس کا مواخذہ ہم سے نہ کر، اور ان کے گمان سے بہتر ہم کو بنا، اور ہماری ان باتوں کو معاف فرما جن سے یہ لوگ واقف نہیں، بے شک تو غیب کی باتوں کو جانتا ہے اور عیبوں کو ڈھانپتا ہے"، ان کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کے دین میں قوت ہوتی ہے، ان کی نرمی و مہربانی میں حزم کا پہلو ہوتا ہے، ان کا ایمان و یقین مستحکم ہوتا ہے، ان کو علم کی حرص ہوتی ہے، اور ان کے علم یا بردباری میں علم کی آمیزش ہوتی ہے وہ تونگری کی حالت میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں، ان کی عبادت میں خشوع ہوتا ہے، ان کو فاقہ کی برداشت ہوتی ہے، سختی پر صبر کرتے ہیں، رزق حلال کی طلب میں رہتے ہیں، اور ہدایت پانے پر مسرور اور خوش ہوتے ہیں، وہ حرص و لالچ سے پہلوتہی کرتے ہیں، اعمال صالحہ کرتے ہوئے بھی ان کے دل سہمے ہوئے ہوتے ہیں۔
رات میں تشکر کا اہتمام ہے، تو دن میں ذکر کا، رات ڈر کر گزارتے ہیں اور صبح کو خوشی مناتے ہیں، رات میں انھیں ڈر غفلت کا رہتا ہے اور صبح کی خوشی حق تعالیٰ کے فضل و رحمت

---

[۱] یعنی دبلے اور لاغر ہیں [۲] وہ آخرت کی فکر ہے اس لئے دنیا دار ان کو دیوانہ سمجھتے ہیں۔

کے نزول سے ہوتی ہے۔ اگر ناپسندیدہ چیزوں میں نفس دشواری محسوس کرے تو وہ اس کی محبوب یا پسندیدہ چیزوں میں اس کا سوال پورا نہیں کرتے۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اس چیز میں ہے جو زائل نہیں ہوتی (یعنی آخرت کی نعمتوں پر) اور ان کی نفرت ان چیزوں سے ہے جو باقی نہیں رہتی (یعنی دنیا کی نعمتیں) وہ علم کو حلم کے ساتھ آمیز کر دیتے ہیں، اور قول کو عمل کے ساتھ، ان کی امیدیں قلیل، ان کا قلب خاشع اور ان کا نفس قناعت شعار ہوتا ہے، ان کا معاملہ سہل، ان کی شہوتیں مردہ، ان کا غصہ رکا ہوا، ان کا شر قلیل، ان کا ذکر کثیر ہوتا ہے، وہ اپنے قول کے سچے ہوتے ہیں، ان سے خیر ہی کی امید کی جا سکتی ہے، شر کا ان سے خوف نہیں کیا جا سکتا، اگر وہ غفلت میں بھی ہوں تو یاد کرنے والوں (یا ذکر کرنے والوں) ہی میں لکھے جاتے ہیں، اگر وہ ذکر کرنے والوں میں ہوں تو غفلت کرنے والوں میں نہیں لکھے جاتے، جو ان پر زیادتی کرے، وہ اس کو معاف کر دیتے ہیں اس کو بھی اپنی عطا و بخشش سے نوازتے ہیں، جس نے ان کو محروم کیا، جو ان سے قطع تعلق کرے اس سے بھی ملتے ہیں فحش سے وہ دور رہیں، ان کا قول ملائم ہوتا ہے، برے کاموں سے غائب اچھے کاموں میں حاضر ہوتے ہیں، خیر ان کا استقبال کرتا ہے، شر ان سے دور بھاگتا ہے، نیک باتیں بتلانے میں وہ سب سے آگے ہوتے ہیں، تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں، اور راحتوں پر شکر گزار ہوتے ہیں، اس پر بھی ظلم نہیں کرتے جو ان سے بغض رکھے، اور جو ان سے دوستی کرے اُس سے سلوک میں کوتاہی نہیں کرتے، جو بات ان میں نہیں اس کا وہ دعویٰ بھی نہیں کرتے اور اگر کسی کا حق ان پر ہو تو اس کی ادائی میں بخل نہیں کرتے، کسی حریفِ مقابل کا گواہ بن کر گواہی دینے سے پہلے وہ حق کو تسلیم کر لیتے ہیں، جو چیز ان کو محنت سے ملی ہو، اس کو بے دریغ ضائع نہیں کرتے، وہ ایک دوسرے کو برے نام سے نہیں پکارتے، کبھی اپنے ہمسائے کو نہیں ستاتے۔ نہ اسکو ضرر پہنچاتے ہیں، کسی کو تکلیف پہونچتی ہو تو اس پر خوش نہیں ہوتے،

اپنی نمازیں وقت پر پڑھ لیتے ہیں، امانت ادا کرتے ہیں، بری باتوں کے حق میں سست ہیں اور اچھی باتوں کے حق میں تیز و چست ہیں۔ اچھی باتوں کی نصیحت کرتے ہیں، بری باتوں سے منع کرتے ہیں، جھوٹی باتوں میں داخل نہیں ہوتے اور سچی باتوں سے خارج نہیں ہوتے، اگر خاموش رہیں تو خاموشی ان کو غمگین نہیں کرتی، اگر بات کریں تو اس کا حق پورا ادا کرتے ہیں جب وہ ہنستے ہیں تو ان کی آواز بلند نہیں ہوتی جو کچھ خدا کی طرف سے ان کو ملتا ہے اس پر وہ قناعت کرتے ہیں، غصہ ان کو خفت اور شرمندگی کی قید میں نہیں ڈال سکتا۔ خواہشات نفسانی ان کو مغلوب نہیں کر پاتیں بخل ان کو مقہور نہیں کر سکتا۔ وہ لوگوں سے ملتے ہیں تو اس لئے کہ کچھ علم حاصل کیا جا سکے اور خاموش رہتے ہیں تو اس لئے کہ امن و سلامتی سے رہیں۔ کسی سے کچھ سوال کرتے ہیں تو اس لئے کہ کچھ سمجھیں۔ وہ خیر پر اس لئے عمل نہیں کرتے کہ اس پر فخر کریں اور دوسروں سے ستائش کے طالب ہوں، اور جب نیکی کرتے ہیں تو اس کا ذکر بھی نہیں کرتے، اگر ان کے خلاف کسی نے سرکشی یا بغاوت کی اور ان کو ستایا تو اس پر صبر کرتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کی طرف سے انتقام لے لیتا ہے۔ ان کی جانیں خود تو مصیبت میں ہیں لیکن ان سے لوگوں کو راحت ہی پہنچتی ہے۔ وہ اپنے بھائیوں اور عزیزوں کے لئے اپنی جان کو محنت میں ڈالتے ہیں، اور لوگوں کو ان کی جان سے آرام اور راحت حاصل ہوتی ہے، وہ ان سے دور دور رہتے ہیں جن سے زہد و پاکی دور ہو، اور ان سے قریب رہتے ہیں جو نرمی اور رحمت کے قریب ہوں (یعنی جن کے دل نرم اور رحم والے ہوں) کسی سے دوری برتیں تو یہ تکبر و غرور کی بنا پر نہیں ہوتا۔ اور کسی سے نزدیکی اختیار کرتے ہیں تو اس کے مکر و چال بازی میں پھنس کر نہیں"۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے یہ ارشادات سن کر اس شخص نے مبہوت ہو کر ایک ہلکی سی چیخ ماری اور اس کا نفس ان باتوں کی لذتوں میں مدہوش سا ہو گیا

حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ "مجھے خود اندیشہ تھا کہ ان باتوں کا اس پر یہ اثر ہوگا، اچھی نصیحتیں انسان کے دل پر اثر کرتی ہی ہیں۔"

کسی شخص نے مجلس میں سے آپ سے پوچھا:۔

"اے امیر المومنین! آپ کا کیا حال ہے؟"

آپ نے کہا: "خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے اور ہر کام کا ایک وقت معین ہوتا ہے، کوئی چیز اس سے تجاوز نہیں کر سکتی، مگر جو مہلت ہمیں ملی ہے اس سے فائدہ اُٹھا لینا ہمارا کام ہے اور ہمیں ہوشیار رہنا چاہیئے کہ شیطان اپنی میٹھی اور جادو بھری باتوں سے ہمارے دل کو مسخر نہ کر لے۔"

ختم ہوا حضرت علیؓ کا خطبۂ مبارک اور اس پر ہم نے اس کتاب کو بھی ختم کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلاً وَّ آخِراً وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ بَاطِنًا وَّظَاہِرًا